www.KitaboSunnat.com

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین کا اِنسائیکلوپیڈیا

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: الشیخ عبدالسمیع اِثم برکات

دارُالقدس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: الشیخ عبد السمیع اثم برکات

دار القدس ڈسٹری بیوٹرز اینڈ پبلیشرز
اردو بازار لاہور

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت کی نشر و اشاعت میں جہد مسلسل

نام کتاب

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: الشیخ عبدالسمیع ادام اللہ برکاتہ

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۷ء

ملنے کے پتے

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
Ph: 055-4235072
Cell: 0321-7475072

نعمانی کتب خانہ لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by Dar-Ul-Qudas Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or sorted in a data base retieval system, without the prior written permission the publisher.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

عرض ناشر ۳۰
تقریظ ۳۲
عرض مؤلف ۳۴

عورت اپنی مذہبی تاریخ کے آئینہ میں

عورت اور مختلف معاشرے ۳۷
اہل یونان اور عورت .... //
اہل یونان .... //
ارسطو اور عورت .... //
سقراط اور عورت .... //
یونانی شاعر ہیزیڈ اور عورت ۳۸
انسائیکلو پیڈیا برنائیکا اور یونانی عورت .... //
عورت اور بابلی تہذیب .... //
عورت اور رومن تہذیب .... //
عورت اور انگلستانی تہذیب .... //
عورت اور روسی تہذیب ۳۹
عورت اور جنوبی عراق کی تہذیب ۴۰
عورت اور قدیم مصری تہذیب .... //
عورت اور قدیم ایرانی تہذیب .... //
عورت اور ہندوستانی تہذیب ۴۱
عورت اور چینی تہذیب ۴۲

عورت اور غیر الہامی مذہب

ہندو مت اور عورت ۴۳
جین مت اور عورت .... //
بدھ مت اور عورت ۴۴

عورت اور الہامی مذاہب

یہودیت اور عورت ۴۵
عیسائیت اور عورت .... //
عورت اور اسلام ۴۶
غیر مسلم مفکرین کا اعتراف ۴۷
غیر فطری معاشرہ اور شیطانی تثلیث ۴۸

حصہ اول : ارکان اسلام

ا۔ توحید

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۵۲
(۱) لا الٰہ الا اللہ (توحید) .... //
لا الٰہ الا اللہ کا کیا مطلب......؟ ۵۳
کلمہ طیبہ (توحید) کی مثال ۵۵
شرک کی مثال .... //
کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے .... //
توحید فی الذات ۵۶
چند غور طلب باتیں ۵۷
توحید فی العبادات .... //
توحید فی الصفات .... //
شرک ناقابل معافی جرم ۵۸
(۲) محمد رسول اللہ (رسالت) .... //
چند سوالات اور ان کے جوابات [برائے خواتین] ۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔نماز

نماز کیا ہے ....؟ ۶۴
وضوء کا بیان ۶۶
وضوء کا مسنون طریقہ .... //
وضوء کے بعد کی دعائیں ۶۷
تیمّم کا بیان ۶۸
تیمّم کا مسنون طریقہ .... //
نماز تکبیر اولیٰ سے سلام تک ۶۹
نماز کی نیت .... //
امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول .... //
مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول .... //
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حنفی کا قول //
قیام ۷۰
تکبیر اولیٰ .... //
سینے پر ہاتھ باندھنا ۷۱
سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دعائیں پڑھیں .... //
رفع الیدین ۷۳
رکوع ۷۴
قومہ ۷۵
سجدہ .... //
عورتیں سجدہ میں بازو نہ بچھائیں ۷۶
سجدہ کی دعائیں ۷۷
جلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا) .... //
جلسہ استراحت .... //
دوسری رکعت ۷۸
تشہد .... //
مسئلہ رفع سبابہ ۷۹
آخری تشہد (قعدہ) .... //
درود کے بعد کی دعائیں ۸۰
سلام ۸۱
چند سوالات اور ان کے جوابات (برائے خواتین) ۸۲

۳۔زکوٰۃ

سونے چاندی کا نصاب اور زکوٰۃ ۸۷
نقدی (روپیوں) سے زکوٰۃ .... //
مویشیوں کی زکوٰۃ ۸۹
اونٹوں کی زکوٰۃ .... //
گائے بھینس کی زکوٰۃ .... //
چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ .... //
پہنے ہوئے زیورات کی زکوٰۃ ۹۰
زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام .... //
مصارف زکوٰۃ .... //
(۱) فُقَرَآءِ ۹۱
(۲) مَسَاكِين .... //
(۳) اَلْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا .... //
(٤) وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهِمْ .... //
(٥) وَفِي الرِّقَابِ .... //
(٦) وَالْغَارِمِيْنَ .... //
(٧) وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ ۹۲
(٨) وَابْنِ السَّبِيْلِ .... //
زکوٰۃ کے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات (برائے خواتین) ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حج

صاحب استطاعت پر حج فرض ہے ۹۶
حج سال میں ایک بار فرض ہے .... //
حج کی جزا جنت ہے ۹۶
حج عورت کا جہاد ہے ۹۷
مقبول ومبرور حج کی شرائط .... //
(۱) ایمان .... //
(۲) خلوص نیت .... //
(۳) اطاعت .... //
(۴) منہیات سے رکا رہے ۹۸
اقسام حج .... //
(۱) حج افراد .... //
(۲) حج قران ۹۹
(۳) حج تمتع .... //
میقات (احرام باندھنے کی جگہیں) .... //
احرام میں مباح چیزیں ۱۰۰
حالت احرام میں ممنوع چیزیں ۱۰۱
عمرہ و حج کا مختصر طریقہ .... //
عمرہ کا طریقہ .... //
حج کا طریقہ ۱۰۲
چند سوالات اور انکے جوابات (برائے خواتین) ۱۰۴

۵۔ روزہ

روزے کی مذہبی تاریخ ۱۰۸
وجوب نیت ۱۱۰
سحری و افطاری .... //
سحری کا وقت .... //
سحری میں تاخیر مستحب ہے اور افطاری جلد کرنا . ۱۱۱
جلد افطاری کرنے کی فضیلت .... //
اگر کسی سبب سے روزہ قبل از غروب آفتاب
افطار کر لیا تو......؟ ۱۱۲
افطاری کے وقت کی دعا .... //
روزہ توڑنے والی اشیاء ۱۱۳
جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۱۱۳
نماز تراویح ۱۱۵
تعداد تراویح .... //
اعتکاف ۱۱۷
اعتکاف کرنے والا معتکف میں کب داخل ہو..؟ //
معتکف کے لئے ضروری باتیں .... //
کیا عورت گھر میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے......؟ ۱۱۸
چند سوالات اور ان کے جوابات [برائے خواتین] ۱۱۹

(۲) آداب معاشرت

طہارت کے آداب ۱۲۴
پانی کے آداب .... //
نجاستوں سے پاکی کے آداب ۱۲۶
رفع حاجت کے آداب ۱۲۸
مسواک کرنے کے آداب ۱۳۰
وضو، تیمم اور غسل کے آداب ۱۳۱
حیض ونفاس اور استحاضہ کے آداب ۱۳۴
نماز کے آداب ۱۳۴
نماز سفر کے آداب ۱۳۸
نماز عیدین کے آداب ۱۳۹
قربانی کے آداب ۱۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنائز کے آداب ۱۴۴
راستے کے آداب ۱۴۸
جوتا پہننے اور اتارنے کے آداب ۱۴۹
غصہ کرنے کے آداب ۱۵۰
مشورہ کرنے کے آداب ۱۵۲
گفتگو کے آداب ۱۵۳
اجازت طلب کرنے کے آداب ۱۵۶
چھینک کے آداب ۱۵۷
سلام لینے کے آداب ۱۵۸
خط لکھنے کے آداب ۱۶۲
کھانے کے آداب ۱۶۳
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کھانے ۱۶۵
پینے کے آداب ۱۶۶
مہمان نوازی کے آداب ۱۶۷
سفر کے آداب ۱۶۹
سونے اور جاگنے کے آداب ۱۷۱
دوستی کے آداب ۱۷۳
مجلس کے آداب ۱۷۵
پردے کے آداب ۱۷۶
محرم رشتے یہ ہیں ۱۸۰
عورت کی تعلیم کے آداب.................. ۱۸۲
عورت کی زینت کے آداب ۱۸۴
اولاد کے حقوق ۱۸۵
والدین کے حقوق ۱۸۷
بیوی کے حقوق ۱۸۸
خاوند کے حقوق ۱۹۰
ہمسایہ کے حقوق ۱۹۱

حصہ دوم : والدین کی ذمہ داریاں حمل سے لے کر اولاد کی جوانی تک

اولاد کی تربیت کی اہمیت ۱۹۶
اچھی تربیت کے ثمرات ۱۹۸
زوجین کا اولاد کی آرزو کرنا ۱۹۹
ایام حمل میں خیال رکھنے والی باتیں ۲۰۰
دوران حمل پیش آنے والے مسائل .... //
زچگی (بچے کی ولادت) ۲۰۱
دائی کے لئے ضروری باتیں ۲۰۲
ولادت کے بعد .... //
زچگی کا بخار ۲۰۳
ولادت پر مبارک باد دینا .... //
بیٹی اور بیٹا خوشی میں دونوں یکساں .... //
تحنیک (گھٹی دینا) ۲۰۵
بچے کو پیدائش کے فوراً بعد گھر سے باہر نکالا جا سکتا ہے ۲۰۶
بچے کے کان میں اذان کہنا .... //
بچے کے کان میں اذان دینے کی حکمت ...... //
بچے کے لئے ماں کا دودھ ۲۰۷
ماں کے دودھ کی اہمیت ۲۰۸
دائی کا دودھ .... //
بکری، گائے اور بھینس وغیرہ کا دودھ ۲۰۹
ماں کے لئے ضروری ہدایات .... //
بچے کا اچھا نام رکھنا .... //
بچے کا عقیقہ کرنا ۲۱۱
اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکے تو .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے میں فرق ۲۱۲
بچے کا سر مونڈنا .... //
بچے کا ختنہ کرنا اور اس کے فوائد ۲۱۳

بچے کے ساتھ پیش آنے والے دیگر مسائل

بچے کا دودھ چھڑانا ۲۱۵
بچے کا انگوٹھا چوسنا .... //
بچے کے پیشاب سے پاکی کیسے؟ ۲۱۶
بچوں سے پیار کرنا ۲۱۷
ماں کس عمر میں بچوں کے بستر الگ کر
دے .... //
بچوں کی تربیت ۲۱۸

۲۔ بچوں کی بیماریاں اور ان کا علاج

بچے کے ابتدائی دن ۲۲۰
بچوں کو لاحق ہونے والی عام بیماریاں ۲۲۲

۳۔ پھل اور سبزیوں سے بچوں کی بیماریوں کا علاج

۱۔ آم سے علاج

بچوں کا دودھ قے سے الٹا دینا ۲۲۳

۲۔ انار سے علاج

ہرے دست .... //

۳۔ بادام سے علاج

بچوں کا تریاق .... //
بچوں کا منہ پکنا .... //
بچوں کی لاغری ۲۲۴

۴۔ پیاز سے علاج

پیٹ درد .... //
کان درد .... //
بچے کو لو لگنا .... //

۵۔ سنگترہ سے علاج

بچے کی چڑچڑی طبیعت دور کرنا .... //
دودھ کا ہضم نہ ہونا .... //
اگر بچہ دبلا پتلا ہو رنگت زرد ہو .... //
بچے کے دُبلا پن کا علاج ۲۲۵

۶۔ سیب سے علاج

پیٹ کی جملہ امراض کا علاج .... //
تپ دق بخار کا علاج .... //

۷۔ کدو سے علاج

کہنہ بخار، کھانسی .... //
چیچک، موتی جھارہ، پانی جھارہ .... //
خسرہ .... //

۸۔ لہسن کا علاج

بچوں کی کھانسی کا علاج ۲۲۶
کالی کھانسی کا علاج .... //

۹۔ پھٹکری

بچے کی آنکھیں دکھنا اس کا علاج .... //
بچے کا منہ آ جانے کا علاج .... //

۱۰۔ دودھ سے علاج

بچوں کو پیچش لگنا .... //

۱۱۔ شہد سے علاج

کان بہنے کا علاج ۲۲۷
ہچکی کا علاج .... //
سوتے ہوئے رو پڑنے کا علاج .... //
بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام ۲۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم : بیوی اپنے میاں کو کیسے خوش رکھ سکتی ہے؟

خاوند کی اطاعت کرے ۲۵۳
خاوند کو اس کے شرعی حق سے نہ روکے ۲۵۴
خاوند کی خدمت کرے ۲۵۵
شوہر کی نگہداشت اور دیکھ بھال ۲۵۶
معروف اسکالر ابراہیم امینی کا خیال .... //
ایک دانشور کا قول ۲۵۷
اسمائیلز کا قول .... //
نپولین کا قول .... //
بالزاک کا قول .... //
شکوہ شکایت سے بچے ۲۵۸
خاوند کیلئے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے ۲۵۹
خاوند کی اجازت کے بغیر کبھی بھی گھر سے باہر نہ نکلے .... //
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ۲۶۰
زیب و زینت صرف خاوند کے لئے .... //
سب سے بہتر عورت کون؟ .... //
شوہر کا بیوی کے لئے آراستہ ہونا ۲۶۱
باہم باپردہ تفریح و کھیل .... //
خاوند جب باہر سے گھر آئے تو بیوی اس کا استقبال کیسے کرے؟ ۲۶۲
نیک بیوی کے لئے ایک بہترین نمونہ ۲۶۵
قاضی شریح کی بیوی کا قصہ .... //
اللہ کی نافرمانی میں اطاعت لازم نہیں ۲۶۷
خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال و متاع کی حفاظت کرے .... //
بیوی شوہر کا دل کیسے جیتے؟ ۲۶۸
ایک ماں کی بیٹی کو نصیحت ۲۷۰
چند مفید سوالات اور ان کے جوابات ۲۷۲

۲۔ تذکرہ چند مومن خواتین کا

حضرت سارہؑ ۲۷۶
حضرت ہاجرہؑ ۲۸۰
حضرت عائشہؓ ۲۸۶
حضرت ام سلمہؓ ۲۹۲
حضرت خدیجہؓ ۲۹۴
حضرت زینبؓ ۳۰۲
حضرت سودہؓ ۳۰۴
ام ایمن الحبشیہؓ ۳۰۹
صبر و تحمل کی پیکر مجاہدہ ۳۱۰
ام ایمنؓ کا مقام و مرتبہ ۳۱۱
سخی آنکھ ۳۱۲
حضرت اُم ورقہؓ ۳۱۴
حضرت فاطمہ بنت اسدؓ ۳۱۵
فضل و شرف کے قافلے میں ۳۱۶
عمدہ صفات ۳۱۷
فاطمہ نامی خواتین .... //
سفر آخرت .... //
حضرت حمنہ بنت جحش (سفیر نبوی کی بیوی) ... ۳۱۹
قافلہ سابقات میں .... //
اے حمنہ ثواب کی امید رکھ ۳۲۰
یا رسول اللہ اس کا نام رکھ دیں ۳۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل .... //
حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ ۳۲۳
خوشبو نہ لگانا .... //
زینبؓ اس کا خاوند اور طب نبویﷺ ۳۲۴
کون سی زینب ۳۲۵
آخری ایام ۳۲۷
حضرت خولہ بنت حکیمؓ ۳۲۸
خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام .... //
مبارک شادی ۳۲۹
امہات المومنینؓ کے ساتھ ۳۳۰
فضائل ۳۳۱
مؤمن خاتون ۳۳۲

۳۔ خوب صورتی ایک نعمت ہے اس کی حفاظت کیجئے مگر کیسے.....؟

خوب صورتی ایک نعمت ہے ۳۳۴
ہمارے جسم کی جلد ۳۳۵
جلد کی تہیں .... //
جلد کے مختلف رنگ ۳۳۶
جلد کی حفاظت .... //
چکنی جلد ۳۳۸
احتیاطی تدابیر .... //
خشک جلد ۳۳۹
احتیاطی تدابیر .... //
ملی جلی جلد ۳۴۰
چہرے کے داغ دھبے ....
سرسوں کا ابٹن .... //
چہرے کی چمک .... //
چہرے پر روئیں ۳۴۱
بیوٹی وٹامن .... //
سلاد بطور کلینزر ۳۴۲
چہرے کی خوب صورت جلد کے لئے .... //
چہرے کی جھریاں ۳۴۳
سیاہ داغ دھبے دور کرنے کے لئے ۳۴۴
چہرے کو بھاپ کیسے دیں .... //
خوب صورت بال قدرت کا کرشمہ ۳۴۵
بالوں کو لمبا کرنا ۳۴۷
کیا آپ کے بال گر رہے ہیں .... //
وٹامن کی کمی سے بھی بال گرتے ہیں ۳۴۸
وٹامن ڈی کی کمی .... //
مہندی بالوں کے لئے فائدہ مند ہے ۳۴۹
مہندی لگانے کی ہدایات .... //
بالوں میں کنگھی کرنے کا طریقہ ۳۵۰
بال دھونے کے دیسی طریقے .... //
خوبصورتی کے لئے سرخی بھرنا اور دانت باریک کرنا ۳۵۱
زینت کے لئے ''وگ'' استعمال کرنا .... //
خوبصورتی کے لئے پازیب پہننا ۳۵۲
خوب صورتی کے لئے ناخن پالش لگانا .... //
خوب صورتی کے لئے ناخنوں کو بڑھانا .... //
خوبصورتی کے لئے ابروؤں کے بال تراشنا (پلکنگ کرنا) ۳۵۳
خوبصورتی کے لئے پیشانی کے اوپر سے بالوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوٹا کرنا .... //
شوہر کے لئے بناؤ سنگھار میں جدید طریقہ پر
بالوں کی آرائشگی ۳۵۴
عورت کیلئے جن چیزوں سے زینت کرنا مباح ہے۔ //

حسن و جمال (خوبصورتی) کو نکھارنے کے ٹوٹکے

چہرے کے نکھار کے لئے ۳۵۵
روغن کے ماسک ۳۵۷
چہرہ اور ہاتھ پاؤں ملائم رکھنے کے لئے .... //
مسام سکیڑنے کے ماسک ۳۵۸
پاؤں کے لئے کریم ۳۵۸
چہرے کے داغ .... //
چہرے کی جھریوں سے نجات کیسے .... //
چمکدار جلد بنانے کے لئے .... //
چہرے کے داغ دھبے اور نکھار کے لئے ۳۵۹
دانے کیل مہاسوں کے لئے .... //
لمبے اور گھنے بالوں کے لئے .... //
بالوں کو سیاہ بنانے کے لئے .... //
ہونٹ نہ پھٹیں .... //

حصہ چہارم : حیض و نفاس اور استحاضہ کے شرعی مسائل

حیض کیا ہے ۳۶۲
حیض آنے کی عمر .... //
نفاس کیا ہے؟ .... //
استحاضہ کیا ہے؟ ۳۶۳

حیض کا بیان

حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت ۳۶۴
کیا حیض کی اقل اور اکثر مدت معلوم و متعین ہے //
پچاس سال کی عمر کے بعد حیض ۳۶۵
جب (حیض کا) خون اپنی صفت پر ستر سال کی
عمر کے بعد پایا جائے .... //
ایک عورت جس کی عمر باون سال ہے اس کو تین
دنوں تک خون تیز آتا ہے .... //
ایک عورت پچاس سال کی عمر پار کر چکی ہے اس
کو خون حیض کی معروف صفت پر آتا اور ایک
دوسری عورت کو غیر معروف صفت پر آتا
ہے ۳۶۶
ماہ رمضان میں خون کا (ایام عادت سے)
رک جانا ۳۶۷
جس کو پہلی بار حیض آئے .... //
تین دن سے کم جاری ہونے والا خون حیض نہیں'
اس قول کی حقیقت ۳۶۸
جب حائضہ کے ایام عادت میں تقدیم و تاخیر
ہو تو؟ ۳۶۹
جب بڑھاپے میں حائضہ کی عادت میں فساد
پیدا ہو جائے تو .... //
جب گذشتہ ایام سے دوران ایام حیض زائد
ہو جائے ۳۷۰
جب عورت کو ایام عادت سے زیادہ حیض
آئے .... //
جب عورت کا حیض شروع مہینہ سے اخیر مہینہ
میں تبدیل ہو جائے ۳۷۱
حیض میں بگاڑ اور تبدیلی .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل حیض کے بعد نازل ہونے والے خون کا حکم ۳۷۲
حیض میں بگاڑ اور تبدیلی کی ایک حالت ...... //
ماہواری کے ایام میں خون آنا اور منقطع ہو جانا ۳۷۳
ماہواری کے ایام اور دیگر ایام میں قلیل مقدار میں آنے والا خون ۳۷۴
مختصر مدت کو چھوڑ کر خون کا مسلسل اور ہمیشہ جاری ہونا .... //
ایک ہی مہینہ میں خون کا آنا اور رک جانا ...... //
مدت حیض کی زیادتی اور اس کے رنگ کا تغیر ۳۷۵
ایسی عورت جس کے حیض کی عادت میں الٹ پھیر ہوتی ہے .... //
ماہواری کے ایام میں دو دونوں کے بعد عورت پاک ہو جاتی ہے پھر ایک یا دو دونوں کے بعد خون جاری ہو جاتا ہے ۳۷۶
ایک لمبی مدت تک حیض بند رہا پھر خون کے معمولی نقطے اور دھبے نظر آئے .... //
جب عورت پر خون مشتبہ ہو جائے .... //
کیا خون نہ دیکھنے سے عورت پاک ہو جائے گی .... //
طہر کے بعد مسلسل زرد سیال کا نکلنا ۳۷۷

حیض اور حمل

حمل کے دوران حیض ۳۷۸
جب حاملہ کو ماہواری کا خون آ جائے .... //
حاملہ سے خارج ہونے والا خون .... //
حاملہ سے خارج ہونے والا خون اور عبادت پر اس کا اثر ۳۷۹
حاملہ حائضہ ہوتی ہے یا نہیں؟ .... //
جب حاملہ کو غیر معتاد طریقہ پر خون آئے ۳۸۰

حائضہ کے متعلق متفرق مسائل

حیض سے ناامیدی کا معنی اور اس کا وقت ۳۸۱
بحالت حیض عورت سے ہمبستری کرنے کا حکم .... //
کسی شخص کا اپنی بیوی سے حیض و نفاس کے بعد اور غسل کرنے سے قبل وطی کرنا ۳۸۲
حائضہ سے وطی کرنا ۳۸۳
عورت کی ماہواری شروع ہو جائے تو وہ کیا کرے جبکہ وہ اپنی نمازوں کی ادائیگی پر قدرت نہیں رکھتی .... //
کیا حائضہ کے لئے نماز ادا کرنا جائز ہے اور حیض کے ایام میں وطی کا کیا حکم ہے ۳۸۴
حائضہ کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا .... //
جنبی کے لئے قرآن پاک زبانی یا دیکھ کر پڑھنے کا حکم ۳۸۵
جنبی کے لئے ان کتابوں مجلات کے چھونے کا حکم جن میں قرآنی آیات ہوں .... //
کیا حیض طواف وسعی سے مانع ہے؟ .... //
شدت گرمی کے سبب حائضہ کے لئے مسجد میں بیٹھنے کا حکم .... //
کیا حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ ۳۸۶
کیا حائضہ کے لئے اپنے ہاتھ اور سر میں مہندی لگانا جائز ہے؟ .... //
حائضہ کا اپنے سر کو دھونا ۳۸۷
حیض آور گولیوں کے استعمال کا حکم .... //
حیض روکنے والی دواؤں کے استعمال کی سنگینی اور ان کے نقصانات .... //
رمضان اور ایام حج میں مانع حیض کی گولیوں کا استعمال ۳۸۹
کیا مانع حیض دوا کا استعمال جائز ہے .... //

نفاس کا بیان

وہ مدت جس میں نفاس والی عورتیں باقی رہتی ہیں اور نماز ادا نہیں کرتیں ۳۹۰
نفاس کی مدت کے سلسلہ میں راجع قول .... //
جب نفاس والی عورت چالیس دن سے قبل پاک ہو جائے اور روزہ رکھے ۳۹۱
اگر نفاس والی عورتیں چالیس دن سے قبل پاک ہو جائیں تو کیا ان کے لئے عبادات کی ادائیگی واجب ہے؟ .... //
جب چالیس دن کے بعد بھی نفساء کے ساتھ خون لگا رہے .... //
وہ مدت جس میں عورت ولادت کے بعد نماز قائم نہیں کرتی۔ ۳۹۲
جب چالیس دن سے قبل خون آنا بند ہو جائے تو کیا نماز جائز ہوگی چاہے دوبارہ خون چالیس دن کے اندر آ جائے؟ .... //
کیا نفاس چالیس دنوں سے زیادہ آ سکتا ہے؟ .... //
جب حاملہ عورت وضع حمل کرے اور خون نہ آئے تو کیا اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنی اور عورت کے لئے نماز ادا کرنی جائز ہے؟ ۳۹۳

اسقاط حمل

جب حاملہ کو کسی تکلیف کے سبب زیادہ مقدار میں خون آ جائے اور بچہ ساقط نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۳۹۴
جب حاملہ کو بحالت حمل ضرر و عیب لاحق ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ بچہ ساقط ہوا یا نہیں اور حیض کھل جائے .... //
عورت کے خون کا حکم جب (حمل کا بچہ) خلقت مکمل ہونے سے قبل یا بعد ساقط ہو جائے .... //
اسقاط حمل کے بعد تیز اور زیادہ مقدار میں گرنے والے خون کا حکم اگرچہ مدت دراز ہو ۳۹۵
جب عورت کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو جائے تو کیا وہ نماز ادا کرے گی؟ ۳۹۶
جنین (حمل کے بچے) کے ساتھ ہونے کے بعد خارج ہونے والے خون کا حکم ۳۹۷
خلقت کے ظہور سے قبل اور حمل کا اسقاط .... //
جب خون کے تیز بہاؤ کے نتیجہ میں حمل ساقط ہو جائے ۳۹۸
ایک عورت کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو گیا پھر پانچ دنوں کے بعد روزہ رکھا اور نماز ادا کی ۳۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا عورت اسقاط کے وقت سے نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی؟ ۴۰۰
کب اسقاط حمل' نفاس سمجھا جائے گا .... //

ولادت سے قبل خون

جب نفاس والی عورت ولادت کے تین دن پہلے سے خون دیکھے ۴۰۱
جب عورت اس کے نفاس (ولادت) سے پانچ دن قبل ہی خون آ جائے .... //
جب عورت ولادت سے ایک دو دن قبل خون دیکھے .... //

نفاس کے اختتام پر واجب ہونے والا عمل

انقطاع نفاس پر جو چیز عورتوں پر واجب ہے .. ۴۰۲

نفاس کے خون میں بگاڑ

جب چالیس دنوں کے بعد نفاس کا خون اپنی صفت پر دوبارہ آنے لگے ۴۰۳
جب خون دوبارہ آ جائے .... //
خون بند ہو گیا پھر چالیس دن کے بعد دوبارہ آ گیا .... //
جب نفاس کا خون دوسرے مادہ میں تبدیل ہو جائے ۴۰۴

نفاس والی عورتوں سے وطی کرنا

نفاس کے وقت مرد کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ کیا جائز ہے؟ ۴۰۵
کیا مجامعت کے لئے چالیس دن گزر جانا شرط ہے .... //
مرد کا اپنی عورت سے وضع حمل کے بعد تین دن گزرنے پر مجامعت کرنا .... //

متفرقات

بچہ جننے والی عورت (زچہ) کے خون کا حکم جبکہ بچہ آپریشن سے پیدا ہو ۴۰۷
کیا نفاس والی عورتوں کا بدن ناپاک ہوتا ہے؟ .... //

استحاضہ کے بیان میں (خون کا مسلسل جاری ہونا)

ایک عورت چھ دن حائضہ ہوتی تھی پھر اس کے ساتھ برابر خون لگا رہا ۴۰۹
جس کو تیز خون جاری رہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟ .... //
ایک عورت کو خون جاری ہوا تو اس نے نماز چھوڑ دی پھر چند دنوں کے بعد اس کو حقیقی عادت (حیض) شروع ہو گئی ۴۱۰
ایک عورت کا اپریشن ہوا اپریشن کے بعد اور ماہواری کی عادت سے قبل کالا خون آیا پھر ماہواری آئی .... //
ایک عورت کا خون کبرسنی کی وجہ سے منقطع ہو گیا اسے دوران سفر خون آیا اور برابر جاری رہا ۴۱۱
عورت کے رحم سے حیض و نفاس کے علاوہ نکلنے والے خون کا حکم ۴۱۲
ایک عورت کو حیض نو یا دس دن آتا ہے پھر وہ پاک ہو جاتی ہے پھر متفرق اوقات میں خون آتا ہے .... //
ایک عورت کو رمضان میں خون کے چند معمولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھبے آنا شروع ہوئے اور وہ اس کے ساتھ پورے ماہ باقی رہے ۴۱۳
ایک عورت نے نفاس سے پاک ہونے کے دس دن بعد خون کے معمولی دھبے دیکھے اور وہ ماہواری کا وقت بھی نہ تھا .... //

مستحاضہ کی طہارت

جو چیز مستحاضہ کی پاکی کے لئے کافی ہے ۴۱۴

مستحاضہ سے وطی کرنا

مستحاضہ سے ہمبستری کا حکم ۴۱۵

حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق

دم حیض اور دم استحاضہ کے درمیان فرق ۴۱۶

۲۔ عورت کے ساتھ بچپن سے جوانی کی عمر تک چند پیش آنے والے مسائل

لڑکپن اور جوانی ۴۱۸
پستان شرمندگی اور پریشانی .... //
شرم ۴۱۹
شرمندگی .... //
چربی ۴۲۰
غدود .... //
چھاتیاں بڑی کرنے کا طریقہ ۴۲۱
عام حالات میں پستانوں کی دو ورزشیں .... //
ماہواری کیوں ہوتی ہے؟ ۴۲۲
حیض اور مائیں .... //
حیض آنے کی عمر ۴۲۳
ایام سے قبل کا تناؤ .... //
تکلیف دہ ایام ۴۲۴
ایام کا نہ آنا .... //
تکلیف دہ ایام سے کیسے نبٹا جائے .... //
لڑکپن کی شادی ۴۲۶
پردہ بکارت ۴۲۷

حصہ پنجم : نکاح کے احکام و مسائل

نکاح کیا ہے اور اس کا حکم ۴۳۰
شادی کی اہمیت و ضرورت .... //
انتخاب رشتہ ۴۳۳
ایک مثال .... //
چند سوالات اور ان کے جوابات ۴۳۵
دین میں برابری .... //
نسب میں برابری .... //
مال میں برابری ۴۳۶
حسن و جمال میں برابری .... //
منگنی کے احکام ۴۳۸

نکاح کے مسائل

ولی کی اجازت ۴۴۱
امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ .... //
امام شافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ ۴۴۲
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتویٰ .... //
لڑکی کی رضا .... //
گواہوں کی موجودگی .... //

چند سوالات اور ان کے جوابات

ایجاب و قبول ۴۴۴
نکاح پڑھنے کا طریقہ .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلہا اور دلہن کو دعا ۴۴۵
ٹیلی فون پر نکاح .... //
عورت کا نکاح پڑھانا ۴۴۶
حق مہر کے احکام ۴۴۹

شادی بیاہ کی جاہلانہ رسومات

مائیوں بٹھانے کی رسم ۴۵۱
تیل مہندی کی رسم .... //
منگنی کی انگوٹھی .... //
ایک سوال اور اس کا جواب ۴۵۲
سہرا بندی کی رسم .... //
بارات اور بینڈ باجے والے ساتھ لے کر
جانا .... //
شادی کی رسومات میں شمولیت کیسی ہے؟ ۴۵۳
آتش بازی ۴۵۷
بوقت نکاح دلہا اور دلہن کو کلمے پڑھانا .... //
نیوتہ بازی (نیوندرا) ۴۵۸
سربالہ اور دلہا کے ساتھ غیر اخلاقی حرکتیں .... //
دروازے کی چوکھٹوں پر تیل ۴۵۹
منہ دکھائی کی رسم .... //
وٹہ سٹہ کی شادی .... //

سہاگ رات (شب زفاف)

ایک مثال ایک سبق ۴۶۳
سہاگ رات کے آداب ۴۶۴
غسل جنابت کا مسنون طریقہ ۴۷۰
غسل جنابت سے متعلقہ تمام روایات کا خلاصہ //
غسل جنابت سے قبل سونا ہو تو وضو کر لینا مستحب
ہے ۴۷۱
ایک عظیم نمونہ ۴۷۲
حالت حیض ونفاس میں جماع کرنے کا کفارہ.. ۴۷۳
حالت حمل یا حالت رضاعت میں بیوی سے
جماع کرنا ۴۷۴

دعوت ولیمہ

ولیمہ کی دعوت کن لوگوں کو دی جائے ۴۷۵
شریک دعوت ولیمہ کے لئے ضروری باتیں ۴۷۶
چند سوالات اور ان کے جوابات ۴۷۷

باطل (حرام وفاسد) نکاح

نکاح متعہ ۴۷۸
ایک سوال اور اس کا جواب .... //
نکاح شغار (وٹہ سٹہ) ۴۷۹
نکاح حلالہ .... //
حلالہ کیا ہے .... //
حلالے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ ۴۸۰

محرمات ابدیہ

کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟ ۴۸۰
چند سوالات اور ان کے جوابات ۴۸۳

(۲) طلاق عدت اور سوگ کے احکام ومسائل

طلاق کا بیان ۴۸۸
بلا وجہ طلاق طلب کرنا .... //
خلع کیا ہے؟ ۴۸۹
ایک مثال .... //
خلع لینے والی عورت کی عدت .... //
خلع طلاق ہے یا فسخ نکاح ؟ ۴۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق ایک ناپسندیدہ عمل .... //
طلاق دینے کا شرعی طریقہ ۴۹۱
پہلی طلاق کے بعد رجوع ۴۹۳
دوسری طلاق ۴۹۴
تیسری طلاق .... //
تحریری اور ٹیلی فون کی طلاق کی شرعی حیثیت .. ۴۹۵
ایک مجلس میں تین طلاقوں کی شرعی حیثیت ۴۹۶
رخصتی سے قبل طلاق ۴۹۸
جبری طلاق کا حکم ۴۹۹

چند سوالات اور ان کے جوابات

ضرورت کے پیش نظر طلاق طلب کرنا کیسا ہے؟ ۵۰۲
اگر مرد اولاد کے قابل نہ ہو تو طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟ .... //
عورت کے ایام مخصوصہ میں طلاق کا حکم ۵۰۳
میں اس سے طلاق لے سکتی ہوں جس سے میری مرضی کے بغیر نکاح ہوا ہے ۵۰۴
عدت کے مسائل ۵۰۵
چند سوالات اور ان کے جوابات ۵۰۸
حاملہ عورت خاوند کی وفات پر کتنی عدت گزارے گی؟ .... //
بوڑھی عورت کی عدت اور اس کی حجت .... //
بوڑھی عورت اور نابالغ منکوحہ لڑکی کی عدت ۵۰۹
عدت گزارنے والی کا اپنے گھر سے والدین کے ہاں منتقل ہونا ۵۱۰
کیا زیر تعلیم لڑکی دوران عدت تعلیم جاری رکھ سکتی ہے؟ .... //
نکاح کے بعد اور دخول سے قبل خاوند فوت ہو جائے تو عورت کے لئے عدت کا حکم ...... //
عدت گزارنے والی عورت کے احکام ۵۱۱
عدت کے دوران گھڑی پہننا کیسا ہے؟ ۵۱۲
عدت گزارنے کے لئے سیاہ لباس پہننا کیسا ہے؟ ۵۱۳
عذر شرعی کے بغیر عدت مؤخر کرنے کا حکم ..... //

(۳) میاں بیوی کے بعض خاص مسائل

مباشرت سے پہلے دعا ۵۱۶
سہاگ رات اور جماع .... //
میاں بیوی کا ایک دوسرے کے جسم دیکھنا ۵۱۷
بیوی کا پستان (چوسنا) منہ میں ڈالنا کیسا ہے .. ۵۱۸
باہم بوس و کنار سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی روزہ .... //
میاں بیوی کا ایک دوسرے کو غسل مرگ دینا ... ۵۲۰
شوہر سے الگ گھر کا مطالبہ کرنا؟ ۵۲۱
شوہر حالت حیض اور نفاس میں جماع نہ کرے . //
لوگوں کے سامنے بیوی کا بوسہ لینے کا حکم ۵۲۳
دولہے کا دلہن کے ساتھ عورت کے درمیان شب زفاف منانا .... //

حصہ ششم : گھریلو مطب

(۱) قرآن وحدیث سے علاج

سانپ کے ڈسنے کا علاج ۵۲۶
بچھو کے کاٹے کا علاج .... //
بیمار آدمی کے لئے وظیفہ .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو کی دوری کے لئے وظیفہ .... //
دردِ جسم کا علاج .... //
زہریلی چیز اور پھوڑے پھنسی کا علاج ۵۲۷
طبیعت کے ناساز ہونے کا علاج .... //
قید سے رہائی پانے کا وظیفہ .... //
دائمی بیماری سے نجات کا وظیفہ .... //
مریض کے لئے وظیفہ ۵۲۸
خطرے سے بچاؤ کی دعا .... //
ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کا وظیفہ .... //
ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ کا وظیفہ .... //
ہر شر سے پناہ کی دعا ۵۲۹
ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ .... //
گم شدہ چیز اور بیوہ عورت کے لئے وظیفہ .... //
بچھو سے بچاؤ کا وظیفہ .... //
آندھی وطوفان کے وقت کا وظیفہ ۵۳۰
طلب اولاد کا بہترین وظیفہ .... //
بہتر رشتوں کی طلب کے لئے وظیفہ .... //
اللہ کی پسندیدہ دعا .... //
شیطان سے بچاؤ کا وظیفہ ۵۳۱
جنت کا خزانہ حاصل کرنے کا وظیفہ .... //
جسم کی تکلیف وشکایت کا مداوا .... //
سخت درد میں پڑھنے کا وظیفہ .... //
سخت بخار کو دور کرنے کا وظیفہ ۵۳۲
غموں اور پریشانیوں کا مداوا .... //
غم میں ڈوبے شخص کے لئے بہترین وظیفہ .... //
مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر پڑھنے کا وظیفہ ۵۳۳
غم سے نجات حاصل کرنے کا وظیفہ .... //
ناگہانی بلاؤں اور مصیبتوں سے بچاؤ
کا وظیفہ .... //
جادو کا علاج ۵۳۴
جادو کا عجیب توڑ ۵۳۵
جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں .... //
نظر بد ۵۳۶
نظر بد کا علاج .... //
نظر بد لگنے کا وظیفہ .... //
ذلت اور محتاجی سے بچنے کا وظیفہ ۵۳۷
نیند میں ڈرنے کا علاج .... //
ادائیگی قرض کا وظیفہ .... //
پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو دور کرنے کا
وظیفہ ۵۳۸
گم شدہ چیز کی واپسی کے لئے وظیفہ .... //
جسم کے اعضاء کی تندرستی کا وظیفہ ۵۳۹
ننانوے بیماریوں کی دواء .... //
رزق میں زیادتی کے لئے قرآنی وظیفہ .... //
طلب رزق کی دعا .... //
تھکن دور کرنے کا وظیفہ ۵۴۰
آنکھ کے ہر دکھ درد کا علاج .... //
دانت اور کان کے درد کا علاج .... //
پتھری کو دور کر کے پیشاب کو جاری کرنے کا
وظیفہ .... //
سخت بخار کا علاج ۵۴۱
آگ سے جلے ہوئے شخص کا علاج .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوڑھ، برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ
مانگنے کا وظیفہ .... //
صبح وشام کے اذکار .... //

(۲) پھلوں اور سبزیوں سے علاج

مردوں اور عورتوں کی خاص بیماریاں

اوران کا علاج

(۱) آم سے علاج

سرعت انزال ۵۴۸
مغلظ منی ۵۴۸
مضیق .... //
مخرج جنین مردہ .... //
لٹکے ہوئے پستانوں کو سخت کرنا .... //
روغن پنج انگ انار .... //

(۲) انگور سے علاج

ورم پستان ۵۴۹
بندش حیض .... //

(۳) پیاز سے علاج

نامردی .... //
مقوی باہ طلائے پیاز .... //
سفوف مولد منی .... //
اکسیر جریان وقوت باہ .... //
احتباس طمث ۵۵۰

(۴) دھنیا سے علاج

جریان احتلام کے لئے خشبودار میٹھی دواء .... //
حیض کی کثرت .... //
حاملہ عورت کے قے .... //
اسقاط حمل .... //

(۶) مولی سے علاج

ضعف باہ کا نسخہ .... //
طلاء .... //
مولد منی، مغلظ منی، قوت باہ کے لئے ۵۵۱
حیض کو کھولنے والی دواء .... //

(۷) انار سے علاج

کثرت حیض .... //
بانجھ پن ۵۵۱
سیلان حمل .... //

(۸) سر کی بیماریاں اوران کے علاج

(۱) آم سے علاج

نزلہ زکام ہچکی ۵۵۲
گنجاپن دور کرنے کا نسخہ .... //

(۲) انار سے علاج

نزلہ زکام .... //

(۳) انگور سے علاج

درد شقیقہ .... //

(۴) پیاز سے علاج

بے ہوشی، سر درد، مرگی .... //
بال جھڑ کا علاج .... //

(۵) تربوز سے علاج

سر درد (بوجہ گرمی) ۵۵۳
سرسام (دماغ کو ورم کی وجہ سے غشی آنا) .... //

(۶) دھنیا سے علاج

نیند نہ آنا .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکر آنا .... //

(۷) سیب سے علاج

سر درد .... //
مقوی دماغ غذا مرگی .... //

(۸) بادام سے علاج

اکسیر درد سر ۵۵۴
نزلہ زکام کھانسی .... //
حب نزلہ (پرانے نزلہ کے لیے) .... //

آنکھ کان اور حلق و منہ کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) تربوز سے علاج

کھانسی ۵۵۴
سانس کی تنگی .... //
ہونٹوں کا پھٹ جانا .... //

(۲) پیاز سے علاج

آشوب چشم .... //
آنکھوں کی گرمی ۵۵۵
اندھراتا .... //
موتیا .... //

(۳) انار سے علاج

آنکھوں میں دھند جالا اور خارش .... //
کان کا ورم .... //
ناک کی پھنسیاں .... //
منہ کے چھالے .... //
دانتوں کا ہلنا .... //

(۴) لیموں سے علاج

کان بہنا .... //

منہ کے چھالے .... //

(۵) مولی سے علاج

آنکھیں دکھنا .... //
کان میں سے پیپ آنا ۵۵۶
کان میں کیڑے پڑ جانا .... //

(۶) پھٹکڑی سے علاج

شب کوری یا رتوندھا .... //
نکسیر ۵۵۶
خناق .... //
گلے کی سوزش .... //
کان درد .... //

(۷) بادام سے علاج

آنکھوں سے پانی بہنا .... //
کان کا درد .... //
بہرا پن .... //

(٤) ناک اور دانت کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) کدو سے علاج

نکسیر ۵۵۷
ناک کی پھنسیاں .... //
درد دانت .... //

(۲) بادام سے علاج

دانتوں کا درد اور دانتوں کا ہلنا .... //

(۳) ہلدی سے علاج

داڑھ درد .... //

(۴) پھٹکڑی سے علاج

ناک سے بدبو کا آنا .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانتوں کا ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹنا .... //

(۵) گردہ اور مثانہ کی بیماریاں اور انکا علاج

(۱) انگور سے علاج

درد گردہ ۵۵۸
گردے میں پتھری کا پیدا ہونا .... //
پیشاب کا قطرے قطرے کر کے آنا .... //

(۲) بادام سے علاج

پیشاب کا جل کر آنا ۵۵۸

(۳) گاجر سے علاج

پتھری توڑ دواء .... //
تکلیف سے پیشاب آنا .... //

(۴) مولی سے علاج

درد گردہ .... //
پیشاب کا بند ہونا .... //

(۵) دھنیا سے علاج

نیند میں پیشاب نکل جانا ۵۵۹
بواسیر کا خون بند کرنا .... //

(٦) جلد کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) مولی سے علاج

خشک خارش .... //
کیل مہاسے .... //

(۲) لہسن سے علاج

پھوڑے .... //
چنبل .... //

(۳) سنگترہ سے علاج

پھنسیاں ۵٦۰

(۴) انار سے علاج

جسم پر زخم .... //
چندرا .... //
ورم .... //

(۷) معدہ اور آنتوں کی بیماریاں اور انکا علاج

(۱) آم سے علاج

ضعف ہضم ۵٦۱
قے بند کرنا ۵٦۱
بچوں کے قے بند کرنا .... //
پرانے دست .... //
آنتوں کا ڈھیلا پن .... //
ہیضہ اور طاعون .... //
آنتوں کے کیڑے .... //

(۲) انار سے علاج

درد معدہ .... //
پیٹ درد .... //
بھوک کی کمی .... //
قے ختم کرنا .... //

(۳) مولی سے علاج

پیٹ درد، ہاضم اعلیٰ، اپھارہ ۵٦۲
ہچکی .... //

(۸) دل کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) بادام سے علاج

دل کی اکثر بیماریوں کا علاج شربت بادام .... //

(۲) انار سے علاج

خفقان (دل دھڑکنا) .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعف قلب (مقوی قلب ومولد منی) .... //

(۹) زهروں اور زهریلے جانوروں کا علاج

(۱) آم سے علاج

زہروں کو دور کرنے والا ہاتھ ۵۶۳
سانپ کے زہر کا دور کرنا .... //
بچھو کاٹے کا علاج .... //
بھڑ کے کاٹے کا آسان علاج .... //

(۲) لہسن سے علاج

زہر سانپ کو دور کرنا ۵۶۳
سانپ اور بچھو کاٹے کا علاج .... //
زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج .... //
باؤلے کتے کے کاٹے کا علاج .... //

(۳) مولی سے علاج

زہریلے جانوروں کو بھگانا ۵۶۴
افیون کے زہر کو دور کرنا .... //
سانپ اور بچھو کے زہر کو دور کرنا .... //
باؤلے کتے کا کاٹنا .... //
جوئیں کیسے دور کریں؟ .... //

(۴) مرچ سے علاج

سانپ کی زہر اتارنے کا حیرت انگیز سرمہ .... //

حصہ هفتم : (ٹوٹکے)

(۱) خوب صورتی کے ٹوٹکے

جلد کی تازگی کے لئے ۵۶۶
چہرے کا میل صاف کرنے کے لئے .... //
سیپیوں کا سفوف .... //
چھائیوں کے لئے ۵۶۷
داغوں کے لئے .... //
انگور ٹماٹر کا رس .... //
لیموں کا رس .... //
چہرے کا رنگ صاف ہو ۵۶۸
کھیرے کا رس .... //
مولی کے بیج .... //
سیاہ دھبوں کے لئے .... //
چہرے کی خارش کے لئے .... //
بھورے تلوں کے لئے .... //
آگ سے جلنے‘ تیزاب سے جلنے والے داغ کیلئے ۵۶۹
چہرے کے داغ دھبے .... //
کہنی کے سیاہ دھبے دور کرنے کے لئے .... //
ہونٹوں کی سیاہی کے لئے .... //
ہونٹ نرم رکھنے کے لئے ۵۷۰
میک اپ صاف کرنے کے لئے .... //
سانولے پن کا علاج .... //
چہرے پر بلیچنگ کے لئے .... //
ہاتھوں اور چہرے کی پھٹی جلد ٹھیک کرنے کیلئے . ۵۷۱
پھٹے ہوئے پاؤں کے لئے .... //
پاؤں کی بدنمائی دور کرنے کے لئے .... //
ناخن ٹوٹنے کے لئے .... //
لہسن کا پانی ۵۷۲
دانت سفید اور چمک دار کرنے کے لئے .... //
دانتوں کی بے حسی کے لئے .... //
دانتوں کی پیلاہٹ کے لئے .... //
دانت کے کیڑے کے لئے .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ سے بو آنے کے لئے ۵۷۳
دانتوں سے خون بند کرنا .... //
پلکیں لمبی گھنی کرنے کے لئے .... //
آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کے لئے .... //
بھنویں خوب صورت رکھنے کے لئے ۵۷۴
بال .... //
بال خوب صورت اور ملائم رکھنے کے لئے ..... //
بالوں کے لئے بہترین کنڈیشنر .... //
بالوں کی خشکی کے لئے ۵۷۵
سر کے گنج کے لئے .... //
بالوں کی حفاظت کے لئے گھریلو ٹوٹکے .... //
مہندی بالوں کی حفاظت کے لئے ۵۷۶

(۲) باورچی خانے کے ٹوٹکے

"دم" بنانے کا نیا طریقہ ۵۷۸
تانبے کے برتن صاف کرنے کے لئے .... //
المونیم کے برتن صاف کرنے کے لئے .... //
مٹی کی دیگچی زیادہ دیر استعمال کرنے کے لئے . //
سیاہ المونیم کی دیگچی کے لئے .... //
اوون کے برتن پر سے داغ اتارنے کے لئے .. ۵۷۹
پلاسٹک کے برتن صاف کرنے کے لئے .... //
پیالیوں کے داغ دور کرنے کے لئے .... //
گھی کا ٹین صاف کرنے کے لئے .... //
جرمن سلور کے برتن کیسے صاف کریں .... //
سٹین لیس سٹیل کے برتن صاف کرنے کے لئے .... //
لوہے کے برتن یا مشین کو زنگ سے بچانے کے لئے ۵۸۰
تام چینی کے برتن صاف کریں .... //
ٹین کے داغ دور کرنے کے لئے .... //
ہاتھی دانت کے چھری کا کانٹے کیسے صاف ہوں .... //
لوہے کے چاقو چھری صاف کرنے کے لئے .. //
گوشت اور اس کی اقسام ۵۸۱
گوشت پکانے کے لئے .... //
لپندے بنانے کا بہترین طریقہ .... //
گوشت گلانے کے لئے ۵۸۲
گوشت خراب ہونے سے کیسے بچائیں ...... //
گوشت روسٹ کرتے ہوئے .... //
مرغی .... //
مچھلی کی بو دور کرنے کے لئے ۵۸۳
مچھلی خریدتے وقت یہ دھیان رکھیں .... //

سبزیاں

کریلے کی کڑواہٹ دور کرنے کے لئے ۵۸۴
سبزیاں پکاتے وقت دھیان رکھیں .... //
کچے ٹماٹر سستے مل جاتے ہیں ان کو جلد پکانا ہو ... //
سبزی تازہ رکھنے کے لئے .... //
ادرک محفوظ رکھنے کے لئے ۵۸۵
گوبھی، گاجر، چقندر، شملہ مرچ .... //
سبزیاں سکھانے کے لئے .... //
سوکھی سبزی تازی کرنے کے لئے .... //
پودینہ سکھانے کے لئے ۵۸۶
لیموں .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کابلی چنے گلانے کے لئے .... //
ثابت مسور جلدی گلانے کے لئے .... //
ابلے آلو کے چھلکے جلدی اتارنے کے لئے .... //
آلو کو گھلنے سے بچانے کے لئے ۵۸۷
اچار خراب ہونے سے بچانے کے لئے ...... //
سیب تازہ رکھنے کے لئے .... //
پھلوں کو تازہ رکھنے کے لئے .... //
پھلوں کے چھلکے سکھایئے ۵۸۷
لہسن کے چھلکے اتارنے کے لئے ۵۸۸
پیاز کی تیزی سے بچنے کے لئے .... //
گھی صاف کرنے کے لئے .... //
استعمال شدہ گھی یا تیل صاف کرنے کے لئے . //
چیزیں تلنے کے لئے ۵۸۹
چاول پکانے کے لئے .... //
چاول کو کیڑوں سے بچانے کے لئے .... //
چاول کی بڑیاں بنانے کے لئے .... //
پیاز کی بدبو منہ سے دور کرنا ۵۹۰
مولی کی بدمزہ ڈکار نہ آنے کے لئے .... //
منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے .... //
پیروں کی بدبو دور کرنے کے لئے .... //
شیشے کی بوتلیں صاف کرنے کے لئے .... //
مسالے کے مرتبان دھونے کے لئے ۵۹۱
شیشے کے برتن چمکانے کے لئے .... //
پلاسٹک کے برتن دھونے کے لئے .... //
چھری سے ہاتھ کٹ جائے .... //
انگلی چوٹ سے نیلی پڑ جائے .... //
سبزی کاٹنے سے ہاتھ پر داغ پڑ جائیں ۵۹۲
ہلدی کے داغ دور کرنے کے لئے .... //

فریج

لائٹ چلی جائے .... //
فریج میں گرم چیزیں نہ رکھیں .... //
فریج کی ناگوار بو دور کرنے کے لئے .... //
ٹماٹر محفوظ کرنے کے لئے ۵۹۳
لیموں کا رس محفوظ کرنے کے لئے ۵۹۳
روغنی نان اور روٹی محفوظ کرنے کے لئے ...... //
کیلے فریج میں رکھنے کے لئے .... //
انگور، جاپانی پھل، امرود رکھنے کے لئے ۵۹۴
آلو کے چپس خستہ رہنے کے لئے .... //
گوبھی، شملہ مرچ، مٹر محفوظ کرنے کے لئے .... //
سینڈوچ تازہ رکھنے کے لئے .... //
کچی مچھلی فریج میں بو نہ دے .... //
گرمی کے موسم میں شربت جلدی بنانے کیلئے .. ۵۹۵

غذا کے بارے میں ٹوٹکے

تیز گرم کھانے کھانے سے ۵۹۵
گرمی میں کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام ضروری ہے .... //
کھانا جلدی ہضم کرنے کے لئے .... //
برسات کے موسم میں ۵۹۶
گرمی کے موسم میں چھاچھ ضروری پئیں ...... //
جو غذا ایک دوسرے کے بعد نہیں کھانی چاہئے . //
اوندھے منہ لیٹ کر کھانا نہیں چاہئے ۵۹۷
کھانے میں پھونک نہیں ماریں .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی پینے کا صحیح طریقہ .... //
چٹخے ہوئے گلاس یا پیالے میں پانی نہ پئیں .... //
پانی کا برتن کھلا نہ رکھیں ۵۹۸

(۳) عام گھریلو ٹوٹکے

بلب پر سے بھنگے دور کرنے کے لئے ۶۰۰
چوہے بھگانے کے لئے .... //
چھپکلی بھگانے کے لئے ۶۰۰
بچھو کے لئے .... //
جوئیں مارنا ۶۰۱
ہاضمہ کی خرابی سے قے آنے کے لئے .... //
چھوٹے بچے دودھ ڈالیں یا کھٹی بو آئے ..... //
دانت آسانی سے نکالنے کے لئے .... //
بچوں کے منہ میں چھالوں کے لئے .... //
بچوں کی بدہضمی کے لئے .... //
گورے بچے پیدا کرنے کے لئے ۶۰۲
سانولے بچے پیدا کرنے کے لئے .... //
رنگ نکھارنے کے لئے .... //
کان کے درد کے لئے .... //
سردی سے آواز بیٹھ جائے .... //
سردی سے ہاتھ کی انگلیاں سوج جائیں ۶۰۳
گنج کے لئے .... //
گرمی دانوں کے لئے .... //
چوٹ لگ جائے .... //
آنکھ پر چوٹ لگے .... //
بھڑ، شہد کی مکھی کاٹ جائے .... //
اتفاقی حادثات ۶۰۴
ناک میں کسی چیز کا پھنس جانا .... //
آنکھوں میں کچھ پڑ جائے .... //
مچھلی کا کانٹا گلے میں اٹک جانا .... //
شیشہ چبھ جائے ۶۰۵
چاقو چھری کا زخم ہو .... //
گیس سے دم گھٹتا ہو .... //
نظر تیز کرنے کے لئے .... //
جو بچے دیر سے بولیں ۶۰۶
فرنیچر کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے .... //
بھینس اور بکری کا دودھ .... //
کچے دودھ کو رکھنے کے لئے .... //
دودھ پھٹنے سے بچانے کے لئے .... //
اسہال اور پیچش کے لئے ٹوٹکہ ۶۰۷
دودھ، دہی اور پنیر کو تازہ رکھنا .... //
سیاہی کے دھبے دور کرنا .... //
خون کے دھبے دور کرنا ۶۰۸
گرمی سے سر درد ہو .... //
سر کی جلن کے لئے ۶۰۹
ناخن ٹیڑھے ہونے اور ٹوٹنے کے لئے .... //
مہندی کا تیل گرتے بالوں کو روکتا ہے .... //
نمکین چائے کا نزلہ کے لئے ٹوٹکہ .... //
نمک زہر کو دور کرتا ہے .... //
بلغمی تکلیف کے لئے ٹوٹکہ ۶۱۰
ننھے بچوں کو موٹا کرنے کا ٹوٹکہ .... //
بچوں کو خسرہ نکلنے پر .... //
سالن کے داغ .... //

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھی اور چکنائی کے داغ	//
ہلدی کے داغ	۶۱۱
زنگ کے داغ	//
سیاہی کے داغ	//
نیل پالش کا دھبہ	//
چائے کے داغ	۶۱۲
کمبل دھونے کا سادہ طریقہ	//
چھوٹا قالین دھونے کے لئے	//
قالین پر دودھ گر جائے	//
قالین پر سے شیشے کے ٹکڑے اٹھانا	//
قالین پر بچے پیشاب کر دیں	۶۱۳
آنکھ پر نیل پڑ جائے	//
ناک سے بو آئے	//
نکسیر پھوٹ جائے	//
زخم کے لئے	//
اندرونی چوٹ کے لئے	//
شہد کی مکھی، بھڑ کاٹ لے	۶۱۴
آنکھ میں سفیدی چونے کی پڑ جائے	//

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّـا بَـعْـدُ!

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس کے نظام ہائے زندگی کے احکامات فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے آج مسلمان اپنی سستی، کاہلی کی وجہ سے دین سے دور اور طرح طرح کے مصائب اور پریشانیوں کا شکار ہیں۔ غیر مسلم طاقتیں پوری قوت سے اسلام کے خلاف محاذ آرائی میں مصروف ہیں۔ نوجوان نسل اور عورتوں کو خاص طور پر پروپیگنڈہ کے ذریعے گمراہ کیا جا رہا ہے۔

آج چند نام نہاد این جی اوز (N.G.O) جن کو اسلام دشمن قوتوں کی مکمل آشیرباد حاصل ہے۔ وہ عورتوں کے حقوق، مساوات، تہذیب وتمدن، آزادی، حریت اور روشن خیالی کا ڈھنڈورا پیٹ کر اسلام اور اسلام کے ماننے والوں کے خلاف غلط بے جا اور زہریلا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ دنیا کو یہ تاثر دینے کی مذموم کوشش کرتے ہیں کہ اسلام ایک سخت گیر مذہب ہے اور شریعت نے عورت کو جکڑ کر رکھ دیا ہے۔

بعض نام نہاد روشن خیال دانشور بھی آنکھیں بند کر کے حقائق سے قطع نظر کر کے عورتوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ مسلمان عورتیں اپنی کم علمی اور دین سے دوری کی وجہ سے پروپیگنڈے کا شکار ہو رہی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے۔ دورِ جاہلیت اور اس سے قبل کی دیگر تہذیبوں میں عورت کو ذلیل اور حقیر سمجھا جاتا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو عزت، مرتبہ و مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے وہ اس سے قبل کبھی اس کو حاصل نہ تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ﴾ [الحجرات : ۱۳]

''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔''

اس کتاب میں الشیخ محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ نے عورتوں کی مکمل راہنمائی کے لئے قرآن اور صحیح احادیث کے مطابق بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کے تمام مسائل کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

اور محترم الشیخ عبدالسمیع عاصم برکات حفظہ اللہ نے اس کی تصحیح و تزئین کا کام سرانجام دیا ہے۔ یہ کتاب عورتوں کے احکام و مسائل کا مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے جو کہ ہر گھر کی ضرورت ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ کی یہ کاوش اسلام دشمن اور عورت دشمن عناصر کو پہچاننے اور عورتوں کی دینی و دُنیاوی زندگی اور خصوصاً ازدواجی زندگی میں راہنمائی کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، کمپوزر، پروف ریڈر اور دیگر معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میرے لئے اور میرے والدین اور دیگر اعزا و اقارب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

محمد عثمان ظفر

یکم ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ

جمعۃ المبارک ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تقریظ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ))

دینِ اسلام نے عورت کو جو مقام و مرتبہ دیا ہے وہ دنیا جہان کے کسی دین اور مذہب نے نہیں دیا' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)). [صحيح مسلم]

''دُنیا ساری کی ساری (عارضی) سامان ہے' اور دُنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے''۔

پھر ماں' بہن' بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے عورت کو عظیم مقام بخشا' یہ اسلام ہی کی تربیت تھی کہ دورِ جاہلیت کے وہ کافر جو بچیوں کو زندہ درگور کرتے اور بہنوں کے حقوق غصب کیا کرتے تھے' وہ بہنوں اور بیٹیوں کے حقوق کے متعلق وصیتیں کرنے والے بن گئے' جبکہ دورِ جدید اور دورِ قدیم کے کافروں (یہود و ہنود اور نصاریٰ و مجوس) نے عورت کو بازار اور منڈی کا مال بنا کر ذلیل و رسوا کیا' آج کے کافر اس تذلیل کے ساتھ ساتھ حقوقِ نسواں کا جعلی علم اور پرچم اٹھائے ہوئے ہیں' اور اُن کے نزدیک حقوقِ نسواں کا لب لباب یہ ہے کہ عورت نیم برہنہ ہو کر بازاروں میں گھومے اور بنو اسرائیل کی گائے کی طرح تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ کا منظر پیش کرے۔ دفتروں' فیکٹریوں اور دیگر اداروں میں ذریعۂ معاش کے لیے دھکے کھاتی پھرے اور گھر میں شوہر کی خدمت اور اولاد کی تربیت کی بجائے باہر اجنبیوں کی نوکری اور غلامی کرے.................

یہ ان کے نزدیک حقوق نسواں ہیں.......... جو کہ عورت کے لیے تذلیل و توہین اور عدم تحفظ کے سوا کچھ نہیں' جبکہ اسلام نے عورت کو باعزت انداز میں گھر بٹھایا اور اس کے شوہر کے ذمے اس کے تمام اخراجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طعام' لباس' رہائش وغیرہ) لگا دیئے۔ اور عورت پر چند ایسی پابندیاں عائد کیں جن میں عورت کا اپنا دفاع اور تحفظ ہے مثلاً: شرعی پردہ' مردوں کے ساتھ عدم اختلاط' سفر کے لیے محرم یا شوہر کی پابندی وغیرہ۔

بہر حال دینِ اسلام میں عورت کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ اور اُس کے حقوق کا پورا تحفظ ہے' اسی لیے قرآنِ کریم اور ذخیرۂ حدیث میں عورتوں کے مسائل بڑی تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

الشیخ مولانا محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ نے عورتوں سے متعلقہ دینی مسائل اور دنیاوی معلومات و تجربات اپنی اس عظیم کتاب تحفۃ النساء میں جمع فرمائے ہیں' بندہ نے شروع سے آخر تک کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ بحمد اللہ کتاب انتہائی جامع' عام فہم اور مفید و نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف اور نشر کرنے والے مکتبہ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے' اور ان کے لیے اور دیگر معاونین کے لیے فلاحِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

الراقم:

ابو طلحہ عبد السمیع عاصم بن ابی البرکات احمد

مدرس مرکز الاصلاح گوجرانوالہ

۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

(محمد عظیم حاصل پوری)

اگر عورت کو تاریخی آئینہ میں دیکھا جائے تو اس کی عزت و ناموس کا کوئی پرستان حال نہ تھا اس پر انتہائی زہریلے اور نا قابل برداشت ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔

طلاق کے لئے کوئی مدت اور عدت نہ تھی یعنی جب تک شوہر چاہے عورت نہ شوہر کے پاس رہ سکتی تھی اور نہ کسی اور سے شادی کر سکتی تھی۔ نکاح کی کوئی حد نہ تھی غیلان بن سلمۃ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ وہب اسدی نے اسلام قبول کیا تو ان کے عقد نکاح میں آٹھ بیویاں تھیں [1]

اور ایسے ہی مشہور رومی فلسفی و مدبر سنیکا (۴ق۔م تا ۶۵) سختی کے ساتھ رومیوں کی کثرت طلاق پر ماتم کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ:

"اب روم میں طلاق کوئی بڑی شرم کے قابل چیز نہیں رہی، عورتیں اپنی عمر کا حساب شوہروں کی تعداد سے لگاتی ہیں"۔

اس دور میں عورت یکے بعد دیگرے کئی کئی شادیاں کرتی جاتی تھی۔

مارشل (۴۳ء تا ۱۰۴ء) ایک عورت کا ذکر کرتا ہے جو دس خاوند کر چکی تھی جو دنیل (۶۰ء تا ۱۳۰ء) ایک عورت کے متعلق لکھتا ہے کہ اس نے پانچ سال میں آٹھ شوہر بدلے۔

سینٹ جروم (۳۴۰ء تا ۴۲۰ء) ان سب سے زیادہ ایک با کمال عورت کا حال لکھتا ہے جس نے آخری بار تیسواں شوہر کیا تھا اور اپنے شوہر کی بھی وہ اکیسویں بیوی تھی۔

یعنی رومیوں کے اخلاقی اور معاشرتی نظام میں شہوانیت عریانی اور فواحش کا ایسا سیلاب پھوٹا کہ ان کے ہاں برہنہ ہونا وغیرہ کوئی معیوب نہ تھا۔ جیسا کہ فلورا (FLORA) نامی ایک کھیل رومیوں میں نہایت مقبول ہوا کیونکہ اس میں برہنہ عورتوں کی دوڑ ہوا کرتی تھی۔

عورتوں اور مردوں کے سر عام یکجا غسل کرنے کا رواج بھی اس دور میں عام تھا۔ یہ حال فقط اس رومی نظام معاشرت کا نہیں بلکہ ہر غیر اسلامی تہذیب کا یہ حال تھا مثلاً:

"مسیحیتِ یورپ کا عورت کے متعلق نظریہ سنیے کہ عورت گناہ کی ماں اور بدی کی جڑ ہے مرد کے لئے معصیت کی تحریک کا سر چشمہ اور جہنم کا دروازہ ہے تمام انسانی مصائب کا آغاز اسی سے ہوا

---

[1] ابو داؤد: کتاب النکاح۔ و ابن ماجہ۔ کتب النکاح۔ باب الرجل یسلم و عندہ أکثر من أربع نسوۃ (۱۹۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا عورت ہونا ہی اس کے لئے شرم ناک ہے''۔

ترتولیاں (TERTULLIAN) جو ابتدائی دور کے ائمہ مسیحیت میں سے تھا عورت کے متعلق مسیحی تصور کی ترجمانی ان الفاظ میں کرتا ہے۔

''وہ شیطان کے آنے کا دروازہ ہے وہ شجر ممنوع کی طرف لے جانے والی خدا کے قانون کو توڑنے والی اور مرد کو غارت کرنے والی ہے''۔

یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ قبل از اسلام عورت ایک کھلونا تھی اور گھر کی ایک نوکرانی سمجھی جاتی تھی دو حقیقی بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرتے' باپ مرجاتا تو اس کی کل بیویاں (بجز حقیقی ماں) بیٹے کے تصرف میں آتیں اور اس کی جائز بیویاں سمجھی جاتیں۔

گویا دور جاہلیت میں عورت کا تقدس پامال کیا گیا اور اس کے حقوق غصب کئے گئے ہر طرح کا ظلم و ستم اس پر روا رکھا گیا حتیٰ کہ اگر اسے ایام ماہواری آجاتے تو وہ اس کے ہاتھ کا کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔[1]

عورت جب بیوہ ہو جاتی تو گھر سے باہر ایک نہایت تنگ کوٹھڑی رہنے کو اور خراب سے خراب کپڑے پہننے کو دیئے جاتے۔ اس حالت کے ساتھ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک بکری یا گدھا یا پرندہ لاتے اس سے وہ اپنے جسم یا شرم گاہ کو مس کرتی تو وہ جانور مر جاتا۔ پھر وہ کوٹھڑی سے باہر نکلتی اور اس کے ہاتھ میں مینگنی دی جاتی وہ مینگنی کو پھینک دیتی اس وقت عدت سے نکل آتی۔[2]

غرض مجموعی حیثیت سے عورت بدترین مخلوق اور ہر قسم کی جبر و تعدی کا تختہ مشق تھی رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی وہ سخت رنج اور شرم کے مارے لوگوں سے چھپتا پھرتا اور اندرونی غم وحزن' دکھ' درد اور رنجیدگی کے باعث اس کے چہرے کی رونقیں ماند پڑ جاتیں اور چہرہ سیاہ ہو جاتا تھا۔

قرآن حکیم نے نقشہ کچھ یوں کھینچا:

﴿ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴾ [النحل: ۱۶/ ۵۸۔ ۵۹]

''اور ان میں سے جب کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے' اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے' سوچتا ہے کیا اس ذلت کو لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے؟ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں''۔

رفتہ رفتہ دختر کشی کی رسم جاری ہوگئی لڑکی پیدا ہوتی تو اس کو میدان میں لے جا کر زمین کھودتے اور زندہ گاڑھ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحیض: (۱۶) مسند احمد: (۱۳۲/۳)

[2] بخاری، کتاب الطلاق، باب تحد المتوفی عنها زوجها اربعة اشهر و عشرا، ابوداؤد، کتاب النکاح، باب احداد المتوفی عنها زوجها.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے جیسا کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آٹھ لڑکیاں زندہ دفن کی ہیں۔[1]

اس عورت کو وراثت کا کوئی حصہ نہیں ملتا تھا ان کا قانون تھا کہ وراثت کا حق اسی کو ہے جو تلوار چلائے۔[2]

عورت بیوہ ہونے کے بعد اپنے شوہر کے وارثوں کی ملک سمجھی جاتی تھی وہ اگر بیوہ پر چادر ڈال دیتا تو وہ اس کی جائز مدخولہ بن جاتی تھی۔[3]

اور اس عورت کی بچی کھچی عزت کو اس وقت خاک میں ملا دیا گیا جب نئی مغربی معاشرت کی بنیاد ان نظریات پر رکھ دی گئی کہ:

① عورت اور مرد نظام حیات میں مساوی ہیں۔

② عورتوں کا معاشی استقلال (Economic Independence)

③ دونوں صنفوں کا آزادانہ اختلاط

یہ اس دور کا ایک ایسا نظام حیات مرتب کیا گیا جس نے عورت کی عزت کو خاک میں ملا کر رکھ دیا حالانکہ یہ دعویٰ ''حقوق نسواں'' کو ثابت کرنے کے لئے کیا گیا تھا لیکن یاد رکھا جائے جب قومیں نظام فطرت سے روگردانی کرتی ہیں تو جہالت و گمراہیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گر کر نیست و نابود ہو جاتی ہیں اور ان کی داستاں دنیا کے خط ارض سے منہدم ہو کر رہ جاتی ہے۔ یاد رہے واحد دین دین اسلام ہے جس نے عورت کے حقوق کی پاس داری کی اور اس کے مقام کو ماں، بہن، بیوی، بیٹی سے متعارف کروایا اور اس کی عزت اور عفت و عصمت کا پورا خیال رکھا گویا اس کو ایک گھر کی نوکرانی سے اٹھا کر گھر کی مالکن اور شہزادی بنا دیا اس کے قدموں میں جنت رکھ دی۔

اور معاشرت میں ہر لحاظ سے اس کے حقوق مقرر کر دیئے اور اس کی پاک بازی و پاک دامنی کے لئے گھر کو مسکن اور چادر و چار دیواری متعین کر دی۔ لہٰذا ہر مومنہ عورت کا حق ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی اسلام کے قوانین کو مدنظر رکھ کر گزارے اور آج جو شیطان کے چیلے چپلے کی طرح عورت کی عزت و حیا کی چادر کو تار تار کرنا چاہتے ہیں اور اس کی عفت مآبی و پاک دامنی کو داغ دار کرنا اور اس کو گھر کی چار دیواری سے نکال کر سر بازار لانا چاہتے ہیں اپنی تمام تر کوششوں میں ناکام ہو کر ذلت و رسوائی کا منہ دیکھیں۔

تو میری محترم بہنوں! راقم الحروف نے اس زیر نظر کتاب خواتین اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا میں خواتین کے جملہ احکام و مسائل کو قرآن و سنت سے مرتب کرنے کی سعی کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمام معاونین، ناشرین، اساتذہ کرام اور میرے لئے نجات کا سبب بنائے۔ آمین!

احقر الامہ: محمد عظیم حاصل پوری

---

1 تفسیر ابن جریر، ابن کثیر سورۃ اذا الشمس کورت۔ 2 تفسیر یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم.... الخ۔

3 تفسیر ولا تعضلوھن.... الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

عورت اپنے مذہبی تاریخ کے آئینہ میں

عورت اور مختلف معاشرے:

عورت اور مرد کارگاہ حیات کی شاہراہ کے دو مسافر ہی نہیں' ساتھی' دوست اور غم گسار بھی ہیں۔ خالق کائنات نے ان دونوں کے درمیان رشتوں کی نازک زنجیر محبت وخلوص کی کڑیوں سے باندھی ہے۔ تہذیب انسانی نے اس کو متوازن رکھنے کے لئے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے اور اپنی تہذیبی ارتقاء اور معاشرتی قدروں کی بلندیوں کے تمام تر دعوؤں کے باوجود افراط وتفریط کے عجیب وغریب گورکھ دھندے کا شکار رہے۔ اس افراط و تفریط کی پیچیدہ بھول بھلیوں میں انسانی تمدن کی گاڑی ہچکولے کھاتی رہی ہے۔

اہل یونان اور عورت:

گذرے ہوئے زمانے میں جس معاشرے کی تہذیب پر فخر کیا جاتا ہے وہ معاشرہ اہل یونان ہے۔ لیکن اہل یونان میں عورت کی حیثیت اتنی گری ہوئی تھی کہ باپ جو خاندان کا مذہبی اور قانونی سربراہ تھا اسے یہ حق حاصل تھا کہ اپنی بیٹیوں کو فروخت کر دے۔ اسی طرح بھائی کو بھی یہ حق حاصل تھا کہ وہ بہنوں کو فروخت کر سکتا تھا۔ قدیم یونانی تہذیب میں باپ کے انتقال کے بعد جائیداد کی وارث نرینہ اولاد تھی عورت کا اس میں کوئی حصہ نہ تھا۔ اس تہذیب میں جو سب سے زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے وہ بھی بیوی کو ایک اثاثہ سمجھتے تھے جسے فروخت کیا جا سکتا تھا۔ بلکہ وصیتاً منتقل بھی کیا جا سکتا تھا۔[1]

ارسطو اور عورت:

یونان کا قدیم مفکر ارسطو' اہل سپارٹا پر اعتراض کرتا تھا کہ وہ اپنے خاندان کی عورت کے ساتھ نرمی کرتے ہیں اور انہوں نے انہیں وراثت' طلاق اور آزادی کے حقوق دے رکھے ہیں۔ جس کی بدولت انہیں بلند مقام مل گیا ہے وہ اسپارٹا کے زوال کی وجہ عورتوں کی بے جا آزادی اور انہیں دیئے گئے حقوق بتلاتا ہے۔[2]

سقراط اور عورت:

''عورت سے زیادہ فتنہ وفساد کی چیز دنیا میں اور کوئی نہیں ہے' وہ دفلی کا درخت ہے کہ بظاہر بہت خوب صورت معلوم ہوتا ہے لیکن اگر چڑیا کھالے تو مر جاتی ہے''۔[3]

---

[1] امیر علی، روح اسلام: (ص:۳۵۹) [2] عباس محمود عقاد، اعراۃ فی القرآن مطبوعہ دار الھلال.

[3] احمد بن عبدالعزیز الحصین، المرأۃ المسلمۃ امام التحدیات.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونانی شاعر ہیزیڈ اور عورت :

ہیزیڈ نے عورت کو شر کا مجسم قرار دیا ہے وہ کہتا ہے ''زوس نے عورت ایک برائی کی صورت میں انسان کو دی تھی''۔[1]

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا اور یونانی عورت :

انسائیکلو پیڈیا کے الفاظ ہیں ''قدیم یونانی تہذیب میں عورت کا مقام اتنا گرا دیا گیا تھا کہ اس کی حیثیت بچے پالنے والی لونڈی کی ہوگئی تھی۔ عورتوں کو ان کے گھروں میں قید کر دیا گیا تھا وہ تعلیم سے محروم تھیں ان کے شوہر انہیں گھریلو سامان کی طرح سمجھتے تھے''۔

مجموعی طور پر یونانی عورت کی زندگی غلامی میں گذرتی تھی لڑکپن میں اپنے والدین کی جوانی میں اپنے شوہر کی اور بیوگی میں اپنے بیٹوں کی یونانی (Mythdogy) میں ایک خیالی عورت کو تمام تر انسانی مصائب کا ذمہ دار قرار دیا جاتا تھا۔

عورت اور بابلی تہذیب :

قدیم بابلی تہذیب میں بھی عورت کا کوئی مقام نہیں تھا اس زمانے میں عورتوں کی اکثریت روپوش رہتی تھی قدیم بابلیوں کے ہاں جن کی بیٹیاں جوان ہو جاتی تھیں وہ سال میں ایک مرتبہ انہیں مخصوص مقام پر لے جاتے جہاں تماشائیوں کا ٹھٹ لگ جاتا تھا۔ اور ایک سرکاری کارندہ باری باری ان لڑکیوں کو بلاتا اور ان کی بولی لگا کر بیچ دیتا تھا۔[2]

عورت اور رومن تہذیب :

قدیم رومن تہذیب میں عورت ہر قسم کے مذہبی' قانونی' معاشرتی اور اخلاقی حقوق سے محروم تھی۔ اس کو عرصہ دراز تک ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ''تاریخ اخلاق یورپ'' کا مصنف لکھتا ہے کہ شوہر جس وقت چاہتا بیوی کو بغیر قصور کے گھر سے نکال سکتا تھا۔ عورت گھر اور گھر سے باہر کسی عہدہ کی اہل نہ سمجھی جاتی تھی۔ رومیوں نے عورت کی عملاً زبان بندی کے لئے ان کے منہ پر تالا ڈال دیا اس تالے کو وہ ''موزلیسر'' کہتے تھے۔[3]

عورت اور انگلستانی تہذیب :

انگلستان جو آج بہت بڑا آزادی نسواں کا علم بردار بنا ہوا ہے وہاں پر ۱۷۰۵ء میں جہالت و ظلم عام

---

[1] سید علی عباس جلال پوری، دین رحمت مکتبہ عارفین کراچی۔

[2] سید علی عباس جلال پوری، روایات تمدن قدیم : (ص/۳۶)

[3] ایم ایس ناز، اسلام میں عورت کی قیادت : (ص/۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ عورت کی حیثیت نہایت ذلیل تھی۔ عموماً کمزور اور بدصورت لڑکیاں مار ڈالی جاتی تھیں۔ عورت کو سوسائٹی کا بدنما داغ تصور کیا جاتا تھا۔ اور اس کا یہ فرض تھا کہ وہ اپنے شوہر اور پادری کی غلامی کرے۔ اکثریت عیسائی پیشواؤں کا یہ خیال تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر حضرت حواء کے گندم کھانے کی وجہ سے چڑھنا پڑا''۔ اس خیال نے عیسائیوں کے دل اور دماغ پر ایسا قبضہ کیا ہوا تھا کہ سمجھ دار اور پڑھا لکھا معقول شخص بھی عورت کو زہریلا بچھو اور روحوں کو تباہ کرنے کا شیطانی آلہ سمجھتا تھا۔

ڈاکٹر اسپرنگر اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ ''زمانہ گذشتہ میں انگلستان کے ہر حصے میں عورت کی حیثیت نہایت ذلیل تھی۔ وہ ایک مخلوق تھی جس کے لئے کوئی احترام نہ تھا۔ میں یہ الفاظ انگلستان کی توہین کے لئے نہیں لکھ رہا۔ بلکہ حقیقت کا اظہار کرتا ہوں۔ الگزنڈر جیسے سنگ دل نے جس بے دردی کے ساتھ عورتوں کو ہولناک سزائیں دیں اس سے تاریخ یورپ کے صفحات رنگین ہیں۔ بلکہ الزبتھ اور جیمس اول کے زمانہ میں ہزاروں عورتوں کو جلایا جانا اور پراسرار طریقے پر ہلاک کرنا' تاریخ کے کھلے واقعات ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں انگلستان کی پیشانی سے یہ بدنما داغ کبھی مٹ نہیں سکتا۔ میں نہایت صاف لفظوں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی جو آزادی یورپ وامریکہ میں عورتوں کو حاصل ہے وہ کسی مذہبی خیل یا اصلاحی جذبہ کے ماتحت نہیں ہے بلکہ نفس کی شوق آفرینیوں کا حیا سوز مظاہر ہے میں دیکھتا ہوں جو مذہب کے ماننے والے عیسائی ہیں وہ اب بھی عورت کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے کیونکہ عورت کے لئے عیسائی مذہب میں کوئی حمایت نہیں۔[1]

عورت اور روسی تہذیب:

''موسیو' پی ایس کیش' جو فن تاریخ کے ماہر ہیں اپنی کتاب ''بک آن میرج'' کے دیباچے میں لکھتا ہے:

''جہاں تک میں نے انسانیت کی قدیم تاریخ پر غور کیا ہے میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ۶۱۱ء میں روس کے علاقے میں عورت کی حیثیت قابل احترام نہیں سمجھی جاتی تھی۔ اس کی تحقیر کا خیال صرف حکماء و فلاسفر کے دماغ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ مذہبی دنیا میں بھی اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کیا جاتا تھا۔ چنانچہ انٹونی لکھتا ہے ''عورت سے زیادہ کوئی چیز باعث فساد نہیں وہ امن وسلامتی کی دشمن ہے اور مکر وفریب کا مجسمہ ہے۔ میں سانپ اور بچھو سے دوستی کرنا پسند کرتا ہوں لیکن عورت سے دوستی کرنا پسند نہیں کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ جس طرح اس دنیا کی ساری آبادی میں تمام سردار اچھے نہیں ہو سکتے اس طرح تمام عورتیں بھی اچھی نہیں ہو سکتیں۔ ہر صنف میں اچھے اور برے ممبر ہیں لیکن اپنے مشاہدات کی بناء پر وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ عورتوں میں ننانوے فی صد فتنہ انگیز ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سرشت میں ننانوے حصے برائیاں ہیں

---

[1] بحوالہ مسلمان بیوی کے حقوق وفرائض: (ص/ ۹۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک حصہ نیکی ہے۔ وہ ایک آگ کی مانند ہے۔ جس کے شراروں سے بچنا محال ہے۔ کہتے ہیں کہ مرد عقل مند ہیں اور عورتیں بیوقوف ہیں۔ لیکن میں اس قول کو تسلیم نہیں کرتا میرے نزدیک معاملہ برعکس ہے۔ مرد کے اندر عمر کے آخری حصے تک وہ عیاریاں پیدا نہیں ہوسکتیں جو عورت کے اندر آغاز شباب میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ اگر چاہے تو ایک لمحہ کے اندر آتش فساد کے شعلے بھڑکا سکتی ہے وہ امن وسکون سے زیادہ فتنہ وفساد کی حامی ہے۔[1]

عورت اور جنوبی عراق کی تہذیب:

عراق کی تہذیب کئی ہزار سال پر مشتمل ہے اس میں بہت ساری ثقافتوں کا عروج وزوال موجود ہے۔

''حمورابی'' نے ۱۷۲۵ قبل مسیح میں عورت مرد کے رہن رکھنے پر تین سال کا اختیار دے رکھا تھا۔ اس کے بعد ''آشوری'' قوانین نے رہن رکھی جانے والی عورتوں کو مارنے پیٹنے' ان کے کان چھیدنے یا مڑوڑنے کی اجازت دے رکھی تھی۔

حمورابی قوانین میں ایسی عورت جو اپنے گھر کو نظر انداز کرتی یا اس کی تذلیل کرتی تو اس کو پانی میں پھینک دینے کا حکم تھا۔ اگر وہ اپنے شوہر سے اختلاف کرتی تو اس کے دانت اینٹ سے توڑ دینے کا حکم تھا۔ سارے اختیارات صرف شوہر اور باپ کے پاس تھے۔[2]

عورت اور قدیم مصری تہذیب:

اسلام سے قبل مصر اور اس کے قوانین پامال ہو چکے تھے اس زمانہ میں مشرق وسطی میں رومی تہذیب کے سقوط اور اس کی سیاسی لذت پرستی کے ردعمل کے طور پر دنیوی زندگی کے مقابلہ میں لذت کو ترجیح دی جانے لگی تھی عورت کو گناہ کا ذمہ دار قرار دیا جاتا تھا اور غیر ضرورت مند کے لیے اس سے دوسری بہتر سمجھی جاتی تھی۔ یہ قرون وسطی کا ہی اثر تھا کہ پندرہویں صدی عیسوی تک بعض علمائے لاھوت عورت کی فطرت کے متعلق سنجیدگی سے غور کرنے لگے تھے۔ اور ''ماکون'' کے اجتماع میں وہ یہ سوال کر رہے تھے۔ کہ کیا وہ جسم بلا روح ہے یا روح رکھنے والا جسم ہے جس سے نجات یا ہلاکت متوقع ہے۔ اکثریت کا خیال تھا کہ وہ نجات پانے والی روح سے خالی ہے۔ اس میں حضرت مریم علیہا السلام کے علاوہ کسی اور کا استثناء نہیں ہے۔[3]

عورت اور قدیم ایرانی تہذیب:

ایرانی معاشرے میں عورت مرد کی باندی تصور کی جاتی تھی۔ پانچویں صدی عیسوی میں یزدگرد دوم نے اپنی بیٹی کو زوجیت میں رکھا اور پھر قتل کر ڈالا۔[4]

---

[1] ترجمہ ہسٹری آف دی ورلڈ۔ [2] بیلی احمد، عورت، جنسی تفریق اور اسلام مترجم خلیل احمد: (ص/ ۲۷)

[3] عباس محمود عقاد، المرأۃ فی القرآن: (ص/۷۵۔ ۷٦) [4] تاریخ طبری: (ص/۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون کی نظر میں عورت کا کوئی مقام نہ تھا قانون نے بیوی اور غلام دونوں کو ایک درجہ دے رکھا تھا۔[۱]

پانچویں صدی میں مزدک کی تحریک اٹھی اور اس تحریک نے اعلان کیا کہ تمام انسان برابر ہیں ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے کی ملکیت میں برابر کے حقوق ہیں۔ مزدک نے عورتوں کو بلاامتیاز تمام مردوں کے لئے حلال قرار دیا اور مال اور عورت کو آگ پانی کی طرح مشترک کر دیا۔ علامہ ابن جریر کے مطابق جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو جس کے گھر میں چاہتا داخل ہو جاتا اور مال و زن پر قبضہ کر لیتا تھا۔[۲]

اگر ہم ایرانی تہذیب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت عورت کی حالت بہتر نہ تھی۔ ان کی مظلومیت حد سے گذر چکی تھی۔ ان کی کچھ بھی حیثیت نہ تھی' نہ کچھ حقوق تھے۔

عورت اور ہندوستانی تہذیب:

ہندوؤں کے معاشرے میں عورت کا مقام کبھی بھی بلند نہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی مذہبی بحث میں عورت کا تذکرہ نہایت حقارت سے کیا گیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس کا مقالہ نگار ہندوؤں کے افکار و نظریات عورت کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے۔

''عورت کبھی آزاد نہیں ہو سکتی وہ میراث نہیں پا سکتی' شوہر کی وفات کے بعد اسے اپنے سب سے بڑے بیٹے کے ماتحت زندگی گذارنی ہوگی''۔[۳]

دوسری معاصر اقوام کی طرح ہندوؤں میں مذہبی عصمت فروشی کو فروغ حاصل ہوا۔ مندروں میں سینکڑوں نوجوان دیوداسیاں پروہتوں اور یاتریوں کی تسکین ہوس ہوا کرتیں۔ پروہتوں نے لوگوں کو اس بات کا یقین دلا رکھا تھا کہ جو لوگ اپنی بیٹی کو دیوتا کی بھینٹ کرے گا سورگ (جنت) جائے گا۔[۴]

معاشی معاملات میں عورت کی حق تلفی جہاں تک ممکن تھی کی جاتی تھی لیکن سب سے مشکل ترین کام یہ تھا کہ شوہر کی موت کے ساتھ ہی عورت کے پاس دو راستے تھے یا تو شوہر کے ساتھ ہی جل کر مر جائے یا ساری عمر دکھ بھگتے یہ رسم بد برہمنی دور تمدن سے شروع ہوئی۔ بیوہ کا سر منڈا دیتے وہ ضرورت کے وقت روکھی سوکھی کھا سکتی تھی۔ اور ہر وقت میلے کچیلے کپڑے پہنے رہتی لوگ اس کے سائے کو بھی منحوس سمجھتے تھے۔ انہی مصائب سے نجات پانے کے لئے عورتیں موت کو زندگی پر ترجیح دیتی تھیں۔ عورت کی مرد کے ساتھ زندہ جل مرنے کی اس قبیح رسم کو ستی کی رسم کہتے ہیں۔ حیرت ہے کہ ہندو مذہب ایک طرف تو کسی چیونٹی کو مارنے سے منع کرتا ہے کہ

۱۔ ارتھر کرسٹن، ایران بعہد ساسانیاں: (ص ۱۴۴) ۲۔ تاریخ طبری: (۸۸/۲)

۳۔ انسائیکلوپیڈیا آف ایتھکس اینڈ ریلیجن: (والیم نمبر ۵: ص ۲۷۱)

۴۔ سید علی عباس جلال پوری، روایات تمدن قدیم: (ص ۲۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں اس میں اس کے آباؤ اجداد کی روح نہ ہو جبکہ دوسری طرف عورت کو زندہ جلنے پر مجبور کرتا ہے۔

عورت اور چینی تہذیب:

جس طرح تمام دنیا میں عورت عزت واحترام سے محروم تھی اسی طرح چین میں بھی علماء وحکماء کا یہ خیال تھا کہ عورت مرد کے مقابلے میں نہایت حقیر وذلیل ہے۔ اس کی تعظیم کرنا عزت نفس کے خلاف ہے۔ اس کا دل مکروفریب' عیاری وچالاکی وشقاوت وعداوت اور خودغرضی اور خودستائی سے بھرا ہوا ہے اور وہ ایسے پھل کی مانند ہے جو دیکھنے میں تو بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن ذائقے میں تلخ ہے۔

عاصم ابن شریق نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ ۵۹۲ء میں چین میں یہ دستور تھا کہ نکاح کے بعد دلہن کا باپ ایک ریشمی کوڑا پہلے خود اپنی لڑکی کو مارتا تھا اور پھر وہ تازیانہ اپنے داماد کے حوالے کر دیتا تھا۔ دلہن کا باپ وہاں پر ایک تقریر کرتا اور یہ کہتا تھا میں نے اپنے رحم وکرم کے جذبے سے متاثر ہو کر اس لڑکی کو پرورش کیا ہے اور اس کی شادی کا فرض ادا کرتا ہوں۔ لیکن میں دنیائے معاشرت کے لئے نئے مسافر سے یہ کہتا ہوں کہ عورت ایک پیکر فساد ومجسمہ فریب ہے۔ اس کی عیاریوں اور چالاکیوں سے باخبر رہنا ضروری ہے اس کی محبت آمیز باتیں اور جذبات آفریں ادائیں قابل اعتبار نہ ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ معصوم اور بیگناہ بے زبان اور پیکر معصومیت ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ ہستی جس کو عورت کہتے ہیں مکروفریب کی حامی اور فتنہ وفساد کی محرک ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ سالہا سال تک صراط مستقیم پر قائم رہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی فطرت سے جنگ کرے کیا عجب ہے کہ وہ کسی نہ کسی وقت اپنی فطرتی عیاریوں سے کام لے کر انسان کو تباہ کرنے میں کوئی کمی نہ کرے۔[1]

چین میں شہنشاہ کی موت پر اس کی کنیزیں بھی اس کے ساتھ مقبرے میں دفن کر دی جاتی تھیں تاکہ اگلے جہاں میں بھی وہ ان کے حسن وجمال سے فائدہ اٹھا سکے۔

---

[1] سفر نامہ ابن شریق مطبوعہ بیروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت اور غیر الہامی مذاہب

ہندو مت اور عورت:

جھوٹ بولنا' بغیر سوچے کام کرنا' فریب' حماقت' طمع' ناپاکی' بے رحمی یہ عورت کے کرداری عیوب ہیں۔

عورتوں کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی' عورتوں کے دل حقیقت میں بھڑوں کے بھٹ ہیں۔[1]

اندر نے خود کہا ہے کہ عورت کا دل استقلال سے خالی ہے اور وہ عقل کی رو سے ایک نہایت ہلکی چیز ہے۔[2]

عورت اور شودر کو نروھن (جائیداد) سے محروم قرار دیا گیا ہے۔[3]

لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں ہے۔[4]

کسی عورت کو خاوند سے حکومت نہیں مل سکتی اگر کسی بیوہ کو اپنے خاوند کی طرف سے جائیداد ملتی ہے تو اسے جائیداد فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔[5]

خلع کی ممانعت ہے' خاوند خواہ کیسا ہی بے رحم اور ظالم ہو' دائم المریض ہو مگر عورت کو اس سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں۔ دوسرا نکاح کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ جائیداد بلاوجہ دوسرے کے قبضہ میں نہیں جاسکتی۔[6]

غرض عورت کا وجود صرف اس لئے ہے کہ وہ بچے جنے ان کی پرورش کرے اور خانہ داری کے کام میں مصروف رہے۔ عورت بچپن میں باپ کی تابع رہے۔

جوانی میں شوہر یا بیٹوں کی تابع رہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو وہ خاندان پر دھبہ ڈالے گی۔[7]

جین مت اور عورت:

جین مت میں عورتوں کا مقام ان کی شاستروں سے معلوم ہوتا ہے مہابیر سوامی عورت کو تمام برائیوں کی جڑ گردانتے تھے' ان کا کہنا تھا کہ مردوں کے گناہوں کا سبب عورت ہی ہے۔ عورت سب سے بڑی آزمائش ہے جو انسان کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ مرد کو چاہئے کہ عورت سے کسی قسم کا سروکار نہ رکھے' اس کی طرف دیکھے

۱۔ رگ ویدمنڈل: (۱۰) سوکت: (۹۵) منتر: (۱۵) ۲۔ رگ ویدمنڈل: (۸) سوکت: (۳۳) منتر: (۱۷)

۳۔ یجزو یدادھیا، منتر: (۵) منو/ادھیا: (۸) شلوک: (۴۱۶) ادھیا: (۹) شلوک: (۱۹۹)

۴۔ اتھرویدکانڈ: (۱) سوکت: (۱۷) منتر: (۱) یجروید: (۸/۵]

۵۔ اتھروید کانڈ: (۱) سوکت: (۱۷) منتر: (۱) ۶۔ منو: (۱۵۱/۵)

۷۔ منو شاستر باب نمبر: (۵: ص/۱۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بات کرے اور نہ ہی اس کا کوئی کام کرے۔ ڈاکٹر مسز سٹیونسن کے بقول جب تک وہ اپنے نیک اعمال کی وجہ سے دوسرے جنم میں مرد بن کر نہ آئے۔[1]

بدھ مت اور عورت:

''بدھ مت'' کے تاریخی مطالعہ سے عورت کو کوئی مقام حاصل ہونے کا ثبوت نہیں ملتا' اس کے برعکس عورت سے نفرت اور اس کی تذلیل و تحقیر کے ثبوت ملتے ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلی جن اینڈ ایتھکس میں ایک بدھ مفکر چھلا واگا کا قول لکھا ہوا ہے ''پانی کے اندر مچھلی کی نا قابل فہم عادتوں کی طرح عورت کی فطرت بھی ہے اس کے پاس چوروں کی طرح متعدد حربے ہیں اور سچ کا اس کے پاس گذر نہیں۔[2]

گوتم بدھ نے اپنے پیرو کاروں کو حکم دیا کہ ''اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنی عورتوں سے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ چنانچہ موصوف خود بھی اس نظریئے پر عمل پیرا ہوئے بدھ نے اپنی چہیتی بیٹی کو چھوڑ کر پہاڑوں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

مہاتما گوتم بدھ کی تعلیمات کو پڑھ کر ایک عرصہ دراز تک ان کے ماننے والے شادی کی مخالفت اور رہبانیت کی تبلیغ کرتے رہے' لیکن یہ طرز عمل فطرت انسانی کے خلاف تھا۔ اس لئے کامیابی سے محروم رہا۔ جبکہ آج بدھ مت کے ماننے والے خود ان تعلیمات کے مخالف ہیں۔[3]

---

[1] ایم ایس ناز، اسلام میں عورت کی قیادت: (ص / ٤٤)
[2] انسائیکلو پیڈیا آف ریلی جن اینڈ ایتھکس: (جلد نمبر: ٥)
[3] بحوالہ مسلمان میاں بیوی کے حقوق و فرائض: (ص ٢٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت اور الہامی مذاہب

یہودیت اور عورت:

یہودیوں کا خیال تھا کہ حوا علیہا السلام شیطان کا آلہ کار اور ازل کی گنہ گار تھیں جن کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو جنت چھوڑ کر زمین پر آنا پڑا۔ ٹرٹیلین نے ایک موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم سب حواء کی بیٹیاں ہو اس لئے خدا کا حکم تم پر آج بھی قائم ہے اور تمہارا جرم آج بھی باقی رہے گا تم ہی شیطان کا دروازہ اور شجر ممنوعہ کو استعمال کرنے والی' خدا کی پہلی مخالفت کرنے والی تم ہی ہو جنہوں نے خدائی' مرقع کو اس آسانی کے ساتھ لپیٹ دیا۔

یہودیوں کی مستند ''جیوش انسائیکو پیڈیا'' میں ہے کہ معصیت اول چونکہ بیوی ہی کی تحریک پر سرزد ہوئی لہٰذا اس کو شوہر کا محکوم رکھا گیا اور شوہر اس کا حاکم اس کا مالک ہوتا ہے اور وہ اس کی مملوکہ ہے[1]

عیسائیت اور عورت:

عیسائیت نے بھی عورت کو گناہ گار اور بدی کی جڑ قرار دیا کیونکہ بائیبل میں مرقوم ہے کہ حوا کو شیطان نے بھڑکایا اور اس نے آدم کو۔[2]

عیسائیت کے ابتدائی دور میں ممتاز شخصیت ترتولیون عورت کے متعلق یہ نظریہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ شیطان کا دروازہ شجر ممنوعہ کی طرف لے جانے والی خدا کے قانون کو توڑنے والی خدا کے خلاف ورغلانے والی مرد کو غارت کرتے والی ہے۔[3]

۱۷۵ عیسوی میں رومتہ الکبریٰ جیسے ترقی یافتہ مرکز روحانیت میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی ان پر جانوروں کی طرح حکومت کی جاتی تھی اور یقین کیا جاتا تھا کہ اس طبقے کو آرام پہنچانا بنی نوع انسان پر ظلم کرنا ہے۔ جب عورت سے کوئی قصور سرزد ہو جاتا تو اس کی ہولناک سزائیں دی جاتی تھی۔ شارع عام پر اس کو ذلیل کیا جاتا تھا کیونکہ تمام مذہبی پیشوا اس بات پر متفق تھے کہ عورت فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔

یہ مسیحیت کے ابتدائی دور کے واقعات ہیں بعد کے ادوار میں مسیحیت نے مرد اور عورت کے جائز تعلقات کو ناپسندیدہ فعل قرار دیا اور عورت سے دور رہنے اور تجرد کی زندگی گذارنے کی طرف راغب کیا۔ ممتاز عیسائی پادری عورت سے دور رہے اور ماں تک سے راہ فرار اختیار کی کیونکہ وہ بھی عورتیں تھیں۔

اگر ہم پادریوں کے ارشادات عورتوں کے متعلق اکٹھے کرتے ہیں تو ہمیں مندرجہ ذیل ارشادات ملتے ہیں:

---

[1] شمس تبریز خان، مسلم پرسنل لاء اور اسلام کا عائلی نظام: (ص/۱۹۰) [2] پیدائش باب سوم۔

[3] دکتور مصطفی السباعی، المرأة بين الفقه و القانون.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* سینٹ برنارڈ کا قول ہے۔ عورت شیطان کا ہتھیار ہے۔
* سینٹ گرلگوری کا قول ہے۔ عورت سانپ کا زہر رکھتی ہے اور اژدھے کا کینہ
* سینٹ خیر دم کا قول ہے کہ عورت شیطان کا دروازہ، ظلم کی شرکت اور بچھو کا ڈنگ ہے۔

عورت اور اسلام:

تاریخ، مذاہب عالم اور تہذیبوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ہمیشہ مظلوم رہی ہے اس پر تاریخ میں تاریک ترین اور بہیمانہ ادوار بھی آئے ہیں لیکن دین اسلام کا عورت پر بہت زیادہ احسان ہے کہ جس میں مبالغہ آمیزی بالکل نہیں ہے۔

وہ عورت جس کو مجسم گناہ، ہزار مکاریوں کا محل زہریلی ناگن، جہنم کا دروازہ، بدی کا منبع تصور کیا جاتا تھا اور عورت مظلوم و مقہور، محکوم و مجبور اور مردوں کے طرح طرح کے مظالم کا شکار بنی ہوئی تھی اس پر ظلم کے بادل اسلام کی آمد کے ساتھ ہی چھٹ گئے۔ اسلام کے عظیم ترین خطبہ ''حجۃ الوداع'' میں محسنِ انسانیت محمد عربی ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے...... بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے کسی چیز پر قادر نہیں، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے طور پر حاصل کیا ہے۔ اور ان کو اپنے اوپر اللہ کے کلمات کے ساتھ حلال کیا ہے لہٰذا عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس نے تم سب کو نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی نفس واحدہ سے اس کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لحاظ سے مرد و عورت کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ دونوں کو مکرم بنایا ہے اور دونوں ذاتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کو جمع کر دیا ہے۔ اسلام میں عورت چاہے جس کسی مقام پر بھی ہو ہر مقام پر قابل احترام ہے اس لئے اسلام نے عورتوں کو اپنی قدرتی ساخت اپنے جسمانی وظائف کے لحاظ سے جن سے وہ متاثر ہوتی ہیں مردوں کے مقابلے میں بہت ساری خصوصی رعایتیں دی ہیں۔ جدید تحقیق یہ بات ثابت کرتی ہے کہ عورتوں کے عضلات مردوں کے مقابلہ میں کمزور اور ضعیف ہیں۔ اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو عورت کے جسم کے عضلات مرد کے عضلات سے اس درجہ مختلف ہیں اور حجم اور قوت کے لحاظ سے اس قدر ضعیف ہیں کہ اگر ان کی طبعی قوت کے تین حصے کئے جائیں تو دو حصے قوت کے مرد کے حصے میں آئیں گے اور صرف ایک حصہ قوت عورت میں ثابت ہوگی۔

جب محمد ﷺ کسی علاقے کی طرف جہاد کے لئے قافلہ روانہ کرتے تو انہیں ہدایت کر دیتے تھے کہ ''عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا''۔[1]

---

[1] صحیح بخاری: کتاب الجهاد، باب قتل النساء فی الحرب: (٣٠١٥). و مسلم: (١٧٤٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اسلام نے عورت کو معاشرے میں ہر وہ مقام اور رتبہ دیا جس سے معاشرے کی اعلیٰ ترین تہذیبیں اور مذاہب یہ سارے کام کرنے سے عاجز رہے کسی نے عورت کے بارے میں افراط سے کام لیا کسی نے تفریط سے کام لیا لیکن اسلام نے عورت کو جو حقوق و رعایتیں دیں ان میں ہم یہ تین ضرور دیکھ سکتے ہیں:

① ایک یہ کہ مرد کو جو حاکمانہ اختیارات محض خاندان کے نظم کی خاطر دیئے گئے ہیں ان کا ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ ظلم نہ کر سکے اور ایسا نہ ہو کہ تابع و متبوع کا تعلق لونڈی اور آقا کا تعلق بن جائے۔

② دوسرے یہ کہ عورت کو ایسے مواقع بہم پہنچائے جائیں جن سے فائدہ اٹھا کر وہ نظام معاشرت کی حدود میں اپنی فطری صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے سکے اور تعمیر تمدن میں اپنے حصے کا کام بہتر انجام دے سکے۔

③ تیسرے یہ کہ عورت کے لئے ترقی اور کامیابی کے بلند سے بلند درجوں تک پہنچنا ممکن ہو مگر ان کی ترقی و کامیابی جو کچھ بھی ہو عورت کی حیثیت سے ہو۔ مرد بننا نہ تو اس کا حق ہے نہ مردانہ زندگی کے لئے اس کو تیار کرنا اس کے اور تمدن کے لئے مفید ہے اور نہ ہی وہ اس مردانہ زندگی میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

مختصر یہ کہ تینوں امور کی رعایت دے کر اسلام نے عورت کو وسیع تمدنی و معاشی حقوق دیئے اور عزت و شرف کے بلند مراتب عطا کئے اور ان کے حقوق و مراتب کی حفاظت کے لئے اخلاقی و قانونی ہدایات جیسی پائے دار ضمانتیں مہیا کیں جن کی مثال دنیا کے قدیم اور جدید کسی معاشرے میں کہیں نہیں ملتی۔

غیر مسلم مفکرین کا اعتراف:

معروف فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاولی بان نے لکھا ''اسلام نے مسلمان عورتوں کی تمدنی حالت پر نہایت مفید اور گہرا اثر ڈالا انہیں ذلت کی بجائے عزت و رفعت سے نوازا اور کم و بیش ہر میدان میں ترقی سے ہم کنار کیا چنانچہ قرآن کا قانون وراثت و حقوق نسواں یورپ کے قانون وراثت و حقوق نسواں کے مقابلے میں بہت زیادہ مفید اور زیادہ وسیع اور فطرت نسواں کے زیادہ قریب ہے۔ یورپ کا مشہور مفکر و مورخ آرتھر گلیمن لکھتا ہے۔

''میں کافی تحقیقات کے بعد لکھتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے چھ سو سال بعد تک عورت کو نہایت حقیر و ذلیل تصور کیا گیا تھا۔ اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ نہ کچھ حقوق تھے اسلام نے عورتوں کے حقوق بیان کئے اور انہیں عزت و عظمت کے عرش تک پہنچا دیا اور عورت کے حقوق کا احترام کیا۔ دنیا کے کسی مذہب نے اتنا نہیں کیا بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچایا۔ ان سے پہلے دنیا کی عورت ذلت کی حد سے گذر چکی تھی۔ عرب میں لڑکیاں زندہ دفن کر دی جاتیں۔ یونان میں بعض لوگ اپنی بیویاں قرضے میں دے دیتے تھے انگلستان میں عورت پر فرض تھا کہ وہ اپنے شوہر اور سرپرست پادری کی غلامی کرے''۔[1]

---

[1] ترجمہ ہسٹری آف دی اسلام: (ص/ ۱۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ کبھی عورت کو انسان کے درجے سے گرا کر اسے محض گناہ اور ذلت کا مجسمہ سمجھا گیا۔ وہ عورت جو ماں بن کر انسانیت کے وجود کا سبب بنتی ہے وہ لونڈی بن کر رہ گئی۔ لیکن جب اسے درجات میں بڑھا کر مرد کے مساوی کھڑا کرنے کا اہتمام کیا گیا تو پھر اس کو تمام رشتوں کے بندھنوں سے آزاد کر کے محض خواہشات کے حصول کا ذریعہ اور وقت گذاری کا کھلونا بنا دیا گیا۔

میں عورتوں سے یہ برابری کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ فرض کریں آج کل جس طرح عورتوں کا احترام بسوں میں سفر کے دوران کیا جاتا ہے کہ بیٹھا ہوا مرد اپنی جگہ پر عورت کو بیٹھنے کی دعوت دے دیتا ہے جبکہ خود کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب عورت مرد کے برابر کے حقوق کی علم بردار ہوگی تو کیا مرد اس کے احترام کو کھڑا ہوگا؟ یقیناً نہیں کیونکہ اب حقوق برابر ہیں۔ اور اب عورت مردوں کے درمیان اپنے آپ کو کھڑا ہوا کیسے محسوس کرے گی۔ ایک عزت دار مخلوق یا......؟ افراط و تفریط کیا ہے؟

انسان اپنی ناقص عقل و دانش کی روشنی میں کبھی ایک طرف گرتا ہے اور کبھی دوسری طرف ہم انسانی معاشرت کی گراوٹ اور لیستی کی قلہ بازیوں کے لئے اخلاقی زبان میں افراط و تفریط کی اصلاح استعمال کرتے ہیں۔ اور یوں ہم اس کے نقصانات کی گہرائی اور گیرائی ناپنے میں ناکام رہتے ہیں۔

غیر فطری معاشرہ اور شیطانی تثلیث:

موجودہ دور میں یہ بات بالکل عیاں ہے کہ اگر عورت کو اس کے مقام سے گرا دیا گیا تو عورت پر ظلم ہوا اور اس کو مقام سے بڑھایا گیا تو تمدن انسانی کی بربادی وجود میں آئی اور آج پھر عورتوں کی مکمل آزادی کے باعث مغرب جن معاشرتی اخلاقی اور تمدنی خرابیوں کا شکار ہے بقول امریکی مصنف ''کہ ہماری آبادی کا اکثر و بیشتر حصہ آج کل جن حالات میں زندگی بسر کر رہا ہے وہ انتہائی غیر فطری ہے'' وہ اپنے معاشرے میں بد اخلاقی کی تین وجوہات بیان کرتا ہے:

① فحش لٹریچر ② متحرک تصویریں

③ خواتین کی کم لباسی اور مردوں کے ساتھ بغیر کسی بندش کے اختلاط

آج شیطان اپنی اسی تثلیث کے ذریعے مسلم معاشرے پر حملہ آور ہے۔ میرا رب پاکستان کو اس سے محفوظ رکھے۔

اسلام نے نہایت توازن کے ساتھ حقوق متعین کئے اور عورت کو عزت و شرف کا بلند مرتبہ دیا اور حقوق کی ادائیگی کی پائیدار ضمانت دی۔ جس کی مثال کسی تہذیب میں موجود نہیں ہے۔ اور ایسے دائرہ کار دیئے ہیں جو فطرت کی تخلیق کے برابر یکساں مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں۔

محمد عمر فاروق
ایم اے۔ اسلامیات۔ انگلش بی ایڈ۔ اے ٹی سی
۲۶/ قائد اعظم کالونی حاصل پور
[Omer 63000 @ hotmail.com]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اوّل

۱ ارکانِ اسلام

۲ آدابِ معاشرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ اسلام

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ حضرت محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔

② نماز قائم کرنا۔

③ زکوۃ ادا کرنا۔

④ حج کرنا۔

⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔

صحیح بخاری کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس : (۸).

مسلم کتاب الإیمان : (۱٦).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١

التوحيد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ:

''وہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'' یہ کلمہ توحید ہے جو ایمان کی بنیاد ہے جو پڑھنے کے بعد انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

قیامت کے روز اس عقیدہ توحید کی موجودگی میں اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی معافی تو ہو سکتی ہے لیکن عقیدے میں بگاڑ (کافرانہ' مشرکانہ یا توحید میں شرک کی آمیزش) کی صورت میں زمین و آسمان کی وسعتوں کے برابر صالح اعمال بھی بے کار و عبث ثابت ہوں گے۔

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ﴾ [الزمر: ۳۹/ ۶۵]

''اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے''۔

بیان میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کیجئے

کلمہ توحید دو حصوں پر مشتمل ہے:

① لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

② مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پہلا حصہ اپنے ضمن میں اللہ کی ربوبیت والوہیت اور صفات وعبادت کو لئے ہوئے ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (توحید):

توحید دین کا بنیادی رکن ہے اور اسلام کی روح ہے جیسے روح کے بغیر انسان نہیں ایسے ہی توحید کے بغیر (یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ماننا اور قولی' بدنی' مالی عبادت میں کسی غیر اللہ کو اس کا شریک نہ کرنا توحید ہے) ایمان نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد بھی یہی ٹھہرایا ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاریات: ۵۱/ ۵۶]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری بندگی کریں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ [النساء: ٣٦/٤]

''اورتم سب اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ''۔

﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ [الانعام: ١٥٢/٦]

''(اے محمد ﷺ)! کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ''۔

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾ [الإسراء: ٢٣/١٧]

''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم صرف اسی (اللہ) کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو''۔

لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه کا کیا مطلب......؟:

اس کا معنی کہ:

- اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں
- اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی حاجت روا نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی ڈوبی تیرانے والا نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی بے کسوں کی فریاد سننے والا نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی مراد بخش نہیں۔
- اللہ کے علاوہ کوئی گنج بخش نہیں۔

کسی نے کیا خوب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا معنی بیان کیا ہے:

''لَا اِلٰه'' دے آکھن کارن ہور الہ نہ کوئی
''اِلَّا اللّٰه'' دے آکھن کارن ایو صحیح کیتوای
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دے آکھن کارن تیرے دل دا کفر گیوای
جے کلمہ پڑھ کے قبراں پوجیں تیرا بیڑا ڈب گیوای

اور یہی کلمہ لا الہ الا اللہ ہے جو انسان کا ٹھکانہ جنت بنائے گا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ وَ كَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ)).[1]

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ:

- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔
- اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔
- اور عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے، اس سے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے سیدہ مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور وہ اسی کی طرف کے بھیجی ہوئی روح ہیں۔
- اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم (بھی) برحق ہے۔

تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ (بہر حال) جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں''۔

اور حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص محض رضائے الٰہی کی نیت سے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کا اقرار کرے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے''۔[2]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا حقیقی حق دار صرف اللہ ہے اور اس ہی کا حق ہے کہ اس کو معبود مانا جائے اس کے ساتھ شرک نہ کیا جائے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟''

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت (بندگی) کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ کے ذمہ یہ حق ہے کہ جو بندہ شرک کا مرتکب نہ ہو وہ اسے عذاب نہ دے'' (معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (اجازت ہو تو) لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں (اور عمل کرنا چھوڑ دیں)''۔[3]

ایک اور جگہ رسول اللہ نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

---

[1] بخاری کتاب الأنبیاء: (۳۴۳۵) مسلم کتاب الایمان: (۲۸)

[2] بخاری، کتاب الصلاۃ: (۴۲۵) مسلم کتاب المساجد: (۲۶۳)

[3] بخاری، کتاب الجهاد: (۲۲۶۷-۵۹۶۷-۲۷۵۶) ومسلم، کتاب الایمان: (۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))[1]

''جس شخص نے کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار کرلیا اور معبودان باطلہ کا انکار اور کفر کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ ہو گیا اب اس کا باقی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے''۔

کلمہ طیبہ (توحید) کی مثال:

کلمہ توحید کی مثال اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے درخت سے دی ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری ہوں جس کو وقت کے شدید طوفان' آندھیاں اور زلزلے بھی اکھاڑ نہ سکتے ہوں۔ اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہوں اور مسلسل بہترین اور عمدہ پھل پھول دے رہا ہو۔

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ﴾ [ابراھیم: ۱۴/ ۲۴-۲۵]

''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال کس چیز سے دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ایسی ذات کا درخت جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دے رہا ہے''۔

شرک کی مثال:

عقیدہ شرک کو اللہ تعالیٰ نے ایک خبیث درخت سے تشبیہ دی ہے جس کی نہ جڑیں ہیں اور نہ اسے استحکام حاصل ہے:

﴿ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴾

''کلمہ خبیثہ'' (شرک) کی مثال ایک ایسے بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی بالائی سطح سے ہی اکھاڑ پھینکا جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی استحکام نہیں ہے''۔ [ابراھیم: ۱۴/ ۲۶]

کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے:

ایسے لوگ جو اللہ کی وحدانیت' رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو نہیں مانتے انہیں تو کافر مشرک کہا جا سکتا ہے لیکن بعض لوگ اللہ تعالیٰ' رسالت و آخرت پر ایمان لانے کے باوجود شرک کرتے ہیں ایسے لوگ کلمہ گو مشرک ہیں:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ [یوسف: ۱۲/ ۱۰۶]

''لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں''۔

---

[1] مسلم، کتاب الایمان: (۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے فقط اک مسئلہ علم کلام
روشن اس ضوء سے اگر ظلمت کردار نہ ہو
خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

میں نے اے میر سپہ تیری سپہ دیکھی ہے
قل ھو اللہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام

آہ! اس راز سے واقف ہے نہ ملا نہ فقیہ
وحدت افکار کی بے وحدت کردار ہے خام

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بے چارے دو رکعت کے امام

[اقبال]

ایسے مسلمانوں کے مشرک ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے جو ایسے کلمات کہیں (نقل کفر کفر نہ باشد):

خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے
جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے
وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر
جھلے لوگ جہان دے بھلے پھر دے سب
سامنے دیکھ کے پیر نوں فیروی پچھدے رب
دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کے لئے
پاک پتن تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں

توحید فی الذات:

اس سے مراد کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور یکتا اور بے مثل ہے اس کی بیوی ہے نہ اولاد ماں ہے نہ باپ اور اللہ تعالیٰ نہ کائنات کی کسی جاندار یا بے جان چیز میں مدغم ہے نہ اس کا جزء ہے نہ ہی کائنات کی کوئی جاندار یا بے جان چیز اللہ تعالیٰ کی ذات میں مدغم ہے نہ اس کا جزء ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

''کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں نہ اس کی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے"۔ (اخلاص: ۱۱۲/۱-۴)

چند غور طلب باتیں:

❶ کسی فرشتے یا نبی یا کسی دوسری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا یا اللہ کی ذات کا جزو سمجھنا یا اللہ کے نور سے نور سمجھنا شرک ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ اس کے لئے مناسب نہیں ہے .... اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔[1]

❷ بندے کا اللہ کی ذات میں مدغم ہو جانے کا عقیدہ "وحدت الشہود" کہلاتا ہے اس پر ایمان رکھنا شرک ہے (دیکھیں سابقہ حدیث)۔

❸ اللہ تعالیٰ کا بندے کی ذات میں مدغم ہو جانے کا عقیدہ "حلول" کہلاتا ہے اس پر ایمان رکھنا بھی شرک ہے۔ (دیکھیں سابقہ سورۃ اخلاص اور حدیث)

توحید فی العبادات:

تمام قسم کی عبادات خواہ قولی ہوں فعلی (بدنی) یا مالی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں اس کے برعکس قطب، ولی، ابدال یا کسی اور کے لئے کوئی عبادت کرنا شرک ہے جو ناقابل معافی جرم ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ [الانعام: ۶/۱۶۲-۱۶۳]

"کہو میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں سر اطاعت جھکانے والا ہوں"۔

توحید فی الصفات:

اللہ تعالیٰ ذات کے اعتبار سے یکتا اور بے نیاز ہے یعنی اللہ کی ذات ایک ہے باقی سب اس کی صفات ہیں وہ عقل انسانی تسلیم کرے یا نہ کرے سمجھ میں آئے یا نہ آئے ان کو بلا تمثیل ماننا ضروری ہے یعنی ان کی کیفیت حقیقت و ماہیت کے سمجھنے سے ذہن قاصر ہے جیسا کہ کسی کا کہنا کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرا غیب کا علم رکھتا ہے حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ

[1] بخاری: کتاب التفسیر سورۃ قل ھو اللہ احد.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْرِ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ إِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ [الاعراف ۷/۱۸۸]

''اے نبی ﷺ ان سے کہو میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا میں تو محض ایک خبردار کرنے والا خوش خبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لانے والے ہیں''۔

یا کہے کہ سینوں کے بھید اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی جانتا ہے حالانکہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ [ملک: ۶۷/۱۳۔۱۴]

''تم لوگ خواہ آہستہ بات کرو یا اونچی آواز سے (اللہ تعالیٰ کے لئے یکساں ہے کیونکہ) وہ دلوں کے بھید جانتا ہے کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ باریک بین اور باخبر ہے''۔

یا کہے کہ اولاد دینے والا اور بھی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ [الشوریٰ: ۴۲/۴۹۔۵۰]

''اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے''۔

شرک ناقابل معافی جرم:

﴿مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''۔ [مائدہ: ۵/۷۲]

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (رسالت):

کلمہ توحید کا دوسرا حصہ محمد رسول اللہ ہے جس کا مطلب کہ جو انسان اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ رسالت پر ایمان نہیں رکھتا اس کا ایمان نامکمل ہے۔ کیونکہ سنت رسول تفسیر قرآن ہے جس کی اتباع کے بغیر دین سمجھا نہیں جا سکتا۔ گویا ہر وہ عمل قابل قبول ہو گا جس پر نبی ﷺ کی مہر ہو گی۔ اسی لئے کلمہ توحید میں اللہ نے اپنے ساتھ مسلسل آپ ﷺ کی رسالت کے اقرار کو بھی لازم قرار دیا۔ اور مومنوں کے متعلق تو یہ فرمایا:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ [احزاب: ۳۳/۶]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے''۔

اور ایسے ہی اپنی اتباع کے ساتھ رسول ﷺ کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے:

﴿ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾ [محمد: ۴۷/ ۳۳]

''اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرلو''۔

تو کلمہ طیبہ کا مفہوم یہ ہوا کہ اللہ کی ربوبیت' الوہیت وصفات کا اقرار کر لینے کے بعد نبی ﷺ کی رسالت کو ماننا اور پھر آپ ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کرنا ہی ایمان ہے اور اسی پر ہی نجات اخروی موقوف ہے۔

عقیدہ توحید میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان اللہ اور رسول پر ایمان لانے کے بعد اس کے رسولوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور تقدیر پر ایمان رکھے اور آخرت کے برحق ہونے کا اقرار کرے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقائد کی تعلیم دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ﴾ [نساء: ۴/ ۱۳۶]

''اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری اور جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے پیغمبروں کا اور آخرت کا انکار کرے گا وہ سخت گمراہ ہوا''۔

یعنی عقائد کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ کوئی انسان اللہ کی ہستی کو ہر چیز میں ربوبیت' الوہیت اسماء وصفات میں وحدہ لاشریک نہ مان لے اور اس کے رسولوں' آسمانی کتابوں' فرشتوں' تقدیر' جنت و دوزخ' آخرت پر صحیح ایمان نہ لے آئے اگر ایسا نہیں تو پھر فرمان الٰہی کے مطابق جہالت کی اندھیری تاریک راتوں کا مسافر ہے اور حق سے بھٹکا ہوا ہے جو کبھی بھی صراط مستقیم پر نہیں آ سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

س ⇐ کیا غیر اللہ کے لئے نذر و نیاز کرنا درست ہے؟

ج ⇐ ایسا اکثر خواتین کرتی ہیں (اس بیماری میں مرد بھی شامل ہیں) کہ جب کبھی اپنی ہی کسی غلطی یا گناہ کی وجہ سے کوئی بیماری یا آفت آتی ہے تو غیر اللہ کے سامنے جا کر نذر و نیاز اور منت و منوتی کرتی ہیں جو کہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ [انعام: ۱۶۲/۶]

''(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز میری ساری عبادت (قربانی) اور میرا جینا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے''۔

اور غیر اللہ کے نام کی نذر مان کر اس پر ذبح کرنا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ بِغَیْرِ اللّٰهِ))[۱]

''اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے پر لعنت کی ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے''۔

س ⇐ کیا رفع بلا، اور دفع مصائب کے لئے چھلا پہننا اور دھاگہ باندھنا درست ہے؟ کیا یہ شرک میں سے تو نہیں؟

ج ⇐ یاد رہے کہ چھلے پہننا اور دھاگے باندھنا، منکے، لوہے، چاندی وغیرہ اور دیگر مختلف اشیاء جو گلے میں باندھی یا لٹکائی جاتی ہیں یا گھروں میں گاڑیوں پر یا چھوٹے بچوں کے گلے میں کسی مخصوص مقصد، نظریہ یا عقیدے کے تحت پہنی باندھی یا لٹکائی جاتی ہیں یہ سب غلط ہیں اور شرک ہیں۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے'' اس نے کہا یہ واہنہ (ایک مرض) کی وجہ سے پہنا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے اتار دو (اس لئے کہ یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا) تمہاری بیماری میں مزید اضافہ ہی کرے گا۔ اگر تمہیں یہ چھلا پہنے ہوئے موت آ گئی تو کبھی نجات نہ پا سکو گے''۔[۲]

مزید آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّقَ تَمِیْمَةً فَقَدْ أَشْرَکَ))[۳]

---

[۱] صحیح مسلم: باب تحریم الذبح لغیر اللّٰه:(۱۹۷۸) [۲] مسند احمد : (۴/۴۴۵) و سنن ابن ماجه کتاب الطب، باب تعلیق التمائم:(۳۵۳۱) [۳] مسند احمد : (۴/۱۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے (بیماری سے تحفظ کی نیت سے) تمیمہ منکا وغیرہ لٹکایا اس نے شرک کیا''۔

ابن ابی حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ:

انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار سے تحفظ کے لئے دھاگہ بندھا ہوا دیکھا تو انہوں نے اسے کاٹ ڈالا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ [یوسف: ۱۲/ ۱۰۶]

''اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں''۔

س ⇦ کیا دم کرنا درست ہے؟

ج ⇦ دم کرنا خواہ اپنے آپ کو ہو یا دوسروں کو درست ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ معمول تھا بیماری کے وقت دم وغیرہ کرتے بھی تھے اور کرواتے بھی تھے جیسا کہ ترمذی شریف میں انہوں نے سورۃ فاتحہ کے ساتھ سانپ ڈسے کو دم کیا تو درست ہو گیا البتہ دم اگر شرکیہ ہے تو درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ تَكُنْ شِرْكًا))[1]

س ⇦ کیا کوئی چیز معلوم کروانے یا کسی بیماری کی شفا کے لئے کاہن نجومی وغیرہ کی مدد لی جا سکتی ہے؟

ج ⇦ عموماً مرد و زن مصائب و تکالیف میں صبر کا دامن چھوڑ کر اور شرعی قیود کی پامالی کرتے ہوئے شعبدہ بازوں' کاہنوں اور نجومیوں سے مدد طلب کرتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے پاس جانا اور ان کی تصدیق کرنا سخت گناہ اور شرک شمار کیا ہے۔

حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)).[2]

''جو خبریں بتانے والے (کاہن' نجومی' جادوگر) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

www.KitaboSunnat.com

س ⇦ کیا اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھائی جا سکتی ہے؟

ج ⇦ عموماً مرد و زن بات بات پر قسم اٹھا لیتے ہیں اور وہ بھی غیر اللہ کی یعنی ماں باپ شوہر فرشتوں' کعبہ وغیرہ شریعت اسلامی نے ان سب کو منع کیا ہے اور کفر کے مترادف سمجھا ہے فرمان نبوی ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)).[3]

---

[1] مسلم، السلام: (۲۲۰۰) ابوداؤد، الطب (۳۸۸۶)

[2] صحیح مسلم، السلام: باب تحریم الکهانة و إتیان الکهان.

[3] ترمذی: ابواب النذ ورو الإیمان، باب ماجاء فی ان من حلف بغیر اللہ فقد اشرك.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی تو تحقیق اس نے کفر یا شرک کیا''۔

س ⇐ کیا بزرگوں کے مزاروں پر زیارت کے لئے جانا اور وہاں چراغ وغیرہ روشن کرنا درست ہے؟

ج ⇐ عموماً مرد وزن مزاروں' بزرگوں کی قبروں پر کسی نہ کسی مقصد کو لے کر جاتے ہیں اور وہاں جا کر قبروں کو لیپ کرتے ہیں چادر چڑھاتے ہیں' چراغ روشن کرتے ہیں یہ سب گناہ اور غلط کام ہیں جن کا شریعت میں دُور تک کوئی نشان نہیں ملتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ)).

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں' قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت کی ہے''۔

اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

((وَ اِيْقَادُ النَّارِ عَلَى الْقُبُوْرِ فَمِنْ رَسُوْمِ الْجَاهِلِيَّةِ)).[1]

''قبروں پر آگ جلانا (چراغ روشن کرنا) جاہلیت کی رسم ہے (جو اسلام میں منع ہے)''۔

[1] فتاوی عالمگیری : (۱۷۸/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

اَلصّلٰوۃ

نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز

توحید کے بعد اسلام کا پہلا حکم جو آپ ﷺ کو ملا وہ نماز کا تھا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ (المدثر : ۷۴/۱-۳)

''اے لحاف میں لیٹے ہوئے اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول''۔

رب کی بڑائی بولنا (یہی نماز کی بنیاد ہے) یعنی اسلام کا یہ پہلا رکن ہے جو امیر و غریب' بوڑھے' جوان' عورت' مرد' بیمار و تندرست' سب پر یکساں فرض ہے یہی وہ عبادت ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتی۔ اگر اس فرض کو کھڑے ہو کر نہیں ادا کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو۔ اور اگر اس کی بھی قدرت نہیں ہے تو لیٹ کر ادا کر سکتے ہو۔ اگر منہ سے نہیں بول سکتے تو اشاروں سے ادا کرو۔[1]

اگر رک کر نہیں پڑھ سکتے تو چلتے ہوئے پڑھو۔[2]

اگر سواری پر ہو تو جس طرح وہ چلے اسی رخ پڑھو۔[3]

نماز کیا ہے......؟:

مخلوق کا اپنے دل زبان اور ہاتھ سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیت کا اظہار' رحمان و رحیم کی یاد اور اس کے بے انتہا احسانات کا شکر یہ احکم الحاکمین کی حمد و ثنا اور اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار' یہ اپنے مالک کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے۔ یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرض نیاز ہے یہ ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے۔ یہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے یہ بے قرار روح کی تسکین مضطرب قلب کی تشفی اور مایوس دل کی دوا ہے یہ فطرت کی آواز ہے یہ حساس و اثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے یہ زندگی کا حاصل اور ہستی کا خلاصہ ہے۔

بے قراروں کے لئے لاریب ہے نماز   داغ سب دل سے مٹاتی ہے نماز

نیز نماز دین کا ایک ایسا رکن ہے جس کی فرضیت' اہمیت و فضیلت کے متعلق قرآن بار بار بیان کرتا ہے اور اس کے فرض عین ہونے میں تمام امت کا اجماع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

---

[1] نیل الاوطار : (۲/۲۸) بروایت موقوف از دار قطنی۔ [2] ابوداؤد : الصلوٰۃ باب صلوٰۃ الطالب۔

[3] مسلم : الصلوٰۃ، جواز صلاۃ النافلہ علی الدابۃ فی اسفر حدیث تو جھت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَاعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ))[1]

"پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں"۔

اور اس نماز کو نبی ﷺ نے کافروں منافقوں اور مسلمانوں کے درمیان حد فاصل قرار دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔[2]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام اور کفر کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے دوسرے لفظوں میں نماز کا ترک مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا عمل ہے۔

اور یہ نماز انسان کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو نہر کی مثال سے سمجھایا کہ بھلا مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے باہر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے کیا (پھر بھی جسم پر) میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے کہا "نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے"۔[3]

کسی نے کیا خوب نماز کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے ؎

پھول رحمت کے کھلاتی ہے نماز
رستہ جنت کا دکھاتی ہے نماز
آگ دوزخ کی بجھاتی ہے نماز
ہر برائی سے بچاتی ہے نماز
شاہ و گدا میں بھی نہیں رکھتی تمیز
فرق دنیا کے مٹاتی ہے نماز
سوہنے رب سے مسلمانو! سنو
ہر نمازی کو ملاتی ہے نماز
درس دیتی ہے طہارت کا نماز
پاک رہنا بھی سکھاتی ہے نماز
وقت کا پابند نظم کا خو گر
ہر نمازی کو بناتی ہے نماز

---

[1] بخاری : کتاب الزکاۃ : (۱۳۹۵) [2] مسلم : الایمان : (۸۲)
[3] بخاری : مواقیت الصلوٰۃ : (۵۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض نماز دین کا ستون ہے۔[۱] اور صاحب صلوٰۃ کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے اور تارک صلوٰۃ کو جہنم پہنچا دیتی ہے۔

نوٹ ⇐ ہم یہاں مختصر نبی ﷺ کا وضوء اور نماز اور کچھ خواتین کے مخصوص مسائل جو نماز سے تعلق رکھتے ہیں بیان کریں گے۔

وضو کا بیان:

نماز کے لئے وضو شرط ہے وضوء کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور یہ بھی وضو کے شرائط میں سے ہے کہ پانی پاک ہو جس سے وضو کیا جائے۔

نوٹ ⇐ (رفع حاجت کے آداب اور طہارت کے آداب ہم آگے آداب معاشرت (آداب زندگی) میں بیان کریں گے نیز نفاس والی عورت' حائضہ اور مستحاضہ کی طہارت کے مسائل خواتین کے مخصوص مسائل کے باب میں دیکھیں)۔

وضو کا مسنون طریقہ:

① وضو کے شروع میں ''بسم اللہ'' ضرور پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''بسم اللہ'' کہتے ہوئے وضو کرو''۔[۲]

② وضو کے ہر عضو کو دھوتے وقت دائیں جانب سے شروع کریں کیونکہ نبی ﷺ ہر کام کو دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔[۳]

③ پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔[۴]

④ ہاتھوں کو دھوتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔[۵]

⑤ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں یہ عمل تین دفعہ کریں۔[۶]

⑥ پھر تین بار منہ دھوئیں۔[۷]

⑦ پھر ایک چلو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں۔[۸]

⑧ پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔[۹]

---

۱ ترمذی، الایمان: (۲۶۲۱) ۲ نسائی، الطھارۃ: (۷۸) امام نووی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۳ بخاری، الوضوء: (۱۶۸) ۴ بخاری، الوضوء: (۱۵۹)

۵ ابوداؤد، الطھارۃ: (۱۴۲) اسے ترمذی' حاکم (۱۴۸) اور نووی نے صحیح کیا ہے۔

۶ بخاری، الوضوء: (۱۹۱) ۷ بخاری، الوضوء: (۱۸۵-۱۹۲)

۸ ترمذی، الطھارۃ: (۳۱) اسے ابن حبان اور ابن خزیمۃ نے صحیح کہا ہے۔ ۹ بخاری، الصیام: (۱۹۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ پھر سر کا مسح کریں دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے گدی تک پیچھے لے جائیں پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔[1]

⑩ آپ نے سر کا ایک دفعہ مسح کیا۔[2]

⑪ پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں سے گزار کر کانوں کی پشت پھر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔[3]

⑫ پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئیں اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔[4]

⑬ جب وضو کریں تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔[5]

وضو کے بعد کی دعا:

❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پورا وضو کرے اور پھر کہے:

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو''۔[6]

نوٹ ⇐ ابوداؤد' الطہارۃ ۱۷۰' میں اس دعا کو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھنے کا ذکر ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند میں ابو عقیل کا چچازاد بھائی مجہول ہے۔

❷ یہ دعا بھی پڑھیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ.[7]

''اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں''۔

---

[1] بخاری، الوضو: (۱۸۵) [2] بخاری، الوضو: (۱۸۶)

[3] ابن ماجہ، الطہارۃ: (۴۳۹) اسے ابن خزیمہ (۱۴۸) نے صحیح کہا ہے۔

[4] بخاری' الصیام (۱۹۳۴)

[5] ترمذی، الطہارۃ: (۳۹) اسے ترمذیؒ نے حسن کیا ہے۔ [6] مسلم، الطہارۃ: (۲۳۴)

[7] نسائی، عمل الیوم و اللیلۃ، اسے امام حاکم حافظ ذہبی اور ابن حجر نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمم کا بیان

پانی نہ ملنے کی صورت میں طہارت کی نیت سے پاک مٹی کا قصد کر کے اسے ہاتھ اور منہ پر ملنا تیمّم کہلاتا ہے پانی نہ ملنے کی چاہے کون سی بھی صورت ہو اور تیمّم جنابت وغیرہ کی حالت میں بھی کیا جا سکتا ہے اور زخم وغیرہ جس کو پانی لگنے سے جان کے جانے کا خطرہ ہے تو بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

تیمّم کا مسنون طریقہ:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سفر کی حالت میں جنبی ہو گئے اور (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خاک پر لیٹے اور نماز پڑھ لی۔ پھر (سفر سے آ کر) یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے صرف یہی کافی تھا:

((فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ))[1]

''اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان پر پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا''۔

یعنی الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر اور سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ پر مسح کیا پھر دونوں ہاتھوں سے چہرہ کا مسح کیا۔

---

[1] بخاری: کتاب التیمم باب هل ینفخ فی یدیه بعد ما یضرب بهما الصعید للتیمم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز تکبیر اولیٰ سے سلام تک

نماز کی نیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ))[1]

"عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

وضو کرتے وقت دل میں یہ نیت کریں کہ اللہ کے حضور (نماز میں) حاضر ہونے کے لئے طہارت (وضو) کرنے لگا ہوں اور پھر جب نماز پڑھنے لگیں تو دل میں یہ قصد اور نیت کریں کہ صرف اپنے اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے اس کا حکم بجالاتا ہوں۔

نیت چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے اس لئے زبان سے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور نیت کا زبان سے ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحابہؓ کے عمل سے ثابت نہیں ہے۔

امام ابن قیمؒ کا قول:

((اَلنِّیَّةُ هِیَ الْقَصْدُ وَالْعَزْمُ عَلٰی فِعْلِ الشَّیْءِ وَ مَحَلُّهَا الْقَلْبُ لَا تَعَلُّقَ لَهَا بِاللِّسَانِ اَصْلًا))[2]

"نیت کسی کام کے قصد و پختہ ارادے کا نام ہے اور اس کا محل دل ہے اور زبان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں"۔

مولانا انور شاہ کاشمیری حنفی کا قول:

((فَالنِّیَّةُ اَمْرٌ قَلْبِیٌّ))[3]

"نیت دل کا معاملہ ہے"۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حنفی کا قول:

"یعنی زبان سے نیت کرنا رسول اللہ ﷺ سے سند صحیح بلکہ سند ضعیف سے بھی ثابت نہیں اور صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ زبان سے نیت نہیں کرتے تھے بلکہ جب اقامت کہتے تو صرف اللہ اکبر کہتے تھے زبان سے نیت بدعت ہے"[4]

---

[1] بخاری بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ:(۲۰۲۹،۵۴/۱) ومسلم الامارۃ:(۱۹۰۷)

[2] اغاثة اللفهان : (۱۵۷/۱) [3] فیض الباری : (۸/۱) [4] دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب نمبر (۱۸۶ ص ۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے بواسیر کی تکلیف تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ))[1]

''(ممکن ہو تو) کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کرو اگر بیٹھ کر ادا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر (نماز ادا کرو)''۔

قیام سے مراد کہ انسان استطاعت کے باوجود بیٹھ کر نماز نہ پڑھے کیونکہ قیام سے اصل مقصود یہی ہے اور اگر استطاعت نہ ہو کوئی عذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے دور حاضر میں بعض مرد اور عورتیں نوافل بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اسلام میں بغیر عذر اس طرح کرنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جیسا کہ مروی ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھ کر (بغیر عذر کے) نمازیں ادا کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والوں کی نسبت نصف ثواب ملے گا''۔[2]

تکبیر اولیٰ:

نماز کے شروع میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے ہوئے اللہ اکبر کہنے کو تکبیر اولیٰ کہتے ہیں اس کو تکبیر اولیٰ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ سب سے پہلی تکبیر ہوتی ہے اور اس سے نماز شروع ہوتی ہے۔ اس کو تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ ہی دنیاوی امور نمازی پر حرام ہو جاتے ہیں:

❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ وَ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ))[3]

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے''۔

❷ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں (نارمل طریقے پر) کھلی رکھیں۔ انگلیوں کے درمیان زیادہ فاصلہ کریں نہ انگلیاں ملائیں۔[4]

❸ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) ہاتھوں کو کانوں تک بلند فرماتے تھے۔[5]

---

[1] صحیح بخاری، تقصیر الصلاۃ، باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب: (۱۱۱۷)

[2] ابن ماجه اقامة الصلاة باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم: (۱۲۳۰) حافظ بوصیریؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[3] صحیح بخاری الاذن، باب الی این یرفع یدیہ: (۷۳۸)

[4] ابوداؤد باب الصلاۃ من لم یذکر الرفع عند الرکوع: (۷۵۳) امام حاکمؒ اور ذہبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[5] مسلم، الصلوۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین: (۳۹۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (رفع الیدین کرتے وقت) ہاتھوں سے کانوں کو چھونے کی کوئی دلیل نہیں ہے ان کا چھونا بدعت ہے یا وسوسہ مسنون طریقہ ہتھیلیاں کندھوں یا کانوں تک اٹھانا ہے ہاتھ اٹھانے کے مقام میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں ایسی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں یہ تفریق ہو کہ مرد کانوں تک اور عورتیں کندھوں تک ہاتھ بلند کریں۔[1]

سینے پر ہاتھ باندھنا:

❶ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھنا درست ہے۔

❷ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے۔[2]

❸ حضرت ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔[3]

❹ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔[4]

❺ ہمیں بھی دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح رکھنا چاہیے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، جوڑ اور کلائی پر آ جائے اور دونوں کو سینے پر باندھنا چاہیے تاکہ تمام روایات پر عمل ہو سکے۔

❻ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر زیر ناف رکھا جائے۔[5]

سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دعائیں پڑھیں:

① افتتاح صلوۃ کے متعلق تین دعائیں معروف ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر چپ رہتے۔ پس میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں:

((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَ

---

[1] نماز نبوی: (ص ۱۴۴) [2] ابن خزیمہ: (۱/ ۳۳۴/ ۴۷۹) امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[3] مسند احمد: (۵/ ۲۲۶) حافظ ابن عبدالبر نے اسے صحیح کہا ہے۔

[4] بخاری باب الاذن وضع ایمنی علی الیسری: (۷۴۰)

[5] ابوداؤد، الصلاۃ، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ: (۱۵۶) اسے امام بیہقیؒ، حافظ ابن حجرؒ نے ضعیف قرار دیا ہے البتہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))۔[1]

''یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اے اللہ! میرے گناہ (اپنی بخشش کے) پانی' برف' اور اولوں سے دھو ڈال''۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص نے کہا:

((اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ أَصِيلًا))۔

''اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا سارى تعریف اس کی ہے وہ (ہر عیب سے) پاک ہے صبح اور شام ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں''۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔[2]

③ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ۔[3]

''اے اللہ! تو پاک ہے (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں) تیرا نام (بڑا ہی) بابرکت ہے تیری بزرگی بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

④ ان سابقہ دعاؤں میں سے کسی ایک کے پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی جائے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ...... ! اس کے بغیر انسان کی نماز نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))۔[4]

''جس شخص نے نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی نماز میں ہو۔ اکیلا ہو یا جماعت کے ساتھ' امام ہو یا مقتدی' مقیم ہو یا مسافر' فرض پڑھ رہا ہو یا نوافل' امام سورت فاتحہ پڑھ رہا ہو یا کوئی اور سورت' بلند آواز سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ اگر اسے سورت فاتحہ آتی ہو پھر بھی نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی پس وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (پھر بھی پڑھیں؟) تو حضرت

---

[1] بخاری، صفة الصلوة (الاذن) باب ما یقول بعد التکبیر : (٧٤٤) مسلم : (٥٩٨)

[2] مسلم، المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام و القرأة : (٦٠١)

[3] ترمذی، الصلاۃ باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ : (٢٤٣) ابوداؤد، الصلاۃ : (٧٧٥) اسے حاکم اور امام ذہبیؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔ [4] بخاری، اذان : (٧٥٦) و مسلم الصلاۃ : (٣٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (ہاں) تو اس کو دل میں پڑھ۔[1]

⑤ اس کے آخر میں یعنی سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنی چاہئے اگر اکیلا ہے تو آہستہ اور اگر ظہر یا عصر کی نماز ہے اور امام کے پیچھے بھی ہے تو آہستہ اور اگر جہری نمازوں میں امام کے پیچھے بھی ہو تو باآواز بلند آمین کہنی چاہئے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے آمین کہی۔[2]

⑥ اس کے بعد منفرد نمازی جہاں سے اور جتنا چاہے قرآن مجید پڑھ سکتا ہے البتہ امام کو نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے قرأت کو طول اور اختصار دینا چاہئے۔

نیز قرآن کو خوبصورت آواز اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی آواز کیلئے اس قدر کان نہیں لگاتا جس قدر وہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے پر لگاتا ہے"۔[3]

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً))[4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ہر آیت پر توقف فرماتے بعد والی آیت کو پہلی آیت کے ساتھ نہیں ملاتے تھے"۔

رفع الیدین:

رفع الیدین یعنی دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں چار جگہ ثابت ہے:

❶ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت

❷ رکوع سے قبل

❸ رکوع کے بعد اور

❹ تیسری رکعت کی ابتدا میں

اختصار کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم تین روایات پیش کرتے ہیں:

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے۔[5]

---

[1] مسلم، الصلاۃ، باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ: (۳۹۵)

[2] ترمذی، الصلاۃ: (۲۴۸) ترمذیؒ نے حسن اور ابن حجرؒ اور امام دارقطنی نے صحیح کیا ہے۔

[3] بخاری، فضائل القرآن: (۵۰۳۳)

[4] ابوداؤد، الحروف و القرأت: (۴۰۰۱) اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

[5] بخاری، صفۃ الصلوۃ (الاذان): (۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۸) و مسلم، الصلاۃ: (۳۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع میں، رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہوتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔[1]

③ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک لیتے پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر نکالتے اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے جب رکوع سے اٹھتے تو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہتے اور رفع الیدین کرتے۔[2]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری اور ۱۰ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ ہجری تک رفع الیدین کرتے تھے ۱۱ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی لہٰذا آخر عمر تک رفع الیدین کرنا ثابت ہوا نیز بعض احباب اس کو منسوخ قرار دیتے ہیں لیکن افسوس کہ دعویٰ بلا دلیل کرتے ہیں۔

رکوع:

① نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔[3]

② رکوع میں پیٹھ (پشت) بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پیٹھ کے برابر یعنی سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔[4]

③ دونوں ہاتھوں (بازوؤں) کو تان کر رکھیں ذرا خم نہ ہو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور گھٹنوں کو مضبوط...... تھامیں۔[5]

④ رکوع کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔[6]

⑤ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے یعنی یہ دعا پڑھتے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' (میرا رب عظیم (ہر عیب سے) پاک ہے)۔[7]

اس کے علاوہ بھی کئی ایک رکوع کی دعائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے البتہ ان تمام تسبیحات کو کم از کم تین بار پڑھا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' کہا اس کا رکوع پورا ہو گیا مگر یہ ادنیٰ درجہ (کم از کم تعداد) ہے۔[8]

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ: (۷۴۴) علامہ البانیؒ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ [2] مسلم الصلوٰۃ، باب وضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ: (۴۰۱) [3] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۷۳۸،۷۳۵) [4] مسلم، الصلاۃ: (۴۹۸)
[5] ابوداؤد، الصلاۃ: (۷۳۱) امام ترمذی اور نوویؒ نے صحیح کیا ہے۔ [6] ترمذی الصلاۃ: (۲۶۰)
[7] مسلم، صلاۃ المسافرین: (۷۷۲) [8] ابوداؤد، ابن ماجہ اسے امام ابن حبان نے صحیح کہا ہے ابن حجر نے اس کی سند کو منقطع کہا ہے۔ التلخیص الخبیر: (ج ۱ ص ۲۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ یادرہے تمام نماز کے افعال ادا کرتے وقت خواہ رکوع ہو یا سجدہ اطمینان سے کام لیا جائے ورنہ نماز کا چور بننے کا خطرہ ہوسکتا ہے ویسے بھی اطمینان کو لازم پکڑنے کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے یعنی اطمینان یہ ہے کہ رکوع کے لئے گئے تو اچھی طرح رکوع کریں اور جب رکوع سے سر اٹھائیں تو جب تک تمام عضو اپنی اپنی جگہ نہ آجائیں سجدہ کے لئے نہ جھکیں جیسا کہ آپ ﷺ کا صحیح بخاری میں اطمینان کو لازم رکھنے کا حکم مروی ہے۔[1]

قومہ:

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اس حالت کو قومہ کہتے ہیں نیز رکوع سے قومہ میں جاتے وقت یہ پڑھیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.[2]

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔

اور ساتھ یہ الفاظ بھی کہیں خواہ آپ مقتدی ہیں یا امام:

رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.[3]

''اے ہمارے رب! تیرے ہی واسطے تعریف ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف''۔

اس کے علاوہ بھی کتب احادیث میں نبی ﷺ سے قومے کی دعائیں مذکور ہیں۔

سجدہ:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے...... رکھے۔[4]

② سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر لگائیں۔[5]

③ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھیں۔[6]

④ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا بھی درست ہے۔[7]

⑤ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں اور انہیں قبلہ رخ رکھیں۔[8]

---

[1] بخاری، صفة الصلوة: (۷۹۳) [2] بخاری، صفة الصلوة: (۷۹۶) [3] بخاری، صفة الصلوة: (۱۲٦)

[4] ابوداؤد، الصلاة: (۸٤۰) امام نووی اور امام زرقانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔

[5] بخاری، صفة الصلوة: (۸۱۲) [6] ابوداؤد الصلوة: (۷۳٤) اسے ترمذیؒ اور ابن خزیمہؒ (٦٤٠) نے صحیح کہا ہے۔

[7] ابوداؤد، الصلاة: (۷۲٦) اسے ابن حبانؒ (٤٨٥) نے صحیح کہا ہے۔

[8] حاکم (۱/۲۲۷) بیہقی: (۲/۱۱۲) اسے حاکمؒ اور ذہبیؒ نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے خوب زمین پر ٹکائیں۔[1]

⑦ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مڑے ہوئے رکھیں اور قدم بھی دونوں کھڑے رکھیں' اور ایڑیوں کو ملائیں۔[2]

⑧ سجدے میں سینہ' پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں اور دونوں رانیں بھی ایک دوسرے سے الگ الگ رکھیں۔[3]

⑨ سجدے میں کہنیوں کو نہ تو زمین پر ٹکائیں اور نہ پہلوؤں کو ملائیں بلکہ زمین سے اونچی پہلوؤں سے الگ کشادہ رکھیں۔[4]

⑩ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی' دونوں ہاتھوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر اور (یہ کہ ہم نماز میں) اپنے کپڑوں اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں۔[5]

عورتیں سجدے میں بازو نہ بچھائیں:

بہت سی خواتین سجدہ میں بازو بچھا لیتی ہیں اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر کھڑا نہیں کرتیں واضح ہو کہ یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی (مرد یا عورت) اپنے بازو سجدے میں اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے''۔[6]

اور آپ ﷺ مرد و زن کو اس کا یکساں حکم بھی دیا کرتے تھے اور ''سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ اور اپنی دونوں کہنیاں بلند کر''۔[7]

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کیا کرتے تو اگر بکری کا بچہ ہاتھوں (بانہوں) کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔[8]

البتہ بعض لوگ یہ فضول عذر پیش کرتے ہیں کہ اس طرح سجدے میں بی بی کی چھاتی زمین سے بلند ہو جاتی ہے جو بے پردگی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے لئے اوڑھنی کو لازم قرار دیا ہے یہ اوڑھنی

---

[1] ابوداؤد، الصلاۃ: (۸۵۹) اسے ابن خزیمہؒ نے صحیح کہا ہے۔

[2] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۲۸) و بیہقی: (۲/۱۱۲) اسے ابن خزیمہؒ (۶۵۴) حاکمؒ اور ذہبیؒ نے صحیح کہا ہے۔

[3] ابوداؤد، الصلاۃ: (۷۳۰) امام ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

[4] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۲۸) [5] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۱۲)

[6] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۲۲) [7] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۱۲) [8] مسلم، الصلاۃ: (۴۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران سجدہ بھی پردے کا تقاضہ پورا کرتی ہے پھر آج کی کوئی خاتون صحابیاتؓ کی غیرت اور شرم وحیا کو نہیں پہنچ سکتی جب انہوں نے ہمیشہ سنت کے مطابق نماز ادا کی تو آج کی خاتون کو بھی انہیں کی راہ چلنا چاہیے۔

سجدہ کی دعائیں:

حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں (یہ دعا) پڑھتے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی[1]

''یعنی میرا بلند پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے''۔

اس کے علاوہ بھی کئی دعائیں مذکور ہیں۔

جلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا):

پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں جیسا کہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اپنا سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑتے پھر اس پر بیٹھتے اور سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر آ جاتی (یعنی پہلے سجدے سے سر اٹھا کر نہایت آرام و اطمینان سے بیٹھ جاتے اور دعائیں جو آگے آ رہی ہیں پڑھ کر پھر (دوسرا) سجدہ کرتے)''۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ۔

''اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت دے مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے روزی عطا کر''۔[3]

اس جلسہ سے فارغ ہو کر دوسرا سجدہ کریں اور پہلے سجدے کی طرح اس میں بھی بڑے خشوع و خضوع اور کامل اطمینان سے دعائیں وغیرہ پڑھیں اور پھر اٹھیں۔

جلسہ استراحت:

دونوں سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے اطمینان سے ایک دفعہ بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔

جیسا کہ مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی طاق (پہلی اور تیسری) رکعت کے بعد کھڑے ہونے سے قبل سیدھے بیٹھتے تھے''۔[4]

---

[1] مسلم، الصلاۃ: (۴۷۹)

[2] ابوداؤد، الصلاۃ: (۷۳۰) امام نوویؒ اور امام ترمذی نے صحیح کیا ہے۔

[3] ابوداؤد، الصلاۃ (۸۵۰) اسے حاکمؒ، ذہبیؒ وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

[4] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری رکعت:

رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو الحمد للہ کی قرأت شروع کر دیتے اور (دعائے افتتاح کے لئے) سکتہ نہیں کرتے تھے۔[1]

اور باقی پہلی رکعت کی طرح پڑھتے تھے۔

تشہد:

① اس کو قعدہ اولی بھی کہتے ہیں دوسری رکعت کے بعد (دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں)۔[2]

② دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں اور ہاتھوں کو گھٹنے اور ران دونوں پر رکھ سکتے ہیں۔[3]

③ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس جب تم نماز میں (قعدہ کے لئے) بیٹھو تو یہ پڑھو:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.[4]

''(میری ساری) قولی' بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت' سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں''۔

④ رسول اللہ ﷺ درمیانی تشہد میں تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔[5]

لہٰذا درمیانی تشہد میں صرف تشہد کافی ہے تاہم پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔[6]

اور اگر کوئی شخص تشہد کے بعد دعا کرنا چاہے تو جائز ہے نبی ﷺ نے فرمایا جب تم دو رکعت پر بیٹھو تو

---

[1] مسلم، المساجد: (۵۹۹) [2] صحیح بخاری، الاذان: (۸۶۷)

[3] مسلم، المساجد: (۶۵۷۹) [4] بخاری، صفۃ الصلوۃ: (۸۳۱)

[5] مسند احمد: (۱/۴۵۹) اس کی سند صحیح ہے۔

[6] صفۃ الصلوۃ النبی ﷺ للالبانی: (ص ۴۵) و احسن الکلام فی الصلوۃ و السلام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التحیۃ کے بعد جو دعا زیادہ پسند ہو...... وہ کرو۔[1]

اور دعا سے پہلے درود پڑھنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک آدمی نماز میں دعا کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے جلدی کی نماز میں پہلے اللہ کی تعریف کرو پھر نبی ﷺ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔[2]

مسئلہ رفع سبابہ:

تشہد میں انگلی کا اٹھانا رسول اللہ ﷺ کی بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے اس کا ثبوت سنت رسول ﷺ سے ملاحظہ فرمائیں:

① حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز میں) تشہد پڑھنے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے۔[3]

② حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلی اٹھائی اور اسے ہلاتے تھے۔[4]

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انگلی کو حرکت نہ دینے والی روایت شاذ یا منکر ہے لہٰذا اسے حدیث وائل کے مقابلے میں لانا جائز نہیں۔ نیز صرف "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہنے پر انگلی اٹھانا اور کہنے کے بعد رکھ دینا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے البتہ تشہد میں شہادت کی انگلی میں رسول اللہ ﷺ تھوڑا سا خم رکھتے تھے۔[5]

اسی طرح پہلا تشہد پڑھنے کے بعد تیسری اور چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں۔

آخری تشہد (قعدہ):

اس آخری قعدے میں رسول اللہ ﷺ یوں بیٹھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ سجدہ آتا جس کے بعد سلام ہے (یعنی جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کر کے فارغ ہوتے اور تشہد وغیرہ کے لئے بیٹھتے) تو اپنا بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر) نکالتے اور اپنی بائیں جانب کے کولہے پر بیٹھتے پھر (تشہد، درود اور دعا پڑھ کر) سلام پھیرتے۔[6]

بائیں جانب کولہے پر بیٹھنا "تَوَرُّك" کہلاتا ہے یہ سنت ہے ہر مسلمان کو آخری قعدے میں

---

[1] نسائی، کتاب التطبیق: (۱۱۶۳)

[2] ابوداؤد، ابواب الوتر: (۱٤۸) اسے حاکمؒ اور ذہبیؒ نے صحیح کہا ہے لہٰذا درمیانی تشہد میں تشہد کے بعد درود اور دعا بھی کی جا سکتی ہے۔ [3] مسلم، المساجد: (۵۷۹)

[4] نسائی، الافتتاح: (۹۹۰) اسے ابن حبانؒ (۴۸۵) اور ابن خزیمہؒ (۷۱۴) نے صحیح کہا ہے۔

[5] ابوداؤد: (۹۹۱) اسے ابن خزیمہؒ نے صحیح کہا ہے۔

[6] ابوداؤد، استفتاح الصلاۃ: (۷۳۰) امام ابن حبان (۱۸٤) اور امام نووی نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تورّک'' ضرور کرنا چاہیے۔

جب آپ اس قعدے میں بیٹھیں تو پہلے التحیات پڑھیں جس طرح دوسری رکعت پڑھ کر آپ نے قعدے میں پڑھی تھی۔ اور رفع سبابہ بھی بدستور کریں۔ التحیات ختم کر کے مندرجہ ذیل درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔[1]

''اے اللہ رحمت فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے یا الٰہی برکت فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے''۔

درود کے بعد کی دعائیں:

① عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (آخری قعدے میں) یوں دعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔[2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں دجال کے فتنے سے اور پناہ میں آتا ہوں موت و حیات کے فتنے سے اے اللہ! میں گناہ سے اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

② حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں مانگنے کے لئے مجھے (کوئی) دعا سکھایئے (کہ اسے التحیات اور درود کے بعد پڑھا کروں) تو آپؐ نے فرمایا! تو پڑھ:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔[3]

''اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا پس اپنی جناب سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

آخری تشہد میں پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اور بھی کئی دعائیں بتائیں ہیں۔

---

[1] بخاری، الانبیاء: (۳۳۷۰) [2] بخاری، صفة الصلوة: (۸۳۲)

[3] بخاری، صفة الصلوة: (۸۳٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام:

① عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے (تو کہتے) ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' اور بائیں طرف سلام پھیرتے تو کہتے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ''۔[1]

② حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تو کہتے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ'' اور بائیں طرف سلام پھیرتے تو کہتے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ'' (یعنی صرف دائیں طرف والے سلام میں ''وَ بَرَکَاتُهٗ'' کا اضافہ کرتے)۔[2]

---

[1] ابوداؤد، ابواب الرکوع و السجود : (۹۹۷) اسے ترمذیؒ (۲۹۵) اور ابن حبانؒ نے صحیح کہا ہے۔

[2] ابوداؤد، ابواب الرکوع و السجود : (۹۹۷) امام نوویؒ اور ابن حجرؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

س ⇐ کیا مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے؟

ج ⇐ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں شریعت نے تمام احکامات میں دونوں کو یکساں رکھا ہے۔

محدث العصر امام ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ علیہ کا قول:

نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں نبی ﷺ کی نماز کی جو کیفیت بیان ہوئی ہے اس میں مرد اور عورت برابر ہیں سنت میں کوئی ایسا اشارہ موجود نہیں جو عورتوں کو بعض صورتوں میں مستثنیٰ بلکہ نبی ﷺ کے عام ارشاد ''کہ تم اس طریقے سے نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتا دیکھتے ہو'' میں عورتیں بھی شامل ہیں اور یہی قول ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے انہوں نے کہا ''عورت بالکل اسی طرح نماز ادا کرے جیسے مرد ادا کرتا ہے''۔[1]

امام ابراہیم النخعیؒ کا قول:

امام ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ فرماتے ہیں:

''عورت نماز میں بالکل اسی طرح بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔[2]

بعض لوگ عورت کو بعض چیزوں میں خاص کر لیتے ہیں مثلاً مرد ناف پر ہاتھ باندھیں اور عورتیں چھاتی تک یہ وائل بن حجر کی حدیث پیش کرتے ہیں جو مجمع الزوائد میں ہے حالانکہ خود امام ہیثمیؒ نے اس کے ضعف کا اعلان کیا ہے دیکھیں۔[3]

اور ایسے ہی سجدہ کے وقت بازو رانوں سے ملائیں اور زمین کے ساتھ لگالیں اور استدلال کرتے ہیں بیہقی کی روایت سے جس کو امام بیہقی نے خود ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں ابو مطیع حکم بن عبداللہ البلخی راوی ضعیف ہے دیکھیں۔[4]

تو ان تمام اقوال و آثار سے معلوم ہوا کہ عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ چند چیزوں میں عورت مرد سے مختلف ہے مثلاً دوپٹہ کے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی امامت میں اور عورتوں کی پہلی صفت ان کے لئے بہتر نہیں جبکہ مردوں کے لئے پہلی صف سب سے بہتر ہے۔

---

[1] صفة صلاة النبي ﷺ : (٢٠٧) [2] ابن ابي شيبة : (٢٤٢/١) سنده صحيح.

[3] مجمع الزوائد : (١٠٣/٢) [4] بيهقي : (ص٣٠٨) و ميزان الاعتدال : (٥٧٤/١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س ⇐ بغیر دو پٹہ کے عورت کی نماز ہو جاتی ہے؟

ج ⇐ سعودی عرب کے شیخ عبداللہ الفوزان ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ))[1]

''اللہ تعالیٰ بالغہ کی نماز بغیر ڈوپٹہ کے قبول نہیں کرتا''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز بغیر ایسے ڈوپٹہ کے جو اس کے سر کو ڈھانپے قبول نہیں ہے اور مفہوم مخالف یہ ہوا کہ جب نابالغہ نماز پڑھے تو اسے دوپٹہ میں نماز پڑھنا لازم نہیں ہے۔[2]

س ⇐ کیا عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے؟

ج ⇐ سعودی عرب کی دائمی کمیٹی سے یہی سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''عورت کے لئے عورتوں کی امامت جائز ہے اور امامت کرانے والی ان کے درمیان کھڑی ہوگی اور جب مقتدی عورت ایک ہو تو امامت کرنے والی عورت کے دائیں جانب کھڑی ہوگی۔[3]

س ⇐ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا عورتوں کے لئے جائز ہے کہ اپنے میں سے کسی عورت کو امام بنالیں جو رمضان (یعنی تراویح) اور دیگر مہینوں میں ان کی امامت کرائے؟

ج ⇐ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے عائشہ' ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس کے جواز و ثبوت میں روایتیں نقل کی گئی ہیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور صف کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں)۔ (رواہ حاکم)

ایسے ہی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی جماعت کراتے ہوئے ان کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔[4]

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عورت عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہو کر ان کی امامت کرائے۔[5]

نیز فرماتے ہیں کہ عورتوں کی امام ان کے بیچ میں کھڑی ہوگی۔

س ⇐ کیا عورت مسجد میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

ج ⇐ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ فرماتے ہیں کہ عورت پر کوئی حرج نہیں ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرے بشرطیکہ وہ شرعی حجاب میں ہو' اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں کو چھپائے ہوئے ہو اور خوشبو بے پردگی سے اجتناب کرنے

---

[1] ابوداؤد الصلاة، باب المرأة يصلي بغير خمار: (٦٤١) وصحيح ابي داؤد: (٥٩٦) ترمذي: (٣٧٧)

[2] زينة المرأة للشيخ عبدالله الفوزان: (ص ٤٩)

[3] فتاوى اللجنة الدائمة: (٧/٣٩٠) فتوى نمبر: (٧٣٢٨)

[4] رواه ابن ابي شيبة. [5] رواه عبدالرزاق في مصنفه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی ہو نبی ﷺ نے فرمایا "لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ" "اللہ کی باندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو" لیکن عورت کے لئے گھر میں نماز ادا کرنا افضل ہے نبی ﷺ نے مذکورہ حدیث کے اخیر میں فرمایا ہے "و بیوتھن خیر لھن" "اوران کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔"[1]

س ⇐ کیا عورت گھر میں ہوتے ہوئے مسجد کے امام کی اقتداء ومتابعت کر سکتی ہے؟

ج ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت امام اور مقتدیوں کو نہ دیکھ سکتی ہو تو زیادہ بہتر ہے کہ تنہا نماز پڑھے اور امام کی اقتداء وپیروی نہ کرے۔[2]

س ⇐ عورت کے ایام مخصوصہ، حیض، نفاس اور استحاضہ میں نماز کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ اس کی مکمل وضاحت دیکھیں اسی کتاب کے عنوان خواتین کے مخصوص مسائل میں۔

س ⇐ کیا عورت کا نماز عید کے لئے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے؟

ج ⇐ عیدین کی نماز کے لئے عورتوں کا گھر سے باہر جانا مشروع ہے عورتوں کو اس کی خاص طور پر تاکید کی جائے۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ "ہمیں نماز عید کے لئے جانے کا حکم دیا جاتا تھا یہاں تک کہ کنواری بچی اور حائضہ عورت کو بھی ساتھ لے جانے کا حکم تھا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر تکبیرات پڑھیں اور دن کی دعاؤں میں شرکت کریں اور اس دن کے فیوض و برکات کی امید رکھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری دوشیزاؤں، باپردہ اور حائضہ عورتوں کو عیدین کے مواقع پر گھروں سے باہر نکالتے جہاں تک حائضہ عورتوں کا تعلق ہے تو وہ عیدگاہ سے الگ رہ کر خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شرکت کریں۔ اس پر ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بہن (سہیلی) اسے اپنی چادر پہنا دے۔

واضح رہے کہ نماز عید کے لئے جاتے وقت عورتوں کو خوشبو اور فتنہ انگیز زیب وزینت سے اجتناب کرتے ہوئے انتہائی سادگی کے ساتھ مردوں سے الگ الگ رہنا چاہئے۔[3]

س ⇐ کیا عورتوں کے لئے اذان اور جماعت مشروع ہے؟

ج ⇐ عورتوں کے لئے اذان و جماعت مشروع نہیں ہیں یہ صرف مردوں کے لئے خاص ہے۔[4]

۱۔ كتاب الدعوة من فتاوىٰ الشيخ ابن باز : (۶۳/۱)

۲۔ من مجلة البحوث الاسلاميه : (۱۱۰/۳۰)

۳۔ فتاویٰ برائے خواتین فتویٰ للشیخ ابن جبرینؒ۔

٤۔ فتاویٰ برائے خواتین شیخ ابن باز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣

الزکوٰۃ

زکوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ

زکوٰۃ بھی نماز کی طرح اسلام کا رکن ہے جس کا منکر کافر ہے جیسے نماز کا تارک دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے ہی زکوٰۃ کا منکر بھی مسلم برادری میں شامل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ [التوبہ: ۹/۱۱]

''اگر یہ (کافر لوگ کفر سے) توبہ کریں (کلمہ پڑھ لیں) نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں''۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے اور مسلمان کی پہچان ہے اور اس کو ادا کرنے سے مالوں میں برکت ہوتی ہے:

﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ﴾ [بقرہ: ۲/۲۷۶]

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

اور زکوٰۃ کے منکر کے ساتھ قتال تک کرنا درست ہے حتیٰ کہ وہ اس کی ادائیگی پر رضامند ہو جائے:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) [1]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں سو جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے''۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سخت وعید سنائی ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

---

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا و اقاموا الصلوٰة فخلوا سبلهم: (۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴾ [التوبہ: ۹/ ۳۴-۳۵]

''اور جو لوگ (از راہ حرص) سونا چاندی جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے) سو آپ ان کو ایک سخت دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن (یعنی قیامت کے دن) ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ (سونا چاندی وغیرہ) جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا۔ پس اب جمع کرنے کا مزہ چکھو''۔

مومن کو ایمان کی لذت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ ارکان اسلام کی ادائیگی کرتا ہے اور اس پر خوشی محسوس کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین کام ایسے ہیں کہ جو کوئی ان کو کرے گا وہ ایمان کا مزہ پائے گا:

① صرف اللہ کی عبادت کرے (یعنی شرک نہ کرے)۔

② یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت نہیں۔

③ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نفس کی خوشی اور آمادگی سے دے''[1]

سونے چاندی کا نصاب اور زکوٰۃ:

سونا چاندی میں سے اڑھائی فی صد زکوٰۃ فرض ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر سال گزر چکا ہو:

''علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے اور تم پر کچھ لازم نہیں جب تک تمہارے پاس بیس دینار یعنی سونے میں سے نہ ہوں جب تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار (زکوٰۃ) ہے پھر جو زیادہ ہو وہ اس کے حساب سے ہوگا''۔[2]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دو سو درہم چاندی ساڑھے باون تولے اور بیس دینار سونا (ساڑھے سات تولے) یا اس سے زائد ہو تو سال گزرنے کے بعد اس میں سے چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فی صد زکوٰۃ ہوگی۔

نقدی (روپیوں) سے زکوٰۃ:

نقدی کی زکوٰۃ کا حکم بھی سونے چاندی والا ہے نقدی کو سونے چاندی پر محمول کیا جائے گا۔

البتہ اشکال یہ کھڑا ہوتا ہے کہ نصاب نقدی کے لئے سونے کو بنایا جائے یا چاندی کو تو علماء کرام فرماتے ہیں کہ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ چاندی کی قیمت کو نصاب بنایا جائے کیونکہ اس میں فقراء مساکین کا

---

[1] صحیح ابی داؤد للالبانی، الزکوٰۃ: (۱۵۸۰) [2] سنن ابی داؤد، الزکوٰۃ، صححہ الالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ فائدہ ہے ہاں ایک بات ہے کہ اگر کوئی سونے کی قیمت کو نصاب بنا کر اس سے کم نقدی سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اسے گناہ گار نہیں کہا جائے گا۔

نیز اگر کسی کے پاس سونا چاندی نصاب سے کم ہے تو دونوں کی قیمت کو ملا کر نصاب مکمل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی زکوٰۃ ادا کی جائے گی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا الگ الگ نصاب مقرر فرمایا ہے۔

ہاں اگر کسی کے پاس سونا یا چاندی ہو اور کچھ روپے بھی ہوں تو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نقدی ملانے سے نصاب مکمل ہوتا ہے تو زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی:

① زکوٰۃ سال گزرنے پر ہی فرض ہوتی ہے ہاں کوئی اجر وثواب کی نیت سے ادا کر دے تو افضل ہے۔

② تجارت کے ہر مال پر زکوٰۃ ہے (خواہ وہ دکان ہو مکان ہو گاڑی ہو یا مشینری اس کی قیمت کا اندازہ کر کے ہر سال زکاۃ ادا کرنا ہوگی [1]

③ قرض کے اس مال پر زکوٰۃ نہیں جس کے ملنے کی امید نہ ہو یا تردد ہو ہاں جب وہ واپس ملے تو اس میں سے ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

---

[1] عبدالسلام بھٹوی، احکام زکوٰۃ وعشر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مویشیوں کی زکوٰۃ

اونٹوں کی زکوٰۃ:

پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے البتہ مالک صدقہ کرنا چاہے تو اس کی مرضی ہے:

- پانچ سے نو اونٹوں تک ☆ ایک بکری
- دس سے چودہ تک ☆ دو بکریاں
- پندرہ سے انیس تک ☆ تین بکریاں
- بیس سے چوبیس تک ☆ چار بکریاں
- پچیس سے پینتیس تک ☆ ایک بنت مخاض (ایک سال مکمل والی دوسرے سال میں داخل)
- ۳۶ سے ۴۵ تک ☆ ایک بنت لبون (دو سال مکمل تیسرے سال میں داخل)
- ۴۶ سے ۶۰ تک ☆ ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی چوتھے سال میں داخل)
- ۶۱ سے ۷۵ تک ☆ ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی پانچواں میں داخل)
- ۷۶ سے ۹۰ تک ☆ دو بنت لبون
- ۹۱ سے ۱۲۰ تک ☆ دو حقہ

اور ایک سو بیس سے اوپر اونٹوں پر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم [۱]

گائے بھینس کی زکوٰۃ:

تیس سے کم گایوں (بھینسوں کا بھی یہی حکم ہے) میں زکوٰۃ نہیں ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو حکم دیا کہ ہر تیس گایوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (نر یا مادہ ایک سالہ) میں اور ہر ہر چالیس گایوں (بھینسوں) سے ایک مسنہ (جس کا سامنے کا دانت گر گیا ہو (عموماً دو سالہ ہوتا ہے) لیں [۲]

چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ:

چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ پڑے گی

---

[۱] صحیح بخاری الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم عن انس رضی اللہ عنہ۔ [۲] ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ، احمد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ تین سو میں سے تین بکریاں چار سو میں سے چار اور پانچ سو میں سے پانچ ہوں گی تین سو کے بعد جو سینکڑہ کم ہوگا اس میں سے زکوٰۃ نہیں ہوگی جیسا کہ ۳۰۰ سے ۳۹۹ تک تین اور ۴۰۰ سے ۴۹۹ تک چار بکریاں ہوں گی۔[1]

پہنے ہوئے زیورات کی زکوٰۃ:

زیورات پر زکوٰۃ ہے اگرچہ وہ پہنے ہوئے کیوں نہ ہوں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' ہم نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم کو اس سے ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تم کو آگ کے کنگن پہنائے؟ اس کی زکوٰۃ دیا کرو''۔[2]

زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص سونا اور چاندی رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (زکوٰۃ) نہ دیتا ہو۔ مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اس شخص کے (عذاب کے) لئے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی (روپے پیسے بھی سونے چاندی کے حکم میں ہیں) پھر ان تختیوں کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان سے اس (تارک زکوٰۃ) کے پہلو اور پیشانی اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ جب وہ تختیاں سرد ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو گرم کیا جائے گا یہ (عذاب) اس دن (قیامت) میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی''۔[3]

مصارف زکوٰۃ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں مصارف زکوٰۃ (زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہیں) آٹھ شمار کی ہیں:

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ [التوبہ:۹/۶۰]

''صدقات تو صرف فقراء اور مساکین کے لئے ہیں اور ان کے لئے ہیں جو اس (کی وصولی کے کام) پر مقرر ہیں اور وہ جن کی دلجوئی مقصود ہے (اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے) اور گردنوں (کو آزاد کروانے) میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور راہ گیروں میں (خرچ کرنے کے لئے) ہیں یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے''۔

---

1. صحیح بخاری الزکاۃ، باب الزکاۃ الغنم: (۱۴۵۴) عن انس رضی اللہ عنہ۔
2. صحیح ترغیب والترھیب، الصدقات: (۴۷۳/۱) رقم: (۷۷۰) مسند احمد: (۴۶۱/۶) صحیح۔
3. بخاری، الزکاۃ: (۱۴۰۲) مسلم، الزکوٰۃ: (۹۸۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) فقراء:

جن کے پاس کچھ نہ ہو یہ مسکین سے بھی بدتر حالت والے لوگ ہیں جو کمائی کر ہی نہیں سکتے۔

(۲) مساکین:

مسکین ایسے کو کہتے ہیں جس کے اخراجات سے آمدنی کم ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسکین وہ نہیں جو لوگوں میں چکر لگاتا رہتا ہے اور ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتی ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنی رقم نہیں جو اسے غنی کر دے اور نہ کوئی اس کے متعلق سمجھ پاتا ہے کہ اس پر صدقہ کر دے نہ ہی وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔'' [1]

(۳) والعاملین علیہا:

عامل یعنی جو لوگ صدقات وخیرات امیر کی طرف سے اکٹھی کرنے پر مامور ہوں۔ خواہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وہ ان کی مزدوری ہے۔

(۴) والمؤلفۃ قلوبہم:

وہ ضعیف الایمان مسلمان جن کی دلجوئی اور مالی اعانت نہ کی جائے تو ان کے اسلام سے منحرف ہونے کا خطرہ ہو یا ایسے مائل بہ اسلام جن کی مالی اعانت سے ان کے اسلام قبول کر لینے کی امید ہو۔ ان کو بھی زکوۃ وصدقات دیئے جا سکتے ہیں۔

(۵) وفی الرقاب:

گردنیں چھڑانے میں یعنی غلاموں کو آزاد کروانے میں نیز مسلمان قیدیوں کو کفار سے رہائی دلانا اور بے گناہ مسلمان کو قید سے رہائی بھی اسی حکم میں ہے۔

(۶) والغارمین:

قرض خواہ ایسا مقروض جس پر اتنا قرض ہو کہ وہ اس کے ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا ایسے لوگوں کی تین صورتیں ہیں:

(۱) وہ لوگ جنہوں نے اپنی ذاتی ضرورتوں یا کاروبار کے لیے قرض لیا مگر ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔

(۲) وہ جن کے مال کسی ناگہانی آفت مثلاً سیلاب یا آگ لگنے یا چوری ہو جانے سے فنا ہو گئے اور وہ قرض کے بوجھ تلے دب گئے۔

(۳) تیسرے وہ جنہوں نے صلح کروانے کے لئے کسی رقم یا دیت وغیرہ کی ادائیگی کی ذمہ داری اٹھا لی یا کسی مقروض کی ضمانت دی جس پر انھیں تاوان پڑ گیا۔

---

[1] بخاری، کتاب الزکوۃ، باب قول اللہ عزوجل لایسئلون الناس الحافاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ قرض اس نے کسی گناہ کے کام کے لئے نہ لیا ہوالبتہ توبہ کر لینے کے بعد اعانت کی جاسکتی ہے۔

(۷) وفی سبیل اللہ:

اس سے مراد مقتل ہے یعنی میدان قتال بعض لوگ اس سے مراد ہر نیکی کا کام لیتے ہیں یہ درست ہے کہ سبیل اللہ سے مراد ہر نیکی کا کام ہے البتہ اس مقام پر سبیل اللہ سے مراد لڑائی اور غزوہ ہے جیسا کہ ابن رشدؒ فرماتے ہیں:

((أَمَّا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَالِكٌ سَبِيْلُ اللّٰهِ مَوَاضِعُ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطُ وَبِهِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ هُوَ الْغَازِيْ جَارُ الصَّدَقَةِ))[1]

''فی سبیل اللہ کے متعلق مالکؒ نے فرمایا اس سے مراد جہاد اور رباط (دشمن کے مقابلے میں چھاؤنی ڈال کر بیٹھنے) کی جگہیں ہیں ابوحنیفہؒ نے بھی یہی فرمایا اور شافعیؒ نے فرمایا اس سے مراد وہ غازی ہے جو اس صدقہ کے پڑوس میں ہو''۔

اور اسی طرح کا قول ابن جریر طبری نے بھی نقل کیا ہے۔[2]

تو حاصل کلام یہ ہوا کہ فی سبیل اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد و قتال کرنے والے ہیں نیز اسی میں غازی فی سبیل اللہ بھی شامل ہے اگر چہ وہ غنی ہو نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

''پانچ آدمیوں کے علاوہ کسی غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں جن میں سے پہلا اللہ کی راہ میں لڑنے والا تھا''۔[3]

(۸) وابن سبیل:

مسافر یہ لفظ عام ہے اس سے مراد مسافروں کی تمام ضروریات میں خرچ کرنا آتا ہے بعض اس کو خاص کرتے ہیں کہ ایسا مسافر جو وطن میں تو غنی تھا لیکن سفر میں کسی وجہ سے فقیر ہو گیا لیکن یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔

---

[1] بداية المجتهد، الجملة الخامسة فيمن تجب له الصدقة. [2] تفسير طبرى : (۶/۱۶۵)
[3] ابوداؤد، كتاب الزكوة، باب من يجوزله اخذ الصدقة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات (برائے خواتین)

س ⇐ کیا اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے جسے عورت صرف اپنی زیب و زینت کے لئے استعمال کرتی ہے اور وہ تجارتی مقاصد کے لئے نہیں ہے؟

ج ⇐ زیورات اگر تجارتی مقاصد کے لئے نہ ہوں تو ان پر وجوب زکوٰۃ کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے لیکن درست بات یہ ہے کہ ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جس پر نبی ﷺ کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے۔

''عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ''کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' اس نے جواباً عرض کیا ''نہیں'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَسُرُّكِ أَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ فَأَلْقَتْهُمَا وَ قَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ)).[1]

''کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟'' اس عورت نے وہ دونوں کنگن پھینک دیئے اور بولی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں''۔

اور ام سلمیٰ کی روایت کہ وہ سونے کی پازیب پہنا کرتی تھی اس نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کنز (خزانہ) ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر یہ نصاب کو پہنچ جائے اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو کنز نہیں ہے''۔[2]

چنانچہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ رہی یہ مشہور روایت کہ:

((لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ)). ''زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے''۔

تو یہ روایت ضعیف ہے۔[3] واللہ اعلم

س ⇐ کیا عورت اپنے مقروض خاوند کو اپنی زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

ج ⇐ اہل علم کے صحیح قول میں عورت کے لئے اپنے زیور یا اس کے علاوہ دیگر اشیاء کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ فقیر و محتاج یا قرض دار ہو اور ادائیگی پر قادر نہ ہو دلیلیں عام میں اور ان دلیلوں میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

---

[1] سنن ابی داؤد و سنن نسائی بإسناد حسن.

[2] رواه ابوداؤد و مالك و دارقطني و صححه الحاكم. [3] شیخ ابن باز' فتاویٰ برائے خواتین: (ص ۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ﴾ [توبہ : ۹/۶۰]

''صدقات (زکوٰۃ) صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں''[1]

س ⇦ سماحۃ الشیخ ابن بازؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی شخص کا اپنی ماں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ج ⇦ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی زکوٰۃ اپنے والدین یا اپنی اولاد پر خرچ کرے بلکہ اس پر واجب ہے کہ ان لوگوں پر اپنے مال سے خرچ کرے جب وہ خرچ کے محتاج ہوں اور وہ ان پر خرچ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔[2]

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا کیا اپنی محتاج شادی شدہ بیٹی کو زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا؟۔

ج ⇦ ہر وہ شخص جو استحقاق زکوٰۃ کی صفت سے متصف ہو تو ''اصل'' یہی ہے کہ اس کو زکوٰۃ دینی جائز ہے اور اس بنا پر اگر مرد اپنی بیٹی اور اس کی اولاد پر خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کو زکوٰۃ دے سکتا ہے ویسے افضل واحوط اور برأت ذمہ کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے کہ اس کے شوہر کو زکوٰۃ دے۔[3]

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا کہ جب کسی انسان کی سگی بہن محتاج و پریشان حال شخص سے بیاہ دی گئی ہو تو کیا اس کے لئے اپنے بھائیوں کی زکوٰۃ سے کچھ لینا جائز ہے؟

ج ⇦ عورت کا خرچ اس کے شوہر پر واجب ہے جب شوہر فقیر و محتاج ہو تو اس کی بیوی کے بھائیوں کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بہن کو اپنے مالوں کی زکاۃ دیں تا کہ وہ اس میں سے اپنی ذات پر اور اپنے محتاج شوہر اور اس کی اولاد پر خرچ کر سکے۔ بلکہ یہ بیوی بھی اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے تا کہ وہ اس میں سے ان لوگوں پر خرچ کرے جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے۔[4]

س ⇦ سعودی عرب کے ممتاز عالم دین ابن جبرین سے سوال کیا گیا کہ کیا مجاہدین کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

ج ⇦ مجاہدین کو زکوٰۃ دینا درست ہے ممتاز علماء کا یہی فتویٰ ہے کیونکہ یہ لوگ اسلام کے لئے کفار اور سخت ترین اعداء دین کے خلاف برسر پیکار ہیں۔[5]

---

1. فتاوی المرأة للشیخ ابن باز : (۲/۴۳)
2. فتاوی المرأة للشیخ ابن باز : (۲/۴٤)
3. دروس و فتاوی الحرم المکی ابن عثیمین : (۲/۳۹۷)
4. مجلة البحوث الإسلامیه : (۸/۱۵۷)
5. شیخ ابن جبرین فتاویٰ برائے خواتین : (ص ۱٤۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

الحج

حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج

حج اسلام کے ارکان میں سے چوتھا رکن اور انسان کی الہ پرستی اور عبادت کا پہلا اور قدیم طریقہ ہے اس کے لفظی معنی ''قصد اور ارادہ'' کے ہیں اور اس سے مقصود خاص مذہبی قصد اور ارادہ سے کسی مقدس مقام کا سفر ہے لیکن اسلام میں اس سے مراد بیت اللہ کے چند آداب ومناسک ادا کرنا ہے جو شریعت نے مقرر کئے ہیں اسی کا نام حج ہے۔

صاحب استطاعت پر حج فرض ہے:

اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی تاکید اور نہ کرنے کی وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [آل عمران: ۳/ ۹۷]

''اور لوگوں کے ذمہ ہے کہ جو استطاعت رکھے وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بیت اللہ کا حج کرے اور جس نے انکار کیا پس اللہ تعالیٰ جہان والوں سے لاپرواہ ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔[۱]

حج زندگی میں ایک بار فرض ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ میں ارشاد فرمایا ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس تم حج کرو ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے''۔[۲]

ہاں صاحب استطاعت خوشی سے نفلاً جتنی بار چاہے کر سکتا ہے۔

حج کی جزا جنت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک

---

[۱] مسلم، الحج: (۴۳۲) [۲] مسلم، الحج: (۴۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور حج مبرور (اطاعت وفرمانبرداری والا حج) کی جزاء جنت ہے۔[1]

حج عورت کا جہاد ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا افضل جہاد حج مبرور ہے۔[2]

مقبول و مبرور حج کی شرائط

ا۔ایمان:

ہر عمل کی قبولیت کے لئے پہلا درجہ ایمان لانے (مومن ہونے) کا ہے کیونکہ مومن اچھی نیت سے عمل کرے تو ضائع نہیں جاتا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴾

[الانبیاء: ۲۱/۹۴]

’’پس جو نیک کاموں میں سے کوئی کام کرے اور وہ مومن ہو تو اس کی محنت اکارت (ضائع) نہ جائے گی اور ہم اس کو لکھنے والے ہیں‘‘۔

اس سے واضح ہوا کہ مشرک‘ کافر‘ بدعتی بغیر توبہ کے مرجائے تو اس کا کوئی عمل قبول نہیں۔

۲۔خلوص نیت:

ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے نیت صالح اور اللہ کو راضی کرنے جنت کی تڑپ اور جہنم سے ڈر کی ہو اور عمل کیا جائے تو قبولیت کا درجہ پاتا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ [البقرة: ۲/۱۹۶]

’’حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو‘‘۔

۳۔اطاعت:

اگر عمل اللہ کی فرمانبرداری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے دائرہ میں رہ کر کیا جائے تو قبول ہوتا ہے ورنہ ضائع اور بیکار جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴾ [محمد: ۴۷/۳۳]

’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو (مخالفت سے) ضائع نہ کرو‘‘۔

---

[1] بخاری، الحج: (۲۳۸) [2] بخاری، الحج: (۲۵۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهِ)).[1]

''کہ تم مجھ سے احکام حج (مناسک حج) سیکھ لو۔ ہوسکتا ہے کہ اس حج کے بعد میں حج نہ کرسکوں''۔

ویسے بھی جس عمل پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہو وہ قابل قبول نہیں ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).[2]

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے''۔

۴۔ منہیات سے رکا رہے:

ایسے تمام امور سے خود کو روکے جو حج وعمرہ کرنے والے کے لئے حالت احرام میں ناجائز اور منع ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾ [البقرة: ۲/ ۱۹۷]

''جس نے ان (مہینوں) میں حج لازم کرلیا تو وہ حج کے دوران جماع، شہوانی گفتگو نہ کرے اور نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی (بے مقصد) بحث وتکرار کرے''۔

اقسام حج

حج تین قسم کا ہوتا ہے:

❶ حج افراد

❷ حج قران

❸ حج تمتع

۱۔ حج افراد:

افراد کا معنی ''اکیلا'' ہے حج افراد کا شرعی معنی یہ ہے کہ حج کرنے والا صرف حج ہی کی نیت کر کے میقات سے احرام باندھے اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا حج کا احرام باندھ کر ایک بار یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ)).[3]

''اے اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوگیا ہوں''۔

پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف (طواف قدوم) کرلے۔ پھر حالت احرام ختم کئے بغیر آٹھ ذوالحج کو حج کی ادائیگی کے لئے منیٰ کی جانب روانہ ہوجائے۔ نیز حج افراد والے پر قربانی فرض نہیں ہاں اگر وہ ثواب کے لئے

[1] مسلم، الحج: (۱/ ۴۱۹) [2] بخاری: (۱۰۹۲) [3] بخاری، الحج: (۲۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لے تو افضل ہے۔

۲۔ حج قِران:

قران کا معنی ''ملانا'' ہے حج قران کا شرعی لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ کوئی حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے میقات سے احرام باندھ لے ایک مرتبہ کہے ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ'' (اے اللہ میں حج وعمرہ کے لئے حاضر ہو گیا ہوں) ایسا شخص عمرہ ادا کر کے نہ حجامت بنوائے گا اور نہ احرام کھولے گا بلکہ اسی حالت احرام میں آٹھ ذوالحج کو حج کے مناسک ادا کرنے کے لئے منیٰ کے میدان پہنچ جائے گا واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران ہی کیا تھا۔[۱]

البتہ حج قران کرنے والے پر قربانی فرض ہے اگر قربانی نہ پائے تو دس روزے رکھے۔ تین حج کے دنوں میں اور سات واپس گھر آ کر رکھے: كما في الاية. (البقرة: ٢/١٩٦)

۳۔ حج تمتع:

تمتع کا مطلب ''فائدہ اٹھانا'' ہے تمتع کا لفظ بھی حج قران پر بھی بایں معنی بولا جاتا ہے کہ دونوں ایک ہی سفر میں ادا ہو گئے البتہ تمتع کا خاص مطلب یہ ہے کہ حاجی عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور کہے ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ'' (اے اللہ میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں) پھر عمرہ سے فارغ ہو کر حجامت نہ کروائے اور احرام کھول دے پھر آٹھ ذوالحج کو حج کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائش گاہ سے دوبارہ احرام باندھے اور کہے ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ'' اور منیٰ کے میدان میں پہنچ جائے۔

نیز حج تمتع والے پر بھی قربانی فرض ہے اگر نہ کرے تو دس روزے ضروری ہیں تین وہاں اور سات واپس آ کر۔

میقات (احرام باندھنے کی جگہیں)

وہ مقامات جہاں پر احرام باندھا جاتا ہے وہ پانچ ہیں۔

ذوالحلیفة (اہل مدینہ کے لئے):

یہ ان تمام لوگوں کے احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کا مقام ہے جو اہل مدینہ سے ہوں یا جو بھی ذوالحلیفہ سے گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی مقام سے احرام باندھا تھا۔

ذات العرق (اہل عراق کے لئے):

یہ عراق، ایران اور وہاں سے ہر گزرنے والے کے لئے میقات ہے۔

---

[۱] مسلم، الحج: (۳۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جحفة (اہل شام کے لئے):

یہ عہد نبوی ﷺ میں یہود کی ایک بستی تھی اور ویران ہو گئی تھی کیونکہ نبی ﷺ کی دعا سے مدینہ کی وباء اس بستی میں منتقل ہو گئی تھی یہی وجہ ہے کہ آج بھی لوگ جو مصر، شام اور مغرب سے حج وعمرہ کرنے آتے ہیں وہ اس بستی کے بالمقابل ''رابغ'' جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔

قرن المنازل (اہل نجد کے لئے):

یہ نجد والوں اور اس مقام سے گزرنے والوں کے لئے میقات ہے آج کل اس کا نام ''السیل'' مشہور ہے۔

یلملم (اہل یمن کے لئے):

یہ پاکستان، بنگلہ دیش، چین اور ہندوستان وغیرہ کے رہنے والے یا جو اس مقام سے گزرتے ہیں ان کے لئے میقات ہے آج کل اس کا نیا نام ''السعدیہ'' ہے۔

احرام اور مباح چیزیں

1. احرام سے قبل سنت رسول کے مطابق غسل کریں۔[1]
2. تیل اور کنگھی کریں۔[2]
3. خوشبو مرد حضرات استعمال کر سکتے ہیں۔[3]
4. جو عورتیں حیض ونفاس کی حالت میں ہوں وہ بھی غسل کریں اور حالت احرام اختیار کریں۔
5. مرد حضرات کے لئے احرام کی دو صاف ستھری چادریں ہیں اگر سفید ہوں تو بہتر ہے اگر کنارے اور درمیان سے سلی ہوئی ہوں تب بھی درست ہے ایک چادر کو تہبند بنا لے اور دوسری چادر اوپر اوڑھ لے۔ سر اور چہرہ کھلا رکھے جوتا جیسا بھی ہو پہن لے البتہ ٹخنے ننگے ہوں پھر حج کی نیت کر کے اس کے مناسک ادا کرے۔

لیکن عورت معمول کے مطابق سادہ اور صاف ستھرے کپڑے پہنے گی۔ کسی رنگت کی کوئی پابندی نہیں پورے جسم پر بڑی اور موٹی سی چادر استعمال کرے نظر نیچی رکھیں غیر مردوں سے آمنا سامنا ہو تو گھونگٹ سے چہرے کا پردہ کرے۔ جیسا کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سفر حج پر تھیں جب آدمی قریب آتے تو ہم چادریں اپنے چہرے پر ڈال لیتیں اور جب گزر جاتے تو کپڑا اوپر کر لیتیں۔[4]

---

[1] ترمذی: (۲/۸۵) [2] بخاری، الحج: (۲۰۹)
[3] بخاری: (۲۰۸) و نسائی: (۲/۲۷۶) [4] ابوداؤد: (۲/۱۰٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت احرام میں ممنوع چیزیں

❶ محرم قمیص، جبہ، شلوار، پگڑی، ٹوپی، موزے نہیں پہن سکتا۔[۱]

❷ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا منع ہے۔[۲]

❸ دستانے استعمال کرنا جائز نہیں۔[۳]

❹ نکاح و منگنی کرنا بھی منع ہے۔[۴]

❺ ہر قسم کی مصیبت، جھگڑا اور بیوی سے شہوانی گفتگو یا بوس و کنار کرنا بھی جائز نہیں جیسا کہ سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر ۱۹۷ میں ہے محرم ہو یا غیر محرم حدود حرم میں شکار بھگانا، درخت یا گھاس کاٹنا منع ہے البتہ اذخر گھاس کاٹ سکتا ہے۔[۵]

❻ عورت کا برقع یا مخصوص عربی نقاب (جو چہرے پر باندھا جاتا ہے) استعمال کرنا منع ہے۔[۶]

عمرہ و حج کا مختصر طریقہ

عمرہ کا طریقہ:

عمرہ کے امور مسنونہ یہ ہیں:

① احرام باندھنا۔

② طواف کعبہ کرنا۔

③ مقام ابراہیم پر دو فرض ادا کرنا۔

④ آب زمزم پینا۔

⑤ حجر اسود کا دوبار استلام کرنا۔

⑥ صفاء مروہ کی سعی کرنا۔

⑦ حجامت کروانا۔ یہ تمام امور ادا کرنے سے عمرہ مکمل ہو جاتا ہے۔

---

[۱] بخاری، الحج: (۲۰۹) [۲] بخاری، الحج: (۲۰۹)

[۳] بخاری، الحج: (۲۰۹) [۴] مسلم: (۴۵۳)

[۵] بخاری، الحج: (۲۴۷) [۶] بخاری، الحج: (۲۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کا طریقہ

حج کا پہلا دن......۸ ذوالحجہ:

❶ ہر انسان اپنی نیت کے اعتبار سے ہوگا یعنی تمتع والا ہے تو اپنی رہائش سے احرام باندھ لے اور اگر حج افراد یا حج قران کرنے والا ہے تو اپنے سابقہ احرام کو قائم رکھے گا۔

❷ حالت احرام میں مکہ سے منیٰ روانگی۔

❸ پانچ نمازیں وقت پر اور قصر کر کے ادا کرنا۔ [ظہر، عصر مغرب وعشاء فجر]

❹ رات منیٰ میں گزارنا۔

❺ کثرت سے تلبیہ اور ذکر کرنا۔

حج کا دوسرا دن......۹ ذوالحجہ:

❶ طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانگی۔

❷ خطبہ کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے قصر سے ادا کرنا۔

❸ وقوف عرفات۔

❹ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانگی۔

❺ مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع کر کے قصر سے ادا کرنا۔

❻ رات مزدلفہ میں سو کر گزارنا۔

❼ کثرت سے تلبیہ کہنا۔

حج کا تیسرا دن......۱۰ ذوالحجہ:

❶ مزدلفہ میں نماز فجر کی ادائیگی۔

❷ مشعر حرام کے نزدیک دعا کرنا۔

❸ طلوع آفتاب سے پہلے پہلے جمرہ عقبہ کی طرف روانگی۔

❹ جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔

❺ قربانی کرنا۔

❻ حجامت بنوانا۔

❼ طواف زیارت کرنا۔

❽ رات منیٰ میں قیام کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کا چوتھا دن......۱۱ ذوالحجہ:

❶ زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرنا۔

❷ طواف زیارت نہیں کیا تو آج کرلیں۔

❸ رات منیٰ میں قیام کرنا۔

❹ کثرتِ ذکر وفکر۔

حج کا پانچواں دن......۱۲ ذوالحجہ:

❶ زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرنا۔

❷ طواف زیارت نہیں کیا تو آج کرلیں۔

❸ مکہ مکرمہ آنے کی اجازت ہے لیکن ٹھہرنا افضل ہے۔

حج کا چھٹا دن......۱۳ ذوالحجہ:

❶ زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرنا۔

❷ مکہ واپس آنا۔

❸ اگر طواف زیارت نہیں کیا تو آج مغرب سے پہلے پہلے ادا کرلیں۔

یہ تھا حج کا مختصر طریقہ مزید تفصیلات کے لئے علماء کی اس موضوع پر کتب کی طرف رجوع کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات (برائے خواتین)

س ⇐ اگر ایک عورت کے پاس محرم نہیں ہے اور وہ حج کرنا چاہتی ہے (استطاعت بھی رکھتی ہے) تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ صحیح مسلک یہ ہے کہ شوہر یا مردوں میں سے کسی محرم شخص کے بغیر اس کے لئے سفر حج جائز نہیں ہے اگرچہ ثقہ عورتیں اور قابل اعتماد غیر محارم اس کے ساتھ ہوں۔ ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ اگر شوہر یا مرد محرم اس کے ساتھ نہیں تو یہ مجبوری ہے ایسی حالت کے مفقود ہونے کے سبب اس پر حج فرض نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ﴾ [آل عمران: ۹۷/۳]

''اور اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں (یعنی صاحب استطاعت ہوں) اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے''۔

س ⇐ ایک نیک خاتون ایک مرد صالح اور اس کی بیوی کے ہمراہ حج کے لئے نکل سکتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ بغیر محرم کے حج کرے حتیٰ کہ وہ امانت دار مرد اور عورتوں کے ساتھ بھی حج نہیں کر سکتی کیوں کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا ''لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ'' (یعنی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے)۔ تو ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے اور میں فلاں فلاں غزوہ میں نامزد کیا جا چکا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا ''اِنْطَلِقْ وَ حَجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ'' (تم جاؤ اور اپنی عورت کے ساتھ حج کرو) نبی ﷺ نے اس سے یہ استفسار نہ کیا کہ وہ مامون و محفوظ تھی یا نہیں اور کیا اس کے ہمراہ امانت دار عورتیں اور مرد تھے یا نہ تھے حالانکہ موقع و مناسبت اس امر کی متقاضی تھی (کہ اس سے تفصیل معلوم کرتے) اور خاص کر جب کہ وہ ایک غزوہ کے لئے نامزد ہو چکا تھا۔ باوجود اس کے آپ ﷺ نے لڑائی میں شرکت چھوڑ کر اسے اپنی بیوی کے ساتھ نکلنے کا حکم فرمایا'' اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ جب عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا حتیٰ کہ اگر وہ مر جائے تو اس کے مال متروکہ سے اس کی جانب سے حج نہ کرے کیونکہ وہ حج پر قادر نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے حج مستطیع پر فرض کیا ہے''۔[1]

س ⇐ اگر کسی عورت نے بغیر محرم کے حج کر لیا ہے تو کیا اس کا حج ہو گیا کہ نہیں؟

---

[1] فتاوى الحج للشيخ ابن عثيمين : (ص ٤٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇦ شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حج صحیح ہے مگر وہ بلا محرم سفر کرنے کے سبب گنہگار سمجھی جائے گی کیونکہ محرم کے ساتھ سفر ضروری ہونے کی دلیلیں وارد ہیں عورت پر لازم ہے کہ اس سے اللہ کے حضور توبہ کرے۔[1]

س ⇦ کیا طواف میں رمل کرنا مردوں کے ساتھ خاص ہے یا مرد و زن (عورت) دونوں کے لئے عام ہے؟

ج ⇦ شیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رمل مردوں کے لئے خاص ہے عورتوں کے حق میں رمل مسنون نہیں ہے اور نہ تیز دوڑنا[2] (صفا و مروہ کی سعی میں دو سبز نشانات کے درمیان' مترجم)

س ⇦ کیا عورت کے لئے مناسک حج ادا کرنے کے لئے مخصوص لباس ہے اور کیا وہ چہرہ وغیرہ کا پردہ کرے گی؟۔

ج ⇦ عورت کے لئے حج میں پہننے کے لئے کوئی مخصوص کپڑا نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح کے کپڑے پہننے کی پہلے سے اس کی عادت ہے ویسے ہی ساتر (بدن کو ڈھانپنے والے) کپڑے پہنے گی جن میں زینت اور مردوں سے مشابہت نہ ہو۔

البتہ احرام والی عورت کو برقع اور نقاب پہننے سے جو خاص چہرہ کے لئے سلایا بنایا گیا ہو اور دستانے پہننے سے جو خاص طور پر دونوں ہتھیلیوں کے لئے بنے یا پہنے جاتے ہیں منع کیا گیا ہے لیکن واجب ہے کہ وہ اپنے چہرے کو بغیر برقع اور نقاب کے اور ہتھیلیوں کو بغیر دستانے کے ڈھکے کیوں کہ یہ دونوں پردہ ہیں جن کا چھپانا واجب ہے اور عورت کو حالت احرام میں ان دونوں کو ڈھانپنے کے مطلق منع نہیں کیا گیا بلکہ صرف برقع و نقاب اور دستانوں سے ڈھانپنے سے منع کیا گیا ہے۔[3]

س ⇦ حائضہ اور نفاس والی عورت کے حج کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ حیض، حج سے مانع نہیں ہے اور جو عورت حالت حیض میں احرام باندھے اس کو تمام اعمال حج ادا کرنے چاہئیں، البتہ حیض ختم ہونے اور غسل کرنے تک بیت اللہ کے طواف سے رکی رہے گی (جب پاک ہو گی تو طواف کر لے گی) یہی حکم نفاس والی عورتوں کا ہے پس جب وہ ارکان حج ادا کر لے تو اس کا حج صحیح ہے۔[4]

س ⇦ کیا کسی مالدار عورت یا مرد کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ حالت استطاعت میں فوت ہو چکے ہوں؟۔

ج ⇦ اس کے مال (متروکہ) سے حج کرنا واجب ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ جو حج بدل کر رہا ہے وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔[5]

---

[1] فتاوی المرأة، جمع المسند : (ص ۷۴۷) [2] الفتاوی المکیة للشیخ ابن عثیمین : (ص ۹)
[3] کتاب المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزن : (۳/۱۷۲-۱۷۷)
[4] فتاوی الجنة الدائمه : (۱۱/۱۷۲) فتوی نمبر : (۶۸۷)
[5] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم : (۵/۱۹۲-۱۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س ⇐ کیا ادائیگی حج کے لئے عورت حیض (ماہواری) کو روکنے یا مؤخر کرنے والی گولیاں استعمال کر سکتی ہیں۔

ج ⇐ سعودی عرب کی افتاء کمیٹی نے اس کے متعلق ایک فتوی جاری کیا ہے کہ عورت کے لئے حج کے وقت ماہواری کے خوف سے مانع حیض گولیوں کا استعمال جائز ہے لیکن ان کا استعمال طبیب (ڈاکٹر) اسپیشلسٹ کے مشورے کے بعد کرنا چاہئے جب ڈاکٹر ان گولیوں کو عورت کی صحت وسلامتی کے لئے نقصان دہ نہ بتائے تو کوئی حرج نہیں اسی طرح رمضان میں جب عورت عام لوگوں کے ساتھ روزے رکھنا پسند کرتی ہو تو اس کے لئے گولیاں[1] استعمال کرنی جائز ہیں۔[2]

س ⇐ کیا دھونے کی غرض سے احرام کا لباس تبدیل کیا جا سکتا ہے؟

ج ⇐ احرام کا لباس دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ اسے تبدیل کر کے نیا یا دھلا ہوا احرام باندھنے میں کوئی حرج ہے۔[3]

---

[1] مجلة البحوث الاسلاميه : (٦/٢٥٤)

[2] ڈاکٹر حضرات جو مرضی کہیں درحقیقت حیض روکنے والی گولیاں عورتوں کے لئے انتہائی مضر ہیں' نیز جب اللہ تعالیٰ نے حل نکالا ہے تو فطرت سے جنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ (عبدالسمیع عاصم)

[3] فتاویٰ برائے خواتین الشیخ ابن باز" : (ص ١٥٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

الصّوم

روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ

روزہ ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے عربی میں اس کو صوم کہتے ہیں جس کے لفظی معنی رکنے کے ہیں قرآن مجید میں بعض جگہ صبر کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جس کے معنی ضبط نفس ثابت قدمی اور استقلال کے ہیں ان معنوں سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی زبان میں روزہ کا مفہوم نفسانی ہوا و ہوس اور بہیمی خواہشوں سے اپنے آپ کو روکنے اور حرص و ہوا کے ڈگمگا دینے والے موقعوں میں اپنے آپ کو ضابط اور ثابت قدم رکھنے کا نام ہے روزانہ استعمال میں عام طور ہر نفسانی خواہشوں اور انسانی حرص و ہوا کا مظہر تین چیزیں ہیں یعنی کھانا' پینا اور عورت و مرد کے جنسی تعلقات انہیں سے ایک مدت معینہ تک رکے رہنے کا نام شرعاً روزہ ہے لیکن دراصل ان ظاہری خواہشوں کے ساتھ باطنی خواہشوں اور برائیوں سے دل اور زبان کا محفوظ رکھنا بھی روزہ کی حقیقت میں داخل ہے۔

روزے کی مذہبی تاریخ:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ [البقرة: ۲/۱۸۳]

''اے ایمان والو! روزہ تم پر اسی طرح فرض ہوا جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تا کہ تم پرہیز گار بنو''۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ روزہ اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسلام سے پہلے بھی وہ کل مذاہب کے مجموعہ احکام کا ایک جزو رہا ہے۔

یورپ کا محقق ماسٹنگ لکھتا ہے۔

''ہم بمشکل کسی ایسے مذہب کا نام لے سکتے ہیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو گویا روزہ ایک مذہبی رسم کی حیثیت سے ہر جگہ موجود ہے''[1]

یہودیوں میں بھی روزہ فریضہ الٰہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس دن بھوکے پیاسے گزارے[2]

یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تورات میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔[3]

---

[1] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: (۱۰/۱۹۳) طبع: (۱۹۴) [2] خروج (ص ۳۴۔ ۳۸)

[3] تورات، سفر الاحبار: (۱۶۔ ۲۹۔ ۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی مذہب میں بھی روزوں کا سلسلہ موجود تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن تک جنگل میں روزہ رکھا۔[1]

حضرت یحییٰ جو حضرت عیسیٰ کے گویا پیشرو تھے وہ بھی روزے رکھتے تھے اور ان کی امت بھی روزہ دار تھی۔[2]

اور اہل عرب بھی اسلام سے پہلے روزہ سے کچھ نہ کچھ مانوس تھے مکہ کے قریش جاہلیت کے دنوں میں عاشورہ (یعنی دسویں محرم کو) اس لئے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا۔[3]
مدینہ میں یہود اپنا عاشورہ الگ مناتے تھے۔[4] یعنی وہ بھی اپنے ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔

ان تمام ادلۃ سے ثابت ہوا کہ قرآن کی آیت:
﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾
''تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا''۔
کس قدر تاریخی صداقت پر مبنی ہے۔

نیز جس طرح نماز زکوۃ اور حج اسلام کے ارکان ہیں اسی طرح روزہ بھی ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے اللہ تعالیٰ اس کی فرضیت اور مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ [البقرة : ۲/ ۱۸۳]

''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ''۔

تمام عبادات ظاہر ہیں مثلاً نماز' زکوۃ' حج' وغیرہ جن کو ہر کوئی دیکھتا ہے جس میں ریا ونمود کا شک ہو سکتا ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا کاری اور نمود ونمائش کو کوئی دخل نہیں اور یہ ایسی عبادت ہے جو محض خوف خدا اور اس کی محبت اور عظمت کے خیال سے بجالائی جاتی ہے اسی لئے تو اس کا اجر اللہ نے مقرر نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''روزہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (یعنی اس کا ثواب قیامت کے دن روزہ دار کے روبرو میں ہی دوں گا اس کا ثواب کاتبین نہیں لکھ سکتے) دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے اپنی

---

[1] متی : (۴-۲) [2] مرقس : (۲-۱۸)
[3] مسند ابن حنبل : (۶/ ۲۴۴) [4] بخاری، الصوم : (۱/ ۵۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لذت میرے لئے چھوڑتا ہے اور اپنی بیوی کو میرے لئے چھوڑتا ہے (کہ اس سے خواہش پوری نہیں کرتا اس لئے اس کو میں ہی اجر دوں گا)''۔[1]

اور یہی روزہ انسان کی نجات کا سبب ہوگا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلعہ ہے دوزخ سے بچانے کے لئے''۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے روزوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا جو شخص حالت ایمان میں حصول ثواب کی خاطر ریا کاری اور دکھلاوے کے بغیر رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[3]

وجوب نیت:

فرض روزوں کے لئے طلوع فجر سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔[4]

نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان (جیسا کہ نماز کے شروع میں مفصل بحث گزر چکی ہے) اس لئے روزہ رکھنے کی نیت کے کوئی بھی الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں لہٰذا ''وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ ...... '' کے الفاظ خود ساختہ اور بے اصل ہیں''۔

سحری وافطاری:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً)).[5]

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)).[6]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں''۔

سحری کا وقت:

صبح سحری کے لئے بیدار ہو جانے کے بعد صبح صادق کے خوب نمایاں ہو جانے تک سحری کا وقت

---

[1] بخاری، الصوم: (۱۹۰٤) مسلم، الصیام: (۱۱۵۱)

[2] صحیح الترغیب و الترھیب، الصوم: (۱/۵۷۸) رقم: (۹۸۰) ومسند احمد: (۲/٤۰۲)

[3] صحیح بخاری، الصوم: (۱۹۰۱) [4] سنن ابی داؤد، الصوم: (۲٤۵٤)

[5] بخاری، الصوم: (۱۹۲۳) مسلم: (۱۰۹۵)

[6] صحیح الترغیب، الصوم: (۱۰٦٦) و ابن حبان: (۳٤٦۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة: ۲/ ۱۸۷]

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ دھاگے (رات کی سیاہ دھاری) سے ظاہر ہو جائے''۔

تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دونوں کو تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا لیکن مجھ پر ان کے رنگ واضح نہ ہوئے۔

جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے تو رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی (صبح صادق) مراد ہے۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہٰذا تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو''۔[2]

سحری میں تاخیر اور افطاری جلد کرنا مستحب ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا بِتَعْجِيْلِ فِطْرِنَا وَ تَأْخِيْرِ سَحُوْرِنَا)).[3]

''بلاشبہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے''۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے میں نے دریافت کیا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔[4]

بعض حضرات سحری بہت جلد کر لیتے ہیں اور پھر نماز سے قبل سو جاتے ہیں جو کہ طبی اور شرعی دونوں لحاظ سے درست نہیں ہے اور سنت کے خلاف ہے۔

جلد افطار کرنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگ روزہ افطار کرنے میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے دین ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ

---

[1] بخاری، الصوم: (۱۹۱۶) مسلم، الصیام: (۱۰۹۰)

[2] بخاری، الاذان: (۶۲۲) مسلم، الصیام: (۱۰۹۲)

[3] سلسلة الاحاديث الصحيحه: (۴/ ۳۷۶) للالبانی۔ [4] صحيح بخاری، الصوم: (۱۹۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں''۔[1]

جلدی سے مراد یہ نہیں کہ غروب آفتاب سے قبل افطار کر لیا جائے بلکہ افطار کا وقت یہ ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے تو فوراً افطاری کر لی جائے اذان وغیرہ کا انتظار کرنا شرط نہیں بلکہ افطاری کے لئے غروب آفتاب شرط ہے اور اسی میں بھلائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ))۔[2]

''لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے''۔

اگر کسی سبب سے روزہ قبل از غروب آفتاب افطار کر لیا تو......؟:

ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ یہ علم ہونے کے بعد کہ میں نے وقت سے قبل روزہ افطار کر لیا ہے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائے۔ اس کا روزہ مکمل ہے اور اس پر کوئی قضا نہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جب کوئی بھول جائے اور کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے''۔[3]

افطاری کے وقت کی دعا:

① روزہ افطار کرتے وقت نبی ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ))۔[4]

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر افطار کیا''۔

اس دعا میں یہ الفاظ ......''وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ......'' کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں:

② حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے ''ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ'' (کہ پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا)۔[5]

③ روزہ افطار کرتے وقت جو دعا کی جائے رد نہیں ہوتی۔[6]

④ تازہ کھجوروں' چھواروں اور پانی سے اور ستو وغیرہ سے روزہ کھولنا افضل ہے۔[7]

---

۱ صحیح ابی داؤد للالبانی، الصوم : (۲۰۶۳) ۲ صحیح بخاری، الصوم : (۱۹۵۷) ومسلم : (۱۰۹۸)

۳ صحیح بخاری الصوم : (۱۹۳۳) مسلم : (۱۱۵۵)

٤ ابوداؤد، الصیام : (۲۳۵۸) البانی نے شواہد کی بنا پر قوی کہا ہے۔ مشکوۃ للالبانی : (۱۹۹۳)

٥ صحیح ابی داؤد للالبانی، الصیام : (۲۰٦٦)

٦ ترمذی، الدعوات : (۳۵۹۸) حسن عبدالشیخ عبدالرزاق مهدی.

۷ صحیح ابی داؤد للالبانی، الصیام : (۲۰٦٥) بخاری : (۱۹۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ توڑنے والی اشیاء:

① جان بوجھ کر کھانے' پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[1]

② جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ واستغفار لازم آتا ہے۔[2]

③ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[3]

④ اگر کوئی بھول کر ہم بستری کر بیٹھے (تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن) اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔[4]

⑤ حیض اور نفاس شروع ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء لازم آجائے گی۔[5]

⑥ ٹیکہ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر وہ غذا کے طور پر استعمال نہ ہو شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں رگ' عضلات اور جوڑ میں ٹیکہ لگانے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ مریض کو ایسے ٹیکے اثر انداز ہوں گے جو کھانے پینے سے مستغنی کر دیں[6]۔[7]

⑦ نکسیر آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔[8]

⑧ ٹیسٹ وغیرہ کے لئے خون نکال کر دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کما قال ابن باز۔[9]

⑨ آنکھوں یا کانوں میں قطرے وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ابن بازؒ فرماتے ہیں اس مسئلہ میں اختلاف ہے البتہ صحیح یہ ہے کہ مطلق طور پر (آنکھوں میں ڈالنے والے) قطروں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[10]

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

① روزہ کی حالت میں مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ مسواک تر ہو یا خشک۔[11]

② ٹوتھ پیسٹ وغیرہ بھی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ حلق سے نہ اترے۔

③ ہنڈیا کا ذائقہ وغیرہ چکھنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ اگر چکھنے کے بعد فوراً تھوک دیا جائے اور حلق سے نہ اترے۔[12]

---

[1] المغني لابن قدامه: (۳۵۰/۴) [2] صحیح ابی داؤد للالبانی، الصوم: (۲۰۹۶)

[3] صحیح ابی داؤد للالبانی، الصوم: (۲۰۸۴) [4] صحیح، الصوم، قبل از: (۱۹۳۳)

[5] فتاوی اللجنة الدائمة: (۱۵۵/۱۰) [6] فتاوی الصیام: (ص/۲۰)

[7] انجکشن لگوانا درست نہیں' البتہ اگر تکلیف زیادہ ہے تو روزہ توڑ دے اور اگر بیماری معمولی ہے تو افطار تک انتظار کرے۔ [عبدالسمیع عاصم] [8] فتاوی الجنة الدائمه: (۲۶۳/۱۰) [9] مجموعه الفتاوی لا بن باز: (۲۷۴/۱۰)

[10] فتاوی اسلامیه: (۱۲۹/۲) [11] بخاری قبل الحدیث: (۱۹۳۰) الصوم.

[12] بخاری، قبل الحدیث: (۱۹۳۰) الصوم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ تھوک نگلنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔[1]

⑤ اگر حلق وغیرہ میں مکھی چلی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔[2]

⑥ ناک وغیرہ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے۔[3]

⑦ دوران روزہ مہندی لگانے (میک اپ وغیرہ) کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[4]

⑧ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ وہ ضبط نفس رکھتا ہو روزہ میں شرمگاہ کے علاوہ باقی حلال ہے۔[5]

⑨ سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[6]

⑩ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[7]

⑪ عام غسل کرنے اور غسل جنابت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[8]

⑫ حالت جنابت میں کسی عذر کی بناء پر روزہ رکھا جا سکتا ہے اور کھانا پکایا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔[9]

⑬ خوشبو لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[10]

⑭ روزہ کی حالت میں تیل لگایا جا سکتا ہے اور کنگھی وغیرہ کرنا ناقص صوم نہیں۔[11]

⑮ دوران روزہ ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنا درست ہے البتہ مبالغہ کرنا منع ہے۔[12]

---

[1] بخاری قبل الحدیث : (۱۹۳۰) الصوم [2] بخاری قبل الحدیث : (۱۹۳۳)

[3] بخاری، الصوم، بعد الحدیث : (۱۹۳٤)

[4] مجموع الفتاوی لابن باز : (۳٤۹/۱) فتاوی اسلامیه : (۱۲۷/۲) لابن عثیمین.

[5] بخاری، الصوم قبل الحدیث : (۱۹۲۷) صحیح ابی داؤد للالبانی : (۲۰۸۸)

[6] صحیح ابن ماجه للالبانی، الصیام : (۱۳٦۰) [7] بخاری، الصوم : (۱۹۳۸)

[8] صحیح ابی داؤد للالبانی، الصیام : (۲۰۷۲) [9] بخاری، الصوم : (۱۹۲٦) مسلم : (۱۱۰۹)

[10] مجموع الفتاوی : (۲٤۱/۲۵) [11] بخاری، قبل الحدیث : (۱۹۳۰) الصوم.

[12] فقه السنه : (٤۰٦/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز تراویح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے جس نے حالت ایمان میں اور اجر و ثواب کی غرض سے قیام رمضان کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے''۔[1]

اس حدیث میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے اور اس کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے۔[2]

تعداد تراویح:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے رمضان میں تین راتیں باجماعت نماز پڑھائی اور چوتھے دن اس اندیشہ سے باجماعت نماز نہ پڑھائی کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے۔[3]

② اس نماز تراویح میں خواتین بھی شرکت کیا کرتی تھیں۔[4]

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رمضان اور غیر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (رات کی نماز یعنی تراویح و تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔[5]

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔[6]

⑤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جدا جدا ہی نماز لیل اور تراویح پڑھتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام کو ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔[7]

⑥ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کرائیں چنانچہ امام ایک رکعت میں مئین سورتوں (جن کی آیات

---

[1] بخاری، صلاۃ التراویح : (۲۰۰۹) مسلم : (۷۵۹) [2] شرح مسلم للنووی : (۲۹۸/۳)

[3] بخاری، الجمعۃ : (۱۱۲۹) مسلم : (۷۶۱) و مؤطا : (۱۱۳/۱)

[4] صحیح جامع ترمذی، الصوم : (۶۴٦) [5] بخاری، الجمۃ : (۱۱٤۷، مسلم : (۷۳۸)

[6] مسلم، صلاۃ المسافرین و قصرھا : (۷۳٦) بخاری : (٦۲٦) مؤطا : (۲٦٤)

[7] بخاری، صلاۃ التراویح : (۲۰۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سو سے زیادہ ہیں) میں سے کوئی ایک سورت تلاوت کرتا کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے اور ہم صبح صادق کے آغاز میں کہیں واپس لوٹتے تھے۔[1]

ابن حجر ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز تراویح بیس رکعات ادا کی تھیں اور اس ضمن میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ شدید قسم کی ضعیف ہے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ))[3]

''رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت نماز اور وتر پڑھا کرتے تھے''۔[4]

---

[1] صحيح، هداية الرواة : (٢/ ٧٩) مؤطا امام مالك : (٩٢) البتہ ائمہ اربعہ کا اس میں اختلاف ہے۔

[2] الموسوعة الفقهية : (٢٧/ ١٤٢۔ ١٤٥) [3] ابن ابی شیبة : (٢/ ٣٩٣) بیهقی : (٢/ ٤٩٦)

[4] ابن ابی شیبة : (٢/ ٣٩٣) بیهقی : (٢/ ٤٩٦) ابن عدی : (١/ ٢٤١) عبد بن حميد : (٦٥٣) طبرانی کبیر : (١٢١٠٢) طبرانی أوسط : (٨٩٨) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ فتح الباری : (٤/ ٢٥٤) امام زیلعیؒ نے ضعیف کہا ہے۔ نصب الراية : (٢/ ١٥٣) امام سیوطی نے انتہائی ضعیف اور نا قابل حجت کہا ہے۔ الحاوی الفتاوی : (١/ ٤٣٧) عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ نے ضعیف کہا ہے۔ تحفة الأحوذی : (٣/ ٣، ٦) شیخ محمد صبحی حسن حلاق نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ التعليق على السيل الجرار : (١/ ٦٦٣) اس حدیث کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان راوی ہے جسے امام احمد، امام ابن معین، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی رحمہم اللہ اجمعین اور دیگر علماء کرام نے ضعیف کہا ہے۔ سبل السلام : (٢/ ٥٣٢) التاريخ الكبير : (١/ ٣١٠) الجرح والتعديل : (٢/ ١١٥) ميزان الاعتدال : (٤٧٣١) تقريب التهذيب : (١/ ٣٩)

نیز یاد رہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے۔ [عبدالسمیع عاصم]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف

① ایک خاص کیفیت سے کسی شخص کا خود کو مسجد میں روک لینا اعتکاف ہے۔[1]

② رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اس پر مداومت اختیار فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتیں''۔[2]

③ اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے البتہ افضل ضرور ہے۔[3]

④ اعتکاف صرف مسجد میں ہی درست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾ [البقرة: ۲/۱۸۷]

''اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو''۔[4]

اعتکاف کرنے والا معتکف میں کب داخل ہو......؟

بیس (۲۰) رمضان المبارک کی شام کو اعتکاف کرنے والا مسجد میں پہنچ جائے اور اگلے روز صبح فجر کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے جمہور ائمہ اسی کے قائل ہیں دیکھیں۔[5]

''نبی ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا فرما کر اپنی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے''۔[6]

معتکف کے لئے ضروری باتیں:

① سخت حاجت کے بغیر اپنی اعتکاف کی جگہ سے اٹھ کر باہر نہ جائے۔[7]

② اعتکاف جتنے دن چاہے بیٹھ سکتا ہے مدت کوئی متعین نہیں۔[8]

③ اعتکاف کرنے والا اعتکاف کی جگہ پر بستر یا چارپائی بھی رکھ سکتا ہے۔[9]

---

[1] سبل السلام: (۲/۹۰۹) [2] بخاری، الاعتکاف: (۲۰۲۷) مسلم: (۱۱۷۲)

[3] تفسیر القرآن، اللباب فی علوم الکتاب: (۳/۳۱۹) [4] صحیح ابی داؤد للالبانی، الصوم: (۲۱۵٤)

[5] تحفة الأحوذی: (۳/۵۸٤) فیض القدیر: (۵/۹۷) فتح الباری: (٤/۳۲۳)

[6] ترمذی، الصوم: (۷۹۱) بخاری: (۲۰٤۳) مسلم: (۱۱۷۲) [7] بخاری، الاعتکاف: (۲۰۲۹) مسلم: (۲۹۷) [8] السیل الجرار: (۲/۱۳٦) [9] نیل الأوطار: (۳/۲۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ معتکف کے لئے ضروری ہے کہ نفل و نوافل اور عبادت و تلاوت میں مشغول رہے اور عبث و فضول گفتگو نہ کرے کیونکہ یہ مومن کی شان نہیں ہے۔[1]

⑤ کسی ضرورت کے پیش نظر بیوی معتکف کے پاس جا سکتی ہے۔[2]

⑥ مستحاضہ عورت اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔[3]

⑦ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہیں کر سکتی ہے۔[4]

⑧ عورت ایام ماہواری میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔[5]

⑨ اعتکاف میں عورت سے ہمبستری کرنا حرام ہے اور اعتکاف کو ایسا عمل فاسد کر دیتا ہے۔[6]

کیا عورت گھر میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اعتکاف کرتیں''۔[7]

عورت گھر میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی (جیسا کہ آج کل عام ہے) کیونکہ اعتکاف کی شرعی تعریف یہ ہے:

''کسی مخصوص شخص کا خاص صفت کے ساتھ مسجد میں عبادت کی غرض سے ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے''۔[8]

ہر حکم جو مردوں کے لئے ثابت ہو وہی حکم عورتوں کے لئے بھی ثابت ہوتا ہے الا یہ کہ عورتوں کے لئے الگ حکم آ جائے جب اعتکاف مسجد کے ساتھ خاص ہے اور مسجد میں ٹھہرنا اس کا رکن ہے تو پھر بغیر دلیل کے عورت سے یہ خصوصیت اور نسبت کیسے ساقط ہو گی نیز سید سابق مصریؒ بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ عورت بھی مسجد میں ہی اعتکاف کرے گی۔[9]

جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور اپنی بیویوں کو بھی مسجد میں اعتکاف کی اجازت دی تو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتیں مسجد نبوی میں اعتکاف کیا کرتی تھیں لہٰذا عورت قطعی طور پر گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی امام ابو حنیفہؒ سے بھی گھر میں عورت کا اعتکاف کرنا جائز منقول نہیں ہے۔[10]

تو عورت کے لئے ضروری ہے کہ اگر عورت سمجھتی ہے کہ وہ مسجد میں محفوظ و مامون ہے تو خاوند کی اجازت سے مسجد میں اعتکاف کر لے ورنہ ترک کر دے کیونکہ ایسی صورت میں وہ مکلف نہیں ہے۔

---

[1] صحیح ترمذی للالبانی: (۱۸۸٦) [2] بخاری، الاعتکاف: (۲۰۲۹) مسلم: (۲۹۷)
[3] بخاری، الاعتکاف: (۲۰۳۷) [4] المغنی لابن قدامہ: (۴۸۵/۴) [5] المغنی لابن قدامہ: (۴۸۷/۴)
[6] تفسیر ابن کثیر: (۴۵۹/۱) [7] بخاری، الاعتکاف: (۲۰۲٦)
[8] شرح مسلم للنوویؒ: (٦٦/۸) فتاویٰ عالمگیری: (۲۱۱/۱) [9] فقہ السنہ: (۴۱۸/۱)
[10] کتاب بدائع الصنائع از کاسانی حنفی: (۱۱۱/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات (برائے خواتین)

س ⇐ ایک لڑکی کی عمر چودہ سال ہے اور اس کو ماہواری آ گئی لیکن ناواقفیت کے سبب اس نے اس سال کے روزے نہ رکھے اس کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ اگر کسی کو چودہ سال کی عمر میں حیض آیا اور اس نے نہ جانا کہ یہ بلوغ کی علامت ہے اس پر اس سال کا روزہ چھوڑنے کے سبب کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ جاہلہ تھی اور جاہل پر کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جب اس نے جان لیا کہ اس پر روزہ واجب ہے تو وہ ماہ رمضان جو حیض شروع ہو جانے کے بعد اس پر گزرا ہے اس کے روزوں کی قضا میں جلدی کرنا واجب ہے کیونکہ جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس پر روزہ واجب ہو جاتا ہے عورت کا بلوغ چار چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے پائے جانے سے ثابت ہوتا ہے:

① عمر کے پندرہ سال مکمل ہو جائیں۔

② زیر ناف بال نکل آئیں۔

③ انزال منی ہو (احتلام ہو)۔

④ حیض شروع ہو جائے۔

جب مذکورہ چار صورتوں میں سے کوئی ایک بھی پائی جائے تو عورت بالغہ ہے اور شرعی احکام کی مکلف ہے جس طرح بڑی عمر کی عورت مکلف ہے [1]

س ⇐ جب عورت فجر کے فوراً بعد حیض سے پاک ہو جائے تو کیا وہ اس دن کا روزہ رکھے گی؟ اور یہ روزہ صحیح ہو گا یا اس کی قضا دے گی؟

ج ⇐ جب عورت طلوع فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن روزہ رکھنے کے سلسلہ میں علماء کے دو اقوال ہیں۔

① یہ ہے کہ عورت کو اس دن کے بقیہ حصہ (دن بھر) کھانے پینے سے رکنا لازم ہے لیکن اس دن کا روزہ صحیح نہ ہو گا بلکہ اس پر قضا واجب ہو گی یہی امام احمدؒ کے مذہب کا مشہور قول ہے۔

② یہ ہے کہ اس کو اس دن کے بقیہ حصے میں رو کے رکھنا لازم نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ صحیح نہ ہو گا اس لئے کہ وہ دن کے اول حصہ میں حائضہ تھی اور حائضہ پر روزہ نہیں ہے اور جب روزہ صحیح نہ ہوا تو امساک کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی یہ دن اس کے لئے قابل احترام ہے کیونکہ دن کے اول حصے میں وہ افطار کے لئے

---

[1] فتاوی نور علی الدرب للشیخ ابن عثیمین ص : (٦٥-٦٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مامور ہے بلکہ دن کے اول حصہ میں روزہ رکھنا اس کے لئے حرام ہے اور شرعی روزہ جیسا کہ ہم تمام لوگ جانتے ہیں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مفطرات سے اللہ عزوجل کی عبادت کی نیت سے رکے رہنے کا نام ہے اور اسی قول کو ہم امساک ضروری ہونے کے مقابلہ (قول اول کے مقابلہ) میں راجح سمجھتے ہیں بہر حال دونوں قول پر عورت کے ذمہ اس دن کی قضا لازم ہوگی۔[1]

س ⇦ ایک عورت نے روزہ رکھا اور سورج ڈوبنے کے وقت اور اذان سے کچھ ہی پہلے اس کو حیض آ گیا کیا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا؟

ج ⇦ سورج ڈوبنے سے قبل جب عورت کو حیض آ جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا اور وہ اس کی قضا کرے گی اور اگر سورج ڈوبنے کے بعد آئے تو روزہ صحیح ہے اور اس پر قضا نہیں ہے۔[2]

س ⇦ کیا حائضہ اور نفاس والی عورتیں رمضان کے دنوں میں کھا پی سکتی ہیں؟

ج ⇦ ہاں رمضان میں دن کے اوقات میں کھا پی سکتی ہیں لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اگر کوئی بچہ گھر میں ہو تو چھپا کر کھائیں پئیں کیونکہ اس سے ان کو اشکال اور تردد پیدا ہوگا۔[3]

س ⇦ حائضہ اور نفساء (عورتوں) کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ حائضہ اور نفاس والی عورتوں کے روزہ کے متعلق الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں کہ ان پر روزہ حرام ہے اور ان پر روزوں کی قضاء دیگر ایام میں واجب ہے جیسا کہ صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا:

((كُنَّا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ)).

''یعنی ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا تھا''۔

ایسا انہوں نے تب فرمایا جب ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ حائضہ عورت روزہ کی قضا کیوں کرتی ہے اور نماز کی قضا کیوں نہیں؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ معاملہ توقیفی امور سے تعلق رکھتا ہے جن میں واضح نص (دلیل) کی پیروی کی جاتی ہے''۔[4]

س ⇦ دودھ پلانے والی عورت جب رمضان میں افطار کرے تو اس پر کیا لازم ہے؟ کیا وہ ایسا کر سکتی ہے اور قضا ہوگی؟

---

[1] سوالاً عن احکام الحیض للشیخ ابن عثیمین ص : (۹-۱۰)

[2] فتاوىٰ اللجنة الدائمه : (۱۰/۱۵۵) فتوى نمبر : (۱۰۳۴۳)

[3] ۵۲ سوالاً عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين ص : (۱۳)

[4] التنبيهات للفوزان ص : (۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇐ حمل اور رضاعت کی مشقت کے سبب عورت کو تاخیر سے روزوں کی قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب استطاعت ہو فوراً قضا کرے۔ کیونکہ وہ مریض کے حکم میں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ۲/ ۱۸۵]

''اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے''۔

اس عورت پر اس کے عوض کسی مسکین کو کھانا کھلانا ضروری نہیں (واجب نہیں)۔[1]

س ⇐ جب مرد اپنی بیوی کا رمضان کے دن میں بوسہ لے ہنسی مذاق کرے تو کیا اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟۔

ج ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ بحالت روزہ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں دن کے اوقات میں بوس وکنار اور اس سے ہنسی مذاق کرنا اور مجامعت کے بغیر اس سے چمٹنا وغیرہ عمل جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ بحالت روزہ بوسہ لیتے تھے اور چمٹتے تھے۔ لیکن اگر شہوت میں جلد باز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز (صحبت ومجامعت) میں واقع ہونے کا ڈر ہو تو اس کے لئے مذکورہ اعمال ملاعبت مکروہ ہوں گے اور اگر منی خارج ہو جائے تو اس دن کا امساک (کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہنا) اور (روزہ کی) قضا واجب ہو گی جمہور اہل علم کے نزدیک اس پر کفارہ واجب نہیں ہے البتہ مذی کے سلسلہ میں اہل علم کے دو اقوال میں سے زیادہ صحیح قول کے مطابق روزہ فاسد نہ ہو گا کیونکہ ''اصل'' (بنیادی شرعی قاعدہ) سلامتی اور روزہ کا عدم بطلان ہے اور اس لئے بھی کہ اس (مذی) سے بچنا مشکل امر ہے''۔[2]

س ⇐ اگر روزہ کی حالت میں خاوند اپنی بیوی سے مجامعت کر لیتا ہے تو دونوں کا کیا حکم ہو گا اور قضا' کفارہ کیا ہو گا؟

ج ⇐ جب روزہ دار خاوند نے بیوی سے مجامعت کر لی تو یقیناً اس نے بڑی معصیت کا ارتکاب کیا ہے اس پر قضا واجب ہے اس دن کی اور کفارہ بھی کفارہ' ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر اس کی استطاعت نہیں تو دو مہینے پے در پے روزے رکھنے ہیں اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کو آدھا صاع کھانا دینا ہے اور اگر بیوی نے رضامندی سے کیا ہے تو اس پر بھی یہی کفارہ ہو گا اور اگر وہ مجبور کی گئی ہے تو وہ اس حکم میں نہیں ہو گی یعنی اس پر قضا اور کفارہ نہیں ہے۔[3]

س ⇐ اگر عورت کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء آئندہ رمضان کے بعد تک مؤخر کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

[1] فتاویٰ الجنۃ الدائمہ: (۱۰/ ۲۲۱) فتویٰ نمبر: (۶۶۰۸)

[2] فتاویٰ الدعوۃ للشیخ ابن بازؒ: (۲/ ۱۶۴)

[3] دروس و فتاویٰ المکی للشیخ ابن عثیمین: (۳/ ۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇐ شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے شرعی عذر کی وجہ سے (جیسے سفر یا بیماری وغیرہ) رمضان المبارک کے روزوں کو ترک کر دیا تو اس پر آئندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہے دو رمضانوں کے درمیان ایام کی وسعت اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اگر کوئی شخص اسے آئندہ رمضان المبارک کے بعد تک مؤخر کر دے تو اس پر قضاء کے ساتھ ساتھ بطور کفارہ روزانہ کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی فتویٰ ہے کھانے کی مقدار اس علاقے کی خوراک میں سے نصف صاع ہے ایک صاع تقریباً ڈیڑھ[1] کلو کے برابر ہوتا ہے وہ کھجور ہو یا چاول یا کچھ اور اگر آئندہ رمضان المبارک سے پہلے قضا دے دے تو کفارہ دینا واجب نہیں ہوگا۔[2]

---

[1] صحیح تحقیق کے مطابق صاع کی مقدار ۲ کلو+۱۰۰ گرام ہے۔[عبدالسمیع عاصم]

[2] فتاویٰ برائے خواتین' ابن بازؒ: (ص ١٤٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

آدابِ معاشرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت کے آداب

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)).[۱]

''طہارت نصف ایمان ہے''۔

ا۔ پانی کے آداب:

① پانی بذات خود پاک ہے

﴿ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا ﴾. [الفرقان: ۲۵/۴۸]

''اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا''۔

② پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔

((إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).[۲]

''پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

③ سادے پانی کے طاہر ومطہر ہونے پر اجماع ہے۔[۳]

④ سعودی عرب کی مجلس افتاء کا کہنا ہے کہ پانی میں اصل یہ ہے کہ وہ بذات خود پاک ہے اور اپنے غیر کو پاک کرنے والا بھی ہے الا کہ نجاست گرنے کی وجہ سے اس کا رنگ یا اس کا ذائقہ یا اس کی بو متغیر ہو جائے۔[۴]

⑤ پانی کے اندر اگر کوئی چیز مل جائے مثلاً کافور' آٹے کے نشانات وغیرہ کی پانی میں آمیزش ہو جانے کے بعد بھی اس پر پانی کا لفظ بولا جائے تو اس سے طہارت حاصل کرنا درست ہوگا (جیسا کہ نبی ﷺ کی بیٹی کو کافور ملے پانی سے غسل دینا اور نبی ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا کا ایسے پانی کے ٹب سے غسل کرنا جس میں آٹے کے نشانات موجود تھے ثابت ہے۔[۵]

⑥ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پانی کی مقدار دو بڑے مشکوں کے برابر ہو تو

---

۱ مسلم، الطهارة: (۵۳۴)　۲ صحيح ابوداؤد للالبانى، الطهارة: (۶۰)

۳ الفقه الاسلامى و أدلته: (۲۶/۱)　۴ فتاوىٰ اللجنة الدائمه للبحوث العلمية و الإفتاء: (۷۳/۵)

۵ مسلم، الجنائز: (۹۳۹) صحيح ابن ماجه للالبانى، الطهارة: (۷۳۰۳) فقه السنة: (۱۴/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا۔[1]

یعنی جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو نجس نہیں ہوتا لیکن اگر اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی وصف نجاست گرنے کی وجہ سے متغیر ہو جائے تو بالا جماع نجس ہو جائے گا اور اگر دو مٹکوں سے کم ہو اور کوئی وصف متغیر نہ ہو تو حدیث ''لا ینجسه شیء'' کی وجہ سے محض نجاست گرنے سے نجس نہیں ہو گا بلکہ اپنی اصل (طہارت) پر ہی رہے گا۔[2]

⑦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل کرے''۔[3]

⑧ حالت جنابت میں کھڑے پانی میں غوطہ لگا کر غسل نہ کیا جائے بلکہ باہر نکال کر طہارت حاصل کر سکتا ہے۔[4]

⑨ مستعمل پانی (استعمال شدہ پانی) طاہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔

''ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا تو لوگوں کی یہ حالت تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچے پانی کو حاصل کر کے اسے اپنے جسموں کو لگاتے تھے۔[5]

''ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اسی زائد پانی سے کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں موجود تھا''۔[6]

(امام شوکانی) مستعمل پانی سے طہارت حاصل کرنا درست ہے۔[7]

(ابن رشد) مستعمل پانی حکم میں مطلق پانی کی طرح ہی ہے۔[8]

⑩ نبیذ کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے (کیونکہ ماء مطلق سے طہارت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اگر وہ دستیاب نہ ہو تو پھر تیمم ہے) یہی مسلک جمہور، اہلحدیث، شافعی، احمد کا ہے (اس لئے کہ نبیذ پر پانی کا لفظ نہیں بولا جا سکتا)۔[9]

⑪ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار بھی حلال ہے، اور اس سے وضو (غسل) کیا جا سکتا ہے اگرچہ پاس دوسرا پانی بھی ہو۔[10]

---

[1] صحیح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (٥٦) [2] نیل الاوطار: (١/٧٠)

[3] بخاری، الوضو: (٢٣٩) [4] التعلیقات الرضیة علی الروضة الندیة: (١/٩٨)

[5] بخاری، الوضو: (١٨١) [6] صحیح ابوداؤد للالبانی، الطهارة: (١٣٠)

[7] نیل الاوطار: (١/٥٨) [8] بدایة المجتهد: (١/٥٥) [9] بدایة المجتهد: (١/٦٦)

[10] صحیح ابی داؤد، الطهارة: (٧٦) فتاویٰ اللجنة الدائمه: (٥/٥٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ جس پانی میں بلی منہ ڈال جائے اس سے وضو کرنا درست ہے:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''بے شک میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کے (یعنی بلی کے) بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے''۔[1]

⑬ بلی کا جوٹھا پانی پاک ہے۔[2]

⑭ برف وغیرہ کے پگھلے ہوئے پانی سے وضو و غسل ہو سکتا ہے اور یہ پاک ہے اسی طرح اولوں کا پانی بھی پاک ہے اور (پاک کرتا ہے)۔[3]

⑮ آب زمزم پاک ہے اور اس کے ساتھ وضو اور غسل کرنا درست ہے کیونکہ یہ بھی دوسرے پانیوں کے مشابہ ہے۔[4]

⑯ آب زمزم ہر بیماری کا علاج ہے جس نیت سے پیا جائے مراد پوری ہو جاتی ہے الا کہ نیت اچھی ہو۔[5]

۲۔ نجاستوں سے پاکی کے آداب:

① نجاست کیا ہے؟ ہر ایسی چیز نجاست ہے جسے عمدہ طبیعتوں کے حامل افراد برا گردانتے ہیں اور اس سے حتی الوسع اجتناب کی کوشش کرتے اور اگر کپڑوں کو لگ جائے تو اسے دھوتے ہیں اور ہر وہ چیز جو پاک نہیں ہوتی مثلاً پاخانہ پیشاب وغیرہ۔[6]

② انسان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اس کو دھونا ضروری ہے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پیشاب کرنے والے دیہاتی کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دینے کا حکم دیا۔[7]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انسان کا پیشاب نجس ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔[8]

③ دودھ پیتے بچے کا پیشاب نجس نہیں ہے البتہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے:

علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع مروی ہے کہ ''دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے''۔[9]

④ ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب پاک ہے:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیین کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب (بطور دوا) پینے کا حکم دیا''۔[10]

۱۔ صحیح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۷۹)

۲۔ شافعیؒ، احمدؒ، مالکؒ اور جم کثیر کا موقف یہی ہے۔ تحفة الأحوذی: (۱/۳۲۶)

۳۔ المغنی: (۱/۳۰) ۴۔ المغنی: (۱/۲۹) ۵۔ شیخ امین اللہ پشاوری۔

۶۔ الروضة الندية: (۱/۶۹) ۷۔ بخاری، الوضوء: (۲۲۱) ۸۔ نیل الاوطار: (۱/۸۸)

۹۔ صحیح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۳۶۴) ۱۰۔ بخاری، الوضوء: (۲۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز عرنیین نے نبی ﷺ کے حکم سے اونٹوں کا پیشاب بطور دواء استعمال کیا اور انہیں شفاء ہوئی جو کہ اس کی حلت وطہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ حرام میں شفا نہیں ہے۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں اور اسے نجس کہنے والے کے پاس اصولاً اس کے نجس ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے۔[۱]

⑤ کتے کا جوٹھا اور لعاب نجس ہے:

''ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال جائے تو اسے (یعنی پانی کو) بہا دینا چاہئے اور برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے البتہ پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے اور ترمذی کے الفاظ ہیں ''آخری مرتبہ یا پہلی مرتبہ (مٹی کے ساتھ دھویا جائے)''۔[۲]

⑥ حیض کا خون نجس ہے اور اس پر اجماع ہے۔[۳]

''اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کپڑے کو لگ جانے والے حیض کے خون کے متعلق فرمایا پہلے اسے کھرچو، پھر پانی کے ساتھ مل کر دھولو، پھر اس میں پانی بہا کر اس میں نماز پڑھ لو''۔[۴]

⑦ مطلق خون کے نجس وپلید ہونے کے دلائل واضح ومضبوط نہیں ہیں بلکہ مضطرب وضعیف ہیں جیسا کہ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر مقدار درہم سے زائد خون بھی کپڑے کو لگا ہو تب بھی نماز کو نہ دہرایا جائے (کیونکہ یہ نجس نہیں ہے)۔[۵]

⑧ خشک منی کھرچنے سے اور تر منی دھونے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی پھر آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔[۶]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی (یعنی اگر تر ہوتی تو) پھر آپ نماز کے لئے نکلتے اور پانی سے دھونے کے نشانات آپ کے کپڑوں میں موجود ہوتے۔[۷]

⑨ مذی اور ودی ''مذی'' ایسا باریک پانی ہے جو کمزور شہوت کے وقت یا اپنی بیوی سے کھیلتے وقت یا اس کی مثل کسی کام میں بغیر اچھلنے کے خارج ہو ''ودی'' ایسا سفید گدلا بغیر بدبو کے پانی ہے جو پیشاب کے بعد

---

[۱] مجموع الفتاوی: (۲۱/۶۱۳) [۲] بخاری، الوضو: (۱۷۲) ترمذی الطھارۃ: (۹۱)

[۳] سلسلۃ احادیث الصحیحۃ: (۳۰۰) [۴] بخاری، الحیض: (۳۰۷)

[۵] تحفۃ الاحوذی: (۱/۴۴۷) [۶] مسلم، الطھارۃ: (۲۸۸) [۷] بخاری، الوضو: (۲۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارج ہو[1] ان دونوں کے نجس ہونے پر اجماع ہے (کیونکہ نبیؐ نے اس کے دھونے کا حکم دیا ہے)۔[2]

⑩ تمام حیوانات یعنی گھوڑا، خچر، گدھا، درندے ماکول اللحم ہوں یا غیر ماکول اللحم (یعنی کتے کے علاوہ سب) ان سب کا لعاب پاک ہے یہی مسلک شافعیہ، حنابلہ کا ہے۔[3]

⑪ اگر کسی ٹھوس چیز میں چوہا وغیرہ گر جائے تو اس کے اردگرد کی چیز گرا دو اور اگر چیز مائع ہو تو اس کو انڈیل دینا چاہیے۔[4]

''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چوہا گرے گھی کے متعلق رسول اللہ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے اردگرد جگہ سے گھی کو پھینک دو اور اسے (یعنی بقیہ گھی کو) کھا لو''۔[5]

۳۔ رفع حاجت کے آداب:

① رفع حاجت کے لئے جانے والا زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہ اٹھائے۔

''نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے''۔[6]

② اگر قضائے حاجت کے لئے جانے کا ارادہ ہو تو ایسی جگہ جایا جائے جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑتی ہو یعنی دور نکل جائے۔

''مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے''۔[7]

③ قضائے حاجت کو جاتے ہوئے (بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا ضرور پڑھیں)۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.[8]

''اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔(یہی رسول ﷺ کا عمل تھا)

④ دوران قضائے حاجت باتیں نہ کریں۔

''آپ ﷺ نے فرمایا: دوران قضائے حاجت دو شخص باہم گفت وشنید نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں''۔[9]

---

[1] تحفة الاحوزی: (۱/۸۸) [2] المجموع: (۲/۵۵۲) و نيل الاطار: (۱/۱۳)
[3] المجموع: (۱/۲۲۷) [4] شرح السنة: (۶/۵۰) [5] بخاری، الذبائع و الصید: (۵۵۳۸)
[6] صحيح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۱۱) [7] صحيح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۱)
[8] بخاری، الصلاة: (۱۳۲) [9] سلسله احاديث الصحيحه: (۳۱۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ نبیؐ نے فرمایا"جب تم قضائے حاجت کو آؤ تو قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو"۔[1]

⑥ اگر قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء یعنی لیٹرین (چار دیواری) میں گئے ہیں تو پیٹھ یا منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ممانعت صرف فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں ہے۔[2]

"ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف منہ (یعنی بیت المقدس کی طرف) اور کعبہ (بیت اللہ) کی طرف پشت کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا"۔[3] [4]

⑦ قضائے حاجت کے بعد ڈھیلے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں البتہ تین ڈھیلے (پتھر) استعمال کرنا ضروری ہے۔[5]

"سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ" آپؐ نے ہمیں تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے"۔[6]

⑧ ڈھیلے کی بجائے پانی سے استنجاء کرنا بہتر ہے اگر ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کر لیا جائے تو یہ بہت بہتر ہے:

"انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میرا ہم عمر ایک لڑکا پانی کا ایک برتن اور ایک چھوٹا سا نیزہ (تاکہ نیزے سے ڈھیلے اکھاڑے جائیں) لے کر ہمراہ جاتے پھر اس پانی سے آپؐ استنجاء فرماتے"۔[7]

⑨ استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ مل لینا چاہئے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی پھر ٹب (کے پانی) سے استنجاء کیا اور پھر زمین کے ساتھ اپنا ہاتھ ملا (یعنی مل کر دھویا)"۔[8]

⑩ اگر انسان کی ہوا خارج ہو چکی ہے تو اس سے استنجاء لازم نہیں آتا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہوا خارج ہونے کی وجہ سے استنجاء کیا وہ ہم میں سے نہیں"۔[9]

⑪ قضائے حاجت کو جاتے ہوئے قابل احترام اشیاء اپنے سے علیحدہ کر دینی چاہئیں (مثلاً اگر کوئی انگوٹھی

---

[1] بخاری، الصلوۃ: (۳۹۴) [2] عند المالکؒ و الشافعیؒ و احمد.

[3] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل خاصے پر محمول ہے اور اس میں مزید کئی احتمالات بھی ہیں لہٰذا احتاط موقف یہی ہے کہ چار دیواری میں بھی ایسا نہ کرے۔[عبدالسمیع عاصم] [4] بخاری، الوضوء: (۱۴۵)

[5] نیل الاوطار: (۱/۱۳۸) [6] مسلم، الطھارۃ: (۲۶۲) [7] بخاری، الوضوء: (۱۵۰)

[8] صحیح ابن ماجه للالبانی، الطھارۃ: (۲۸۷) [9] الجامع الصغیر للسیوطی: (۲۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جس پر قابل احترام الفاظ یا نام ہے)۔[۱]

⑫ غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
''رسول اللہ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے اور نہانے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے''۔[۲]

⑬ کسی جانور کی بل میں بھی پیشاب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے اس کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے لہٰذا احتیاطاً بچنا ضروری ہے۔ [ع]

⑭ شارع عام اور سایہ دار جگہ میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

⑮ کھڑے پانی میں بھی پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔
''نبی ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے''۔[۳]

⑯ کسی عذر یا ضرورت کے پیش نظر برتن وغیرہ میں پیشاب کیا جا سکتا ہے۔
''نبی ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ہوتا آپؐ رات کو اس میں پیشاب کرتے''۔[۴]

⑰ قضائے حاجت کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔
''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو کہتے ''غفرانك'' (اے اللہ!) تیری بخشش مطلوب ہے''۔[۵]

⑱ کوئلے، گوبر اور ہڈی نیز قابل احترام اشیاء اور خوراک میں سے کسی چیز سے استنجا نہیں کرنا چاہیے۔
''بے شک نبی ﷺ نے ہڈی، گوبر اور کوئلے کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے''۔[۶]

۴۔ مسواک کرنے کے آداب:

① مسواک سنت ہے جس کی تاکید بہت زیادہ کی گئی ہے۔
''آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت اس طرح مسواک فرض کر دیتا جیسے میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے''۔[۷]
آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے یہ ڈر ہوا کہ یہ مجھ پر فرض نہ کر دی جائے''۔

[۱] المغني: (۱/۲۲۷) [۲] صحيح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۲۱) [۳] مسلم، الطهارة: (۲۸۱)
[۴] صحيح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۱۹) [۵] ابوداؤد، الطهارة: (۳۰) صحيح.
[۶] صحيح الجامع الصغير: (۶۸۱۶) [۷] صحيح الترغيب، الطهارة: (۲۰۸)
[۸] صحيح الجامع الصغير: (۱۳۷۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو منہ کو مسواک سے ملتے"۔[1]

③ "شریح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ جب گھر داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے تو عائشہؓ نے فرمایا مسواک کرتے تھے"۔[2]

④ "آپ ﷺ سوتے تو لازماً مسواک آپ ﷺ کے سر کے قریب ہوتی اور جب بیدار ہوتے تو مسواک شروع کر دیتے"۔[3]

⑤ "رسول اللہ ﷺ مسواک کیے بغیر کسی بھی نماز کے لئے اپنے گھر سے نہیں نکلتے تھے۔[4]

⑥ "ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لئے پیلو کی مسواک چنا کرتے تھے"۔[5]

⑦ "عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "اللہ کے نبی ﷺ مسواک کرتے تھے پھر وہ مسواک مجھے دھونے کے لئے دے دیتے تو میں اُس کے ساتھ خود مسواک کرنا شروع کر دیتی اور پھر اسے دھو کر آپ کو لوٹا دیتی (یعنی اجازت لے کر دوسرے کی مسواک استعمال کی جا سکتی ہے)"۔[6]

⑧ مسواک کو دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

"عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ حسب استطاعت اپنے تمام کاموں مثلاً وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ: آپ مسواک بھی دائیں ہاتھ سے پسند فرماتے تھے"۔[7]

⑨ مسواک کتنی لمبی ہونی چاہئے اس کی کوئی حد شریعت نے مقرر نہیں کی۔ [ع]

⑩ مسواک تمام منہ اور دانتوں اور زبان پر بھی پھیری جا سکتی ہے "ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو میں نے آپؐ کو دیکھا آپ اپنی زبان پر مسواک پھیر رہے تھے"۔[8]

۵۔ وضوء، تیمّم اور غسل کے آداب:

① وضو اور تیمّم کے آداب و سنن بعنوان ارکان اسلام (نماز کے بیان میں) گزر چکے ہیں اب ہم یہاں غسل کے آداب و سنن ذکر کرتے ہیں۔

② غسل جنابت فرض ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ﴾ [مائدۃ: ۶/۵]

---

[1] بخاری، الوضوء: (۲۴۵) [2] مسلم، الطهارة: (۲۵۳) [3] سلسلة احاديث الصحيحة: (۲۱۱۱)
[4] مجمع الزوائد، الصلاة: (۲/۹۹) [5] إرواء الغليل، حسن: (۶۵)
[6] صحيح ابی داؤد، الطهارة: (۴۲) [7] صحيح ابی داؤد للالبانی اللباس: (۳۴۸۷)
[8] صحيح ابی داؤد للالبانی، الطهارة: (۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو غسل کر لو''۔

③ جب منی خارج ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور منی (خارج ہونے کی صورت) میں غسل (واجب) ہے''۔[1]

④ غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ بھی ہو یعنی حشفہ (عضو تناسل کا سرا) عورت کی فرج میں غائب ہو جائے خواہ انزال نہ بھی ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی عورت کی چار شاخوں (دو بازو اور دو ٹانگوں یعنی جماع کی تیاری حالت میں) کے درمیان بیٹھے پھر اس سے مباشرت کے لئے کوشش کرے تو اس پر غسل واجب ہو جائے گا اور صحیح مسلم کے الفاظ زائد ہیں کہ ''خواہ انزال نہ ہوا ہو''۔[2]

⑤ احتلام کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ مرد کو ہو یا عورت بشرطیکہ تری کا وجود پایا جائے۔

''رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو تری کو تو دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام (خواب) یاد نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''وہ غسل کرے'' پھر ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے اتنا تو یاد ہے کہ اسے احتلام ہوا یعنی خواب آیا تھا مگر تری کو نہیں پاتا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس پر کوئی غسل نہیں''۔[3]

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں جب وہ پانی دیکھے''۔[4]

⑥ مزید وضاحت کے لئے دیکھیں باب النکاح میں ''سہاگ رات''۔

⑦ حیض کے خون کے اختتام پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے کہا ''جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو''۔[5]

نیز ''يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ...... فَإِذَا تَطَهَّرْنَ الخ'' [بقرة:۲/۲۲۲]

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''فَإِذَا تَطَهَّرْنَ'' سے مراد ہے کہ وہ غسل کر لیں (یعنی حیض سے فراغت پر غسل واجب ہے)۔[6]

---

[1] بخاری، الوضوء: (۱۷۸) [2] بخاری، الغسل: (۲۹۱) مسلم: (۳۴۸)

[3] صحیح ابی داؤد للالبانی الطهارة: (۲۱۶) [4] بخاری، الغسل: (۲۸۲)

[5] بخاری، الحیض: (۳۰۶) [6] السیل الجرار: (۱/۱۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ حیض اور نفاس کا خون ختم ہونے کے وقت غسل کے وجوب پر اجماع ہے۔[1]

⑨ موت کی وجہ سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ غسل میت کے وجوب پر اجماع ہے۔[2]

⑩ اسلام قبول کرنے سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔

''مقیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس اسلام لانے کے ارادے سے گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا''۔[3]

⑪ نماز جمعہ کے دن غسل کرنا سنت موکدہ ہے اور مستحب ہے۔[4]

البتہ بعض کے نزدیک فرض اور واجب ہے۔[5]

''ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرے''۔[6]

⑫ عیدین کے دن غسل کرنا مسنون ہے اگرچہ اس کے بارے میں نبی ﷺ سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے البتہ اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح منقول ہے۔

''آپ ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی جانب جانے سے پہلے غسل کر لیا کرتے تھے''۔[7]

نیز اس کو عموماً جمعہ کے غسل پر ہی قیاس کیا جاتا ہے۔[ع]

⑬ میت کو غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے فرض نہیں ہے۔

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''ہم میت کو غسل دیتے تھے تو ہم میں سے کچھ غسل کر لیتے تھے اور کچھ غسل نہیں کرتے تھے''۔[8]

''اسماء بنت عمیس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تو مہاجرین سے کہا ''آج شدید سردی ہے کیا مجھ پر غسل کرنا ضروری ہے؟ تو انہوں نے کہا ''نہیں''۔[9]

البتہ غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اور اٹھانے والے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہئے اور جو اسے اٹھائے وہ وضو کرے''۔[10]

---

[1] المجموع: (۲/۱۴۸) [2] المجموع: (۵/۱۲۸) [3] صحیح ابی داؤد للالبانی، الطھارۃ: (۳۴۲)
[4] فقہ السنہ: (۱/۵۱) [5] فتح الباری: (۳/۱۳) [6] بخاری، الجمعہ: (۸۷۷)
[7] موطا امام مالک، العیدین: (۱/۱۷۷) صحیح۔ [8] تلخیص الحبیر: (۱/۱۳۸) صحیح۔
[9] مؤطا امام مالک: (۱/۲۲۳) حسن۔ [10] ترمذی الجنائز: (۹۹۳) صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ احرام باندھنے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔[۱]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کے لئے علیحدہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا''۔[۲]

⑮ مکہ میں داخل ہوتے وقت بھی غسل کرنا مستحب ہے۔

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ (ہمیشہ) مکہ میں داخل ہوتے وقت مقام ذی طوی میں رات ٹھہرتے حتیٰ کہ صبح ہوتی تو ''غسل کرتے'' پھر دن کو مکہ میں داخل ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا''۔[۳]

⑯ استحاضہ کی بیماری میں مبتلا عورت (جس کا خون کسی رگ کے پھٹنے کی وجہ سے جاری ہو جاتا ہے) کے لئے ہر نماز کے لئے الگ غسل کرنا یا ظہر وعصر دونوں کے لئے ایک غسل مغرب وعشاء دونوں کے لئے ایک غسل اور فجر کے لئے ایک غسل کرنا مستحب ہے لیکن فرض صرف اس وقت ہے جب حیض کا خون ختم ہو یہی جمہور کا مسلک ہے۔[۴]

۶۔ حیض نفاس اور استحاضہ کے آداب:

① ''حیض'' ایسا خون جو عورت کے رحم سے ولادت یا امراض سے سلامتی کی حالت میں بلوغت کے بعد مخصوص ایام میں خارج ہو۔[۵]

② ''نفاس'' ایسا خون جو (پیدائش کے وقت) بچے کے ساتھ یا بعد میں خارج ہو (اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے)۔[۶]

③ ''استحاضہ'' استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو رحم کے علاوہ (عورت کی) شرم گاہ سے خارج ہو۔ (یہ تینوں خون خواتین کے ساتھ خاص ہیں۔[۷]

④ ان تینوں خونوں کے متعلق مفصل بحث آگے ''حیض نفاس اور استحاضہ کے شرعی مسائل'' کے عنوان میں آرہی ہے۔

۷۔ نماز کے آداب:

① نماز ہر مسلمان پر فرض ہے:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرة: ۲/ ۴۳]

---

[۱] الروضة الندية : (۱/ ۱۷۲) [۲] ترمذی، الحج : (۸۳۰) حسن۔ [۳] مسلم، الحج : (۱۲۵۹)

[۴] نيل الاوطار: (۱/ ۳۶۰) [۵] فقه الاسلامی : (۱/ ۶۱۰) [۶] أنيس الفهاء ص : (۷۴)

[۷] فتح الباری : (۱/ ۴۸۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔

② عورتوں پر بھی نماز فرض ہے:

﴿ وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾ [احزاب: ۳۳/۳۳]

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو''۔

③ بچوں پر بھی دس سال کی عمر سے نماز فرض ہو جاتی ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو''۔[1]

④ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

''ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا! یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نماز کا کتنا حصہ فرض کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''صرف پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے علاوہ نفلی طور پر تم نماز ادا کر سکتے ہو''۔[2]

⑤ پانچ نمازیں پڑھنے سے پچاس کا اجر ملتا ہے۔

''شب معراج نبی ﷺ پر پچاس (۵۰) نمازیں فرض کی گئیں پھر پانچ (۵) نمازوں تک کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ اے محمد! بلاشبہ میرے نزدیک قول کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور تمہارے لئے ان پانچ نمازوں کے بدلے پچاس نمازوں کا اجر ہوگا''۔[3]

⑥ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان نمازوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو''۔[4]

⑦ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے مجھے عورتوں اور خوشبو کی محبت عطا کی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔[5]

⑧ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔

---

[1] صحیح ابی داؤد، للالبانی، الصلاۃ: (٤٦٦) [2] مؤطا، النداء للصلاۃ: (١٧٥/١) بخاری: (٤٦)

[3] صحیح ترمذی للالبانی، الصلاۃ: (١٧٦) [4] مسلم، الطهارۃ: (٢٣٣)

[5] صحیح نسائی للالبانی، عشرۃ النساء: (٣٦٨٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک روز قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام ہو جائے گا''۔[1]

⑨ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔

''کفر و شرک اور (مسلمان) بندے کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے''۔[2]

⑩ نمازوں کو اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ [النساء: ٤/١٠٣]

''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر پڑھنا فرض ہے''۔

⑪ پانچوں نمازوں کے اوقات یہ ہیں۔

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر نہ ہو جائے (یعنی عصر کے وقت تک) اور نماز عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو جائے نماز مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو جائے نماز عشاء کا وقت ٹھیک آدھی رات تک ہے اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے''۔[3]

⑫ نماز جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہے۔

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا ہے''۔[4]

⑬ سردیوں میں جمعہ میں جلدی اور گرمیوں میں تاخیر جائز ہے۔

''انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز سردیوں میں جلد پڑھتے اور سخت گرمی میں دیر کرتے تھے''۔[5]

⑭ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نوافل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

''نبی ﷺ نے صبح (کی نماز) کے بعد (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج خوب ظاہر ہو جائے اور (نماز) عصر کے بعد (نفل) پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج اچھی طرح غائب ہو جائے''۔[6]

---

[1] صحیح نسائی للالبانی، الصلاۃ: (٤٥١) [2] مسلم، الایمان: (٨٢)
[3] مسلم، المساجد: (٦١٢) [4] بخاری، الجمعة: (٩٠٤)
[5] بخاری، الجمعة: (٩٠٦) [6] بخاری، الصلاۃ: (٥٨١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ اگر نماز قضاء ہو چکی ہے تو جب یاد آئے یا وقت ملے پڑھ لے۔
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص نماز بھول جائے (یا سو جائے) پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ جس وقت اسے یاد آئے (یا بیدار ہو) اس نماز کو پڑھ لے'' [1]

⑯ قبرستان یا قبروں کی جانب منہ کر کے نماز ادا نہ کرو اور نہ قبروں پر بیٹھو۔[2]

⑰ نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے الا یہ کہ اس نے کوئی سترہ رکھا ہوا ہو۔
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کی سزا معلوم ہو جائے تو اسے ایک قدم آگے بڑھنے کی بجائے چالیس (دن، ماہ یا چالیس سال) تک وہیں کھڑے رہنا پسند ہو''۔[3]

⑱ عورتیں بھی مسجد آ کر نماز پڑھ سکتی ہیں۔
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو (نماز پڑھنے کے لئے) مسجد میں آنے سے منع نہ کرو اگرچہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں''۔[4]

⑲ نماز باجماعت میں پاؤں کے ساتھ پاؤں کندھے کے ساتھ کندھا اور صفوں کو سیدھا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔
''انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (نبی ﷺ کے فرمان کے بعد) ہم میں سے ہر شخص (صفوں میں) اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملا دیتا تھا''۔[5]

⑳ بارہ مؤکدہ سنتیں پڑھنے والے کو جنت میں گھر ملے گا۔
''ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے''۔[6]
نیز ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں (سنت) پڑھیں۔[7]

㉑ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعات (سنت) پڑھے اللہ اس پر رحمت کرے (یہ سنت غیر مؤکدہ ہیں)''۔[8]

---

[1] بخاری، الصلاۃ: (۵۹۷) [2] مسلم، الجنائز: (۹۷۲) [3] بخاری، الصلاۃ: (۵۱۰)
[4] ابوداؤد، الصلاۃ: (۵۶۷) صحیح. [5] بخاری، الجماعۃ: (۷۱۸)
[6] ترمذی، الصلاۃ: (۴۱۵) صحیح. [7] بخاری التہجد: (۱۱۷۲)
[8] ترمذی، الصلاۃ: (۴۳۰) صحیح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22. رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو تیسری بار فرمایا جس کا دل چاہے یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے فرض نہ بنالیں‘‘۔[1]

23. نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز (سنتیں) پڑھنا چاہو تو چار رکعات ادا کرو‘‘۔[2]

24. رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد کچھ نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ اپنے گھر آتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔[3] نیز علماء کرام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اگر مسجد میں سنتیں پڑھے تو چار پڑھے اگر گھر میں پڑھے تو دو پڑھے یہ سنت کے زیادہ قریب ہے۔[4]

25. مزید آداب نماز کے لئے دیکھیں ’’ارکان اسلام‘‘ میں ’’نماز‘‘۔

۸۔ نماز سفر کے آداب:

1. قصر نماز یعنی سفر کی نماز سے مراد کہ چار رکعتوں کو سفر میں دو کر کے پڑھنا یہ واجب ہے۔

’’ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان کے ذریعے مسافر پر دو رکعتیں مقیم پر چار رکعتیں اور حالت خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے‘‘۔[5]

2. قصر نماز کی ابتدا اپنی بستی یا علاقے سے باہر نکل کر کرنی چاہیے۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ سے سفر کے ارادے سے) نکلے تو اسی وقت نماز قصر پڑھنی شروع کر دی جبکہ ابھی کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے اور پھر واپسی پر جب آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ کوفہ سامنے ہے تو انہوں نے فرمایا جب تک ہم شہر میں داخل نہیں ہو جاتے نماز مکمل نہیں پڑھیں گے‘‘۔[6]

3. تردد کی حالت میں انسان (یعنی اگر مسافر کہے کہ میں آج واپس ھوتا ہوں کل واپس آتا ہوں) ہمیشہ قصر نماز پڑھنا چاہیے تو درست ہے جب تک کہ واپس نہ ہو جائے۔

’’ابن عمر رضی اللہ عنہ آذر بائیجان کے علاقے میں برف کی وجہ سے راستے بند ہو جانے کی بناء پر چھ ماہ دو رکعت نماز ادا کرتے رہے‘‘۔[7]

’’انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رامہرمز کے علاقے میں نو ماہ رہے اور قصر نماز ادا کرتے رہے‘‘۔[8]

4. اگر کسی انسان نے کسی مقام پر چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ قصر کرے گا یا نہیں؟ فی الحقیقت اس

---

[1] بخاري، التهجد : (١١٨٣) [2] مسلم، الجمعة: (٨٨١) [3] بخاري الجمعة: (٩٣٧)

[4] مرعاة المفاتيح. [5] مسلم صلاة المسافرين : (٢٩٧) [6] بخاري، تقصير الصلاة : (١٠٨٩)

[7] بيهقي في السنن الكبرىٰ : (١٥٢/٣) صحيح. [8] بيهقي : (١٥٢/٢) صحيح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بھی کوئی حد متعین نہیں اصول وہی ہے کہ جب تک انسان عرف عام میں مسافر ہے قصر کر سکتا ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ احتیاط کا باعث یہی ہے کہ انسان جب چار دن یا اس سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے تو قصر پڑھے۔

جیسا کہ نبی ﷺ سے حجۃ الوداع کے موقع پر ثابت ہے اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو مکمل نماز پڑھے نیز یہی مسلک ابن تیمیہؒ کا ہے[1] [2]

⑤ مسافر دو نمازوں کو تقدیم و تاخیر کے ساتھ جمع کر سکتا ہے۔

''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ...... جب آپ ﷺ زوال آفتاب کے بعد سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر و عصر کو اکٹھا ادا فرما لیتے تھے''۔[3]

⑥ مسافر جب مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھے تو مکمل پڑھے گا یہی سنت نبویؐ ہے۔[4]

⑦ مسافر آدمی مقیم حضرات کی امامت کرا سکتا ہے البتہ مقیم اپنی مکمل نماز ادا کریں گے۔

''جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور فرمایا اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کر لو بے شک ہم تو مسافر لوگ ہیں''۔[5]

۸۔ نماز عیدین کے آداب:

① عیدین کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ، عرفہ، قربانی اور عید الفطر کے دن غسل کرنا چاہئے''۔[6]

② عید کے دن خوب صورت اور صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے۔

''نبی ﷺ ہر عید میں دھاری دار چادریں پہنا کرتے تھے''۔[7]

③ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دونوں عیدوں میں میسر لباس میں سے سب سے اچھا پہننا اور اسی طرح سب سے عمدہ خوشبو لگانا مسنون و ماثور ہے۔[8]

④ نماز عید کے لئے پیدل چل کر جانا زیادہ بہتر ہے۔

---

[1] چند احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے اور جانے کا دن نکال کر تین دن بندہ مسافر ہوتا ہے اس لئے جب سفر میں تین دن تک ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو قصر کریں اور اگر زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو قصر نہ کریں۔[عبدالسمیع عاصم]

[2] مجموع الفتاوی: (۲٤/۱۰) [3] صحیح ابی داؤد للالبانی، الصلاۃ: (۱۰۸۰)

[4] الفتاوی الإسلامیہ: (۳۷۸/۱) [5] مؤطا: (۱٤۹/۱) صحیح.

[6] بیہقی: (۲۷۸/۳) صحیح. [7] مجمع الزوائد: (۱۹۸/۲) صحیح.

[8] السیل الجرار: (۳۲۰/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید گاہ کی جانب پیدل چل کے جانا سنت ہے"۔[۱]

⑤ عید کے دن آنے جانے میں راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز جب کسی دوسرے راستے سے نکلتے تو واپسی پر کسی دوسرے راستے سے لوٹتے"۔[۲]

⑥ نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا اور نماز عید الاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلتے جب تک کہ کچھ کھا نہ لیتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے"۔[۳]

⑦ نماز عید کا وقت سورج کے نیزے کے برابر بلند ہونے سے ڈھلنے تک ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال آفتاب کے بعد چاند نظر آنے کی اطلاع ملنے پر فرمایا کہ "کل صبح لوگ نماز عید کے لئے عید گاہ پہنچیں"۔[۴]

⑧ عیدین کے لئے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت ہے۔

"جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید ایک مرتبہ یا دو مرتبہ نہیں (بلکہ کئی مرتبہ) بغیر اذان اور اقامت کے پڑھی"۔[۵]

⑨ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں سوائے عید کی دو رکعتوں کے نہ پہلے نفل پڑھے نہ بعد میں۔[۶]

⑩ پہلے عید کی نماز پڑھی جائے پھر خطبہ (تقریر) دیا جائے یہی سنت طریقہ ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے"۔[۷]

⑪ نماز عیدین میں خواتین کو ضرور شامل ہونا چاہئے البتہ صاحبات عذر نماز نہ پڑھیں لیکن دعا میں ضرور شامل ہوں۔

"ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر نکلیں تاکہ وہ بھی مسلمانوں کے امور خیر اور دعاؤں میں شریک ہوں البتہ حائضہ عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں (یعنی نماز نہ پڑھیں)"۔[۸]

⑫ نماز عیدین دو رکعتیں ہیں جن میں کل بارہ تکبیرات کہی جائیں گی۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور قرأت ان دونوں کے بعد کی جائے گی"۔[۹]

---

۱ صحیح ترمذی للالبانی، الجمعه: (٤٣٧) ۲ صحیح ترمذی للالبانی، الجمعة: (٤٤٦)

۳ صحیح ترمذی للالبانی، الصلاة: (٤٤٧) ٤ صحیح ابی داؤد للالبانی: (١٠٦٢)

٥ مسلم، صلاة العيدين: (٨٨٧) ٦ بخاری، العیدین: (٩٦٤) ۷ بخاری، العیدین: (٩٦٢)

۸ بخاری، الجمعه: (٩٨١) ۹ صحیح ابی داؤد للالبانی، الصلاة: (١٠٢٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے روز جب ایک دوسرے کو ملتے تو ان الفاظ میں مبارک باد کہتے ہوئے دعا دیتے "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ"۔[1]

⑭ صحابہ کرام عید کے روز مسجد میں جنگی کھیلوں کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔[2]

⑮ عید کے دن جہادی کھیل اور بے ہودگی سے پاک اشعار وغیرہ کہنا مستحب ہے۔

"عید کے روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جنگ بعاث کے متعلق اشعار گانے والی دو انصاری بچیوں کو جب حضرت ابوبکرؓ نے ڈانٹنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوبکر! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے"۔[3]

۹۔ قربانی کے آداب:

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جس پر اللہ عزوجل نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگا کر قیامت تک جاری رکھنے کا حکم دے دیا ہے۔ [ع]

① ہر صاحب استطاعت انسان پر سال میں ایک مرتبہ قربانی کرنا فرض ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ عَلٰى أَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةً)).

"اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے"۔[4]

② استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا)).

"جو استطاعت (وسعت) کے ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے"۔[5]

③ جس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا ہو وہ ذوالحجہ کے چاند کے بعد اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھیڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تمہارا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے اور تراشنے) سے بچو"۔[6]

---

[1] تمام المنة ص: (۳۵۵) [2] بخاري، الصلاة: (۴۵۴) [3] بخاري، العيدين: (۹۵۲)

[4] صحيح سنن الترمذي للالباني الأضاحي: (۲/۹۳)

[5] صحيح سنن ابن ماجه للالباني، الأضاحي: (۲/۱۹۹)

[6] صحيح مسلم، الأضاحي: (۳/۱۵۶۵) رقم: (۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ صاحب استطاعت مسافر کے لئے بھی ضروری ہے کہ قربانی کرے۔

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو عید الاضحیٰ آ گئی۔ تو ہم سات آدمی گائے کی قربانی میں اور دس آدمی اونٹ کی قربانی میں شریک ہوئے''۔[۱]

⑤ قربانی میں میت کو بھی شریک کیا جاسکتا ہے۔

''عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا ایک مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پاؤں پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ وہ آپ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ''چھری لاؤ'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کو پتھر پر تیز کرو'' انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری کو تھاما اور مینڈھے کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ! اے اللہ' محمد' آل محمد' اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرما'' پھر آپ نے جانور کو ذبح فرمایا''۔[۲]

⑥ نیز میت کی طرف سے مستقل قربانی بھی کی جاسکتی ہے۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی ایک مینڈھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں'' لہٰذا میں ہمیشہ (ان کی طرف سے) قربانی کرتا رہوں گا''۔[۳]

اس حدیث کو امام ذھبی نے صحیح کہا ہے۔[۴]

اور شیخ احمد شاکرؒ نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔[۵]

البتہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔

''جس طرح میت کی طرف سے حج اور صدقہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے میت کی طرف سے قربانی گھر میں کی جائے گی اس کی قبر پر نہ تو قربانی کا جانور ذبح کرنا جائز ہے اور نہ ہی کوئی اور جانور''۔[۶] [۷]

---

۱ صحیح سنن الترمذی للالبانی، الاضاحی: (۸۹/۲)

۲ صحیح مسلم، الأضاحی: (۵۵۷/۳) رقم: (۱۹۸۷)

۳ المستدرك علی الصحیحین، الأضاحی: (۲۲۹/۴) فی التلخیص: (۲۳۰/۴)

۵ هامش المسند للشیخ احمد شاکر: (۱۵۲/۲)

٦ صحیح مسلم والی مذکورہ حدیث میں میت کی طرف سے قربانی کا کوئی ثبوت نہیں اور مستدرک حاکم والی روایت ضعیف ہے' اگر صحیح بھی ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو وصیت پر عمل کیا ہے۔ [عبدالسمیع عاصم]

۷ مجموع الفتاوی: (۳۰۲/۲٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ رسول اللہ ﷺ نے امت محمدیہ کو قربانی کے لئے دو دانتا جانور ذبح کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّانِ))۔

''دو دانت والے کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی نہ کرو۔ ہاں اگر دشواری پیش آ جائے تو دو دانت سے کم عمر کا جذعہ بھی ذبح کر لو''۔[1]

''جذعہ'' دشواری کی صورت میں جذعہ کرنے کی اجازت ہے اس کی عمر کے بارے میں آراء مختلف ہیں البتہ امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

''جذع کی عمر کے بارے میں سب سے زیادہ درست بات یہ ہے کہ اس کی عمر ایک سال پوری ہو چکی ہو''۔ (نیز یہ بھیڑ اور دنبے کے ساتھ خاص ہے)۔[2]

⑧ البتہ بعض احباب کے نزدیک عام حالات میں بھی جذعہ یعنی دو دانت سے کم عمر والے کی قربانی جائز ہے اگرچہ دشواری نہ بھی ہو، دلیل یہ ہے۔

''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں دو دانت والا جانور کافی ہے وہاں دو دانت سے کم عمر والا بھیڑ کا بچہ بھی کافی ہے''۔[3]

⑨ نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی خواہ شہر ہو یا دیہات اگر پہلے کر لی ہے تو دوبارہ کرے۔

((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ))۔[4]

''جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی وہ دوبارہ (ذبح) کرے''۔

⑩ قربانی کا جانور زیادہ مناسب ہے کہ قربانی دینے والا اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے۔

''انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی دی میں نے آپ کو اپنا قدم ان کے پہلوؤں پر رکھے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھتے دیکھا اور آپ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا''۔[5]

⑪ قربانی کا جانور قربانی کرنے والے کے علاوہ دوسرا بھی ذبح کر سکتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی''۔[6]

---

[1] مسلم، الأضاحي: (۳/۱۵۵۵) رقم: (۱۹۶۳) [2] المجموع: (۲۹۳/۸)

[3] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، الضحایا: (۵۳۸/۲)

[4] بخاري، الأضاحي: (۲/۱۰) رقم: (۵۵۴۹)

[5] بخاري، الأضاحي: (۱۸/۱۰) رقم: (۵۵۵۸) [6] بخاري، الأضاحي: (۱۰) رقم: (۵۵۵۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ قربانی کا گوشت خود کھانا غریبوں کو دینا احباب کو کھلانا اور ذخیرہ کرنا سب درست و جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَكُلُوا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴾ [الحج: ۲۸/۲۲]

''پس قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ''۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا)).[1]

''کھاؤ' کھلاؤ اور ذخیرہ کرو''۔

⑬ جن جانوروں کی قربانی کرنا درست نہیں۔ (۱) ''یک چشم'' جس کا کانا پن ظاہر ہو (۲) بیمار جس کی بیماری واضح ہو (۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو (۴) بوڑھا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو (۵) جس کے کان آگے سے کٹ کر لٹک گئے ہوں (۶) جس کے کان پیچھے سے کٹ کر لٹک گئے ہوں (۷) جس کے کان لمبائی میں کٹے ہوں (۸) جس کے کان عرض میں کٹے ہوں (۹) اور جن جانوروں میں ان عیوب سے بڑا عیب ہو اس کی بھی قربانی درست نہیں)۔[2]

۱۰۔ جنائز کے آداب:

① موت کی آرزو کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کی آرزو نہ کرو اگر تم نیک ہو تو شاید زیادہ نیکی کر سکو اور اگر بدکار ہو تو توبہ کر کے اللہ کو راضی کر سکو گے''۔[3]

② نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کو جو مرنے کے قریب ہوں ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی تلقین کرو''۔[4]

③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا آخر کلام ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔[5]

④ جس کا کوئی قریبی دوست' عزیز فوت ہو جائے تو اس کا میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا جائز ہے جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا تھا''۔[6]

⑤ میت کو غسل اچھے طریقے سے اور ۳ یا ۵ یا ۷ بار دیا جائے۔

''ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو نہلا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تین یا

---

[1] بخاری، الأضاحی: (۲٤/۱۰) رقم: (۵۵٦۹)

[2] تحفه الأحوذی: (٦۸/۵) معالم السنن: (۲۳۰/۲) هامش المسند للشیخ احمد شاکر: (۳۱۵/۲)

[3] بخاری، التمنی: (۷۲۳۵) [4] مسلم، الجنائز: (۹۱٦) [5] ابوداؤد، الجنائز: (۳۱۱٦) صحیح۔

[6] بخاری، الجنائز: (۱۲٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• پانچ یا سات بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار (پانی میں) کچھ کافور بھی ملا لو' ایک روایت میں ہے کہ "غسل دائیں طرف اعضائے وضو سے شروع کرو" (ام عطیہ کہتی ہیں) ہم نے (غسل کے بعد) اس کے بالوں کی تین مینڈیاں بنا کر ان کو پیچھے ڈال دیا"۔[1]

⑥ میت کو کفن تین کپڑوں میں دیا جائے۔

"رسول اللہ ﷺ کو تین (سفید) کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں کرتہ تھا نہ عمامہ"۔[2]

⑦ میت پر صرف تین دن تک ترک زینت جائز ہے البتہ بیوی خاوند پر چار ماہ دس دن ترک زینت کرے گی۔ (اور یہ عورتوں کے لئے خاص ہے)۔

"زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہو گیا تین دن بعد انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو ملا۔ پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر ترک زینت (سادگی اختیار) کرے سوائے شوہر کے جس پر چار ماہ دس دن ترک زینت کرنا ضروری ہے"۔[3]

⑧ اگر میت کو دیکھ کر رونا آئے اور آنسو جاری ہوں تو منع نہیں اس لئے کہ یہ بے اختیار رونا ہے جو جائز ہے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے پریشان ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں کرتا بلکہ زبان کے چلانے اور رو اویلا کرنے سے عذاب کرتا ہے"۔[4]

⑨ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ ہم میں سے نہیں ہے جو (میت کو دیکھ کر) رخسار پیٹے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے" (یعنی نوحہ اور ماتم کرے)۔[5]

⑩ مسلمان کا نماز جنازہ پڑھنا تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شامل ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس (میت کے حق) میں ان کی سفارش قبول کرتا ہے"۔[6]

⑪ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے میت کی چار پائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی سمت اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں پھر باوضوء ہو کر صفیں باندھیں میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو اور اگر عورت ہے تو اس کے درمیان کھڑا ہو۔[7]

پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور پہلی تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھیں۔

---

[1] بخاری، الجنائز: (۱۲۵۸) [2] بخاری، الجنائز: (۱۲۶٤) [3] بخاری، الجنائز: (۱۲۸۲)

[4] بخاری، الجنائز: (۱۳۰٤) [5] بخاری، الجنائز: (۱۲۹٤) [6] مسلم، الجنائز: (۹٤۸)

[7] ترمذی، الجنائز: (۱۰۳۵) حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے تکبیر کہی جائے پھر فاتحہ پڑھی جائے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور میت کے لئے دعا کی جائے اس کے بعد سلام۔[1]

⑬ نماز جنازہ کی دعائیں آہستہ اور اونچی پڑھی جاسکتی ہیں۔

''عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں ایک دعا پڑھی جو میں نے یاد کر لی اور میں نے تمنا کی کاش کہ یہ میرا جنازہ ہوتا''۔[2]

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازہ میں فاتحہ بلند آواز سے پڑھی''۔[3]

⑭ نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی جاسکتی ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی''۔[4]

⑮ نماز جنازہ میں چار تکبیریں نیز پانچ بھی کہی جاسکتی ہیں۔

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی ۴ تکبیریں روایت کیں''۔[5]

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پر چار تکبیرات کہتے ایک جنازہ پر انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بھی کرتے تھے''۔[6]

⑯ تکبیر اولی کے بعد امام سورت فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے اور پھر نماز والا درود شریف پڑھے اس کے بعد تیسری تکبیر کہہ کر ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

اوّل:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ أُنْثَانَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

''اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو چھوٹے اور بڑوں کو مرد اور عورت کو حاضر اور غائب کو بخش دے اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے ایمان پر فوت کر اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈال''۔[7]

---

[1] مصنف عبدالرزاق، القراء والدعاء: (۶۴۲۸) صحیح. [2] مسلم، الجنائز: (۹۶۳)

[3] حاکم: (۱/۳۵۸) و بخاری: (۱۳۳۵) [4] مسلم، الجنائز: (۹۷۳)

[5] بخاری الجنائز: (۱۳۳۳) [6] مسلم، الجنائز: (۹۵۷)

[7] ابوداؤد الجنائز: (۳۲۰۱) صحیح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑰ دوم:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ.

''الٰہی! اسے معاف فرما اس پر رحم فرما اسے عافیت میں رکھ اس سے درگزر فرما اس کی بہترین مہمانی فرما اس کی قبر فراخ فرما اس کے (گناہ) پانی' اولوں اور برف سے دھو ڈال۔ اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر' عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا''۔[1]

⑱ سوم:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

''الٰہی! یہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے اسے فتنہ قبر' عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا تو (اپنے وعدے) وفا کرنے والا اور حق والا ہے الٰہی اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے''۔[2]

⑲ چہارم:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهٖ وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.

''الٰہی تیرا یہ بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے تو اسے عذاب نہ دے تو تجھے کیا پروا۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اسے معاف فرما''۔[3]

⑳ نماز جنازہ قبر پر بھی پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ قبر پر پڑھی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔[4]

㉑ قبر کو پکی بنانا درست نہیں ہے۔

---

[1] مسلم، الجنائز: (٩٦٣) [2] ابوداؤد، الجنائز: (٣٢٠٢) صحیح.

[3] حاکم: (١/٣٥٩) [4] بخاری، الجنائز: (١٣٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ میرے لئے قبر لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا تھا''۔[1]

22 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اونٹ کی کوہان جیسی تھی۔[2]

23 قبروں کو اونچا کرنا پختہ کرنا ان پر گنبد اور قبے بنانا حرام ہیں۔

''جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ قبریں اور ان پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے چاہے کوئی شخص مجاور بن کر بیٹھے یا چلہ کشی کے لئے سب ناجائز ہے''۔[3]

24 کبھی کبھار قبرستان کی زیارت اور آخرت کی یاددہانی کے لئے جانا سنت ہے اور یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

''مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملنے والے ہیں''۔[4]

۱۱۔ راستے کے آداب:

1 راستوں اور چوراہوں پر بیٹھنا منع ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسُ فِی الطُّرُقَاتِ.

''تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو''۔[5]

2 اگر مجبوراً راستے پر بیٹھنا ہو تو اس کے حقوق ادا کرنا ضروری ہیں۔

3 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے حق یہ ہیں:

4 غَضُّ الْبَصَرِ (نگاہ نیچی رکھنا) یعنی غیر محرم پر نہ پڑے۔

5 کَفُّ الْاَذٰی (تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا)۔

6 رَدُّ السَّلَامِ (سلام کا جواب دینا) راستے میں بیٹھے یا چلتے پھرتے کوئی سلام کہے تو ضروری ہے اس کا جواب دیا جائے۔

7 اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ (نیکی کا حکم)۔

---

[1] مسلم، الجنائز: (٩٦٦) [2] بخاری، الجنائز: (١٣٩٠) [3] مسلم، الجنائز: (٩٧٠)

[4] مسلم، الجنائز: (٩٧٤) [5] بخاری، الاستیذان: (٦٢٢٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (برائی سے منع کرنا) [۱]

⑨ راستے کے آداب میں یہ آداب بھی ہے کہ راستے میں اگر مصیبت زدہ کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔

تَغِيثُوا الْمَلْهُوفَ.

''مصیبت زدہ کی مدد کرو''۔

⑩ اور راستے میں بھولے بھٹکے کو راہ دکھانا بھی ضروری ہے۔

تَهْدُوا الضَّآلَ.

''بھولے بھٹکے کی رہنمائی کرو''۔ [۲]

⑪ مظلوم کی مدد کرنا بھی راستے کا حق اور ادب ہے۔

''بے شک رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گروہ کے قریب سے گزرے پس آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے لئے راستے کے اندر بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے تو پھر سلام کو عام کرو مظلوم کی مدد کرو اور بھولے ہوؤں کو راہ دکھاؤ''۔ [۳]

⑫ راستے کے حقوق میں سے آپ ﷺ نے ایک حق چھینک کا جواب دینا بھی شمار کیا ہے۔ [۴]

⑬ راستے میں ہر انسان سے اچھی گفتگو کرنا بھی راستے کا حق ہے۔ [۵]

⑭ ابن حجرؒ نے راستے کے حقوق میں اللہ کا ذکر کرنا بھی شمار کیا ہے۔ [۶]

⑮ کسی کا سامان سواری پر لدوانا یا وزن اٹھا کر کسی دوسری جگہ تک منتقل کروا دینا بھی راستے کا ادب وحق ہے۔ [۷]

⑯ نابینے کی مدد اور بہرے کی مدد اور حیران کن' پریشان حال کی مدد کرنا بھی راستے کا حق ہے۔ [۸]

⑰ مزید وضاحت دیکھنے کے لئے ہماری کتاب ''راستے کے حقوق'' کا مطالعہ کریں۔

۱۲۔ جوتا پہننے اور اتارنے کے آداب:

① جوتا پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کیا جائے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں جانب سے شروع کرے''۔ [۹]

---

[۱] بخاری، الاستیذان: (۲۶۲۹) مسلم، السلام. [۲] ابوداؤد، الادب: (۴۸۱۷) صحیح للالبانی.

[۳] مسند احمد: (۵۷) قال احمد شاکر اسناده صحیح. [۴] مستدرك حاکم ولم یخرجاه صحیح الاسناد.

[۵] فتح الباری، الاستیذان: (۱۱/۱۵) [۶] فتح الباری: (۱۱/۱۵)

[۷] فتح الباری، الاستیذان: (۱۱/۱۵) [۸] فتح الباری: (۱۱/۱۷) [۹] مسلم، اللباس: (۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اور جب جوتا اتارا جائے تو پہلے بائیں جانب سے اتارا جائے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جب (جوتا) اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے اور دایاں پاؤں دونوں میں سے پہلے ہو جس میں جوتا پہنا جائے اور دونوں سے آخری ہو جس سے جوتا اتارا جائے''۔[1]

③ جوتا پہنتے وقت دائیں جانب کا خیال رکھنا نبی ﷺ کا محبوب عمل ہے۔

''نبی ﷺ کو دائیں جانب سے شروع کرنا پسند تھا آپ کے جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں وضوء میں اور اپنے تمام کاموں میں''۔[2]

④ پاؤں میں ایک جوتا پہن کر نہ چلا جائے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں پاؤں کو پہنائے یا دونوں جوتے اتار دے''۔[3]

⑤ جوتا پہن کر رکھا کرو کیونکہ ایسے میں گویا آدمی سواری پر سوار ہوتا ہے۔

''جابر رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اکثر جوتے پہن کر رکھا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے ہوئے ہوتا ہے وہ سوار ہوتا ہے''۔[4]

⑥ البتہ کبھی کبھار ننگے پاؤں چلنا مسنون ہے۔

''فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں چلا کریں''۔[5]

⑦ اگر جوتا خراب ہو جائے تو دونوں کو اتار کر پکڑ لینا چاہئے اور ایسا نہ کرے کہ ایک پہن لے اور دوسرا پکڑے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ اپنا تسمہ درست کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے''۔[6]

⑧ جوتے کو اگر گندگی لگ جائے تو زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی جوتی کو (چلتے ہوئے) گندگی لگا دے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے''۔[7]

۱۳۔غصہ کرنے کے آداب:

① اللہ کا محبوب بندہ وہ ہے جو غصہ نہیں کرتا اگر آ جائے تو پی جاتا ہے۔

---

[1] بخاری: (۵۸۵۶) تحفۃ الاشراف: (۱۰/۱۹۱) [2] بخاری و مسلم.

[3] مسلم، اللباس: (۱۹) [4] مسلم، اللباس: (۶۶) [5] صحیح ابی داؤد للالبانی، الترجل.

[6] مسلم، اللباس: (۲۰) [7] صحیح ابی داؤد للالبانی، الطھارۃ: (۳۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [آل عمران: ۳/ ۱۳۴]

''غصہ کو پینے والے لوگوں کو معاف کرنے والے اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے''۔

② غصہ کرنا مومن کی شایان شان نہیں ہے۔

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا ''غصہ نہ کر'' اس نے کئی مرتبہ (سوال) دہرایا آپؐ نے (یہی) فرمایا غصہ مت کر''۔[1]

③ جنت میں لے جانے والا عمل غصہ نہ کرنا ہے۔

''بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مثلاً جاریہ بن قدامہ' سفیان بن عبداللہ ثقفی' ابوالدرداء اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے تو آپ ﷺ نے جواب دیا غصہ مت کر''۔[2]

④ غصہ آجانا فطرتی عادت ہے لیکن بہترین انسان وہ ہے جو غصے پر قابو پا جاتا ہے اور بہت سی خرابیوں سے بچ جاتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ طاقتور وہ نہیں جو (مقابل کو) بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہے بہت زیادہ طاقت ور صرف وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے''۔[3]

⑤ غصہ کے وقت حتیٰ الوسع عفو و درگزر سے کام لینا چاہئے کیونکہ ایسے لوگوں کی صفت اللہ نے قرآن مجید میں بیان کی ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصے میں آتے ہیں تو معاف کردیتے ہیں''۔ [الشوریٰ: ۴۲/ ۳۷]

⑥ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب غصہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

''سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہوگیا اور گلے کی رگیں پھول گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ کہے ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ '' تو جو کچھ اس پر گزر رہی ہے ختم ہوجائے''۔[4]

---

[1] بخاری: (٦١١٦) [2] فتح الباری رقم: (٦١١٦)

[3] مسلم، البر والصلہ: (١٠٧) [4] بخاری رقم: (٣٢٨٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ رسول اللہ ﷺ نے غصہ کا علاج بتلاتے ہوئے فرمایا:
((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)).[1]
''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو خاموش ہو جائے''۔

⑧ آپ ﷺ نے ایک اور غصے کو دور کرنے کا وظیفہ (علاج) بتلایا ''آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے''۔[2]

⑨ اگر آپ کو غصہ احکام الٰہی کی مخالفت دیکھ کر یا اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے آتا ہے تو قابل تعریف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ایسا غصہ آیا کرتا تھا۔ (عبدالسلام بھٹوی)

۱۴۔ مشورہ لینے کے آداب:

① غلطیوں کے تصادم سے بچنے کے لئے مشورہ کرنا حکم خداوندی ہے:
﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ﴾ [آل عمران: ۱۵۹/۳]
''اپنے معاملات میں مشورہ کرو اور جب (کسی کام کا) عزم کر لو تو اللہ پر توکل کر کے (کر گزرو)''۔

② انسانی عقل و تجربہ محدود و ناقص ہے جس سے غلطیوں کا صدور عین ممکن ہے لہٰذا مشورے کا عظیم نظام ان غلطیوں سے بچاتا ہے۔ [ع]

③ مشورہ بعض امور و اوقات میں مستحب اور سنت اور بعض میں واجب ہوتا ہے البتہ مشورہ میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ [ع]

④ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے اور اسے چاہئے کہ وہ دیانت داری سے مشورہ دے۔ [ع]

⑤ جب کوئی مشورہ طلب کرے تو اچھا مشورہ دینا چاہئے:
((وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ)).[3]
''اور جب کوئی تجھ سے مشورہ طلب کرے (خیر خواہی طلب کرے) تو اس کی خیر خواہی کر (اچھا مشورہ دے)''۔

⑥ عقل مندی کی بات یہ ہے کہ صاحب رائے سے مشورہ لینا چاہئے پھر اس کی تابع داری کرنی چاہیے۔ [ع]

⑦ مشورہ دینے والا اپنی اس رائے کا فائدہ بھی ذکر کرے کہ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ [ع]

⑧ مشورہ نوعمر نوجوان سے بھی لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہوشیار سمجھ دار ہو۔[4]

---

[1] صحيح الجامع الصغير رقم: (٦٩٣) [2] ابن حبان، ابوداؤد صحيح الجامع الصغير: (٦٩٤)
[3] مسلم، السلام: (٥) [4] قول عليؓ مجمع الزوائد: (١٠٣/١) صحيح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ امیر جماعت یا ناظم کے لئے ضروری ہے کہ اپنی رعایا سے مشورہ کرے تا کہ بگاڑ پیدا نہ ہو۔ [ع]

⑩ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر اہم کام سے پہلے مجلس شوریٰ بٹھایا کرتے تھے اور جو امر مشورے سے طے پاتا اسے کرنے کا پختہ عزم کر لیتے تھے۔

''بدر کے قیدیوں کے فیصلے کے وقت آپ ﷺ نے مجلس شوریٰ قائم کی کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ہر قیدی کو اس کے عزیز کے حوالے کیا جائے اور وہ اسے قتل کر دے۔ (تا کہ کافروں کو پتہ چل جائے کہ نبی ﷺ کے مقابلے میں تمام محبتیں ہیچ ہیں)......''[1]

⑪ ''ایک دفعہ کفار نے مدینہ پر چڑھائی کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اطلاع پاتے ہی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا اور دفاع کے متعلق مشورہ طلب کیا مختلف آراء پیش کی گئیں لیکن سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز کو منظور کیا گیا انہوں نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے علاقوں میں جب جنگ کرنی ہوتی ہے تو اپنے علاقے کے ارد گرد خندق کھودی جاتی ہے تو خندق کھود کر مقابلہ کیا گیا اسی لئے اس جنگ کا نام غزوہ خندق پڑ گیا''۔[2]

۱۵۔ گفتگو کے آداب:

① ہر وقت منہ سے اچھی بات ہی نکالنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ))[3]

''اچھی بات بھی صدقہ ہے''۔

② کسی سے بات کرتے وقت چہرے کو افسردہ نہ رکھو بلکہ خوش طبعی سے گفتگو کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ))[4]

''تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے''۔

③ زبان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کا استعمال برائی اور فحاشی کی اشاعت میں نہ کیا جائے۔

﴿ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴾ [البلد: ۹۰/۸-۹]

④ نبی ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ کو ممنوع چیزوں سے محفوظ رکھنے کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔[5]

---

[1] تاریخ عمرؓ بن خطاب لابن جوزی ص: (٣٦) [2] صحیح بخاری، باب غزوة الخندق: (٢/٥٨٨)

[3] مسلم، الزكاة: (١٠٠٩) [4] ترمذی، البر و الصلة: (١٩٥٦)

[5] بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ گفتگو کے وقت ''پہلے تو لو پھر بولو'' پر عمل کریں ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کا کوئی کلمہ زبان سے نکالتا ہے جس کو وہ معمولی سا خیال کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اسی طرح آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے آدمی جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے'' [۱]

⑥ بری یا غلط گفتگو کرنے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ)).

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ خیر کی بات (اچھی بات) کہے یا خاموش رہے'' [۲]

⑦ شعر ؎

اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدِغَنَّكَ اَنَّهٗ ثُعْبَانُ

كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانِهٖ كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الشُّجْعَانُ

''اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر۔ کہ کہیں یہ اژدھا تجھے ڈس نہ لے' کتنے ہی لوگ اپنی ہی زبان سے ڈسے ہوئے قبرستانوں میں پہنچ چکے ہیں' جن کی ملاقات سے بہادر انسان بھی گھبراتے تھے''۔

⑧ ہمیشہ فحش گوئی' بدکلامی اور لعن طعن سے بچا جائے کیونکہ یہ موجب لعنت چیزیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' کہ مومن بہت طعنے دینے والا' بہت لعنت کرنے والا' فحش گوئی کرنے والا اور بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا''۔ [۳]

⑨ آپس میں ایک دوسرے کو عیب لگانے سے ہمیشہ بچا جائے۔

﴿ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ ﴾ [الحجرات: ۴۹/ ۱۱]

''ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ''۔

⑩ کسی مومن پر عیب لگانا اور طعن و تشنیع کرنا ایک انسان کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

((مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ)) [۴]

''جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کے قتل کی طرح ہے''۔

⑪ مومن کی شان ہے کہ وہ انسان تو کیا جانوروں کو بھی برا بھلا نہیں کہتا۔

---

[۱] و [۲] بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان. [۳] ترمذی، صحیح: (۱۹۷۷) والصحیحة ۳۲۰.

[۴] بخاری: (۶۰۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے قافلے میں ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس اونٹنی سے اس کا سامان اور پالان سب اتار دو یہ ملعون ہو چکی ہے'' چنانچہ اس کا سامان اتار دیا گیا اور وہ اونٹنی چھوڑ دی گئی''۔[1]

⑫ جو انسان اس دنیا سے جا چکے ہیں ان کو برا بھلا کہنا یا گالی گلوچ کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو گالی مت دو کیونکہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے جو انہوں نے آگے بھیجی''۔[2]

⑬ زبان کو چغلی سے پاک رکھو ورنہ جنت ٹھکانہ نہ ہوگا۔

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ))[3]

''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا''۔

⑭ کسی کی باہمی گفتگو پر کان نہیں دھرنا چاہئے اگر وہ نہ ناپسند کرتا ہو۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی باتوں پر کان لگائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ (سکہ) ڈالا جائے گا''۔[4]

⑮ ہمیشہ سچ بولا جائے کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے''۔[5]

⑯ جھوٹ مت بولئے جھوٹ منافق کی نشانی ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے (۳) اور جب اس کو امانت دار سمجھا جائے تو خیانت کرے''۔[6]

⑰ اچھی گفتگو سے بڑھ کر کوئی چیز فضیلت والی نہیں۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترازو میں کوئی چیز خلق اچھا (گفتگو اچھی) ہونے سے زیادہ بھاری نہیں ہے''۔[7]

---

[1] صحیح ابی داؤد للالبانی، الجهاد: (۵۵) [2] بخاری: (٦٥١٦) تحفة الاشراف: (۲۹۳/۲)
[3] مسلم، الایمان: (١٦٧) [4] بخاری، التعبیر: (٧٠٤٢) [5] مسلم، البرو الصلة: (١٠٥)
[6] مسلم، الایمان: (٥٩) [7] ترمذی، البروالصلة، صحیح، سلسله الصحیحه: (٨٧٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑱ زبان سے گالی گلوچ کرنا گناہ گاروں کا کام ہے۔
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسوق (نافرمانی) ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے'' [1]

⑲ اپنی گفتگو کو غیبت سے پاک رکھیں کیونکہ یہ مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔
''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے' کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو تم اسے برا جانتے ہو''۔[الحجرات ۱۲/۴۹]

پھول برساؤ بوقت گفتگو
ان لبوں پہ گالیاں جچتی نہیں

۱۶۔اجازت طلب کرنے کے آداب:

① کسی کے گھر میں یا کمرہ وغیرہ میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا ضروری ہے۔[ع]

② جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پہلے سلام لیا جائے پھر اجازت طلب کی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
((اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) [2]
''کلام سے قبل سلام ہے''۔

③ اپنے گھر کے علاوہ کسی کے گھر میں جاتے وقت جب تک اجازت نہ لی جائے داخل نہیں ہونا چاہئے:
﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ﴾
''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو''۔[النور: ۲۷/۲۴]

④ اگر گھر والے گھر پر نہ ہوں یا اجازت اندر جانے کی نہ ہو تو داخل نہیں ہونا چاہئے۔
﴿ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ﴾ [النور: ۲۸/۲۴]
''اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو پھر بھی جب تک اجازت نہ ملے اندر نہ جاؤ''۔

⑤ ہاں اگر گھر غیر رہائشی (یعنی دکان وغیرہ) ہے تو پھر بغیر اجازت کے داخل ہوا جا سکتا ہے۔
﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ﴾ [النور: ۲۹/۲۴]
''ہاں اس بات میں تمہیں گناہ نہیں کہ غیر رہائشی گھروں میں جہاں تمہارا مال واسباب ہو تم ان کے اندر چلے جاؤ''۔

---

[1] مسلم، الایمان: (۶۴) [2] ترمذی، الاستیذان: (۲۶۹۹) باب ماجاء فی السلام قبل الکلام وصحیح ترمذی للالبانی: (۲۸۵۴) وفی الصحیحۃ: (۸۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ اگر اجازت نہ ملے اور کہا جائے کہ ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہے واپس پلٹ جاؤ یعنی کچھ دیر بعد آؤ تو بلا چوں چراں واپس پلٹ جانا چاہیے۔

﴿ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ﴾ [النور: ۲۴/۲۸]

''اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جایئے تو واپس لوٹ جاؤ تمہارے لئے یہی بہتر ہے''۔

⑦ اجازت صرف دوسروں کے گھر جاتے وقت ہی نہیں بلکہ اپنے محرمات (یعنی ماں بہن) کے پاس جانے کی صورت میں بھی اجازت ضروری ہے۔

''ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ماں کے پاس جاتے وقت بھی اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' اس شخص نے کہا میرے سوا ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا ہر بار میں ان کے پاس جاؤں تو اجازت مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً ؟)).

''کیا تو پسند کرتا ہے کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھے؟''۔

سائل نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''ان سے اجازت لیا کرو''۔[1]

⑧ اجازت لینے والا دروازے کی ایک جانب یعنی دائیں یا بائیں جانب ہو کر اجازت مانگے کیونکہ اگر سامنے کھڑا ہو تو اس کی نظر گھر میں پڑ جائے گی جس سے بچنے کے لئے اجازت کا حکم دیا گیا ہے۔[ع]

⑨ اگر کوئی بغیر اجازت کے دروازے یا دیوار سے جھانکے تو اس کی آنکھ کو پھوڑ بھی دیا جائے تو کوئی دیت یا گناہ نہیں ہوگا۔[2]

⑩ اگر ان آداب کو محفوظ رکھا جائے تو اجتماعی اور انفرادی طور پر معاشرے میں امن وامان کی فضا قائم ہو جائے گی۔[ع]

۱۷۔ چھینک کے آداب:

① چھینک آنے پر کم از کم ایک مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا واجب ہے اگر اس کے ساتھ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ'' ملا لے تو بہتر ہے''۔[3]

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ ''الحمد للہ'' کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اسے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے جب وہ ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے تو یہ کہے ''يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ'' (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے)۔[4]

---

۱ مؤطا تفسیر الطبری: (۱۸/۱۱۲) ۲ بخاری و مسلم و ابن کثیر۔

۳ صحیح ترمذی للالبانی: (۲۲۰۲) فتح الباری: (۱۰/۷۳۵) ۴ بخاری، الادب: (۶۲۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چھینک کے بعد کہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ '' اسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا''۔[1]

④ نماز میں چھینک آئے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کے ساتھ یہ الفاظ کہے جائیں تو بہتر ہے:

''رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى.

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے تعریف بہت زیادہ پاکیزہ جس میں برکت نازل کی گئی ہے جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے''۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں تین دفعہ پوچھا میں نے عرض کیا میں نے کہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے''۔[2]

⑤ نماز میں چھینک پر الحمد للہ تو کہی جا سکتی ہے لیکن جواب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جواب دینے سے خطاب لازم آتا ہے جو نماز میں درست نہیں بلکہ نماز تو تسبیح و تکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے''۔[3]

⑥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اپنے بھائی کو تین دفعہ ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہو (یعنی تین دفعہ چھینک کا جواب دو) اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے''۔[4]

⑦ جو شخص چھینک آنے پر الحمد للہ نہ کہے اسے یرحمک اللہ نہیں کہنا چاہئے۔[5]

⑧ جب چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھ لینا چاہیے یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔[6]

⑨ غیر مسلم کی چھینک کے جواب میں بجائے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہنے کے یہ الفاظ کہے جائیں ''يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ''۔[7]

۱۸۔ سلام لینے کے آداب:

① ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ ملتے وقت سلام کرے۔

---

۱ فتح الباری، الادب: (۱۰/۷۳۵) ۲ ابوداؤد، الصلاۃ: (۷۷۰) صحیح للالبانی۔

۳ مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ۔ ۴ ابوداؤد، الادب: (۵۰۳۴) حسن للالبانی۔

۵ بخاری، الاستیذان۔ ۶ ابوداؤد، الادب: (۵۰۲۹) حسن صحیح للالبانی۔

۷ ابوداؤد، الادب: (۵۰۳۸) صحیح للالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ)).[1]

''جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ''۔

② سلام ہر مسلمان کو کہنا ضروری ہے چاہے وہ جانتا ہو یا ناواقف ہو۔

((تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ)).[2]

''ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو''۔

③ ملاقات کے وقت صرف لفظ ''السلام علیکم'' ہی بولے جائیں نہ کہ ''نمستے' آداب عرض' شب بخیر یا گڈ مارننگ......'' یہ الفاظ سلام کی جگہ استعمال کرنا صرف غیروں کی نقلی ہی نہیں بلکہ گناہ ہیں کیونکہ ایسے میں شریعت اسلامی کے قوانین سے اعراض ہے۔[ع]

④ بچوں کو بھی سلام کہنے میں اپنی توہین نہ سمجھیں۔

''انس رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرتے تو سلام کرتے اور فرماتے کہ ''كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ'' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے)۔[3]

⑤ جہاں فتنے یا دیگر خرابیوں کا خطرہ نہ ہو تو عورتوں کو بھی سلام کہا جائے۔

''اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم چند عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کہا''۔[4]

⑥ جب کچھ لوگ سوئے اور بیدار ہوں تو اس انداز سے سلام کہنا چاہئے کہ سوئے ہوؤں کو تکلیف نہ ہو اور بیدار جواب دے دیں یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔[5]

⑦ چھوٹے کا زیادہ حق ہے کہ وہ بڑے کو سلام کہے۔

((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)).[6]

''چھوٹا بڑے کو سلام کہے''۔

⑧ اور چلنے والا (گزرنے والا) بیٹھے ہوؤں کو سلام کہے۔

((وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ)).[7]

''گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو (سلام) کہے''۔

⑨ اور چھوٹی جماعت کا زیادہ حق ہے کہ وہ بڑی جماعت کو سلام کہے۔

---

[1] مسلم، السلام: (٥) [2] بخاری، الایمان: (١٢/٦) [3] بخاری، الاستیذان: (٦٢٤٧/١٥)

[4] ابوداؤد، الادب: (٥٢٠٤) صحیح عند الالبانی. [5] مسلم، الاشربہ: (٢٠٥٥)

[6] مسلم، السلام: (٢١٦٠) [7] بخاری: (٦٢٣١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).[1]

''اور تھوڑے زیادہ کو (سلام) کہیں''۔

⑩ اور سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کہیں۔

((وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي))[2]

''سوار پیدل چلنے والے کو (سلام) کہیں''۔

⑪ اگر جماعت کی طرف سے ایک آدمی سلام کہہ دے تو سب کا فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گناہ گار ہوں گے:

((يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ)).[3]

''جماعت کی طرف سے جب وہ (کہیں سے) گزریں یہی کافی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی سلام کہہ دے''۔

⑫ اور اگر جماعت کی طرف سے ایک آدمی جواب دے دے تو سب کا فرض ادا ہو جائے گا ورنہ سب گنہگار ہوں گے:

((يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ)).[4]

''جماعت کی طرف سے یہی کافی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی جواب دے دے''۔

⑬ یہود ونصاریٰ سے سلام لینے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔

((لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَ لَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ)).[5]

''یہودیوں اور عیسائیوں کو پہلے سلام نہ کہو''۔

⑭ سلام کو عام کرو کیونکہ اس سے معاشرے میں باہم الفت بڑھتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے آپس میں سلام عام کرو''۔[6]

⑮ اہل کتاب جب سلام کہیں تو جواب میں فقط وعلیکم کہو۔

((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ)).[7]

''جب تمہیں اہل کتاب (یہودی عیسائی) سلام کریں تو تم صرف ''وعلیکم'' کہا کرو''۔

---

[1] بخاری: (٦٢٣٣-٦٢٣٤) [2] مسلم، السلام: (٢١٦٠) [3] تحفة الاشراف: (٧/٤٢٩) صحیح.

[4] صحیح ابی داؤد، آداب: (٤٣٤٢) [5] مسلم، السلام: (١٣) [6] مسلم، الایمان: (٩٣)

[7] بخاری، الاستیذان: (٦٢٥٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ مشرکین اور مسلمین کی اجتماعی مجلس ہو تو انہیں سلام کہہ دینا چاہیے اور اپنا مخاطب مسلمانوں کو رکھنا چاہیے رسول اللہ ﷺ ایسی مجلس کو سلام کیا کرتے تھے۔[۱]

⑰ نمازی پر سلام کیا جا سکتا ہے۔

''ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ نبی ﷺ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تو آپ ﷺ کس طرح جواب دیتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے''۔[۲]

⑱ قرآن پڑھنے والے پر بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔ (عبد السلام بھٹوی)

⑲ قضائے حاجت میں بیٹھے انسان کو سلام نہیں کہنا چاہیے نبی ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔[۳]

⑳ سلام کہنے کے ساتھ ساتھ انسان مصافحہ کرے یہ بہتر ہے۔

''قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ کرامؓ میں مصافحے کا معمول تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا ''ہاں''۔[۴]

㉑ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے ایک تو مصافحہ کا معنی ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ سے ملانا ہے اور دوسری بات کہ بہت سی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں دیکھیں۔[۵]

㉒ جب کسی سے کچھ دیر بعد ملا جائے تو مصافحہ کرنا چاہیے۔

''عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان سے مصافحہ کیا''۔[۶]

㉓ ہاتھ کے اشارے سے بھی سلام کہا جا سکتا ہے بشرطیکہ منہ سے السلام علیکم بھی کہا جائے۔[۷]

24 اپنے کسی قریبی کو دور سے بھی سلام بھیجا جا سکتا ہے۔

''ایک شخص نے آکر اپنے باپ کا سلام آپ ﷺ کو کہا تو آپ ﷺ نے جواب دیا ''**علیك و علی ابیك السلام**'' (تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو)۔[۸]

㉕ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ'' کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[۹]

㉖ سلام کرنے سے جنت میں داخلہ آسانی سے ہو جائے گا۔[۱۰]

---

[۱] بخاری، الاستیذان: (٦٢٥٤) [۲] ابوداؤد، الصلاة: (٩٢٧) صحیح للالبانی.

[۳] ابن ماجه: (٢٨٢) [۴] بخاری، الاستیذان: (٦٢٦٣) [۵] بخاری، الاستیذان: (٦٢٦٣) ترمذی، الاستیذان: (٢٧٢٨) [۶] فتح الباری: (١١/٧٦) [۷] ترمذی، الاستیذان: (٢٦٩٧) حسن.

[۸] ابوداؤد، الادب: (٥٢٣١) حسن للالبانی. [۹] ابوداؤد، الادب: (٥١٩٥) صح للالبانی.

[۱۰] ترمذی، ابواب صفة القيامة: (٢٤٨٥) صحیح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(27) دو مسلمانوں کے آپس میں مصافحہ کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]

۱۹۔ خط لکھنے کے آداب:

(1) خط لکھتے وقت سب سے پہلے بسم اللہ اور اپنا نام لکھنا چاہئے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ہرقل کو لکھا ہے اس میں تھا:

((فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرْقَلِ عَظِيْمِ الرُّوْمِ))[2]

''پس اس نے اس کو پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' محمد ﷺ کی جانب سے جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہرقل کی طرف جو روم کا بڑا بادشاہ ہے''۔

(2) جس کی طرف بھیجا جا رہا ہے اس کا نام لکھنا اور کفار کے ساتھ دنیوی القابات لکھنا بھی جائز ہے جیسا کہ آپؐ نے قیصر بادشاہ کو عظیم الروم بصری کے بادشاہ کو عظیم البصری بحرین کے بادشاہ کو عظیم البحرین لکھا تھا ''مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرْقَلِ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى''۔[3]

(3) کافر کے لئے سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى لکھنا چاہئے جیسا کہ اوپر حدیث میں ہے۔

(4) سلام کے بعد ''اما بعد'' کے الفاظ بھی لکھنا مسنون ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے ہرقل وغیرہ کو خط لکھا تو لکھا ''اَمَّابَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِ عَايَةِ الْاِسْلَامِ''۔[4]

(5) مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنی کتاب آداب معاشرت میں خط لکھنے کے آداب کو کچھ یوں ذکر کرتے ہیں ٦ نمبر سے نیچے دیکھیں۔

(6) کسی کا خط جس کے تم مکتوب الیہ نہ ہو مت دیکھو۔

(7) اسی طرح کسی کے سامنے کاغذات رکھے ہوئے ہوں ان کو اٹھا کر مت دیکھو شاید وہ شخص کسی کاغذ کو تم سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو۔

(8) خط کی عبارت اور مضمون اور خط بہت صاف ہو۔

(9) ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے۔

(10) ایک خط میں اتنے سوالات نہ بھر دیں کہ مجیب پر بوجھ بنیں۔ چار پانچ سوال بھی بہت ہیں بقیہ بعد جواب آنے کے پھر بھیج دیں۔

---

[1] ابوداؤد الادب: (٥٢١٢) صحیح للالبانی۔ [2] بخاری، بدأ الوحی: (٥) وابوداؤد: (٢٥٢/٢)

[3] بخاری، بدأ الوحی: (٥) مشکوۃ: (٣٤٠/١) [4] بخاری، بدأالوحی: (٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ کثیر المشاغل مکتوب الیہ کو پیام وسلام پہنچانے سے معاف رکھیں۔
⑫ اگر کسی خط میں پہلے خط کے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلا خط بھی اس مضمون پر نشان بنا کر ہمراہ بھیجے۔
⑬ اپنے مطلب کے لئے بے رنگ خط نہ لکھیں۔
⑭ جوابی رجسٹری خط بھیجنا خلاف تہذیب ہے۔
⑮ تحریر صاف اور جلی وخوش خط ہونی چاہئے۔
⑯ مکتوب الیہ (جس کی طرف خط بھیجا گیا ہے) کو مشقت سے بچانا چاہئے۔
⑰ خط میں اسراف نہ کریں کہ آدھے کو پھاڑے۔
⑱ اپنی ضرورت کے لئے جوابی خط لکھنا چاہئے۔
⑲ القاب میں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔
⑳ اہل دنیا اگر علماء سے خط وکتابت رکھیں تو رفتہ رفتہ مناسبت ہو جاتی ہے۔
㉑ مکتوب الیہ کی زبان میں ہی خط لکھنا چاہئے۔
㉒ کئی مضمون ہوں تو جدا جدا ہوں۔
㉓ عبارت مختصر اور معنی خیز ہو۔
24 لفافہ میں کاغذ احتیاط سے رکھیں۔
㉕ روایت لکھتے وقت احتیاط سے لکھنا کہ یہ بات فلاں شخص نے بتلائی یا فلاں یہ کہہ رہا تھا وغیرہ۔
㉖ بغیر محرم کے دستخط کے عورت کا خط لکھنا منع ہے۔[1]

۲۰۔ کھانے کے آداب:

① کھانا کھانے سے قبل ہاتھ وغیرہ اگر صاف نہیں تو صاف کر لینے چاہئیں۔ [ع]
② کھانا کھانے سے قبل یہ نیت ضرور کر لیں کہ میں فقط بھوک پیاس بجھانے کے لئے نہیں کھا رہا بلکہ اس لئے کھا رہا ہوں تا کہ جسم کو تقویت ملے اور اللہ کی عبادت کا فریضہ احسن انداز سے ادا کر سکوں۔ [ع]
③ کھانا "بسم اللہ" پڑھ کر کھانا شروع کریں۔
④ دائیں ہاتھ سے کھائیں۔
⑤ اگر اکٹھے بیٹھ کر کھا رہے ہیں تو اپنے آگے (سامنے) سے کھائیں! اگر کھانا ایک ہی قسم کا ہے تو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بچے جب تم کھانا کھانے لگے تو سب سے پہلے "سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" (اللہ کا نام لے اور دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے قریب سے (آگے سے) کھا"۔[2]

---

[1] آداب معاشرت ص: (۲۰۵) [2] سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمه، باب الاكل باليمين: (۳۲۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ کھانا اکٹھے بیٹھ کر کھانے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔
''ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو تم اکٹھے ہو کر کھاؤ اور اللہ کا نام لو اللہ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دے گا''۔[1]

⑦ کھانا ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لَآ اٰکُلُ وَ أَنَا مُتَّکِیٌٔ))[2]
''میں ٹیک لگائے ہوئے کھانا نہیں کھاتا''۔

⑧ کھانا دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھانا مستحب ہے۔

⑨ اور دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر اور بائیں پر بیٹھ کر کھانا کھانا بھی مستحب ہے۔
''حافظ ابن حجرؒ نے (فتح الباری' كتاب الاطعمة' باب الاكل متكئا) میں انہیں دو صورتوں کو پسند کیا ہے''۔

⑩ حاضر کھانے میں عیب جوئی نہیں کرنی چاہئے۔
''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر اچھا لگتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے''۔[3]

⑪ کھاتے وقت نوالہ چھوٹا لیں اور خوب چبا چبا کر نگلیں نیز نوالہ چباتے وقت آواز نہ نکالیں جس سے دوسرے کراہت محسوس کریں۔ [ع]

⑫ کھانے کے دوران غیر مہذب اور لغو گفتگو نہ کریں بلکہ دین و دنیا کی کارآمد اور مفید باتیں کریں جن سے دوسروں کو فائدہ ہو مثلاً جاہل کو آداب طعام سکھانا۔ [ع]

⑬ کھانا کھانے کے دوران اگر لقمہ نیچے گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہئے۔
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے''۔[4]

⑭ کھانے میں بدبودار چیز کھانے سے پرہیز کرے (مثلاً کچا پیاز وغیرہ) خصوصاً جبکہ مسجد یا دینی مجلس میں جانے کا ارادہ ہو یا نماز کا وقت قریب ہو۔ [ع]

⑮ کھانا کھاتے وقت آرام اور سکون سے بیٹھنا نیز جوتے وغیرہ اتار کر بیٹھیں کیونکہ ان کے اتارنے سے

---

[1] الفتح الربانی: (١٧/٨٨) ابن ماجه، الاطعمة. [2] بخاری كتاب الاطعمة: (٥٣٩٩)
[3] بخاری، الاطعمة: (٥٤٠٩) [4] مسلم شريف.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راحت ملتی ہے۔ [ع]

⑯ کھاتے وقت روٹی کے اطراف کو نہ چھوڑیں۔

"درمیان سے روٹی کھا کر اطراف کو چھوڑنا اسراف ہے"۔[1]

⑰ کھانے کے بعد انگلیوں کو ضرور چاٹ لیں پھر دھوئیں۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنا ہاتھ صاف نہ کرے یہاں تک کہ اسے خود چاٹ لے یا کسی کو چٹا دے"۔[2]

⑱ کھانے سے ہاتھ صاف کر کے سونا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص (کھانا کھا کر) بغیر ہاتھ صاف کئے ہوئے رات کو سو جائے اور اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے تو اس کو اپنے نفس کو ملامت کرنا چاہیے"۔[3]

⑲ کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ)).

"سب تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ رزق عطا فرمایا بغیر میری طاقت اور قوت کے"۔[4]

⑳ کھانے کے آداب کے ضمن میں ہم ایک اور چیز ذکر کر رہے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کھانے:

① عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سرکہ (تمام سالنوں سے) عمدہ سالن ہے"۔[5]

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مرتبہ گوشت لایا گیا اس میں شانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا آپ نے اس کو نہایت شوق سے نوچ نوچ کر کھایا۔[6]

③ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ قدید خشک نمک لگا کر گوشت کھالینا انبیاء اور اسلاف کا طریقہ ہے۔[7]

④ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھونی ہوئی کلیجی کھائی۔[8]

⑤ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔[9]

---

[1] فتاوی عالمگیری: (۳۳۶/۵) [2] بخاری: (۵۴۵۶) مسلم، الاشربة: (۱۳۴)

[3] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی: (۱۲۵/۳) [4] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی: (۱۲۲/۳)

[5] مسلم، الاشربه: (۲۰۵۱) [6] بخاری، التفسیر: (۴۷۱۲) [7] عمدة القاری: (۶۵/۲۱)

[8] مسلم ص: (۱۵۷) [9] بخاری: (۸۲۹/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ آپ ﷺ سے خرگوش کا گوشت کھانا بھی ثابت ہے۔[1]

⑦ آپ ﷺ نے مچھلی کا گوشت بھی کھایا ہے۔[2]

⑧ آپ ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد بہت پسند تھا۔[3]

⑨ آپ ﷺ ثرید کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔[4]

⑩ اکثر آپ ﷺ کی غذا جو کی روٹی تھی۔[5]

⑪ آپ ﷺ کھجوریں بہت کثرت سے استعمال کیا کرتے تھے۔[6]

⑫ آپ ﷺ نے اونٹ کا گوشت بھی کھایا ہے۔[7]

۲۱۔ پینے کے آداب:

① پینے کی اشیاء خواہ وہ جونسا مشروب ہو بسم اللہ پڑھ کر اور دائیں ہاتھ سے پینا چاہئے۔

''نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ ہی پیتا ہے''۔[8]

② پانی پینے کے دوران تین سانس لئے جائیں۔

''انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ' پانی پینے کے دوران تین سانس (دم) لیتے تھے''۔[9]

③ پینے کے دوران تین بار سانس لینا بہت زیادہ صحت مندی اور ہضم والا اور پیاس دور کرنے والا ہے نیز دو بار سانس لینا بھی احادیث سے ثابت ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح (تین بار دم لے کر) پینا خوب سیراب کرتا ہے اور پیاس دور کرتا ہے اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور معدے میں آہستہ آہستہ جاتا ہے''۔[10]

④ پانی پیتے وقت ''بسم اللّٰہ'' اور پینے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرنی چاہئے کہ اللہ نے تمہیں کھلایا اور پلایا ہے۔[ع]

⑤ (ا) پانی پیتے وقت اس میں پھونک نہیں مارنی چاہئے۔(ب) اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ ہو تو ہاتھ سے یا انڈیل کر کچھ پانی گرادیں لیکن پھونک نہ ماریں۔

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ایک شخص نے کہا کہ اگر پانی میں تنکے وغیرہ پڑے ہوئے ہوں تو (کیا کروں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس

---

[1] بخاری: (۸۳۰/۲) [2] بخاری: (۶۲۵/۲) [3] بخاری: (۸۱۷/۲) [4] مستدرك للحاكم.

[5] شمائل ترمذی. [6] مسلم الاطعمة. [7] ابن ماجه: (۲۱۰/۲) [8] مسلم، الاشربة: (۱۰۵)

[9] بخاری، الاشربة: (۵۶۳۱) [10] مسلم، الاشربه: (۲۰۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو انڈیل دو (یعنی تھوڑا سا پانی برتن سے گرا دے) تاکہ تنکے نکل جائیں (لیکن برتن میں پھونک نہیں ماری)''۔[۱]

⑥ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصہ سے منہ لگا کر پانی پینا مناسب نہیں ہے اس سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔[۲]

⑦ لوگوں کو پانی پلانے والا خود پانی یا مشروب آخر میں پیئے۔[۳]

⑧ کھڑے ہو کر پانی پینے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔[۴]

⑨ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آب زمزم کھڑے ہونے کی حالت میں پیا۔[۵]

⑩ کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت کے متعلق اور جواز میں صحیح احادیث وارد ہیں اسی لئے بہتر یہ ہے کہ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر نہ پیا جائے البتہ آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم [ع]

⑪ دودھ پینے کے بعد یا کھانا کھانے کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے (کھانے کے لئے)۔ ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ'' (اے اللہ! تو ہمارے لئے اس میں ہمیشہ برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلاؤ)۔

دودھ کے لئے: ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ'' (اے اللہ تو اس میں ہمارے لئے برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما)۔[۶]

۲۲۔ مہمان نوازی کے آداب:

① مہمان نوازی کرنا ایمان کا حصہ ہے:

((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ)).[۷]

''جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت (مہمان نوازی) کرے''۔

② مہمان اور میزبان میں کلام کی ابتداء باہمی سلام جواب سے ہونی چاہیئے۔ (جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں نے کیا تھا):

﴿ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ ﴾ [ذاریات: ۵۱/ ۲۵]

''جب یہ لوگ ان کے پاس آئے تو سب سے پہلے سلام کیا (ابراہیم علیہ السلام) نے ان کے سلام کا جواب دیا''۔

---

[۱] سلسلة الاحادیث الصحیحه: (۱/ ۷۳۹۔۳۸۵) [۲] ابوداؤد وغیرہ۔

[۳] مجمع الزوائد: (۵/ ۸۶) [۴] مسلم، الاشربه: (۱۱۶) [۵] مسلم، الاشربه: (۱۱۷)

[۶] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی: (۲/ ۴۳۲۔ ۳۷۳۰) [۷] بخاری، الادب باب اکرام الضیف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ مہمان کو اچھی جگہ ٹھہرا کر اس کے کھانے پینے کا بندوبست کرنا چاہیے:
﴿ فَرَاغَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴾ [ذاریات: ۵۱/ ۲۶]
''جلدی سے اپنے گھر جا کر موٹے تازے بچھڑے کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا''۔

④ مہمانوں کا کھانا پینا پوشیدہ طریقے سے تیار کیا جائے ورنہ وہ از راہ تکلف روکیں گے جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے:
﴿ فَرَاغَ اِلٰی اَهْلِهٖ ﴾ [ذاریات: ۵۱/ ۲۶]
''وہ چپکے سے (مہمانوں سے علیحدہ ہو کر) اپنے گھر کی طرف چلے گئے''۔

⑤ مہمانوں کی نشست و برخاست کے لئے اہل و عیال سے علیحدہ جگہ ہونی چاہیے تا کہ پردے کا اہتمام ہو سکے۔ [ع]

⑥ میزبان کو چاہیے کہ وہ کسی بہانے سے تھوڑی دیر کے لئے مہمانوں سے الگ ہو جائے تا کہ ان کو آرام کرنے یا دوسری ضروریات سے فارغ ہونے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ [ع]

⑦ مہمانوں کے کھانے سے مسرور اور نہ کھانے پر مغموم ہونا چاہیے جیسا کہ ابراہیمؑ مہمانوں کے نہ کھانے سے پریشان ہو گئے تھے:
﴿ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ﴾ [ذاریات: ۵۱/ ۲۸]
''پس اس نے (ابراہیمؑ نے) ان سے خوف محسوس کیا''۔

⑧ معقول عذر کے بعد میزبان اپنے مہمانوں کو کھانے پر مجبور نہ کرے۔ [ع]

⑨ کھانے یا مشروب سے فراغت کے بعد قدم رنجہ ہونے کی وجہ دریافت کریں جیسا کہ ابراہیم نے پوچھا تھا:
﴿ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴾ [ذاریات: ۵۱/ ۳۱]
''آپ لوگ کس مقصد کے لئے تشریف لائے ہیں''۔

⑩ مہمان کھانے کی دعوت کو قبول کرے اگرچہ ہلکی ہی کیوں نہ ہو:
((مَنْ دُعِیَ فَلْیُجِبْ))۔[1]
''جسے کھانے کے لئے بلایا جائے وہ قبول کرے''۔

⑪ مہمان کھانا کھاتے وقت سب سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر کھائے اور اگر شروع میں بھول گیا ہے تو جب یاد آئے تو پڑھے ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ''۔[2]

⑫ مہمان ایسی دعوتوں میں قطعاً شریک نہ ہو جہاں اسراف و تبذیر کا مظاہرہ ہوتا ہو۔ [ع]

---

[1] ابوداؤد، الاطعمة، صحیح للالبانی۔ [2] ابوداؤد، الاطعمة عن عائشة صحیح للالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ مزید آداب دیکھنے کے لئے ہماری کتاب ''آداب ضیافت'' دیکھیں۔

۲۳۔سفر کے آداب:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ تمہیں کھانے پینے اور نیند سے روک دیتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی ایک سفر کی ضرورت پوری کرلے تو جلدی گھر لوٹے''۔[۱]

② مسافر گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))[۲]

''اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت''۔

③ مسافر نماز کی پابندی کرے اور لمبے سفر میں وہ نماز قصر کرنے کے ساتھ ساتھ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ بھی ملا کر پڑھ سکتا ہے۔[۳]

④ اور جب مسافر گھر سے نکلے تو گھر والوں کو اللہ کے سپرد کردے۔

((أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ))[۴]

''میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں''۔

⑤ سواری پر سوار ہونے لگے تو اپنا پاؤں رکھتے ہوئے ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھے اور جب سواری پر بیٹھ (سوار ہو) جائے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) کہہ کر یہ پڑھے:

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴾

[الزخرف: ۴۳/۱۳۔۱۴]

''پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مطیع کردیا اور ہم اس کو زیر کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے پالنے والے (رب) کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔

پھر تین مرتبہ ''الحمد للہ'' اور تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

''اے اللہ! تو پاک ہے تحقیق میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے معاف کردے تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے''۔[۵]

۱۔ بخاری، العمرۃ، باب السفر۔ ۲۔ ترمذی، الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا خرج من بیتہ: (۳۴۲۶)

۳۔ ابوداؤد، الصلاۃ: (۱۲۰۸۔۱۲۲۰) ۴۔ ابن ماجہ الجہاد، باب تشییع الغزاۃ و داعھم: (۲۸۲۵)

۵۔ ابوداؤد، الجہاد، باب مایقول الرجل اذا رکب: (۲۶۰۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ پھر مسافر تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ.

''پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم اس کو زیر کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے پالنے والے کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی پرہیز گاری اور تیرے پسندیدہ عمل کا سوال کرتے ہیں اور اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی درازی کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی گھر والوں میں نائب ہے اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے خوفناک منظر سے اور مال اور اہل میں ناکام لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں''[1]

نیز بلندی پر چڑھتے وقت ''اللہ اکبر'' اور بلندی سے اترتے وقت ''سبحان اللہ'' پڑھیے۔[2]

⑦ سفر میں جب کہیں بھی مسافر پڑاؤ ڈالے تو یہ کلمات ضرور پڑھے:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))[3]

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا پناہ پکڑتا ہوں''۔

⑧ نبی ﷺ سفر سے واپسی پر سفر کی دعا والے الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے ''اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ'' (ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب ہی کی حمد کرنے والے ہیں)۔[4]

⑨ دوران سفر موسیقی گانا بجانا اور بے پردہ خواتین کو دیکھنے سے پرہیز کریں ہو سکے تو ہر نظر آنے والی برائی کو احسن انداز سے مٹانے کی کوشش کریں۔ [ع]

⑩ سفر میں جاتے وقت راستے' شارع کا ضرور خیال رکھیں یعنی اس کے آداب کا مثلاً راستے میں پیشاب کرنے سے بچیں راستے میں گندگی نہ پھیلائیں اور نہ ہی کوئی ایسا فعل کریں جس سے لوگ تکلیف محسوس کریں۔ [ع]

---

[1] صحیح مسلم، الحج : (۱۳۴۲) [2] صحیح مسلم : (۳۲۷۵) بخاری الجهاد والسیر، باب التسبیح اذا هبط وادیا : (۲۹۹۳) [3] مسلم، الذکر والدعا باب فی التعوذ من سوء القضاء : (۲۷۰۸-۶۸۷۸)
[4] مسلم الحج، باب مایقول اذا قفل من سفر الحج وغیره : (۱۳۴۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ دوران سفر سگریٹ نوشی وغیرہ سے پرہیز کریں تاکہ اپنے آپ کو اور لوگوں کو اذیت سے بچا سکیں۔ [ع]

۲۴۔ سونے اور جاگنے کے آداب:

① سونے سے پہلے وضو کرنا مسنون ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی سونے سے پہلے وضو کرے اور دائیں طرف لیٹ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور پھر رات کو فوت ہو جائے تو وہ فطرت (یعنی اسلام) پر مرا اور اگر صبح زندہ اٹھے تو بھلائی کو پہنچ گیا دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَ جْهِىْ اِلَيْكَ وَالْجَاتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ[1]

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکایا رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تجھ سے تیری بارگاہ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے ہماری طرف بھیجا''۔

② جب کوئی شخص بستر پر آئے تو درجہ ذیل تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں میں پھونک کر جسم کے تمام حصوں پر ہاتھ پھیرے پہلے چہرے سر اور جسم کے سامنے حصے سے ابتداء کرے یہ سارا عمل تین بار کرے۔

❶ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ...... الخ

❷ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ...... الخ

❸ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ...... الخ[2]

③ جو شخص سوتے وقت ''آیۃ الکرسی'' پڑھتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے۔[3]

④ نیز جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے اسے ہر چیز سے کافی (مصیبت و بلا وغیرہ سے کافی) ہو جاتی ہے۔[4]

⑤ نبی ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک یہ سورتیں نہ پڑھ لیتے:

۱۔ صحیح بخاری، الدعوات باب ما یقول اذا نام: (۶۳۱۳) ومسلم: (۲۷۱۰)

۲۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب: (۱۴) ۳۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب: (۱۰)

۴۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب: (۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل، زمر، الم سجدہ، ملک''۔[۱]

⑥ حضرت فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت یہ کلمات پڑھنا خادم سے بہتر ہیں۔

''سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ''۔[۲]

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف آئے تو اسے چادر وغیرہ کے ساتھ تین دفعہ جھاڑے پھر لیٹ کر یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّىْ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ.[۳]

⑧ دائیں پہلو پر لیٹ کر داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى.[۴]

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں''۔

⑨ لیٹ کر دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.[۵]

⑩ رات کو جب پہلو بدلیں تو یہ دعا پڑھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ.

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے غالب بخشنے والا ہے''۔[۶]

⑪ نیند میں گھبراہٹ اور خوف آئے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ.[۷]

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضگی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے ڈالنے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس

---

[۱] صحیح الترمذی للالبانی، الدعوات: (۲۲) [۲] صحیح بخاری، الدعوات، باب: (۱۱)

[۳] صحیح بخاری، الدعوات، باب: (۱۳) [۴] صحیح بخاری، الدعوات، باب: (۸)

[۵] صحیح ابی داؤد للالبانی، ابواب النوم باب: (۱۰۷) [۶] صحیح الجامع الصغیر: (۴/۲۱۳)

[۷] صحیح الترمذی للالبانی، الدعوات باب: (۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں اور مجھے بہکائیں''۔

⑫ اچھا یا برا خواب دیکھے تو مندرجہ ذیل امور سرانجام دے۔

(۱) اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا شیطان کی طرف سے لہٰذا تم میں سے اگر کوئی (خواب میں) پسندیدہ چیز دیکھے تو خواب کسی کو نہ سنائے مگر جس سے محبت ہو۔

(۲) اگر برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین دفعہ تھوکے' شیطان اور اپنے خواب کی برائی سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگے کسی کو ایسا خواب نہ سنائے' جس پہلو پر خواب آئے اسے بدل دے' اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔[1]

⑬ نیند سے جاگتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ.[2]

''ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے''۔

⑭ نبی ﷺ تہجد کے وقت بیدار ہوتے تو سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات سب سے پہلے تلاوت فرماتے۔[3]

۲۵۔ دوستی کے آداب:

① ایک دوسرے سے دوستی قائم کرنا مومنین کی صفت ہے:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ﴾ [التوبہ: ۹/ ۷۱]

''اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

② مومن بندوں کی دوستی اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ہر اس انسان سے ہوتی ہے جو احکامات شرعیہ کا پابند ہو:

﴿ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ﴾ [المائدہ: ۵/ ۵۵]

''تمہارے دوست تو صرف اور صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایماندار لوگ ہی ہیں''۔

③ مشرکین اور کافروں سے دوستی رکھنا سخت گناہ ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ ﴾ [الممتحنہ: ۶۰/ ۱]

''اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ''۔

---

[1] صحیح مسلم، (۴/ ۱۷۷۳) [2] صحیح بخاری، الدعوات باب: (۸)

[3] صحیح بخاری، تفسیر آل عمران باب: (۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ دوستی وہی نفع مند ہوتی ہے جو اللہ کے لئے ہو اور متقی لوگوں سے ہو۔

﴿اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ﴾ [الزخرف: ٤٣/٦٧]

''دوست اس روز (قیامت کے دن) ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار (وہ باہم دوست ہی رہیں گے)''۔

⑤ انسان اچھے لوگوں سے دوستی رکھے کیونکہ اس کی پہچان اس کی مجلس کے لوگوں سے ہوتی ہے فرمان نبویؐ ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُهُمْ مَنْ یُخَالِلُ)).[۱]

''یعنی آدمی اپنے دوست کے دین (طور طریقہ) پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرنا چاہئے کیونکہ وہی اس کی پہچان ہے''۔

⑥ جس کسی سے دوستی کرنی ہو تو اچھے لوگوں سے کرے کیونکہ وہ تیرے لئے ڈھال ہیں اور برے ہم نشین نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے بقول شاعر ؎

ہم تو ڈوبے تھے صنم
تم کو بھی لے ڈوبیں گے ہم

⑦ اکثم بن صیفیؒ کا قول ہے:

''کہ (اچھے) دوستوں کی ملاقات سے غم چھٹ جاتے ہیں''۔[۲]

⑧ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''نیک بھائیوں کے ساتھ رہو کیونکہ دنیا و آخرت میں تمہاری ڈھارس ہیں''۔[۳]

⑨ نفع مند دوستی یہ ہے کہ انسان دوستی اور دشمنی اللہ کی رضا مندی کے لئے کرے (فرمان نبویؐ ہے):

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ)).

''جس شخص کو ایمان کا ذائقہ پالینا پسند ہو اسے چاہئے کہ کسی شخص سے محبت صرف اللہ ہی کے لئے کیا کرے''۔[۴]

⑩ ہمیشہ متقی لوگوں سے دوستی اور مل بیٹھنا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ)).[۵]

''یعنی تو صرف مومن شخص کو اپنا ہم نشین بنا اور تیرا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے''۔

---

[۱] ابوداؤد: (٦٨/٥) اور للالبانی فی الصحیحه رقم: (٩٦٧)

[۲] الاخوان لا بن ابی الدنیا ص: (١٥٥) [۳] احیاء علوم الدین: (١٦٠/٢)

[۴] صحیح الجامع الصغیر للالبانی رقم: (٥٩٤٨) [۵] سنن ابی داؤد: (١٦٧/٥) رقم: (٤٨٣٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ مجلس کے آداب:

① مجلس میں تہذیب اور وقار کی شکل اختیار کر کے بیٹھنا اچھے آدمی کی نشانی ہے۔[ع]

② مجلس میں جہاں نشست کے لئے جگہ ملے بیٹھ جانا چاہئے نہ کہ مجمع میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا پھرے یہی صحابہ کرامؓ کی مجلسوں کا طریقہ تھا۔[۱]

③ مجلس میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے کما قال رسول اللہ ﷺ اس سے تفوق پسندی اور خود بینی کا اظہار ہوتا ہے اور دوسرے کے دل میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔[۲]

④ اگر کوئی شخص مجلس میں ایک جگہ بیٹھ کر کسی ضرورت سے خود اٹھ جائے تو پلٹنے کے بعد وہی اس جگہ کا مستحق ہے کما قال النبی ﷺ۔[۳]

⑤ اگر مجلس میں دو شخص باہم مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔[۴]

⑥ اگر کچھ لوگ مجلس میں حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے ہوں تو کسی کو اس حلقہ کے وسط میں نہیں بیٹھنا چاہئے ایسے شخص پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔[۵]

⑦ مجلس میں کسی شخص کے گرد یا سامنے کسی کو کھڑا نہیں رہنا چاہئے۔[۶]

⑧ راستے میں مجلس لگانا درست نہیں ہاں مجبوری ہو تو بیٹھ سکتے ہیں البتہ اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں (۱) نگاہ نیچی رکھنا (۲) ضرر رساں چیز کو راستہ سے ہٹانا (۳) سلام کا جواب دینا (۴) نیکی کا حکم کرنا (۵) برائی سے منع کرنا (۶) راستہ بھولے کو راستہ دکھانا (۷) اور مصیبت زدہ کی مدد کرنا۔[۷]

⑨ جہاں مجلس میں چند آدمی ہوں تو دو الگ ہو کر سرگوشی کرنا شروع نہ کر دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ اس سے تیسرا غمگین ہوگا''۔[۸]

⑩ مجلس کی راز کی باتوں کو برملا نہیں بیان کرنا چاہیے۔
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''المجالس بِالأَمَانَةِ'' مجلس امانت ہوتی ہے۔[۹]

---

[۱] الادب المفرد للبخاری، باب تجلیس الرجل حیث انتھی.

[۲] ترمذی، الاستیذان، باب ماجاء فی کراھیتان یقام الرجل من مجلسه ثم یحلبس فیه.

[۳] ترمذی،الاستیذان، سابقه باب. [۴] ترمذی الاستیذان، باب ماجاء فی کراھیة الجلوس بین الرجلین بغیر اذنھا. [۵] ترمذی، الاستیذان، باب ماجاء فی کراھیته القعود وسط الحلقه.

[۶] ابوداؤد، الادب، باب فی قیام الرجل للرجل. [۷] ابوداؤد، الادب، باب فی الجلوس فی الطرقات.

[۸] ابوداؤد، الادب، باب فی نقل الحدیث. [۹] ابوداؤد، الادب، باب فی نقل الحدیث. (۴۸۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ مجلس میں جو معزز جگہ ہو وہاں بیٹھنے کی کوشش نہ کی جائے۔[ع]

⑫ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے بھائی کی معزز جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو''۔

۲۷۔ پردے کے آداب:

① عورت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حجاب کی پابندی کو ضروری قرار دیا ہے گویا پردہ عورت کے لئے ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں وہ سکون محسوس کرتی ہے اور اس کے دامن میں پناہ پکڑتی ہے۔[ع]

② فحاشی و عریانی بے پردگی و بے حیائی پستی میں گری ہوئی قوم کی علامت ہے۔[ع]

③ عورت کا اصل مسکن اور دائرہ کار گھر کی چاردیواری ہے:

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾ [احزاب: ۳۳/۳۳]

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز کی ادائیگی کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو''۔

④ عورتوں کو پردے کا حکم سب سے پہلے سن ۵ ہجری ذی قعدہ میں ہوا جب زینب بنت جحش سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔[1]

آیت حجاب کا ترجمہ یہ ہے:

''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی ﷺ کے گھروں میں نہ جایا کرو' کھانے کے لئے بھی اجازت کے بعد جاؤ' یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہے بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھانا کھا لو تو بکھر جاؤ وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو نبی ﷺ کو تمہارا یہ عمل ناگوار گزرتا ہے۔

لیکن وہ شرم محسوس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا اور جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپؐ کے بعد کسی وقت بھی آپ ﷺ کی بیویوں ﷺ سے نکاح کرو یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے''۔[احزاب: ۵۳/۳۳]

پھر ان لوگوں کا تذکرہ کہ جن سے پردہ کرنا عورت پر لازم ہے سورۃ نور کی ان آیات میں کیا گیا جو غزوہ بنی مصطلق کی واپسی پر سن ۶ ہجری میں نازل ہوئیں جن کا ترجمہ درجہ ذیل ہے:

---

[1] تفسیر ابن کثیر: (۵۵۳/۳) فتح القدیر: (۲۹۹/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے' شوہر' باپ' سسر' اپنے بیٹے خاوند کے بیٹے' بھائی' بھتیجے' بھانجے' اپنے میل جول کی عورتیں' اپنے غلام وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں تا کہ اپنی زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا علم لوگوں کو ہو جائے اور تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اے ایمان والو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔ [نور:۲۴/۳۰۔۳۱]

⑤ عورت کے لئے پردہ بے جا پابندی اور بوجھ نہیں بلکہ عورت کی شرافت و پاک دامنی کی علامت ہے:

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ.

''یہ (پردہ) اس بات کا قوی ذریعہ ہے کہ عورتیں پہچانی جائیں (کہ یہ مسلمان اور شریف گھرانے کی ہیں) تو انہیں ستایا نہ جائے''۔

⑥ عورت کا معنی پردہ ہے لہٰذا جب تک یہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے گی باعفت اور معاشرے میں شرف و وقار سے رہے گی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ [النور: ٢٤/٣١]

''کہ وہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے''۔

بعض الا ما ظهر سے چہرہ' منہ کھلا رکھنا مراد لیتے ہیں لیکن یہ درست نہیں بلکہ اس سے آگے آیت ان کے چھپانے کی تصریح کر رہی ہے۔

اور مومنہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے جلباب اوڑھنے کا حکم دیا ہے:

﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ [احزاب: ٣٣/٥٩]

''وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں''۔

''امام ابن سیرین نے کہا میں نے عبیدہ السلمانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور اپنی بائیں آنکھ ظاہر کی''۔ [1]

---

[1] روح المعانی : (٢٢/٥٨٩) الدر المنثور : (٥/٢٢١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے تحت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر کی جانب سے بڑی چادروں کے ساتھ اپنے چہرے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لئے ظاہر کریں''۔[1]

⑦ ایسی عورت کے لئے حجاب کی پابندی نہیں ہے جو بوڑھی یعنی سن رسیدہ ہو چکی ہے اور نکاح کی امید نہیں رکھتی (رغبت نہیں رکھتی)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ [النور: ٢٤/ ٦٠]

''اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں نکاح کی امیدوار نہ ہوں وہ اگر اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے''۔

⑧ حجاب سے مراد چہرے کا ڈھانپنا ہے۔

''سیدنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ.

''ہم اپنے چہروں کو مردوں سے چھپاتی تھیں''۔[2]

⑨ پردہ کس قسم کا ہوتا کہ اس کو صحیح معنوں میں پردہ کہا جا سکے۔ دیکھیں چند آداب۔

(۱) چادر یا برقع ایسا ہو جو سر سے لے کر پیروں تک پورے جسم کو ڈھانپ لے چہرہ نظر آئے نہ بازو چھاتی نظر آئے نہ گدی حتی کہ ہاتھ اور پیر بھی نظر نہ آئیں۔

(۲) چادر یا برقع بھی بجائے خود زینت یعنی جاذب نظر نہ ہو جیسے اس پر کڑھائی کا کام کیا گیا ہو یا پرکشش رنگ کا حامل ہو یا اتنا خوب صورت اور نفیس ہو کہ بے اختیار مردوں کی نظریں عورت کی طرف اٹھ جائیں گویا مذکورہ قسم کی چادر یا برقع سے بھی پردے کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) چادر یا برقع ایسے باریک اور شفاف کپڑے کا نہ ہو جس میں عورت کا جسم جھلکے گویا چادر یا برقع کا کپڑا سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ موٹا بھی ہو۔

(۴) وسیع و کھلا ہو۔ اس طرح تنگ نہ ہو کہ جسم کا انگ انگ اس سے نمایاں ہوتا ہو یا فتنے میں ڈالنے والی جگہیں واضح ہوں یا اس سے جسمانی ساخت اور اس کے خدوخال کی غمازی ہوتی ہو۔

---

[1] ابن كثير: (٣/ ٥٦٩) [2] صحيح ابن خزيمة: (٤/ ٢٠٣) رقم: (٢٦٩٠) و مستدرك: (١٦٦٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اس کے کپڑے سینٹ یا خوشبو سے معطر نہ ہوں۔
(۶) مردوں کے لباس کی طرح نہ ہوں۔
(۷) اسی طرح کافر عورتوں کے لباس کی طرح نہ ہوں جیسے منی سکرٹ یا ساڑھی، لہنگا وغیرہ۔ کیونکہ کافروں کی مشابہت ممنوع ہے:

''اور جو جس کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا''۔[1]

(۸) شہرت ونا موری والا لباس نہ ہو کیونکہ ایسا لباس اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔[2]

⑩ کوئی حجاب کے لئے فیشن ایبل نقاب اور برقع وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ ایسا تنگ شفاف منقش برقع فتنہ انگیزی کا سبب بنتا ہے اور یہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہوتا ہے اس لئے یہ حرام ہے ایسی عورتوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔

''جہنمیوں کے دو گروہوں میں ایک گروہ ان عورتوں کا ہے جو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہیں''۔[3]

⑪ عورت کا پردہ کن افراد سے کرنا ضروری وفرض ہے:

۱۔ پیچھے شروع میں سورۃ نور کی آیت ۳۰، ۳۱ میں اس چیز کا تذکرہ ہو چکا ہے۔
۲۔ چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد سے پردہ ضروری ہے۔
۳۔ عورت کا اپنے دیور، جیٹھ، بہنوئی سے اختلاط غلط ہے اور پردہ فرض ہے۔
۴۔ عورت کے رضاعی بھائی کا اپنی رضاعی بہن کی بہنوں سے اختلاط حرام ہے۔
۵۔ شادی بیاہ کے موقع پر اور دیگر دوسری تقریبات میں مردوزن کا بے حجابی میں اختلاط حرام ہے۔
۶۔ شادی کے بعد مرد وعورت کا تمام گھر والوں اور اہل محلّہ کے سامنے مووی یا تصاویر بنانا (گویا بے پردگی ہے) اور حرام ہے۔
۷۔ ٹیکسی، رکشے میں اکیلی عورت کا سفر کرنا درست نہیں البتہ اگر ساتھ محرم ہو تو بھی ساتھ پردہ کرنا ضروری ہے۔
۸۔ حجاب میں سے یہ بھی ہے کہ عورت بغیر محرم کے حج نہیں کر سکتی۔
۹۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور اسی طرح جامعات کی دیگر تقریبات میں مل بیٹھنا حجاب کے خلاف اور حرام ہے۔
۱۰۔ علمی اجتماعات، کانفرنسوں، مشاعروں اور دیگر اس قسم کی تقریبات میں مرد وعورت کا پہلو بہ پہلو بیٹھنا درست نہیں۔

---

[1] ابوداؤد، اللباس: (٤٠٣١) [2] ابوداؤد: (٤٠٢٩) [3] مسلم، الادب باب: (٤٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ الغرض محرم رشتوں کے علاوہ جن کو قرآن نے بیان کیا ہے (سورۃ نور میں) سب سے پردہ کرنا عورت کا اولین فریضہ ہے۔

محرم رشتے یہ ہیں!

نسبی محارم: باپ' دادا' بیٹا' پوتا' چچا' ماموں' بھانجا اور بھتیجا۔

سسرالی محارم: سسر' داماد' خاوند کا بیٹا

رضاعی محارم: رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں [۱]

⑫ عورت کے حجاب میں سے یہ بھی ہے کہ عورت کسی غیر محرم سے مصافحہ نہ کرے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

((اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ)) [۲]

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا آپ صرف زبانی طور پر بیعت لیتے تھے''۔ [۳]

شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کا عورتوں اور محرم رشتہ داروں مثلاً باپ' بیٹا' بھائی وغیرہ سے مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ غیر محرم سے قطعی طور پر مصافحہ کرنا حرام ہے۔ [۴]

⑬ عورت ملازمین اور اپنی گاڑی کے ڈرائیوروں وغیرہ سے بھی پردہ کرنے کی پابند کی گئی ہے جیسا کہ شیخ ابن بازؒ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ملازمین اور ڈرائیور اگر غیر محرم ہیں تو وہ اجنبی کے حکم میں ہیں اور ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ [سابقہ مرجع]

⑭ شرعی حجاب کی پابند خواتین کو نشانہ استہزاء نہ بنایا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ [توبہ: ۹/۶۴۔۶۵]

''(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو یقیناً اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈر دبک رہے ہو اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے کہہ دیجئے کہ کیا اللہ اور اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہاری ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں''۔

---

[۱] مسلم، الرضاع: (۱۴۴۴) [۲] رواہ النسائی البیعۃ: (۱۸) و احمد: (۶/۳۵۷)
[۳] مسلم، کتاب الاجارہ: (۸۸) [۴] فتاویٰ برائے خواتین: (ص/۲۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا مومنوں سے استہزاء اللہ اور اس کی آیات و رسول ﷺ کے ساتھ استہزاء کرنا ہے جو کفر کے مترادف ہے۔

⑮ کم سن (نابالغ) لڑکیوں پر حجاب ضروری نہیں جیسا کہ شیخ ابن بازؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ سنِ بلوغت سے کم عمر بچیوں کے اولیاء پر واجب ہے کہ وہ انہیں آداب اسلامی سکھائیں فتنہ سے بچانے اور اخلاق فاضلہ کا عادی بنانے کی غرض سے انہیں حکم دیں کہ وہ بغیر پردہ کئے ہوئے باہر نہ نکلیں تا کہ وہ فساد پھیلانے کا ذریعہ اور سبب نہ بنیں اور دوپٹہ میں نماز ادا کرنے کا حکم دیں اگر چہ اوڑھنی یا ڈوپٹہ کے بغیر بھی ان کی نماز ہو جاتی ہے (کیونکہ پردہ بلوغت والی پر ہے اور دوپٹہ بھی) نبی ﷺ کا ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ بالغہ کی نماز بغیر ڈوپٹہ کے قبول نہیں کرتے''۔[1]

⑯ عورت کے نقاب کے متعلق سعودی عرب کے شیخ فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ''محرمہ (احرام والی) عورتوں کو نقاب اور دستانے پہننے سے منع فرمایا ہے'' تو محرمہ کو نقاب لگانے سے منع کرنا خارج احرام اس کے استعمال کے جواز کو ثابت کرتا ہے البتہ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ محرمہ اپنا چہرہ کھلا رکھے بلکہ اجنبی مردوں کے سامنے وہ نقاب وغیرہ کریں جیسا کہ احمد' ابوداود' ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

> ''سواروں کا قافلہ ہم سے گزرتا تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محرمہ ہوتیں پس جب وہ ہمارے مقابل آتے تو ہم میں ہر کوئی اپنی چادر اپنے سر سے چہرہ پر لٹکا لیتی پھر جب وہ ہم سے گزر جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتیں''۔[2]

اور اسی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں کہ نقاب یا برقع جس میں صرف آنکھوں کے لئے دو شگاف ہوں اس سے چہرہ ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ عمل عہد نبی ﷺ میں معروف تھا اور اس کی حاجت بھی ہے پس اگر نقاب یا برقع میں صرف آنکھیں ظاہر ہوتی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے خاص کر جب معاشرہ میں اس کا رواج ہو[3]۔[4]

⑰ خادمہ اپنے مخدوم سے پردہ کرے گی یہی فتویٰ شیخ ابن بازؒ کا ہے کیونکہ غیر محرم سے خلوت نشینی حرام ہے۔[5]

---

[1] ابن ماجہ، ترمذی وغیرہ فتاوی المرأة: (۱/ ۷۷) جمع المسند.

[2] مجلة البحوث الاسلاميه: (۲٤/ ۹۱) [3] لیکن ہمارے معاشرے میں مروجہ سرمہ پہن کر آنکھیں اور آنکھوں کا گردونواح نقاب سے باہر نکالنا قطعاً جائز نہیں بلکہ پردے کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ (عبدالسمیع عاصم)

[4] كتاب المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان: (۳/ ۳۰۹) [5] كتاب فتاوى الدعوة للشيخ ابن بازؒ: (۲/ ۲۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑱ مردوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ﴾ [النور: ۲۴/۳۰]

''مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزہ طریقہ ہے''۔

⑲ ہاں اگر اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے یعنی پہلی نظر معاف ہے اور اگر بار بار غیر محرم کو دیکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔

''جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر اٹھ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی نظر نگاہ پھیر لے''۔[1]

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے علی رضی اللہ عنہ! نظر کے پیچھے نظر نہ لگائیں۔ بے شک پہلی نظر تیرے لئے ہے (یعنی معاف ہے) اور دوسری تیرے لئے (جائز) نہیں ہے''۔[2]

⑳ ایک صورت میں انسان عورت کو دیکھ سکتا ہے وہ یہ ہے اگر اس کا ارادہ شادی کا ہو یعنی منگیتر کو۔

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو چاہیے اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے''۔[3]

مزید اس موضوع پر دیکھیں ہماری کتاب راستے کے حقوق۔

㉑ عورت کا دیور اور جیٹھ سے پردہ کرنا بھی ضروری ہے:

''ایک انصاری آدمی نے دیور اور جیٹھ کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا'' دیور یا جیٹھ تو موت ہے''۔[4]

۲۸۔ عورت کی تعلیم کے آداب:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)).[5]

''علم (دینی علم) حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے''۔

---

[1] مسلم: (۲۱۵۹) ابوداؤد: (۲۱۴۸) [2] مستدرك حاكم: (۲/۱۹۴) ترمذی: (۲۷۷۸)

[3] ابوداؤد، النکاح: (۲۰۸۲) امام حاکمؒ اور ذہبیؒ نے صحیح کہا ہے البتہ ابن حجرؒ نے حسن کہا ہے۔ فتح الباری: (۹/۱۸۱)

[4] بخاری مع الفتح الباری: (۹/۳۳۰) [5] سنن ابن ماجه، کتاب المقدمه: (۲۲۰) صحیح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② رسول اللہ ﷺ خواتین کے لئے خصوصاً ایک دن مقرر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے عورتوں کو مردوں سے پیچھے رہتے ہوئے مساجد میں حصول تعلیم کے لئے حاضر ہونے کی اجازت بھی دے رکھی تھی ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کا دینی تعلیم کو حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں بشرطیکہ خواتین پردے میں حاضر ہوں [1]

③ اکثر عورتیں دینی تعلیم نہیں حاصل کرتیں جس سے انہیں اپنے مخصوص ایام اور مخصوص مسائل سے آگاہی نہیں ہوتی اور علم کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک ماں اپنی اولاد کی صحیح اسلامی نہج پر تربیت بھی نہیں کرسکتی اور معاشرہ منکرات کے سیلاب کی زد میں آجاتا ہے۔[ع]

④ عورت کا تعلیمی میدان میں مردوں سے اختلاط سراسر برائی کو دعوت دینا ہے اور جذبات کو برانگیختہ کرنا ہے دور حاضر میں سکول و کالج اور یونیورسٹیز میں مرد و زن کا اختلاط عام ہے جس میں ہر لڑکا یا لڑکی کسی نہ کسی کو شہوانی نظر سے ضرور دیکھتا ہے جس سے معاشرتی نفسانی روحانی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

ایسا ہی ایک سوال سعودی عرب کے شیخ محمد بن ابراہیمؒ سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

مردوں اور عورتوں کا اختلاط سنگین اور خطرناک امور میں سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ عورتوں کا اپنے محارم مردوں سے اختلاط اس کے جواز میں کوئی اشکال نہیں۔

۲۔ عورتوں کا اجنبی مردوں سے فساد و بگاڑ کی غرض سے اختلاط اس کی حرمت میں کوئی اشکال نہیں۔

۳۔ عورتوں کا تعلیم گاہوں، دکانوں، آفسوں، ہاسپٹلوں، پارٹیوں اور دیگر جگہوں میں اختلاط تو درحقیقت ممکن ہے کہ سائل اس حالت کے متعلق بادی النظر میں یہ سمجھتا ہو کہ یہ مردوں اور عورتوں کے درمیان فتنہ کا باعث نہیں ہے (تو یہ غلط ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). [2]

''کوئی مرد ہرگز کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے''۔

⑤ عورت کے لئے صرف دو طرح کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے اس کے علاوہ باقی تعلیم دلانا نہ صرف بے مقصد ہے بلکہ دین کے لئے سخت خطرناک ہے۔

(۱) عورت کو دینی تعلیم و تربیت سے بہرہ ور کیا جائے تا کہ وہ بچوں کی دینی خطوط پر تعلیم و تربیت کر سکے یا پرائمری سطح تک کے سکولوں میں معلّمہ بن کر تعلیم دے سکیں۔

(۲) عورتیں میڈیکل کی تعلیم بھی حاصل کرسکتی ہیں بشرطیکہ ایسے میڈیکل کالج ہوں جہاں پڑھانے والی صرف

---

[1] فتاوی المرأۃ: (۲/۱۵) للشیخ ابن بازؒ.

[2] بخاری مع فتح الباری: (۹/۳۳۱) رقم: (۲۳۳) مجلۃ البحوث الاسلامیہ: (۳۲/۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں ہی ہوں اوران سب میں حجاب کی پابندیوں کونظرانداز نہ کیا جائے۔[ع]

⑥ تعلیم کا بہانہ بنا کر بلوغت کے بعد شادی کا انکار کرنا درست نہیں۔[ع]

⑦ معلّمہ کو آتے دیکھ کراحتراماً کھڑا ہونا غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جوشخص اپنے لئے لوگوں کا کھڑا ہونا پسند کرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے'' [1]

۲۹۔عورت کی زینت کے آداب:

① عورت خوشبو استعمال نہیں کرسکتی:

''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَ كَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ)) [2]

''ہر آنکھ زنا کار ہے اور بے شک جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے''۔

البتہ عورت کی خوشبو رنگ ہے جیسے مہندی:

② عورت اپنی زینت کو ظاہر نہ کرے اظہار زینت کا مطلب ہے کہ عورت سر' چہرہ' گردن' سینہ' بازو' پنڈلی وغیرہ ننگی کر کے چلے یا کندھوں کو ننگا کرنا اور جسم کے بعض اعضاء کو نمایاں کرنا یہ سب اظہار زینت میں سے ہے جو کہ حرام ہے:

((وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ)).[النور: ۲۴/۳۱]

''اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں''۔

③ زینت کے لئے اپنا لباس مردوں کے مشابہ نہ پہنے فرمان نبوی ﷺ ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)).

''اللہ تعالیٰ نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔ [3]

④ عورت زینت کے لئے پتلون یا چست لباس نہیں پہن سکتی کیونکہ یہ شرعی تقاضے پورے نہیں کرتا اور یہ انتہائی مختصر ہوتا ہے اور بہت چست یا بہت باریک ہوتا ہے جو عورت کے نشیب وفراز' ٹانگوں پیٹ' پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کرتا ہے۔لہٰذا مسلمان خواتین ایسے لباس سے دور رہیں جو کہ فتنہ کے سیلاب برپا کر

---

[1] جامع الترمذي، الادب، عن معاوية رضی اللہ عنہ صحيح. [2] ابوداؤد، الترجل: (۴۱۷۳) صحيح.

[3] ابوداؤد، اللباس: (۳۵۷۵) صحيح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے یہی فتویٰ الشیخ الصالح الفوزانؒ کا ہے۔[1]

⑤ بعض خواتین بناؤ سنگھار کر کے غیر محرموں کے سامنے آتیں ہیں اور بے جا گلیوں بازاروں میں پھرتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نصیحت فرمائی ہے۔

﴿ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ ﴾ [احزاب: ۳۳/۳۳]

''اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ عہد جاہلیت کی طرح زینت کو ظاہر نہ کرتی پھرو''۔

⑥ عورتوں کا زینت کے لئے چند افعال کرنا:

☆ ناخنوں کو نہ کٹوانا۔

☆ مصنوعی بال لگوانا۔

☆ نیل پالش لگانا۔

☆ ابرو کے بال کاٹنا۔

☆ بالوں کو کٹوانا۔

☆ پاؤں میں پازیب وغیرہ پہننا۔

☆ زیورات کا استعمال کرنا۔

ان تمام کی تفصیل دیکھیں اسی کتاب کے عنوان ''خوب صورتی ایک نعمت ہے اس کی حفاظت کریں مگر کیسے......؟''۔

۳۰۔ اولاد کے حقوق:

① والدین کا اولین فریضہ اولاد کی اچھی تربیت کرنا ہے۔ [ع]

② بچپن سے لے کر زندگی کے تمام مراحل میں پیش آنے والے مسائل کے متعلق اولاد کو (خواہ لڑکی ہو یا لڑکا) آگاہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ [ع]

③ اولاد کی تربیت کرنے سے انسان جنت کا مالک بن جاتا ہے۔

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے جوان ہونے تک ان کو کھلاتا پلاتا رہے۔ تو وہ اس کو جنت میں لے جائیں گی''۔[2]

④ دو بیٹیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر جنت ملے تو دو سے زیادہ بیٹوں یا بیٹیوں والوں کے لئے کتنے درجات ہوں گے۔ [ع]

---

[1] كتاب المنتقى من فتاوى الشيخ الصالح الفوزان: (۳/۳۰۸)

[2] صحيح سنن ابن ماجه للالبانى: (۳/۲۱۵۔ ۲۹۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ والدین کے لئے ضروری ہے کہ اولاد (بیٹے اور بیٹی) دونوں میں مساوی برتاؤ کریں:

''نبی ﷺ نے فرمایا: جس انسان کے لئے بیٹی ہو وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور نہ اس کو حقیر جانے اور نہ ہی اس پر بیٹے کو ترجیح دے ایسے بندے کو اللہ جنت میں داخل کرے گا'' [۱]

⑥ اگر تمام بیٹیاں ہیں تب بھی سب میں برابری کا سلوک کریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دے دی۔ باقی ایک کو نصف نصف کر کے وہ بھی دونوں میں تقسیم کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ نبی ﷺ کو سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تعجب کیا کرتی ہو وہ عورت اس فعل سے جنتی ہو گی'' [۲]

⑦ والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچوں کا حق ''پیار'' ان کو ضرور دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی ''دیہاتی'' رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا ''آپ لوگ اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہیں ہم لوگ تو بوسہ نہیں لیتے''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تیرے دل سے رحم (نرمی) نکال دیا ہے تو میں کیا کروں''۔ [۳]

ایک دفعہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گوشہ جگر حسین بن علی اپنے نانا ﷺ کے کندھے پر سوار تھے کسی صحابی نے کہا ''نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ'' (اے غلام! تو بہت اچھی سواری پر سوار ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''نِعْمَ الرَّاكِبُ'' (سوار بھی اچھا ہے)۔ [۴]

⑧ اولاد کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کرنا چاہیے اللہ اس کا اجر جنت دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو بندہ اپنی بیٹیوں کی وجہ سے کسی چیز کے ساتھ آزمایا گیا تو اس بندے نے اس پر صبر کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا سبب بن جائیں گی''۔ [۵]

⑨ والدین کے لئے ضروری ہے کہ جب ان کی اولادیں عمر بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کے لئے مناسب رشتے کا پتہ کر کے ان کی جلد شادی کا بندوبست کریں کیونکہ جب بھی انسان جوانی کی عمر کو پہنچتا ہے اگر اس کا کوئی ساتھی بنانہ دیا ہو تو اس کا دل کسی نہ کسی طرف مائل ہو جاتا ہے اور پھر برائیاں جڑیں پکڑتی ہیں اور انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ [ع]

---

[۱] سنن ابوداؤد، الادب: (٥١٤٦) [۲] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی: (٢٩٧٣)

[۳] بخاری، الادب: (٥٩٩٨) [٤] جامع الترمذی، المناقب: (٣٧١٧)

[٥] ترمذی، ابواب البر والصلة و بخاری، الجنائز: (١٢٤٩/٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ مزید اولاد کے حقوق کے لئے دیکھیں باب والدین کی ذمہ داریاں اور اولاد کی تربیت مع بچوں کی بیماریاں اوران کا علاج۔

۳۱۔والدین کے حقوق:

① والدین کے ساتھ اچھا سلوک فرمان خداوندی ہے۔

﴿ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾ [بنی اسرائیل : ۲۳/۱۷]

''ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو''۔

② والدین کی خوشی اور ناراضگی کے ساتھ اللہ عزوجل کی خوشی و ناراضگی وابستہ ہے لہٰذا والدین کو ہر حال میں خوش رکھنا ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کی رضامندی باپ کی رضامندی کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ باپ کے غصہ کے ساتھ ہے''۔[1]

③ والدین کی عزت وتکریم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خصوصاً بڑھاپے کی عمر میں جب ان کو بچوں کی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے۔

﴿ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾ (نبی اسرائیل : ۲۳/۱۷)

''اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی اف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے انتہائی ادب واحترام سے بات کرنا''۔

④ ماں کی خدمت کیا کرو کیونکہ اس کے قدموں میں جنت ہے (اور جنت کا دروازہ باپ ہے) گویا دونوں کی خدمت کے بغیر جنت کا حصول ناممکن ہے۔

''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور جہاد میں شریک ہونے کی درخواست کی آپ ﷺ نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے؟''۔ اس نے عرض کیا ''ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کی خدمت میں حاضر رہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے''۔[2]

⑤ والدین کو اذیت دینا حرام ہے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح الترمذی للالبانی، ابواب البر والصلۃ : (۴/ ۳۴۰) رقم : (۱۸۹۹)

[2] صحیح سنن نسائی للالبانی، الجہاد: (۲/ ۳۷۲) رقم: (۳۱۰۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ)).[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کو ستانا (اذیت دینا)''۔

⑥ باپ سے زیادہ ماں کا حق ہے کہ اس کے ساتھ احسان کیا جائے۔

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق وصیت کی اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھایا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کر''۔ [لقمان ۳۱/۱۴]

⑦ والدین اگر نافرمانی اور معصیت کی دعوت دیں تو حکم ماننا ضروری نہیں۔

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)).[2]

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کا حکم ماننا جائز نہیں''۔

⑧ والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنا چاہئے کبھی بھی ان کو برا بھلا نہ کہا جائے اور ان کے ساتھ اچھی گفتگو کی جائے کیونکہ والدین سے حسن سلوک محبوب نیکی ہے۔

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ''اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا'' (وقت پر نماز) پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا ''بِرُّ الْوَالِدَيْنِ'' (والدین سے حسن سلوک) پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا ''اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ'' (اللہ کے راستے میں جہاد کرنا)۔[3]

۳۲۔ بیوی کے حقوق:

① جیسے خاوند کے کچھ حقوق ہیں ایسے ہی بیوی کے بھی چند حقوق ہیں:

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [البقرة: ۲/ ۲۲۸]

''عورتوں کے بھی معروف کے مطابق ویسے ہی (حقوق) ہیں جیسے ان مردوں کے ان پر ہیں''۔

② بیوی کو اس کا حق حق زوجیت دینا ضروری ہے۔

''عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بکثرت عبادت کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اے عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بلا ناغہ روزہ رکھتے ہو اور مسلسل رات کا قیام کرتے ہو؟ عبداللہ نے فرمایا ''جی ہاں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ایسا نہ کیا کرو بلکہ روزہ رکھا بھی کرو اور چھوڑا بھی کرو رات کو آرام بھی کیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے''۔[4]

---

[1] مسلم، الاقضية: (۱۲) بخاری: (۵۹۷۵) [2] شرح السنه: (۱۰/ ۴۴) رقم: (۲۴۵۵)

[3] بخاری مواقیت الصلاة: (۵۲۷) و مسلم: (۸۵) [4] بخاری، النكاح: (۵۱۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ شادی کے بعد بیوی کے لئے رہائش کا بندوبست کرنا بھی خاوند کی اہم ذمہ داری ہے نیز جہاں خود رہے وہاں ساتھ رکھے:

﴿ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ﴾

''تم اپنی حیثیت کے مطابق جہاں رہتے ہو وہاں اپنی بیویوں کو (بھی اپنے ساتھ) رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ''۔ [الطلاق: ٦٥/٦]

④ بیوی بچوں کے نان ونفقہ اور تمام ضروریات زندگی کے اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [البقرة: ٢/٢٣٣]

''ماں اور بچے کے کھانے اور کپڑے کی ذمہ داری اس (یعنی باپ) پر ہے کہ وہ یہ خرچ معروف طریقے کے مطابق انہیں دے''۔

⑤ خاوند کے لئے ضروری ہے کہ اپنی وسعت کے مطابق بیوی اور اولاد کے اخراجات کو پورا کرے نیز بیوی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بے جا مطالبات نہ کرے:

﴿ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ﴾ [الطلاق: ٦٥/٧]

''خوش حال اپنی حیثیت کے مطابق خرچ دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق خرچ دے''۔

⑥ خاوند کے لئے ضروری ہے کہ عورت کا مقرر کردہ حق مہر اسے رضا مندی سے دے دے ہاں اگر وہ کچھ معاف کر دے تو کچھ حرج نہیں ہے:

﴿ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴾

''عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو' اگر وہ عورتیں اپنی خوشی سے مہر میں سے کچھ تمہیں چھوڑ دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو''۔ [النسآء: ٤/٤]

⑦ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ایک حق ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [النسآء: ٤/١٩]

''اور عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو''۔

⑧ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلاموں کو مارا جاتا ہے پھر وہ شخص دوسرے دن اپنی بیوی سے ہمبستری بھی کرتا ہے''۔ (یعنی مارتا بھی ہے اور پھر خواہش پوری کرنے کے لئے چومتا چاٹتا بھی ہے)۔[1]

---

[1] بخاری، النکاح: (٥٢٠٤) مسلم: (٢٨٥٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ اگر خاوند کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو ان کے درمیان عدل کرنا اس کا اولین فریضہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین' چار چار' تک نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا وہ کنیزیں (لونڈیاں) ہیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ بے انصافی سے بچنے کے لئے یہی تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے''۔[النساء:۴/۳]

⑩ اگر بیویاں ایک سے زائد ہیں اور کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس زیادہ دن گزارے بنسبت خاوند دیدہ کے

''انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب آدمی کنواری لڑکی سے (دوسری) شادی کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب شوہر دیدہ سے (دوسری) شادی کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ (پھر دونوں میں باری مقرر کرے)''۔[1]

⑪ جس طرح خاوند بیوی کو ناپسندیدگی کی صورت میں طلاق دینے کا حق رکھتا ایسے ہی عورت کو بھی خلع کا حق حاصل ہے البتہ وہ حق مہر واپس کرنے کی ذمہ داری ہوگی جیسا کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ مسئلہ لے کر آئی اور باغ (حق مہر کا) واپس کر کے خلع لے لیا''۔[2]

۳۴۔ خاوند کے حقوق:

① شادی خاوند اور بیوی کے بندھن کا نام ہے اور یہ بندھن اس وقت تک قائم رہتا ہے جب دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن انداز سے سرانجام دیتے رہتے ہیں لہٰذا چند حقوق خاوند کا بیوی کو دینا اور بیوی کا خاوند کو دینا ضروری ہیں۔[ع]

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے حقوق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ''خاوند کا حق بیوی پر اس قدر ہے کہ اگر خاوند کو زخم آجائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی وہ خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی''۔[3]

③ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی جائز خواہش کی تسکین کے لئے بلائے تو بیوی پر فرض ہے کہ وہ خاوند کی اس خواہش کا پھرپور احترام کرے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب خاوند اپنی بیوی کو ہمبستری کے لئے بلائے تو اسے فوراً آجانا چاہیے خواہ وہ تنور (مراد باورچی خانہ ہے) پر ہی کیوں نہ ہو''۔[4]

---

[1] بخاری، النکاح: (۵۲۱۳) [2] بخاری، الطلاق: (۵۲۷۳)

[3] صحیح الجامع الصغیر للالبانی: (۳۱۴۳) [4] ترمذی، الرضاع: (۱۱۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ بیوی کے لئے ضروری ہے کہ کبھی بھی کوئی ایسا فعل نہ کرے جس سے خاوند کی ناراضگی مول لینا پڑے:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک خاوند بیوی سے ناراض رہے تب تک عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔[1]

⑤ بیوی پر فرض ہے کہ اپنے خاوند کی فرمانبردار بن کر رہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے۔ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی''۔[2]

⑥ خاوند کے مال ومتاع کی حفاظت کرنا خاوند کی عدم موجودگی میں یہ بھی بیوی پر فرض ہے:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾ [النساء: ٤/ ٣٤]

''پس نیک عورتیں وہ ہیں جو فرمانبرداری کرنے والی ہیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو) کی حفاظت کرنے والیاں ہیں''۔

⑦ عورت کا اصل مسکن گھر ہے تاہم کسی خاص ضرورت سے گھر سے باہر نکل سکتی ہے بشرطیکہ خاوند کی اجازت حاصل ہو ورنہ نہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اس کا ایک حق یہ بھی ہے) کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور واپس نہ لوٹ آئے''۔[3]

⑧ خاوند کی ناشکری نہ کی جائے کیونکہ یہ موجب جہنم ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے عورتو! صدقہ خیرات کیا کرو کیونکہ میں نے (معراج کی رات) دیکھا ہے کہ تم عورتیں ہی جہنم میں بکثرت ہو۔ عورتوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو''۔[4]

⑨ مزید دیکھیں بعنوان ''بیوی اپنے میاں کو کیسے خوش رکھ سکتی ہے''۔

۳۴۔ ہمسایہ کے حقوق:

① پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے:

﴿ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ﴾ [النساء: ٤/ ٣٦]

---

[1] صحیح ابن خزیمۃ: (٩٤٠) ابن حبان: (٥٣٥٥) [2] صحیح الجامع الصغیر للالبانی: (٦٨٣)
[3] ابوداؤد طیالسی: (٩١٥١) تاریخ دمشق: (٢٦٧/٧) [4] صحیح بخاری، الحیض: (٣٠٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اور اللہ نے) ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بیگانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ (نیکی کا حکم دیا ہے)''۔

② اگر ہمسایہ انہوں سے تنگ ہو تو سمجھ لے کہ اس کا ایمان مکمل نہیں ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔ اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوگا اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یہ کون یا رسول اللہ! فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں''۔[1]

③ ہمسایہ سے اچھا سلوک جزء ایمان ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے''۔[2]

④ ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنے والا اللہ کا محبوب بندہ ہے:

''آپ ؐ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک ساتھیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہے اور پڑوسیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہے''۔[3]

⑤ ہمسایہ کو اذیت دینے والا جنت میں نہیں جا سکتا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو''۔[4]

⑥ پڑوسی کا خیال نہ رکھنے والے کو ناقص الایمان کہا گیا ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص (پورا) ایمان والا نہیں ہو سکتا جو خود اپنا پیٹ بھر لیتا ہے اور اس کا پڑوسی اس کے پاس بھوکا رہتا ہے''۔[5]

⑦ پڑوسیوں کو تحفہ وغیرہ دیتے رہنا چاہئے کیونکہ اس سے الفت پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ منکرات سے پاک رہتا ہے:

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے پاس (ہدیہ) بھیجوں'' فرمایا ''جس کے گھر کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہو''۔[6]

---

[1] صحیح بخاری، الادب، الاثم من لا یامن جارہ بوائقه. [2] بخاری، الادب.

[3] ترمذی، ابواب البر والصله، باب ماجاء فی حق الجار. [4] مسلم، الایمان: (٤٦)

[5] سلسلة الاحادیث الصحیحة: (٢٧٨/١) رقم: (١٤٩)

[6] بخاری، الادب، باب حق الجوار فی قریب الابواب.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی:

''اے ابوذر! جب شوربا پکاؤ تو پانی بڑھا دو اور اس سے اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کرتے رہو''۔ [1]

⑨ یہود و نصاریٰ میں بھی پڑوسی سے حسن سلوک کو بہت اہمیت حاصل ہے:

''تورات میں ہے تو اپنے پڑوسی سے دغابازی نہ کرنا کہ اس سے کچھ چھین لے''۔ [2]

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا کہ آپ کو۔ [3]

⑩ ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنا اور مشاورت و اخوت سے رہنا بامروت اور اچھے لوگوں کی نشانی ہے۔ [ع]

---

[1] مسلم، البر والصلة، باب ماجاء فی الحق الجوار. [2] احبار: (۱۹۔ ۱۳)

[3] مرقس: (۱۲۔ ۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

۱ والدین کی ذمہ داریاں

حمل سے لے کر اولاد کی جوانی تک

---

۲ بچوں کی بیماریاں

اور

ان کا علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١

والدین کی ذمہ داریاں

حمل سے لے کر اولاد کی جوانی تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین اور ان کی ذمہ داریاں

اولاد کی تربیت کی اہمیت:

زندگی ایک گلشن ہے اس گلشن کے لہلاتے‘ مسکراتے‘ گنگناتے اور چہچہاتے شاداب غنچے ہمارے بچے ہیں اور ہم اس گلشن کے باغبان ہیں جیسے ایک باغبان باغ کے پیڑوں‘ پودوں اور پھولوں کی باغبانی کرتا ہے اور ان کی نزاکت خوب صورتی اور رعنائی وزیبائی اور دلربائی کو بچانے کے لئے ہر جتن کرتا ہے بالکل ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں اپنی زندگی کے گلشن و چمن کے پھولوں اور کلیوں یعنی اپنے بچوں کی بہترین پرورش و تربیت کرنی ہے تاکہ وہ عالم شباب میں پہنچ کر ہمارے لئے اور خود اپنے لئے نیک نامی اور دنیا و آخرت میں ہماری اور اپنی کامیابی کا باعث بن سکیں۔

اس گلشن کے دو باغبان ہیں ایک مرد (باپ) اور ایک عورت (ماں) جو اس گلشن کی کلیوں اور پھولوں یعنی بچوں کی تربیت میں بنیادی اور مرکزی کردار کے حامل ہیں۔ بچوں کے اعلیٰ انسانی اوصاف سے محروم ہو جانے پر برے اور عمومی طور پر ناپسندیدہ عادتوں کے جنم لینے کی صورت میں وہ کسی طور پر اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں ٹھہرا سکتے کیونکہ انہی کی تربیت کا اثر ان کی جوانی میں اثر انداز ہوتا ہے جیسا کہ فرمان محمد ﷺ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے (یعنی مسلمان) اس کے والدین اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی''[1]

یہ اچھی تربیت کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کہ اولاد کی ذہنی و اخلاقی نشوونما صحیح نہج پر ہو جاتی ہے اور ان کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور بہتر طریقے پر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک نیک انسان بننے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے ہمدرد اور معاشرے کے لئے ایک بے لوث خادم اور ملک کا بہترین شہری بنتے ہیں اور اپنی ساری صلاحیتوں کو ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں صرف کرتے ہیں اور اس کے برعکس جو صحیح تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں ان کی فطری صلاحیتیں یا تو دب جاتی ہیں یا غلط رخ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ آوارگی اور جرائم پیشگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور فحاشی و بے حیائی میں مبتلا ہو کر نہ صرف اپنی زندگی تباہی کے دھانے پر لگا دیتے ہیں بلکہ اپنے ملک و ملت کے لئے بھی دردِ سر بن جاتے ہیں

---

[1] صحیح بخاری فی کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه: (۱۳۵۸) و صحیح مسلم فی کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة: (۲۶۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بڑھاپے کا سہارا بننے کی بجائے والدین کے لئے نا قابل برداشت بوجھ بن جاتے ہیں......!!

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور اپنے بچوں کی تربیت میں ماں اور باپ دونوں اہم کردار ادا کریں۔ اگرچہ یہ دونوں تربیتی ذمہ داری میں یکساں ہیں لیکن ایک عورت (ماں) پر اس کی ذمہ داری ذرا کڑی ہے کیونکہ اس کی گود اس کے لئے پہلی درس گاہ ہے کما فی قول الشاعر۔

اَلامُّ مَدْرَسَةٌ اِنْ اَعْدَدْتَّهَا

أعدَدْتَّ شَعْبًا طَيِّبَ الْاَعْرَاقِ

''ماں کی گود ایک درس گاہ ہے اگر تو نے اس درس گاہ کو سنوار دیا تو گویا ایک با اصول اور پاکیزہ نسب والی قوم معرض وجود میں آئے گی''۔

اور ایک ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی ابتداءً تربیت ایسی کرے کہ ساری زندگی اس کا اثر اس کی زندگی میں دیکھے، اگر اس نے بچپن میں اس کی تربیت کما حقہ اسلامی نہج پر کی تو ساری زندگی وہ بچہ راحت کی زندگی گزارے گا اور دوسروں کے لئے بھی ایک محسن ثابت ہوگا اور اپنے والدین کے لئے ہمہ وقت دعا گو رہے گا اور کہے گا ''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا'' (اے میرے رب! میرے والدین پر اپنے رحم و کرم کی چادر تان دے کہ جس طرح انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا اور پرورش (تربیت) کی)۔

کیونکہ بچپن کی ہی تعلیم ایسی ہوتی ہے کہ جس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں کہ تمام زندگی ختم نہیں ہوتے جیسے پتھر سے نشانات نہیں مٹتے۔ اسی کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ)) [1]

''بچپن کی تعلیم وتربیت (بچے کے دل ودماغ پر) ایسے (پختہ) ہوتی ہے جیسے پتھر پر نقش (کہ جو کبھی نہیں مٹتا)''۔

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایک عورت (ماں) کو اپنے بچے کی تعلیم وتربیت اس کی پیدائش سے ہی شروع کر دینی چاہئے شکاگو کے مشہور ماہر تعلیم فرانس دے لینڈ پارکر بچوں کی تعلیم وتربیت پر لیکچر دے رہے تھے لیکچر سے فارغ ہوئے تو ایک خاتون نے ان سے پوچھا ''مجھے اپنے بچے کی تعلیم وتربیت کا آغاز کب سے کرنا چاہئے؟'' تو لینڈ پارکر نے پوچھا کہ آپ کے ہاں کب تک بچہ پیدا ہونے والا ہے؟ عورت حیران ہو کر بولی ''ہونے والا!؟'' جناب وہ تو پانچ سال کا ہو چکا ہے'' تو لینڈ پارکر نے کہا حد ہوگئی خاتون آپ یہاں کھڑی

---

[1] مجمع الزوائد: (۱۲۵/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں کر رہی ہیں آپ پہلے ہی پانچ بہترین سال ضائع کر چکی ہیں''۔

جیسا کہ عمیر بن حبیب سے ہے کہ وہ اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہلوایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بچوں کو موت کے وقت بھی اسی کی تلقین کرو''۔[1]

الغرض اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وہ سب کے لئے زندگی کا نظام دیتا ہے بچوں کی تربیت والدین کی ذمہ داریاں' بچوں کی ضروریات اور حقوق کی دیکھ بھال کے لئے بھی ایک مکمل نظام دیا ہے جس کو بجا لانا ہر مسلمان مرد وزن پر لازم ہے۔

اچھی تربیت کے ثمرات:

اولاد کی اچھی اور اسلامی نہج پر تربیت جہاں آپ کے لئے دنیا میں نیک نامی اور عزت و رفعت کا باعث اور سکون وراحت کا ذریعہ بنے گی وہیں مرنے کے بعد صدقہ جاریہ بن جائے گی اور یہ نفع اجر وثواب کی صورت میں ہمیشہ آپ کو پہنچتا ہی رہے گا لیکن آخرت میں یہ اولاد کی نیک تربیت آپ کے لئے درجات میں بلندی اور نجات کا باعث بھی بنے گی۔

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ))[2]

''جب انسان مرجاتا ہے اس کے تمام دنیاوی اعمال کا اس سے رابطہ کٹ جاتا ہے (منقطع ہو جاتا ہے) مگر تین اعمال کا رابطہ اس سے منسلک رہتا ہے (اول) صدقہ جاریہ (دوم) ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ حاصل ہو (سوم) ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرے''۔

والدین کو اولاد کی اچھی تربیت کرنے کا دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان کی عزت وتکریم اور ساری عمر خدمت اور اطاعت میں گزارتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ایسے والدین کو اس کے نیک اعمال کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی یہ خود ہی اللہ سے سوال کرنے لگتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے جنت میں درجات بلند کیسے ہو گئے......؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَتُرْفَعُ لَهُ دَرَجَةٌ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَنّٰى لِىْ هٰذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ))[3]

---

[1] بیھقی فی شعب الایمان : (٦/٣٤٤-٨٦٤٩) [2] صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته: (١٦٣١) [3] سنن ابن ماجه، کتاب الادب باب برالوالدین : (٣٦٦٠) و سلسله احادیث الصحیحه : (٤/١٢٩-١٥٩٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ کے ہاں جب انسان کے درجات بڑھائے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے ''اے اللہ! میرے درجات میں بلندی کا کیا سبب ہے؟ تو جواب ملتا ہے ''تیری اولاد جو تیرے مرنے کے بعد تیرے لئے استغفار کرتی ہے''۔

جو بچے انسان کی دنیاوی اور اخروی زندگی کو سعادت مند بناتے ہیں ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی ضروریات وحقوق کا خیال رکھنا پھر انسان کی ایک اہم ذمہ داری بن جاتی ہے خصوصاً ایک ماں کی ذمہ داری کہ وہ پیدائش سے لے کر اس کی بلوغت تک اس کی تربیت اس انداز سے کرے کہ اس کے ہر پہلو میں اسلام کی جھلک نظر آئے کیونکہ ایک عورت (ماں) کی ذمہ داری کچھ باپ سے سخت ہے جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)).[1]

''عورت اپنے شوہر کے گھر کی محافظ' نگران ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے''۔

زوجین کا اولاد کی آرزو کرنا:

زوجین کی سب سے بڑی تمنا وآرزو یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد کی نعمت سے نوازے۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔ انسان کی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا ایک ایسا وارث ضرور ہو جو اس کی املاک میں صحیح تصرف کر سکے اور اس کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اس کا صحیح جانشین ثابت ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی تمنا وآرزو اور اسباب پیدا کرنے کی تلقین کی ہے۔

﴿ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ [البقرة: ۲/ ۱۸۷]

''اب تم اپنی بیویوں سے شب باشی کیا کرو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ لکھ دیا ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو''۔

اور مفسرین اس سے مراد اولاد لیتے ہیں (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۶۱) تو زوجین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے نیک اولاد اور ایسی اولاد کی دعا کریں (تمنا وآرزو کریں) جو آنکھوں کی ٹھنڈک اور ملک وملت کی پاسبان ہو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے نمونہ قائم کر دیا فرمایا:

﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ [الصافات: ۳۷/ ۱۰۰]

''اے اللہ! مجھے نیکوکار اولاد عطا فرما''۔

اور فرمایا:

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴾ [الفرقان: ۲۵/ ۷٤]

---

[1] صحيح بخاري كتاب الجمعة، باب الجمعة في القرىٰ و المدن: (۸۹۳) و مسلم، كتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل: (۱۸۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا دے''۔

ایام حمل میں خیال رکھنے والی باتیں:

① حمل قرار پاتے ہی بچے کی پرورش وتربیت ونگہداشت شروع ہو جاتی ہے کیونکہ بعض والدین کی غفلت و بے توجہی اور بے احتیاطی کی وجہ سے غنچہ امید کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جاتا ہے اور تمام تر تمناؤں کے باوجود بھی ماں کی گود خالی رہ جاتی ہے۔

② ایک خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان مسائل کے بارے میں معلومات رکھے جن کا تعلق حمل یا وضع حمل اور ایام زچگی کے ساتھ ہو ان کے بارے میں عام خواتین آگاہ نہیں ہوتیں اور بے احتیاطی لاعلمی اور غفلت کی بناء پر روزانہ ہزاروں بچوں کے لقمہ اجل بننے کا سبب بنتی ہیں۔

③ اور اگر حاملہ کو حمل کے ابتدائی ایام میں متلی اور قے کی شکایت ہو یا سر میں چکر وغیرہ آنے لگیں تو طبی معائنہ ضرور کروالینا چاہئے۔

④ وضع حمل سے قبل کی مدت پوری ہونے سے پہلے اگر حاملہ کو خون جاری ہو جائے تو فوراً توجہ دینی چاہئے ورنہ اسقاط حمل کا اندیشہ رہتا ہے یا پھر اگر عضو مخصوص سے کسی قسم کی رطوبت جاری ہو جائے تو یہ بھی ایک بیماری کی علامت ہوتی ہے جس کے لئے فوراً میڈیسن لینی چاہئے۔

دوران حمل پیش آنے والے مسائل:

① متلی اور قے وغیرہ آنا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے یہ حاملہ کے لئے خطرناک ثابت ہوتی ہے یہ عموماً حمل کے دوسرے یا تیسرے ماہ زیادہ شدید ہوتی ہے۔

احتیاط: رات کو سونے سے پہلے اور صبح بستر سے اٹھنے سے پہلے کوئی خشک چیز مثلاً سوکھے بسکٹ یا سوکھی روٹی وغیرہ کھانے سے فائدہ ہو سکتا ہے نیز کھانا بہت زیادہ نہ کھایا جائے اور بھوک لگنے پر کھایا جائے اور چکنائی والی غذاؤں سے بچا جائے پودینے کی چائے بھی مفید ہوتی ہے البتہ ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔

② دوران حمل کمر کے نچلے حصے میں درد ہونے لگتا ہے ورزش اور پیٹھ سیدھی رکھ کر کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

③ حمل کے آخری مہینوں میں رحم کے اندر بچے کا وزن دباؤ ڈالتا ہے خون کی کمی ناقص غذائیت یا زیادہ نمکین کھانے کھانے والی عورتوں کو عموماً دوران حمل پیروں پر سوجن آجاتی ہے لہٰذا نمکین اشیاء کی کمی اور متوازن غذا استعمال کرنے سے ہی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. دوران حمل بعض عورتوں کو عضو مخصوص سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے یہ ایک خطرے کی نشانی ہے کیونکہ اس سے اسقاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (یعنی بچہ ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خون کی رگ بچہ کی پیدائش کے سوراخ کو روک رہی ہوتی ہے اور خون شدت سے آنے لگتا ہے ایسے میں ڈاکٹر کی فوراً مدد طلب کی جائے ورنہ یہ کمی خون جان لیوا بھی ہوسکتی ہے اس حالت میں لیٹنا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

5. حمل کے آخری دو یا تین ماہ میں اگر صرف پیر سوجیں تو یہ غالباً کوئی پریشانی کی بات نہیں لیکن زہر باد کی دوسری نشانیوں پر نگاہ رکھیں مثلاً ہاتھوں اور چہرے کی سوجن کے ساتھ سر درد، چکر اور نظر کی دھندلاہٹ وغیرہ ایسی حالت میں نمک کم استعمال کیا جائے اور صحت بخش غذائیں کھائیں اور لحمیات (پروٹین) زیادہ استعمال میں لائیں۔

6. دوران حمل اس بات کا خیال رکھیں کہ زیادہ تر وہ اشیاء استعمال کریں جو خون پیدا کرتی ہیں اور ماں بننے والی عورت کے جسم میں فولاد پیدا کرتی ہیں مثلاً گوشت، مچھلی، مرغی، کلیجی، اناج، سبزیاں، دالیں، موسمی سنگترے، کینو وغیرہ کیونکہ عموماً اموات کی شرح اس لئے بڑھتی ہے کہ بچہ کی پیدائش کے وقت خون کی کمی سے بچہ یا ماں لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کا کہنا ہے کہ دنیا میں (۷۰) کروڑ افراد خون کی کمی کا شکار ہیں ان میں بچے، نوجوان خواتین اور ماں بننے والی خواتین خاص طور پر قابل ذکر ہیں دنیا بھر میں کل تعداد کی نصف سے بھی زائد (۵۱) فی صد حاملہ عورتیں خون کی کمی میں مبتلا ہیں جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں یہ تعداد صرف (۱۴) فی صد پاکستان جیسے ترقی پذیر ملکوں میں (۵۹) فی صد ہے جبکہ خون کی کمی کی وجہ سے زچگی کے دوران موت یا اس کے بعد مسلسل بیماری ہوسکتی ہے اس کے علاوہ بچے کی موت یا بچے کی مسلسل بیماری بھی ہوسکتی ہے۔

زچگی (بچے کی ولادت):

زچگی یا بچہ کی پیدائش ایک بالکل قدرتی واقعہ ہے ماں تندرست اور صحت مند ہو اور ہر چیز ٹھیک ہو تو بچہ کسی کی مدد کے بغیر پیدا ہوسکتا ہے۔ نارمل پیدائش میں دائی جتنا کم کام کرے ہر چیز ٹھیک ہونے کا امکان اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے زچگی یا بچہ کی پیدائش میں مشکلات بے شک پیدا ہوتی ہیں اور کبھی کبھی بچہ یا ماں کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اگر زچگی میں کسی وجہ سے بھی مشکل یا خطرہ کا امکان ہو تو ماہر دائی یا تجربہ کار ڈاکٹر کو موجود ہونا چاہئے۔

اور ولادت کے وقت بعد از ولادت ہمارے معاشرے میں بہت سی قبیح رسومات رائج ہیں جن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق اسلام سے دور کا بھی نہیں مثلاً:

❶ مختلف مصیبتوں بیماریوں اور مشکلات سے محفوظ و مامون رکھنے کے لئے دروازے پر مختلف خاص قسم کے درختوں کے پتے لٹکا دیئے جاتے ہیں خاص طور پر کیکر اور شریں کے درخت کے

❷ نومولود کی چارپائی کو لوہے کے زنجیر اور تالے لگا دیئے جاتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ ایسا کرنے کے بعد نظر بد، جن بھوت چڑیل...... وغیرہ اس تک نہ پہنچ سکیں گے۔

❸ آنے جانے والی خواتین کے سائے سے بچایا جاتا ہے خصوصاً جس کے گلے میں تعویذ وغیرہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ اگر صاحب تعویذ نومولود کے پاس گیا تو جس بیماری سے بچاؤ کے لئے اس نے تعویذ پہن رکھا ہے وہ بیماری نومولود کو لاحق ہو جائے گی وغیرہ وغیرہ یہ تمام ہندوانہ رسم و رواج اور توہمات ہیں اسلام کسی بھی ایسے ضابطے سے یکسر خالی ہے۔

دائی کے لئے ضروری باتیں:

① زچگی کے وقت ایک دائی یا ڈاکٹر کا ہونا بہت ضروری ہے اور سب سے پہلے بچے کو اس طرح بازو پر لیں کہ اس کا سر نیچے کو ہو تا کہ منہ اور حلق سے بلغمی رطوبت نکل جائے جب تک بچہ سانس لینے لگے اس طرح پکڑے رہیں۔

② اگر بچہ فوراً سانس لینے نہ لگے تو تولیہ یا کپڑے سے اس کی پیٹھ کی مالش کریں۔

③ اگر پھر بھی سانس نہ آئے تو چوسنے والے غبارے سے اس کے حلق اور منہ سے بلغم نکالیں یا اپنی انگلی پر صاف کپڑا لپیٹ کر بلغم نکالیں۔

④ اگر بچہ پیدا ہونے کے ایک منٹ کے اندر سانس لینا شروع نہیں کرتا تو فوراً اس کے منہ پر منہ رکھ کر سانس لینا شروع کر دیں۔

⑤ بچہ کو صاف کپڑے میں لپیٹ دیں یہ بہت ضروری ہے کہ اس سردی نہ لگے اور اگر بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو گیا ہو (ستوانسا یا اٹھوانسا) تو اسے ہرگز سردی نہ لگنے دیں۔

ولادت کے بعد:

زچگی کے فوراً بعد ماں کو ہر قسم کی عمدہ اور صحت وقوت بخش غذا استعمال کرنی چاہئے ایسی عورت کے لئے خاص طور پر دودھ، پنیر، مرغ کا گوشت، انڈے، گائے یا بکری کا گوشت مچھلی، پھل، سبزیاں اناج، وغیرہ زچہ کے لئے خاص طور پر مفید ہوتی ہیں نیز دودھ اور دودھ سے تیار ہونے والی چیزیں کھانے سے ماں کے ہاں خوب دودھ پیدا ہوتا ہے اور ایسی عورت کو خوب صفائی اور نہانا چاہئے ورنہ بہت سی بیماریاں لگ سکتی ہیں مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زچگی کا بخار:

بعض دفعہ زچہ کو بخار اور انفکشن ہو جاتا ہے جس کی وجہ عام طور پر یہ ہوتی ہے کہ دائی نے صفائی کے معاملہ میں احتیاط نہیں کی ہوتی یا لاپرواہی کی یا خود کئی دنوں تک نہاتی نہیں یا دائی نے بچہ کی پیدائش کے دوران ماں کے جسم میں ہاتھ ڈالا اس کی وجہ سے یہ بخار ہو جاتا ہے اس کی علامتیں یہ ہیں کپکپی یا بخار' سر کا درد' کمر کے نچلے حصہ میں درد' کبھی کبھی پیٹ میں درد اور فرج سے بدبودار یا خون آلود سیال کا اخراج ہوتا ہے یہ بخار بہت خطرناک ہوتا ہے لہٰذا ایسی صورت میں ڈاکٹر کی طرف فوراً رجوع کرنا چاہیے۔

ولادت پر مبارک باد دینا:

کسی عزیز و اقارب کے ہاں ولادت ہو تو اس پر خوشی کا اظہار اور مبارک باد دینی چاہیے اس سے ارتباط و محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور باہمی تعلقات میں خوش گواری و استحکام پیدا ہوتا ہے خصوصاً مسلم معاشرے میں یہ عام ہونا چاہیے کہ بچے کی ولادت پر مبارک باد دی[1] جائے اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا جائے نیز اس کے حق میں دعائے خیر بھی کی جائے شریعت نے اس کی اجازت کے ساتھ ساتھ توجہ بھی دلائی ہے جیسا زکریا علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ﴾ [آل عمران: ۳/۳۹]

''چنانچہ ان کو فرشتوں نے آواز دی جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تم کو یحییٰ کی خوش خبری دیتا ہے''۔

﴿ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴾ [المریم: ۱۹/۷]

''اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا ہم نے اس سے پہلے اس نام کا کوئی انسان پیدا نہیں کیا''۔

www.KitaboSunnat.com

بیٹی اور بیٹا خوشی میں دونوں یکساں:

اولاد اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نومولود لڑکا ہو یا لڑکی (بیٹا ہو یا بیٹی) دونوں کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کیا جائے اگر کوئی شخص بیٹے کی پیدائش پر تو خوشی کرتا ہے اور بیٹی کی پیدائش پر منہ بسورتا ہے یا برے خیالات کا اظہار کرتا ہے یا دل ہی دل میں اپنی قسمت کو کوستا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے گھر سے خیر و برکت کو اٹھا لیا جاتا ہے یہ ہمارا بیٹی کی پیدائش پر افسردگی کا اظہار ہمارے ہندو تہذیب میں ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے ہے اور بہت سی ہندوانہ

---

[1] مبارکباد کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور ہونا چاہیے مثلاً اللہ تعالیٰ اسے مبارک بنائے یا اللہ تعالیٰ برکت فرمائے یا اللہ تعالیٰ اسے آپ کے لئے باعث برکت بنائے۔ (عبدالسمیع عاصم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسومات ہماری زندگی کا جزو بن گئی ہیں قبل از اسلام جب کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی تو گویا ان کو سانپ سونگھ جاتا تھا۔ زبان پر تالے چہرے پر افسردگی اور پریشانی نمایاں ہو جاتی تھی:

﴿ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴾ [النحل: ۱۶/ ۵۸-۵۹]

''اور جب ان (مشرکین میں سے) کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے (تو اس کے) چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غصے کے گھونٹ پیتا ہے اور خاندان سے چھپتا پھرتا ہے اس خبر کی بناء پر اور سوچتا ہے کہ اس بچی کو گھر رکھ کر ذلت برداشت کروں یا کہ زندہ ہی درگور کر دوں۔ خبردار! ان کے یہ کیسے مرے فیصلے ہیں''۔

ایسا ہی حال آج بعض مسلم معاشروں میں بھی پایا جاتا ہے کہ جب بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی ہے تو گھر میں سناٹا چھا جاتا ہے گویا صف ماتم بچھ گئی ہو اور بچی کی والدہ کو طعنے اور دھمکیاں دی جاتی ہیں کہ اگر آئندہ تم نے بچی کو جنم دیا تو ہم تجھے طلاق دے دیں گے بلکہ بعض اوقات اس جرم کی پاداش میں طلاق دے بھی دی جاتی ہے حالانکہ اس میں اس کا کچھ اختیار نہیں اور یہ معاملہ تو خالص اللہ کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے مذکر دیتا ہے جسے چاہتا ہے مونث دیتا ہے جسے چاہے دونوں عطا کر دے جسے چاہے بانجھ رکھ دے یہ اس مالک کی مرضی ہے جیسا کہ شیخ عبداللہ ناصح اس جہالت کا غماز ایک واقعہ ''التربیۃ'' میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں حمزہ نام کا ایک شخص رہتا تھا شادی کے بعد اللہ کریم نے اسے ایک بچی کی نعمت سے نوازا بچی کی پیدائش پر (کہ بچہ (لڑکا) کیوں نہ پیدا ہوا) وہ اپنی بیوی سے ناراض ہو کر اپنا مکان چھوڑ گیا اور کسی دوسرے مکان میں جا کر الگ تھلگ اکیلا رہنے لگا وہ ایک سال تک اپنے گھر واپس نہ آیا' ایک سال بعد حسن اتفاق سے وہ اپنے سابقہ مکان کے پاس سے گزر رہا تھا اس کی بیوی اپنی ننھی منی بچی سے پیار کر رہی تھی اور پرسوز اور رندھی ہوئی آواز میں یہ اشعار پڑھ رہی تھی۔

مَا لِاَبِیْ حَمْزَةَ لَا یَاْتِیْنَ
یَظَلُّ فِی الْبَیْتِ الَّذِیْ یَلِیْنَا
غَضْبَانَ اَلَّا نَلِدُ الْبَنِیْنَا
تَاللّٰهِ مَا ذَالِكَ فِیْ اَیْدِیْنَا
اِنَّمَا نَاْخُذُ مَا اُعْطِیْنَا

''ابو حمزہ کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے پاس آتے ہی نہیں وہ ہمارے قریب ہی کے مکان میں رہ رہے ہیں اس وجہ سے ہم سے ناراض ہیں کہ ہمارے ہاں بیٹا کیوں نہیں پیدا ہوا؟...... اللہ کی قسم یہ ہمارے اختیار کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ...... ہم تو وہی لیں گی جو کچھ ہمیں اللہ عطا کرے گا''۔ ابوحمزہ نے کلمات سنے تو دل ہی دل میں نادم ہوا اور واپس پلٹ آیا اور ہنسی خوشی رہنے لگا''۔

ایسا کرنا گویا اللہ کی تقدیر کا انکار کرنا ہے جس سے ایمان کا خارج ہونا لازم آتا ہے اور ایمان کی تکمیل ناممکن ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھے'' بلکہ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ جس نے اللہ کی تقدیر پر ایمان نہ رکھا اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی [1]

حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ ''مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَا تَيْنِ وَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ'' [2]

''جو باپ اپنی دو بچیوں کی تربیت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو وہ قیامت کے دن اس طرح میرا ہمسایہ ہوگا جیسے میری یہ انگلیاں ہیں (پھر) آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں باہم ملا کر دکھائیں''۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس کے یہاں بچی ہوئی اور اس نے اسے (دور جاہلیت کی طرح) زندہ دفن نہیں کیا' نہ اس کو حقیر سمجھا اور نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو ایسے شخص کو اللہ جنت میں داخل فرمائے گا''۔ [3]

لہٰذا ایک مسلمان کی قطعاً یہ شایان شان نہیں کہ وہ غیروں کی تہذیب سے متاثر ہو کر اپنی اصلی ثقافت کو بھول جائے بلکہ اولاد کو خواہ بیٹا ہو یا بیٹی یکساں حیثیت دے اور ان کی غمی و خوشی میں برابر کا شریک ہو۔

تحنیک (گھٹی دینا):

کھجور یا کسی میٹھی چیز کو اپنے منہ میں خوب چبا کر بچے کے منہ میں دینا تا کہ بچہ آسانی کے ساتھ ماں کا دودھ پینے کے لئے تیار ہو جائے اسے تحنیک (گھٹی دینا) کہتے ہیں۔

زیادہ مناسب یہ ہے کہ نیک آدمی سے یہ کام کروایا جائے تا کہ وہ اس کے لئے خیر و برکت کی دعا بھی کرے جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ وَ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

''میرے یہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اس کو نبی ﷺ کے پاس لے گیا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم

---

[1] ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی القدر: (٤٦٩٩) و ابن ماجه فی المقدمة، باب فی القدر : (٧٧)

[2] صحیح مسلم فی کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات : (٢٦٣١)

[3] سنن ابوداؤد فی کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتامی : (٥١٤٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی''۔[1]

اور اسی جگہ صحیح بخاری میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی اور یہ میرا بیٹا تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے کی پیدائش کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''بچہ پیدا ہونے کے بعد مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ'' اور ساتھ کچھ کھجوریں بھی دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اپنی گود میں لے لیا اور دریافت فرمایا ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی لائے ہو؟'' عرض کیا ''جی ہاں! کچھ کھجوریں ہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو چبایا اور اپنے دہن مبارک سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ دیا اور عبداللہ نام تجویز فرمایا''۔[2]

بچے کو پیدائش کے فوراً بعد گھر سے باہر نکالا جا سکتا ہے:

جیسا کہ اوپر حدیث بیان ہو چکی ہے کہ پیدائش کے فوراً بعد بھی بچے کو گھر سے باہر نکالا جا سکتا ہے عموماً ہمارا معاشرہ اس کو بہت معیوب اور خطرناک سمجھتا ہے کہ بچے کو چالیس روز سے پہلے گھر سے نکالا جائے حالانکہ یہ عقیدہ بے بنیاد ہے جس کی شریعت اسلامی میں کوئی دلیل نہیں البتہ مثبت پہلو کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

بچے کے کان میں اذان کہنا:

مسلمان بچے کی ولادت کے بعد سب سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان کہی جائے یہی سنت کے قریب تر ہے۔

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا:

((اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ))۔[3]

''جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں اذان دی''۔

بچے کے کان میں اذان دینے کی حکمت:

ابن قیم رحمہ اللہ بچے کے کان میں اذان کہنے کا فلسفہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ دنیا میں آکر سب سے پہلے

---

[1] صحیح بخاری کتاب العقیقه باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه و تحنیکه : (٥٤٦٧) مسلم کتاب الاداب باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته: (٢١٤٥)

[2] صحیح بخاری، کتاب العقیقه، باب تسمیة المولود غداة یولد..... (٥٤٧٠) صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته: (٢١٤٤)

[3] ابوداؤد کتاب الأدب باب فی المولود یؤذن فی اذنه : (٥١٠٥) و سنن ترمذی فی کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذان المولود : (١٥١٤) و صحیح جامع الترمذی : (٩٣/٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی آواز سنتا ہے اس کے کان توحید اور رسالت سے آشنا ہوتے ہیں۔

اور یہ بھی ہے کہ اذان کے کلمات سے شیطان بھاگ جاتا ہے قبل اس کے شیطان بچے سے اپنا تعلق قائم کرے پہلے ہی مرحلے میں اس پر سخت وار ہو جاتا ہے بچے کی روح شیطانی دعوت سے پہلے اسلامی دعوت سے شناسا ہو جاتی ہے۔

بچے کے لئے ماں کا دودھ:

ماں کا دودھ بچے کے لئے سب سے بہتر اور موزوں غذا ہے اس موزوں غذا کا کوئی بدل موجود نہیں ہے جب تک انتہائی مجبوری نہ ہو بچے کو ماں کے دودھ سے محروم نہ رکھا جائے یعنی شریعت کی مقرر کردہ حد تک دودھ پلانا چاہیے لیکن بعض ماڈرن عورتیں ماں بننے پر دودھ پلانے سے کتراتی ہیں اور بچے کو (گائے یا بکری یا بھینس) کا یا مصنوعی دودھ پلانا پسند کرتی ہیں یہ دودھ بھی اگرچہ احتیاط کے ساتھ پلائے جانے کی شکل میں بچے کی صحت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے لیکن ماں کا دودھ جس آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے معدے کو صاف کرتا ہے اور مختلف متعدد بیماریوں سے دفاع کی قوت پیدا کرتا ہے ماں کے علاوہ دوسرے دودھ اس سے قاصر ہیں۔

اور ماں کا دودھ بچے کے لئے فطری غذا ہے جو اس کو بھرپور صحت اور توانائی بخشتا ہے وہ صرف جسمانی غذا ہی نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی غذا بھی ہے ماں کا دودھ قلب و روح' جذبات و احساسات اور اخلاق و کردار پر بھی گہرا اثر ڈالتا ہے ماں بچے کو اپنا دودھ پلا کر اس کو صرف صحت بخش غذا ہی فراہم نہیں کرتی بلکہ دودھ کے ہر قطرے کے ساتھ اپنے پاکیزہ خیالات پاکیزہ رجحانات اعلیٰ جذبات اور پسندیدہ اخلاق بھی اس کے جسم و جان میں منتقل کرتی جاتی ہے اور بچہ قدرتی طور پر ماں کے دودھ کے ساتھ یہ سب کچھ جذب کرتا جاتا ہے۔

نیز بچے کے لیے ماں کے دودھ کے استعمال میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ کوئی بیرونی اثر قبول کیے بغیر براہ راست بچے کے منہ میں پہنچتا ہے ماں کے دودھ میں نہ تو مضر اثرات پہنچ سکتے ہیں اور نہ وہ جراثیم داخل ہو سکتے ہیں۔ جو دوسرے دودھ میں پیدا ہو کر بچے کی تباہی کا سبب بن سکتے ہیں اور اس کی صحت کو مضطرب کر سکتے ہیں ماں کے دودھ میں وہ ضروری حرارت قدرتی نفاست اور ذائقے کی عمدگی پائی جاتی ہے جو کسی دوسرے دودھ میں نہیں پائی جا سکتی۔

تناسب کے اعتبار سے دنیا میں ۹۸ فی صد عورتیں اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی قدرت رکھتی ہیں اور دو فی صد عورتیں مختلف وجوہات کی بناء پر دودھ پلانے کی صلاحیت سے محروم ہیں ۹۸ فی صد عورتوں میں سے ۷۰ فی صد مائیں خود ہی بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور ۱۸ فی صد مائیں دوسرے ذرائع اختیار کر کے بچے کی غذا کا انتظام کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کے دودھ کی اہمیت:

ماں کا دودھ بچے کے لئے سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے یہ صحت بخش اور مختلف بیماریوں کے حملہ کرنے سے دفع کرتا ہے۔

① ماں کو چاہئے کہ زچگی کے بعد پہلے ہی گھنٹے میں بچے کو اپنا دودھ پلائے اس عمل کے باعث ماں کی بچہ دانی سے خون بہنا رک جاتا ہے اور بچہ دانی کے سکڑ کر معمول کی حالت میں آنے میں مدد ملتی ہے۔

② اکثر عورتیں اس ابتدائی زردی مائل دودھ کو ضائع کر دیتی ہیں جو عورتوں کو زچگی کے بعد دو چار دن تک آتا ہے اس خیال سے کہ اس دودھ میں زہریلے مادے ہوتے ہیں جو کہ ان کا خیال حقیقت کے بالکل برعکس ہے اور بے بنیاد ہے اس ابتدائی اور زردی مائل گاڑھے دودھ کو ''گلاسٹرم'' کہتے ہیں دودھ کے مقابلے میں گلاسٹرم میں پروٹین زیادہ اور نشاستہ دار اجزاء کم ہوتے ہیں اس میں چکنائی کے بڑے بڑے مالیکیول ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ اینٹی باڈیز (Antibodies) بہت زیادہ ہوتی ہے اینٹی باڈیز ایسے مخصوص پروٹین ہیں جو کسی بھی انسان کو جراثیم سے بچانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں خصوصاً نوزائیدہ بچے کو جس دودھ کی اور ابتدائی جراثیم سے دفع کی ضرورت ہوتی ہے وہ گلاسٹرم ہی پوری کر سکتا ہے اور یہ بچے حلق کو بھی صاف ستھرا کر دیتا ہے۔

③ ماں کا دودھ مختلف بیماریوں اور انفیکشن سے بچے کی حفاظت کرتا ہے مثلاً شوگر، سرطان (کینسر) اسہال (دست آنا) اور نمونیا ان بیماریوں کے خلاف ماں کے جسم میں جو دفاعی قوت پائی جاتی ہے وہ ماں کے دودھ کے ذریعہ بچے کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔

④ بچے کو اپنا دودھ پلانے کے باعث ماں خود کئی بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے مثلاً سرطان، کینسر اور ہڈیوں کا بے لچک ہو جانا یعنی جو ذرا سی چوٹ لگنے سے ٹوٹ سکتی ہیں اسے ہڈیوں کی خستگی کہتے ہیں وہ دفع ہو جاتا ہے۔

⑤ ماں بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہے تو اس عمل سے ماں اور بچہ دونوں آپس میں قربت اور گہرا تعلق محسوس کرتے ہیں اور دونوں کو ایک تحفظ کا احساس رہتا ہے۔

⑥ رات اور دن میں بچہ جب بھی دودھ طلب کرے اسے اپنا دودھ پلائیں بہت سے نوزائیدہ بچے ہر تین گھنٹے بعد ماں کا دودھ پیتے ہیں خصوصاً اپنی عمر کے ابتدائی چند مہینوں تک ان کا یہی معمول رہتا ہے یعنی بچہ جتنی دیر تک اور جتنی بار دودھ پینا چاہے اسے پلائیں۔

دائی کا دودھ:

نومولود بچے کے لئے ماں کے دودھ سے بڑھ کر دنیا کی کوئی غذا بہتر نہیں ہو سکتی البتہ کسی مجبوری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ماں بچے کو دودھ پلانے کی اہلیت نہ رکھتی ہو اور حالات اجازت دیں تو بجائے اس کے کہ جانوروں کا دودھ پلائیں کسی مناسب دائی کا انتخاب کرنا چاہیے اس لئے کہ عورت کا دودھ بہر حال دوسرے ہر دودھ سے بہتر اور موزوں ہے دائی کے انتخاب میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ وہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو صحت وصفائی کا اہتمام کرتی ہو اور اس کا اخلاق و کردار بہتر ہو یہ تمام چیزیں بچے کی جسمانی اور اخلاقی نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہے۔

بکری، گائے بھینس وغیرہ کا دودھ:

اگر کسی وجہ سے بچے کو ماں یا دائی کا دودھ نہ مل سکے تو اس کو جانور کے دودھ سے غذا دینی چاہئے کیونکہ یہ تو طے شدہ امر ہے کہ بچے کے لئے سب سے زیادہ مناسب اور مفید و کار آمد غذا دودھ کے علاوہ کوئی نہیں بلکہ دوسری غذا بچے کے لئے نہایت نقصان دہ بلکہ تباہ کن ہے عورت کے دودھ کے بعد سب سے بہتر دودھ گائے کا دودھ سمجھا جاتا ہے پھر بکری کا اور اس کے بعد بھینس کا یا پھر ڈبے وغیرہ کا دودھ۔ البتہ یہ یاد رہے کہ جس جانور کا دودھ بچے کو پلایا جا رہا ہے وہ مریض، لاغر، کمزور نہ ہو بلکہ تندرست و توانا ہو۔ گائے کے دودھ میں چکنائی کی مقدار تقریباً ماں کے دودھ کی چکنائی کے برابر ہوتی ہے البتہ بکری کے دودھ میں گائے کے دودھ کے مقابلے میں چکنائی زیادہ پائی جاتی ہے اور باعتبار غذائیت بھی گائے اور بکری کے دودھ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ اور بھینس کے دودھ میں ان دونوں کے دودھ سے زیادہ چکنائی پائی جاتی ہے اس لئے یہ بہت دیر سے ہضم ہوتا ہے اور بچے کی صحت پر مضر اثرات ڈال سکتا ہے۔

ماں کے لئے ضروری ہدایات:

ایک ماں کے لئے ضروری ہے اگر وہ اپنے دودھ کے علاوہ بچے کو دودھ پلائے تو وہ بچے کو مادرانہ شفقت سے محروم نہ کرے بلکہ ماں اپنی آغوش میں لے کر اسے پیار کرے اپنی چھاتی سے لگائے۔ بازو سے پکڑ کر اوپر نیچے اٹھائے تا کہ بچے میں مادرانہ شفقت سے محرومی کا احساس پیدا نہ ہو سکے کیونکہ محرومی کا احساس بچے میں بہت سی خرابیوں کے پیدا ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔

بچے کا اچھا نام رکھنا:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے سے بحث کرتا ہے چنانچہ اس نے اس پہلو کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا اور بچوں کے نام رکھنے کے متعلق بھی واضح اشارات فرمائے جن کی روشنی میں والدین اپنے بچے کا بہتر سے بہتر نام رکھ سکتے ہیں بچے کا نام کب رکھا جائے اس کی تاریخ یا دن وقت کوئی متعین نہیں ہے البتہ اتنا ضروری ہے کہ شریعت نے ساتویں دن نام رکھنے کو مستحسن اور بہتر قرار دیا ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهٗ وَ يُسَمّٰى))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے پیدائش کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے''۔[1]

بچے کا نام رکھنے میں اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ ایسا نام تجویز کرنے کی کوشش کی جائے جو آخرت میں آپ کے لئے باعث فخر اور بچے کے لئے باعث عزت ہو ایسا نام رکھنے سے پرہیز کیجئے جس سے ابتذال اور غیر سنجیدگی ٹپکتی ہو یا ہنسی مذاق کا ذریعہ بن سکتا ہو یا اس سے بد خلقی کی بو آتی ہو یا شرف وعظمت کے خلاف ہو یا غیر مسلم کی مشابہت کرتا ہو ایسا نام رکھنے سے بالکل گریز کیا جائے جیسا کہ آپ ﷺ برے ناموں اور القابات کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

كَانَ يُغَيِّرِ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ.[2]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برا نام بدل دیا کرتے تھے''۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی (بیٹی) کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نام ''جمیلہ'' رکھ دیا۔[3]

ہم ایسے خوشی کے موقعہ پر یہی کہیں گے کہ والدین کو ایسے نام رکھنے چاہئیں جو با آسانی سے زبان زد ہو سکتے ہوں مفہوم ومعنی درست ہو اور وزن وساخت میں عمدہ ہوں اور ایسے ناموں کو ترجیح ہونی چاہئے جو نبیوں یا رسولوں کے نام ہوں یا انہوں نے کسی کے رکھے ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے محبوب نام شمار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((تَسَمُّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَ اَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَ هَمَّامٌ وَ اَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَ مُرَّةٌ))[4]

''تم انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں سب سے سچے نام حارث (کاشت کار) اور ہمام (سردار) ہیں اور سب سے برے نام حرب (لڑائی) اور مرہ (تلخی) ہیں''۔ مزید اس موضوع پر ہماری کتاب ''بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام'' کا مطالعہ کریں۔

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الضحایا، باب فی العقیقۃ : (۲۸۳۷) و ترمذی کتاب الاضاحی: (۱۵۲۲) و نسائی کتاب العقیقۃ باب متی یعق؟: (۴۲۲۵) وابن ماجہ فی کتاب الذبائح باب العقیقۃ : (۳۱۶۵)

[2] صحیح ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی تغیر الاسماء : (۲۸۳۹)

[3] صحیح مسلم کتاب الادب، باب استحباب تغیر الاسم القبیح الی حسن: (۲۱۳۹)

[4] ابوداؤد، کتاب الادب باب فی تفسیر الاسماء: (۴۹۵۰) ھذا حدیث صحیح و نسائی فی کتاب الخیل، باب ما یستحب من شیۃ الخیل : (۳۵۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کا عقیقہ کرنا:

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا بھی سنت ہے سنت رسول اللہ ﷺ کی ادائیگی کی نیت سے اسے انجام دینا چاہئے نمود و نمائش فخر و برتری رسم و رواج وغیرہ کی آمیزش و پابندی سے اس مسنون عمل کو مجروح کرنے سے بچانا لازم ہے عقیقہ کرنے سے بچے سے بہت سی مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں البتہ ان سب سے زیادہ یہ چیز کہ یہ سنت محمد ﷺ ہے جیسا کہ سابقہ مضمون میں حدیث گزر چکی ہے اور دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا ''اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ'' (بچہ اپنے عقیقے کے ساتھ رہن (گروی رکھا ہوا) ہے) [۱]

شارحین اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''مرھون'' سے مراد یہ ہے کہ بچے کو قیامت کے دن شفاعت سے روکا جائے گا یعنی وہ والدین کی قیامت کے دن شفاعت نہیں کر سکے گا جیسا امام احمد بن حنبلؒ نے اس کی وضاحت کچھ اس طرح فرمائی کہ ''اس کا تعلق شفاعت سے ہے یعنی اگر نومولود بچپن ہی میں مر گیا اور اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اپنے والدین کے لئے شفاعت نہیں کرے گا'' [۲]

عقیقہ حق تو والدین کا ہے اگر وہ کسی مجبوری کی بناء پر اس حق کو نہ ادا کر سکے ہوں تو اولاد کو چاہئے کہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو خود پورا کریں نیز اگر بچہ ساتویں دن سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرنا ضروری نہیں کیونکہ شریعت نے اس کی حد سات دن کے بعد متعین کی ہے نہ کہ پہلے اس لئے وہ پہلے اس کو ادا کرنے کا مکلّف نہیں ہوگا۔

اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکے تو:

اگر کسی وجہ سے کسی کا عقیقہ بچپن میں نہ کیا گیا ہو تو وہ بعد میں کر سکتا ہے مثلاً اگر ساتویں دن عقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں یا اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فتویٰ دیا تھا۔

((وَلْيَكُنْ ذَاكَ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فَفِيْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فَفِيْ إِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ)). [۳]

''عقیقہ ساتویں دن ہونا چاہئے اگر میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور پھر بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن''۔

بعض علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اگر چودھویں یا اکیسویں روز بھی عقیقہ نہ کیا جا سکتا ہو تو کسی ایسے دن میں کر دیا جائے جو بچے کی پیدائش کا ساتواں دن ہو اس کی پہچان کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بچے کی پیدائش سے پہلے والا دن ساتواں ہوگا۔

---

۱ ترمذی، کتاب الاضاحی باب من العقیقة: (۱۵۲۲) صحیح عند الالبانی کما فی الصحیح الترمذی: (۱۵۷۵/۹۴/۲)

۲ فتح الباری: (۵۹۴/۹) ۳ مستدرك حاکم: (۲۳۸/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اگر بہت لمبا عرصہ بھی گزر چکا ہے تو انسان بذات خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے اگر والدین نے نہیں کیا جیسا کہ ''انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا عقیقہ خود کیا'' اور بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ عقیقہ نبوت ملنے کے بعد کیا تھا'' [1]

اگر ممکن ہو تو اس بات کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ عقیقے کا جانور ذبح کرتے وقت بچے کا نام لیا جائے مثلاً عقیقہ کی دعا حدیث میں کچھ اس طرح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَ اِلَيْكَ هٰذَا عَقِيْقَةُ فُلَانٍ. [2]

''اللہ کے نام سے! اے اللہ یہ تیرا مال ہے اور تیرے حضور پیش ہے یہ فلاں (بچے کا نام لیا جائے) کا عقیقہ ہے''۔

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے میں فرق:

نومولود لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں کچھ فرق ہے یعنی لڑکے کی طرف سے دو بھیڑ یا دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بھیڑ یا ایک بکری ذبح کی جائے نیز بکرے اور بکریاں (نر و مادہ) ایک ہی حکم میں داخل ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَ عَنِ الْاُنْثٰى وَاحِدَةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ اِنَاثًا)).

''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری چاہے وہ نر ہوں یا مادہ اس میں کوئی حرج نہیں''۔ [3]

بچے کا سر مونڈنا:

بچے کی ابتدائی عمر میں بچے کا سر مونڈنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک گندگی شمار کیا اور فرمایا ''وَ اَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى'' (بچے سے تکلیف دہ چیز دور کر دو)۔ علماء کرام اس سے مراد پیدائشی بال ہی لیتے ہیں۔

اور ان بالوں کا مونڈنا یہاں صحت و تندرستی کے لئے مفید ہے (مثلاً بچے کو ایک نئی طاقت اور تازگی محسوس ہوتی ہے اس سے بینائی سماعت اور سونگھنے کے خواص پر اچھا خاصا اثر پڑتا ہے) وہاں شریعت نے بھی

---

[1] فتح الباری: (۹/ ۵۹٤) ومصنف عبدالرزاق: (۷۹۲۰)

[2] فتح الباری: (۹/ ۵۹٤) و بیهقی: (۹/ ۳۰٤)

[3] ترمذی، کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود: (۱۵۱٦) واحمد: (٦/ ۳۸۱) و ابوداؤد: (۲۸۳۵) و النسائی فی العقیقه: (٤۲۲۲) و ابن ماجه کتاب الذبائح: (۳۱٦۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے دور کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے بالوں کو اتارنے کا افضل دن ساتواں قرار دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُحْلَقُ رَاْسُهُ وَ يُسَمّٰى))[1]

''ہر بچہ اپنے عقیقے سے بندھا ہوا (گروی رکھا ہوا) ہے ساتویں دن اس کی جانب سے جانور ذبح کیا جائے اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے''۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات خیال رکھنے کی ہے کہ اگر انسان صاحب استطاعت ہو تو اس کو بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا اس کی رقم صدقہ کرنی چاہیے جیسا کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ! ان کا سر مونڈ دو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دو چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بالوں کو تولا تو ان کا وزن لگ بھگ ایک درہم تھا (تو آپ نے پھر اس درہم کو صدقہ کر دیا)۔[2]

اور ایک روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا وسیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بالوں کے وزن کے بقدر چاندی صدقہ کی۔[3]

بچے کا ختنہ کرنا اور اس کے فوائد:

ختنہ کرنا سنت ہے بعض ائمہ کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور بعض فقہائے اسے واجب قرار دیا ہے بہر حال ختنہ کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے والا گنہگار رہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِعْدَادُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاِبِطِ))[4]

''پانچ کام فطرت کا حصہ ہیں (۱) ختنہ کرانا (۲) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا (۳) مونچھیں کاٹنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) بغل کے بال اکھیڑنا نوچنا''۔

ختنہ کرنا نہ صرف اسلامی شعار ہے بلکہ صحت وتندرستی کے لئے بھی ضروری ہے اگر ختنہ نہ کرایا جائے تو کھال کے نیچے میل جمع ہو کر بدبو اور گندگی پیدا کرتا ہے اس سے بچے کے بیمار پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اسی

---

[1] ابو داؤد کتاب الضحایا باب فی العقیقة : (۲۸۳۷) حدیث صحیح.

[2] صحیح جامع الترمذی : (۲/۹۳، ۱۵۷۲) فی کتاب الاضاحی باب العقیقة بشاة.

[3] مؤطا امام مالك : (۲/۵۰۱) فی کتاب العقیقه، باب ماجاء فی العقیقه : (۲)

[4] صحیح بخاری، کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار: (۵۸۹۱) و صحیح مسلم کتاب الطهارة باب خصال الفطرة : (۲۵۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے شریعت نے ختنہ کرنے کو ضروری قرار دیا ہے اگر چہ اس کی عمر بڑھاپے کی ہے اور اسلام لایا ہے ختنہ نہیں ہوا تو پہلے ختنہ کروائے گا جیسا نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ الْاَقْلَفَ لَا يُتْرَكُ فِي الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَخْتَتِنَ وَلَوْ بَلَغَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً)) [1]

''بے ختنہ آدمی کو اسلام میں برداشت نہیں کیا جا سکتا یہاں تک کہ وہ ختنہ کرائے چاہے اس کی عمر ۸۰ سال ہو''۔

چنانچہ بہتر یہ ہے کہ بچے کا ختنہ ابتدائی عمر میں کر دینا چاہئے بلکہ ساتویں دن کر دیا جائے تو زیادہ افضل ہے اس لئے کہ ایک تو اس وقت بچے کا گوشت نرم ہوتا ہے اور اس کو زیادہ نہ تو تکلیف ہوتی ہے اور نہ زخم دیر پا رہتا ہے اور دوسری بات کہ ساتویں دن ختنہ کرنا سنت کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ منقول ہے کہ

''نبی ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا اور ساتویں دن دونوں کا ختنہ بھی کرا دیا''۔ [2]

---

[1] بیهقی: (۸/ ۳۲٤)

[2] ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل: (۳۵٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کے ساتھ پیش آنے والے دیگر مسائل

(۱) بچے کا دودھ چھڑانا:

دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑانا ایک اہم مسئلہ ہے جو بسا اوقات کافی دشوار بن جاتا ہے لہٰذا ایک ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچے کو دودھ دفعتاً نہ چھڑائے کیونکہ اس شکل میں بچے کے کمزور ہونے کا خدشہ بھی ہے اور اس کی طبیعت میں مایوسی و شکستگی کا پہلو غالب ہو جانے کا بھی امکان ہے۔ بچہ جب آٹھ نو ماہ کا ہو جائے تو اسے عمدہ قسم کا ایک بسکٹ یا روٹی کا ٹکڑا پکڑا دیا جائے تاکہ وہ اسے منہ میں چوسنے کی عادت ڈالے رفتہ رفتہ بچے کو گوشت کی بوٹی یا چوزے کی ہڈی چوسنے کے لئے دی جائے۔

پھلوں کا رس پانی میں ملا کر چمچے یا پیالی سے پلایا جائے۔ دھیرے دھیرے ماں اپنا دودھ پلانے میں کمی کرتی جائے اور اس کی جگہ اناج کے نشاستے یا آش جو میں گائے کا دودھ ملا کر دیا جائے۔ ڈبے کا اچھی قسم کا دودھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور بتدریج ماں کے دودھ میں کمی کی جاتی رہے اور اس کی تلافی کے لئے توس پر مکھن یا انڈے کی زردی لگا کر نیم برشٹ انڈا یا دودھ میں گیہوں کا دلیا ملا کر دیا جائے۔ گوشت کی یخنی اور گوشت کا شوربہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ پختہ میوے اور پنیریاں بھی شروع کر دی جائیں' یہ چیزیں بچے کو اتنی رغبت سے کھلائی جائیں کہ وہ دودھ کے مقابلے میں زیادہ لذت محسوس کرنے لگے اور یہ سمجھنے لگے کہ ماں کی محبت ان غذاؤں کے استعمال کے ساتھ بھی وابستہ رہے گی اس طرح ماں رفتہ رفتہ اپنے دودھ میں کمی کرتی رہے اور ٹھوس غذاؤں میں اضافہ اس حکیمانہ رویے سے ماں بہت خوش اسلوبی کے ساتھ دو سال پورا ہونے پر بچے کا دودھ چھڑا سکتی ہے۔ اسلام نے دودھ پلانے کی مدت دو سال مقرر کی ہے بچے کی نفسیات وضروریات کے لحاظ سے یہ مدت بہت مناسب اور معقول ہے۔

اور جب مائیں ایسا نہیں کرتی اور دفعتاً دودھ چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں تو انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بچہ دودھ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور ماں مجبوراً اپنی چھاتی پر کڑوی کسیلی دوا مل کر بچے کا دودھ چھڑانا چاہتی ہے اور اگر بچہ پھر بھی نہیں مانتا تو بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کر یا مار پیٹ کر دودھ پینے سے باز رکھنا چاہتی ہے۔ ماں کی اس روش سے بچے میں ذہنی ونفسیاتی بہت خرابیاں شروع ہو جاتی ہے لہٰذا ماں کو وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

(۲) بچے کا انگوٹھا چوسنا:

عموماً چھوٹے بچے انگوٹھا چوسنے کے عادی ہوتے ہیں جس کی وجہ یا تو بچہ بھوک کی وجہ سے ایسا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے یا اگر بچے کو پوری غذا نہ ملے تو ایسے کرنے لگتا ہے اگر اس کو بروقت دودھ پلایا جائے اور غذا پوری ملتی رہے تو یہ عادت جلد چھوڑ جاتا ہے۔

اور بعض بچے جب کسی وجہ سستی یا تھکان کا شکار ہوتے ہیں تو ایسی حالت میں انگوٹھا چوسنے لگتے ہیں جس سے انہیں ایک قسم کی راحت وتسکین حاصل ہوتی ہے اور ذہنی کشمکش میں مبتلا بچہ بھی انگوٹھا چوس کر عارضی طور پر آرام محسوس کرتا ہے ان حالات میں اسباب ومحرکات کا سراغ لگا کر ان کا سدباب کیا جانا چاہئے اور حکمت و احتیاط کے ساتھ بچے کی اس عادت کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ کیونکہ اگر اس عادت کو کم نہ کیا جائے تو اس سے مسوڑھوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور تنفس کے بھی بگڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بچے کے پیشاب سے پاکی کیسے؟

نومولود بچہ اگر پیشاب کر دے تو پھر کیا کیا جائے آیا اس کو دھویا جائے یا کہ پانی چھڑک دینا کافی ہو جاتا ہے کیونکہ اس عمر میں بچے کو شعور نہیں ہوتا وہ چونکہ دودھ اور مشروبات ہی سے گزر بسر کرتا ہے اس لئے پیشاب بھی بہت زیادہ کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے یہ مسئلہ وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بچہ پیشاب کر دے تو فقط چھینٹے مارنے ہی کافی ہوں گے اور اگر بچی پیشاب کر دے تو اس کو دھونا ضروری ہوگا بشرطیکہ دونوں کی خوراک ماں کے دودھ پر منحصر ہو ورنہ دھونا ہی ہوگا۔

''سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنا چھوٹا بچہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا آپؐ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ بچے نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں''۔[1]

بچی کے پیشاب سے کپڑے کو ماں کیسے پاک کرے؟ اس کو دھونا ضروری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَوْلُ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)).

''دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا''۔[2]

بعض دفعہ بچے کے پاخانے یا پیشاب کے نشانات دھونے کے بعد ماں کے کپڑے پر پڑے رہتے ہیں تو جس کی وجہ سے وہ نماز وغیرہ ترک کر دیتی ہے کہ ہم پاک نہیں ہیں بلکہ یہ مسئلہ غلط ہے دراصل پاخانے وغیرہ کو دھونا ضروری ہے نہ کہ اس کے نشانات کو دور کرنا ضروری ہے جیسا کہ:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان: (۲۲۱) و مسلم کتاب الطهارة باب حكم الطفل الرضيع و كيفية غسله: (۲۸۷)

[2] مسند احمد: (۵۶۳/۷۶/۱) و ترمذی کتاب الصلاة، باب ما ذكر فی نضح بول الغلام الرضیع: (۶۱۰) حدیث صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت خولہ بنت یسار نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے حیض کے دن بھی اسی میں گزارتی ہوں تو میں کیسے کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' پاک ہونے کے بعد اسے دھویا کرو پھر اس میں نماز پڑھ لیا کرو۔ اس خاتون نے پوچھا اگر چہ خون کا نشان باقی رہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا'' خون کو دھو دیا کرو اور اس کے نشان سے تمہارا کوئی نقصان نہیں''۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں کے کپڑوں پر اگر بچے کے پاخانے وغیرہ کے نشانات رہ جائیں جو دھونے سے بھی نہ اتریں تو بھی کپڑا پاک صاف ہوگا اور اس میں نماز پڑھنا اور عبادات بجالانا درست و جائز ہوگا۔

بچوں سے پیار کرنا:

پیار و محبت ایک فطری جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر ماں اور ہر باپ کے دل میں پیدا فرمایا ہے اور یہ والدین پر اولاد کا حق بھی ہے جیسا کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے نواسے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو چوما اور پیار کیا اس موقع پر اقرع بن حابس بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے'' میرے تو دس بچے ہیں مگر میں نے کبھی کسی ایک بچے کو بھی پیار نہیں کیا نبی ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا''۔[2]

اور اسی طرح انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں پہنچے (ابو سیف نبی ﷺ کے بیٹے) ابراہیم کی رضاعی ماں کے شوہر تھے۔ نبی ﷺ نے اپنے بیٹے کو گود میں لیا ان کو پیار کیا اور ان کو سونگھا (یعنی ان کے چہرے پر اپنی ناک اور منہ اس طرح رکھا گویا سونگھ رہے ہوں) پھر جب اس کے بعد ہم وہاں گئے تو ابراہیم کی سانس اکھڑ چکی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے یہ منظر دیکھ کر جناب عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آپ بھی رو رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ..... تو آپ ﷺ نے فرمایا'' اے ابن عوف! یہ آنسو رحمت کی نشانی ہیں اور آپؐ کے آنسو پھر رواں ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل دکھتا ہے اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے بڑے غم زدہ ہیں''۔[3]

ماں کس عمر میں بچوں کے بستر الگ کر دے:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس نے ہر اس کام کے کرنے کا حکم دیا جس سے دنیا کے رہنے والوں کو کوئی نہ کوئی فائدہ پہنچتا تھا اور ہر اس امر کی بھی نشاندہی کر دی جس سے نقصان ہوتا تھا یا ضرر کا اندیشہ پیدا ہوتا تھا تو بچوں کی تربیت کے معاملہ میں بھی شریعت نے ہر پہلو پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے جن میں سے

---

[1] ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب المرءۃ تغسل ثوبھا الذی تلبسه فی حیضھا : (۳۶۵) و بیھقی کتاب الصلاۃ : (۲/۴۰۸) حدیث صحیح۔ [2] صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته: (۵۹۹۷) و مسلم : (۲۳۱۸) [3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز : (۱۳۰۳) و صحیح مسلم الفضائل ، باب رحمته الصبیان و العیال (۲۳۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پہلو یہ ہے کہ جب بچے سن شعور کو پہنچیں تو ان کے بستر الگ الگ کر دینے لازم ہیں تا کہ کوئی بھی معاشرتی خرابی لازم نہ آئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عَلِّمُوْا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))[1]

''جب بچے سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز کی تعلیم دو اگر دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو انہیں سزا دو اور ان (دس سال کے بچوں) کے بستر بھی الگ کر دو''۔

یعنی معاشرتی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی توجہ دو اور اپنے بچوں کو اسلام کے رنگ میں رنگو یہی صحیح حق ادا کرنا ہے ان کی ذمہ داری کا۔

بچوں کی تربیت:

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے جس سے وہ اپنی مستقبل کی زندگی کے آداب سیکھتا ہے اور اپنی پوری زندگی اسی انداز سے گزارتا ہے اگر اس بچے کی تربیت شروع ہی سے نہ کی جائے تو ساری زندگی وہ غلط طریقوں پر چلتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بچپن کی عادات پتھر پر نقوش کی مانند ہیں۔

والدین کی بچے کے لئے توجہ اور محبت ایسے ہی ضروری ہے جیسے کسی پودے کے لئے دھوپ اور پانی بچے کے مستقبل کے ذمہ دار والدین ہیں کیونکہ جیسی وہ تربیت کریں گے ویسے ہی وہ ساری زندگی کام کرے گا خصوصاً بچپن میں بچے کی عادات واطوار ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے وہ اپنے گھر کے ماحول میں والدین کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے اگر والدین اپنے گھر کے ماحول کو ایک اسلامی ڈھانچہ دے کر رکھیں گے تو یقیناً بچے کی عادات ابتدا ہی سے اسلامی طرز پر ہوں گی اسی لئے تمام والدین پر ضروری ہے کہ وہ بچوں کی ہر پہلو سے تربیت کریں کیونکہ یہی وہ دن ہوتے ہیں جن میں بچہ اپنے آپ کو سنوارتا یا بگاڑتا ہے۔

یعنی والدین بچے کی جسمانی' ذہنی' جذباتی' معاشرتی اور روحانی واخلاقی ہر لحاظ سے تربیت کریں۔ اور ہر اس عادت سے روکیں جس سے بچے کا مستقبل خراب ہوتا ہو اور ہر ایسی عادت دیں جس سے اس کی زندگی میں اسلامی رنگ اور خوشگوار ماحول میسر آتا ہو۔

جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں یعنی آداب معاشرت (زندگی) کہ بچے کو زندگی کے ہر پہلو پر اسلامی نہج پر تربیت دیں اور اس کو تمام معاملات میں وہ آداب وعادات دیں جس سے وہ ایک مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی قوم ملک اور دین کا خادم نظر آئے۔

---

[1] احمد : (۲/ ۱۸۷) وابوداؤد، الصلاۃ، باب متی یومر الغلام بالصلاۃ : (۴۹۵) وصحیح ابی داؤد للالبانی : (۴۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

بچوں کی بیماریاں

اور

ان کا علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی بیماریاں اور ان کا علاج

بچے کے ابتدائی دن:

بیمار پڑنے' سونے' جاگنے' نئی بات سیکھنے اور مسکرانے کے حوالے سے اہم ہیں۔

نوزائیدہ بچوں کو کب اور کتنا سونا چاہئے؟ والدین کو بچوں پر اعتماد کرنا چاہئے۔ بچے اپنی ضرورت کی نیند فطرتی طور پر پوری کر لیتے ہیں۔ کچھ بچے اپنے وقت کا ۸۰ فی صد یعنی دن رات میں ۲۰ گھنٹے اور بعض ۱۶ گھنٹے روزانہ سوتے ہیں۔ زندگی کے پہلے ہفتہ میں بچے ۷ سے ۸ بار فی دن سوتے ہیں نیند کا کوئی بھی دورانیہ ۴ گھنٹے سے زائد کا نہیں ہوتا۔ جب بچہ ۶ ہفتہ کا ہو جاتا ہے تو اکثر بچے رات کو لگاتار ۶ گھنٹے سوتے رہتے ہیں۔ چھوٹے بچے بھی خواب دیکھتے ہیں۔ چند ہفتے کے یہ بچے اپنی آدھی نیند خواب دیکھتے گزارتے ہیں۔ خواب کی اس قسم کو ریپڈ آئی مومنٹ (Repid Eye Movment) یا آر ای ایم (R.E.M) کہتے ہیں۔ بچے کی عمر جب ۲ سال کی ہوتی ہے تو خواب کا دورانیہ اس کی نیند کا ایک چوتھائی رہ جاتا ہے اور ۵ سال کی عمر تک کل وقت کا پانچواں حصہ بالغ آدمی بھی اپنی نیند کے دوران عام طور پر اتنا عرصہ ہی خواب دیکھتا ہے۔ آر ای ایم نیند بچے کے دماغ کی نشوونما میں مدد دیتی ہے۔ بچہ نیند میں فطرتی طور پر اپنا سر ایک طرف کر لیتا ہے اور گھٹنے بھی موڑ لیتا ہے۔ نوزائیدہ بچے کو تکیہ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

جونہی نوزائیدہ بچہ اپنی زندگی کا پہلا سانس لیتا ہے تو مڈوائف یا ڈاکٹر اس کی جسمانی صحت کو جانچنے لگتے ہیں۔ بچے کی صحت جانچنے کا ایک مخصوص ٹیسٹ ہوتا ہے جسے اپگر سکرو (Apgar Score) کہا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں ۱۰ علامتیں دیکھی جاتی ہیں ہر صحیح علامت کے ۲ نمبر ہوتے ہیں۔ اس ٹیسٹ میں جلد کی رنگت' سانس کی متواتر اور مضبوط رفتار دل کی رفتار ایک منٹ میں ۱۰۰ ضرب سے زائد' بازوؤں اور ٹانگوں کی صحیح حرکت' کھینچنے پر چیخ' پاؤں کو چھونے پر پاؤں کی انگلیوں کی حرکت وغیرہ شامل ہیں۔ جلد کی پیلی رنگت' دل کی حرکت کا کمزور یا غائب ہونا یا بیماری کی دیگر علامات سکور کے نمبروں میں کمی کر دیتی ہیں۔

بچے کی صحت کا اندازہ لگانے کے لئے ایک اور پیمانہ بھی ہے۔ اس پیمانہ کو برازیلٹن نیونیٹال بی ہیورل اسیسمنٹ سکیل (Brazelton Neo natal Bahavioral Assesment Scale) کہتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ بچے کی پیدائش کے چند گھنٹے بعد کیا جاتا ہے۔ ماں کے بستر کے ایک طرف رسی سے سرخ گیند کو حرکت دی جاتی ہے۔ بچہ اپنی آنکھوں اور سر کو گیند کی سمت کی طرف مبذول کرتا ہے اس طرح ماں اپنے بستر پر لیٹی لیٹی اپنے بچے کی صحت کے متعلق آگاہ ہو جاتی ہے۔ بچہ گیند کی نسبت ایک چہرے کو دیکھنے کو ترجیح دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ایک نئی آواز کی طرف توجہ مرکوز کرتا ہے۔

لیکن اگر یہ آواز ایک ہی طرح بار بار پیدا ہو پھر اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتا ہے۔ جب بچے کو تنگ کیا جاتا ہے تو روتا ہے۔ جب اس کی طرف سے توجہ ہٹالی جائے تو اونگھنے لگتا ہے لیکن جب اسے اٹھایا جاتا ہے یا اس سے باتیں کی جاتی ہیں تو ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے ۱۲۷ امتحانات کے بعد ماہر فیصلہ کرتا ہے کہ بچہ تندرست ہے یا نہیں۔

جب بظاہر تندرست بچہ نیند کے دوران ہی فوت ہو جائے تو والدین اپنے آپ کو مجرم محسوس کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ شاید بچے کو سنبھالنے میں ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے لیکن والدین کو معلوم ہونا چاہئے کہ قدرت کے اپنے راز اور اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چھوٹی عمر میں بچے کی موت جسے پنگھوڑے کی موت یا کرب ڈیتھ (Crib Death) کہتے ہیں پر کسی کا اختیار نہیں۔ اس المیہ کا تعلق والدین کی غفلت سے نہیں بلکہ یہ ایک ایسی بیماری کی وجہ سے رونما ہوتا ہے جس کی وجہ کی ابھی تک سمجھ نہیں آسکی۔ آج کل ڈاکٹر اس مرض کو سڈن انفینٹ ڈیتھ سینڈروم (Sudden Infant Death Sandrome) یا (S.I.D.S) کہتے ہیں اور ایک سال سے کم عمر کے کچھ بچے اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ بچے روتے بہت ہیں۔ نوزائیدہ بچے عموماً ۴ گھنٹوں میں ۳۰ منٹ ہوشیار رہتے ہیں۔ جب وہ جاگ رہے ہوتے ہیں تو کھاتے پیتے' ہلتے جلتے یا روتے ہیں۔

ساری دنیا میں بچے عمر کے ایک ہی حصہ میں مسکرانا سیکھتے ہیں۔ جو بچہ صحیح وقت پر پیدا ہوتا ہے وہ ۶ ہفتے کی عمر میں مسکراتا ہے۔ اگر بچہ ۴ ہفتے پہلے پیدا ہو تو وہ ۱۰ ہفتے کی عمر میں مسکراتا ہے اور اگر وہ ۲ ہفتے دیر سے پیدا ہوا ہو تو ۴ ہفتے کی عمر میں مسکرانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بچہ اپنی زندگی ماں کے پیٹ ہی سے شروع کرنے کے بعد ۴۶ ہفتے بعد مسکرانا شروع کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بچے کی مسکراہٹ کا تعلق جینز (Genes) سے ہے تاہم ماحول بھی بچے کی مسکراہٹ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ بچوں کو اگر بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے اداروں میں چھوڑ دیا جائے تو وہ مسکرانا بند کر دیتے ہیں کیونکہ وہاں ان کے ساتھ کھیلنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

جب بچہ پہلی دفعہ مسکراتا ہے تو والدین محسوس کرتے ہیں کہ ان کی مہینوں کی مشقت قبول ہو گئی ہے تاہم سینکڑوں ماہرین کی لکھی ہوئی ہزاروں کتابوں کے مطابق بچے کی مسکراہٹ کا وہ مطلب نہیں ہوتا جو والدین سمجھتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بچوں کی مسکراہٹ کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ چھوٹے بچوں میں فطری مسکراہٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ سو رہے ہوتے ہیں یا سونے کے قریب ہوتے ہیں۔ اس قسم کی مسکراہٹ میں آنکھوں کے گرد کسی قسم کی شکن نمودار نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس مسکراہٹ کی ایک لہر پیدا ہوتی ہے جو فوراً معدوم ہو جاتی ہے۔ عام خیال ہے کہ دودھ پینے کے بعد بچے کے معدہ میں گیس پیدا ہوتی ہے جس سے بچے کے چہرے پر مسکراہٹ سی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ خیال غلط ہے غیر ارادی سوشل مسکراہٹ (Nonselective Social Smilling) دو سے ۸ ہفتے کے بچے کے چہرے پر نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھرپور مسکراہٹ ہوتی ہے یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بچہ پوری طرح بیدار ہوتا ہے۔ اس عمر میں بچہ والدین کو دیکھ کر خاندان کے افراد کو دیکھ کر' اجنبیوں کو دیکھ کر حتیٰ کہ گتے کے ایک ایسے ٹکڑے کو دیکھ کر جس پر آنکھوں کی طرح کے دو نشان بنے ہوں مسکراتا ہے۔ ۵ تا ۶ ماہ کا بچہ ارادتاً مسکراتا ہے۔ اب یہ مسکراہٹ خاندان کے ایسے افراد کے لئے مخصوص ہوتی ہے جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ کچھ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ بچے کی مسکراہٹ جوابی شکریہ کے طور پر نہیں ہوتی بلکہ اپنے ابتدائی دنوں میں وہ جب کوئی چیز سیکھتا ہے تو وہ مسکراتا ہے۔

بچوں کو لاحق ہونے والی عام بیماریاں:

1. اسہال اور پیچش
2. بچپن کا بخار
3. نزلہ وزکام
4. آنکھوں کی بیماریاں
5. منہ پک جانا
6. خسرہ' خناق' کالی کھانسی
7. دودھ الٹنا' قے کرنا' منہ آنا
8. دست وغیرہ لگنا
9. کان کا درد' پیٹ کا درد......!!

الغرض تمام بچوں کی بیماریوں کا تذکرہ آگے آرہا ہے اور ساتھ ساتھ الحمدللہ ان کا علاج بھی آسان گھریلو اشیاء سے بتا دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلوں اور سبزیوں سے بچوں کی بیماریوں کا علاج

(۱) آم سے علاج:

بچوں کا دودھ قے کرنا

یہ چھوٹے بچوں کی عام بیماری ہے کہ ماں کا دودھ پیتے پیتے دودھ قے کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

علاج ⇦ آم کی گھٹلی کی گری، دھان کی کھیل، سیندھا نمک برابر وزن کے لے کر کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں بہت جلد انشاء اللہ شکایت دور ہو جائے گی۔

(۲) انار سے علاج:

ہرے دست

یہ عموماً چھوٹے بچوں کو خصوصاً دودھ پینے کی عمر میں لگ جاتے ہیں۔

علاج ⇦ پوست انار، آملہ، الائچی خورد، زیرہ سفید، کتھہ سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ۲ رتی ہمراہ بدرقہ مناسبہ استعمال کرائیں نیز یہ ہر قسم کے اسہال اطفال کے لئے مفید ہے۔

(۳) بادام سے علاج:

بچوں کا تریاق

دانت نکالنے کے زمانہ میں اکثر بچے قے دست پیچش وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسے بچوں کے لئے ذیل کا نسخہ اکسیر ہے۔

علاج ⇦ رات کے وقت مغز بادام ایک عدد، چھوہارہ نصف عدد، پانی کی بھری ہوئی کہیا میں بھگو کر رکھ دیں اور صبح پتھر کی کسی صاف سی سل پر رکھ کر گھسالیں اس میں سپاری چھالیہ، ناریل دریائی اور زہر مہرہ کی تھوڑی سے مقدار شامل کر کے اسے بھی گھسا دیں اور صبح و شام بچہ کو چٹائیں بفضلہ تعالیٰ بچہ کے دانت نہایت آسانی سے نکل آئیں گے اور وہ ان امراض سے محفوظ بھی رہے گا۔

بچوں کا منہ پکنا

اکثر حالتوں میں جب بچے کا منہ پک جاتا ہے اور وہ اپنی والدہ کا دودھ نہیں پی سکتا اس وقت یہ نسخہ نہایت نفع مند ہوتا ہے اور یہ مجرب بھی ہے۔

علاج ⇦ مغز بادام مقشر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح مٹی کے کورے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈال کر گھسیں اور گھسی ہوئی دوا کو بچے کے منہ پر لگا دیا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی لاغری

بعض بچے فطری طور پر کمزور ہوتے ہیں ان کے لئے ذیل کے طریقے سے بادام کا استعمال مفید ہے بفضلہ تعالیٰ فربہ اور صحت مند ہوگا نیز اس سے بچے کے ہرے پیلے دست اور قے بھی بند ہو جاتے ہیں۔

علاج ⇦ مغز بادام ایک عدد' سپاری چھالیہ ایک عدد' ہلیلہ زرد' ایک عدد پانی میں گھسا کر روزانہ رتی چٹا دیا کریں۔

(۴) پیاز سے علاج:

پیٹ درد

جب بچوں کو پیٹ درد ہوتا ہے تو اس کی یہ علامت ہے کہ بچے ٹانگوں کو بار بار سکیڑتے ہیں اور چیختے ہیں مندرجہ ذیل نسخہ اکسیر ہے۔

علاج ⇦ پیاز کو آگ میں سینک کر پانی نچوڑ لیں اور ۳ ماشہ پلا دیں انشاء اللہ درد رک جائے گا۔

کان درد

بچہ کو اگر کان درد ہو تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ بچہ روتا ہے اور بار بار سر کو ادھر ادھر مارتا اور ہاتھ کو کان کی طرف لے جاتا ہے۔

علاج ⇦ پیاز کو بھوبھل میں دبائیں پھر نچوڑ کر اس کا پانی نکالیں اور اس نیم گرم پانی کے دو تین قطرے کان میں ڈالیں ان شاء اللہ درد دور ہو جائے گا۔

بچے کو لو لگنا

بچے ایک نرم و نازک پھول کی مانند ہوتے ہیں لہٰذا گرمی کی شدت سے لو لگ جایا کرتی ہے تو پھر عموماً بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔

علاج ⇦ بچے کے جسم پر پیاز کا پانی نکال کر لگانا چاہیے فوراً آرام نصیب ہوگا۔

(۵) سنگترہ سے علاج:

جو بچہ چڑچڑی طبیعت والا ہو یا دودھ ہضم نہ ہوتا ہو اور دبلا پتلا ہو رنگت زرد ہو

علاج ⇦ ایسے بچوں کے لئے سنگترے کا رس لے کر اسے کپڑے یا چھلنی سے چھان لیں اور بچے کی طاقت یا عمر کی مناسبت سے دن میں چار بار ایک یا دو چمچے پلائیں۔ ڈیڑھ ماہ کے مسلسل استعمال سے بچہ صحت مند ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کا دُبلا پن

وہ شیر خوار بچے جن کو ان کی مائیں دودھ نہیں پلاتیں اکثر بیمار رہتے ہیں اور ان کی صحت کمزور ہوتی ہے یا کسی اور وجہ سے دبلے پن کا شکار ہوتے ہیں۔

علاج ⇦ ایسے بچے کے لئے گائے کا دودھ دو حصہ، گرم پانی دو حصہ اور سنگترے کا رس ایک حصہ چینی حسب ضرورت ڈال کر استعمال کروائیں اس سے بچے کا وزن بڑھ جاتا ہے اور آنتوں وغیرہ کی بیماریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔

یورپین ممالک میں شیر خوار بچوں کی خوراک میں سنگترے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

(۶) سیب سے علاج:

پیٹ کے جملہ امراض کا علاج

جرمنی کی بین الاقوامی یونیورسٹی ہیڈل مرگ کے پروفیسر مور کی تحقیق کے مطابق سیب استعمال کرنے سے بچوں کو پیٹ کی جملہ بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

تپ دق، بخار کا علاج

ڈاکٹر ''مور'' نے تپ دق، بخار وغیرہ امراض میں بچوں کو سیب پکا کر کھلایا۔ دو دن تک بچوں کو صرف سیب کھلایا گیا اس کے بعد دو دن دوسرے پھل دیئے گئے اس سے دست رک گئے اور بچوں کو کوئی کمزوری محسوس نہیں ہوئی سیب کے علاوہ انہیں کوئی اور دوا نہیں دی گئی تھی۔

(۷) کدو سے علاج:

کہنہ بخار، کھانسی، چیچک، موتی جھارہ، پانی جھارہ اور خسرہ کا علاج

ایک عدد تازہ کدو لے کر اس میں سوراخ کریں اور اس میں جس قدر بھی خوب کلاں آ سکے بھر دیں۔ اس کے بعد کاٹا ہوا ٹکڑا اوپر دے کر گلی حکمت کر کے ذرا خشک ہونے پر آگ میں دفن کریں جب دیکھیں کہ بھرتہ سا ہو گیا ہے تو آگ سے نکال لیں۔

مٹی وغیرہ دور کر کے خوب کلاں نکال کر پانی سے نکال کر کے محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت حسب عمر چار رتی سے ایک ماشہ تک قدرے پانی میں حل کر کے پلا دیا کریں اس کے علاوہ پرانے بخاروں کے لیے اور بڑی عمر والوں کو بھی دے سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ چند یوم کے استعمال سے کہنہ سے کہنہ بخار سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

(۸) لہسن سے علاج:

بچوں کی کھانسی کا علاج

عام کھانسی کے لئے میٹھے تیل کو گرم کر کے اس میں دو تین پوتھیاں لہسن کی جلا کر اس کے سینہ پر مالش کریں اس سے بھی سردی کی کھانسی کو بفضلہٖ آرام ہوگا۔

کالی کھانسی کا علاج

کالی کھانسی میں بچے کو آدھی یا پوری پوتھی لہسن میں شہد ملا کر دن میں ایک بار چٹائیں۔ چند روز میں ہی فائدہ ہوگا۔

(۹) پھٹکڑی سے علاج:

بچے کی آنکھیں دکھنا اس کا علاج

پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ' گائے کا مکھن ۴ دفعہ پانی میں دھلا ہوا ایک تولہ آپس میں ملالیں اور سوئے ہوئے بچے کی آنکھوں پر لیپ کر دیں ان شاء اللہ ۳ روز کے استعمال سے سرخی دور ہو کر آرام ہوگا۔ (صرف بچوں کے لئے یہ ہے)

نیز خیال رکھا جائے کہ لیپ پپوٹوں کے اندر نہ جائے ورنہ سخت تکلیف ہوگی۔

بچے کا منہ آجانے کا علاج

پھٹکڑی سفید باریک پیس کر شہد میں ملائیں اور روئی کے پھاپہ سے آبلوں پر لگا دیا کریں۔ نہایت مفید ہے۔

نوٹ ⇐ اگر سفید سفید چھالے یعنی زخم معمولی ہوں تو ۲ رتی فی تولہ کے حساب سے شہد ملائیں اور زیادہ زخموں میں پھٹکڑی کی مقدار ذرہ زیادہ کریں یعنی بجائے ۲ رتی کہ تین رتی شہد ملالیں۔

(۱۰) دودھ سے علاج:

بچوں کو پیچش لگنا

بعض اوقات جب بچہ کی والدہ کوئی سخت غذا کھالے تو اس کی وجہ سے بچہ کی ننھی اور کمزور انتڑیوں میں سدہ پڑ کر سخت پیچش شروع ہو جاتی ہے اس موقعہ پر اگر معالج حضرات پیچش کو بند کرنے کی ادویات دینے لگیں تو اس سے فائدہ کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ جب تک کسی عمدہ ملین کے ذریعہ سدہ نہ نکال دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا پیچش کا رکنا خالی از خطرہ نہ ہوگا چنانچہ سدہ کو نکالنے کے لئے ایک نہایت بے ضرر ملیں پیش ہے۔

علاج ⇦ بھیڑ کا دودھ تازہ لے کر گرم گرم حالت میں بچے کو ۵ تولہ یا کم وبیش پلا دیا کریں چند بار لگاتار استعمال کرنے سے مزید جلاب وغیرہ کے بغیر ہی سدہ نکل کر بچہ تندرست ہو جائے گا البتہ اگر کسٹرائیل ۳ ماشہ تک گرم دودھ میں ملا کر اور کھانڈ سے میٹھا کر کے بچہ کو پلا دیں تو جلد صحت یافتہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ ⇦ بھیڑ کے دودھ سے کچھ عرصہ میں بچہ موٹا ہو جاتا ہے اور قبض بھی دور ہو جاتی ہے۔

(۱۱) شہد سے علاج:

کان بہنے کا علاج

شہد ایک تولہ، نیم کے پتے دو تولہ، پتوں کو شہد میں جوش دے کر بھپارہ کریں بچوں کے کان بہنے کے لئے مفید ہے۔

ہچکی کا علاج

اگر بچہ کو ہچکی بہت آ رہی ہو اور اپنے آپ بند نہ ہو تو بچے کو تھوڑا سا شہد چٹا دیں اور آرام حاصل کریں۔

سوتے ہوئے رو پڑنے کا علاج

اگر بچہ سوتے ہوئے رو اٹھے تو سمجھ لیں کہ وہ بدہضمی سے خواب دیکھتا ہے آپ اس کو شہد چند روز تک چٹائیں بدہضمی دور ہو کر خواب میں ڈرنا اور سوتے ہوئے رو اٹھنے کی شکایت دور ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعتبار حروف تہجی اسلامی نام

بچوں کے نام

(ا)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
احسان الٰہی	اللہ کا احسان	اظہر	نمایاں	انور	روشنیاں
اجمل	بہت خوبصورت	آفتاب	سورج	انیل	حاصل کرنا
ارسلان	غلام، شیر	افضال	مہربانی کرنا	ایاز	بادِ سحر، شبنم
ارشد	ہدایت یافتہ	اکرام	مہربانی کرنا	الماس	ہیرا
ازہر	روشن	اکمال	مکمل کرنا	انضمام الحق	حق سے تعلق
اسعد	خوش بخت	اریب	عقل مند، عالم	انیس	پیارا
اشعر	معلومات رکھنے والا	اجلال	بزرگ ہونا	اشہب	سیاہ سفید گھوڑا۔
ادہم	سیاہ	احتشام	شان و شوکت	اطہر	بہت پاک
ابتسام	مسکرانا	ادلال	ناز و نخرہ کرنا	اعتصام	مضبوطی سے پکڑنا
اتحاف	تحفہ دینا	ارتسام	نقش و نگار بنانا	اعجاز	شکست دینا
اثیر	بلند	ارجمند	قیمتی، پیارا	اختر	ستارہ۔نصیبہ
ارتضٰی	پسندیدہ	ارشاد	راہنمائی	اخضر	سبز۔ہرا
ازرق	نیلا	ارمغان	تحفہ، نذر	اخلاص	خلوص۔محبت دوستی
اسد	شیر	اکرم	مہربان	ادریس	ایک پیغمبر کا نام
اسفند	قدرتِ خدا	اکمل	مکمل	ادیب	زبان دان علم جاننے والا
اشرف	اعلیٰ، شریف	الطاف	مہربانیاں	ابرار	نیک لوگ، اچھے لوگ
اثرم	توڑنا	امتیاز	الگ۔فرق کرنا	احسن	اچھا، خوبصورت، حسین
اشفاق	مہربانی کرنا	انتسام	خوشبو لگانا	اقدس	بہت پاک۔بزرگ
آصف	ایک درخت، حضرت سلیمانؑ کا وزیر	انصر	بہت زیادہ مدد کرنے والا	اکبر	بہت بڑا
				الیاس	ایک پیغمبر کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
افہام	سمجھ۔عقل	افضل	بڑا۔برتر	آمر	حاکم
اعتماد	بھروسہ	اصلاح	درست کرنا	امیر	سردار
اسرار	بھید۔راز	آزاد	خودمختار	آمین	قبول کر
اقبال	کامیابی۔خوش نصیبی	ارمان	خواہش۔آرزو	امین	امانت دار
اعظم	بہت بڑا	ارفع	بہت بلند	انجم	ستارہ
اعلیٰ	بہت بلند	ارشد	نہایت نیک	انس	صحابی کا نام (محبت)
اویس	ایک بزرگ	ابراہیم	ایک پیغمبر کا نام	انعام	بخشش، جزا
آفاق	آسمان کے کنارے	امان	پناہ، حفاظت	انصار	مددگار
اسلم	پاکیزہ۔محفوظ	امانت	سپرد کی ہوئی چیز	انتظام	بندوبست
اسلوب	طرز۔طریقہ	امجد	بزرگ	اورنگ	عقل ودانش
اسماعیل	پیغمبر کا نام	امداد	مدد		

(ب)

بابر	شیر	باز	شکاری پرندہ	بیدار	ہوشیار
باسق	اونچا	بصیر	دانا۔نظر والا	بیدل	دیوانہ
باقر	بڑا عالم	بشارت	خوش خبری	بشیر	خوشخبری دینے والا
بدرالزمان	زمانے کا چاند	بہاؤالدین	دین کی روشنی	بشارت	خوشخبری، الہام
بخت	نصیب	بینش	قوت نظر	برکت	زیادتی، فضل
بسام	مسکرانے والا	بابو	مالک، حاکم	برجیس	چھوٹا ستارہ
بکیر	نیا۔انوکھا	باری	پیدا کرنے والا	بادشاہ	شاہ، تاج دار
بنیامین	خوش بخت	باقر	زیادہ پڑھا لکھا	بہلول	ہنس مکھ آدمی
بصرام	ایک ستارہ	باعث	اٹھانے والا	برہان	دلیل
بختاور	صاحب نصیب	بحر	بڑا دریا	بار	نیکی کرنے والا
بدیع	انوکھا۔نادر	بابک	آئین، دستور	باشا	تاج دار
بدر	چودھویں کا چاند	بابا	بڑا اچھا، فقیر، بزرگ	بارق	چمکنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
باقی	بچا ہوا	بخش	دینا	باسط	کھولنے والا
بلال	صحابی کا نام	بازل	جوان	بختیار	خوش قسمت
بصیرت	بینائی	بخت	نصیب		

(ت)

تابش	چمک	تشریق	چمکنا	تمیز	شناخت
تاجدین	دین کا تاج	تمیم	ارادہ کرنا	تمنا	خواہش
تحسین	تعریف کرنا	تنویل	عطیہ دینا	تمہید	عنوان
تصدق	قربان ہونا	توقیر	عزت کرنا	تاج	بادشاہی، ٹوپی
تنویر	روشن کرنا	تائب	توبہ کرنے والا	توثیق	مضبوط کرنا
توصیف	خوبی بیان کرنا	تکمیل	پورا کرنا	توحید	ایک ماننا
تاباں	چمک دار	تمثیل	مشابہت	تاثیر	نتیجہ، اثر
تصدق	قربانی	تنزیل	اتارنا	تبارک	برکت والا
تصدیق	اثبات، صحت	تنظیم	بندوبست کرنا	تقی	پرہیزگار
تاجدار	بادشاہ	تواب	توبہ قبول کرنے والا	تراب	مٹی، خاک
تبسم	مسکراہٹ	تمکنت	قدرت	تصور	خیال
تجمل	زیبائش	تعظیم	عزت، بزرگی	تفضل	فضیلت، بزرگی
تاثیر	نشان	توکل	اعتماد	تفہیم	سمجھانا
تحمل	زینت اختیار کرنا	توقد	روشن	تابندہ	چمک دار۔ روشن

(ث)

ثاقب	روشن	ثقلین	دو گروہ مراد انسان اور جن	ثانی	دوسرا
ثامر	پھلدار	ثناءاللہ	اللہ کی تعریف	ثمر	پھل
ثروت	دولت	ثوران	جوش	ثوبان	رجوع کرنا، صحابی کا نام
ثابت	پورا، قائم	ثالث	تیسرا	ثقافت	استوار
ثمین	قیمتی	ثامن	آٹھواں	ثمامہ	صحابی کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
جاحظ	بڑی اور ابھری آنکھ والا	جاذب	پرکشش	جزاک اللہ	اللہ تجھے بدلا دے
جالب	حاصل کرنے والا	جازل	خوش وخرم	جعفر	ندی، نالہ
جبران	مصلح	جاوید	قائم	جلالت	بزرگی، عالی
جاراللہ	اللہ کی پناہ لینے والا	جبیر	غالب	جلیل	حسن، خوبصورتی
جلال	شان	جریر	کھینچنے والا	جمشید	ایران کے بادشاہ کا نام
جمال	حسن	جسیم	فربہ جسم	جناب	حضور
جندب	مکڑی کی ایک قسم	جلید	قوی	جوہر	قیمتی پتھر، لعل
جواد	سخی	جمان	موتی	جبار	جبر کرنے والا
جوہی	چنبیلی کا پھول	جنید	چھوٹا لشکر	جلال	بزرگی
جہانگیر	جہاں پر چھا جانے والا	جودت	عمدگی	جلیس	ہم نشین
جہاں زیب	زینت جہاں	جان	روح	جمیل	حسین
جرار	کھینچنے والا	جاسر	شجاع	جودت	تیزی
جزا	بدلا، عوض	جاہ	عزت، مرتبہ	جانب	سمت

(ح)

حاتم	لازم	حر	آزاد	حاوی	احاطہ کرنے والا
حافد	دوست	حریش	گینڈا	حبیب	دوست
حامد	تعریف کرنے والا	حسنین	حسن وحسین کا مجموعہ	حجۃ	دلیل
حُریث	زمین سنوارنے والا	حمدان	تعریف کرنے والا	حسیب	حساب لینے والا
حسامہ	تلوار چلانے والا ہاتھ	حمیر	سرخ	حسین	خوبصورت
حفص	شیر	حمیس	بہادر	حفیظ	محافظ
حمود	تعریف والا	حنبل	قوی	حق	سچ
حمیز	دانا	حمیل	ضامن، بوجھ اٹھانیوالا	حکم	فیصلہ کرنے والا
حارث	زمین درست کرنیوالا	حامی	حمایتی	حمزہ	پھاڑنے والا شیر
حمید	تعریف کے قابل	حنیف	دین کا سچا	حیدر	شیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
حرمت	عزت وآبرو	حفظ	یاد، حفاظت	حماد	بہت تعریف کرنیوالا
حریص	لالچی	حجازی	رسولؐ کا لقب	حباب	دوستی
حسان	بہت اچھا	حذیفہ	صحابی رسول	حمیم	دوست
حشمت	دبدبہ	حلیم	نرم مزاج	حنان	رحمت کرنے والا

(خ)

خاطف	چھیننے والا	خورشید	سورج	خاور	مشرق
خرم	خوش	خدیر	خوبصورت	خریم	خوش
خنسان	چھپنے والا	خبیر	واقف	خلیق	اخلاق والا
خیرون	بہتر	خشام	شیر	خاقان	بڑا بادشاہ
خلاس	بہادر	خمیس	بہادر	خاتم	رسولؐ اللہ کا لقب

(د)

داشاب	عطا، بخشش	دانش	عقل، شعور	دل کش	خوش نما
دانیال	نام پیغمبر	داہیم	مرصع تاج	دلیل	راہ نما
دران	موتی	درید	ایک جانور	دولت	نصیبہ
دلاور	بہادر	داع	بلانے والا	دیانت	راستی
داؤد	مشہور پیغمبر	دلیر	چالاک، بہادر	دین	مذہب
دستگیر	مددگار	دلپذیر	دل آویز	دائم	ہمیشہ
دلشاد	خوش وخرم	دیان	حاکم	داراب	شان وشوکت
دلدار	مرغوب	دیانت گر	دیانتدار	درمکنون	خالص موتی

(ذ)

ذکاء (اللہ)	ذہانت	ذائق	چکھنے والا	ذکوان	روشن
ذبیح	ذبح ہونے والا	ذکا	ذہانت	ذوالفقار	مہروں والی تلوار
ذویب	ڈھلنا	ذوالنون	یونس کا لقب	ذہیب	سونے کا ٹکڑا
ذوالقرنین	دوحکومتوں والا	ذکر	یادخدا	ذہین	تیز فہم
ذہیل	غائب' پگھلنا	ذکی	ذہین	ذی شان	شوکت والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ذاکر	ذکر کرنے والا	ذوالجلال	بزرگی والا	ذکاوت	احساس کی قوت

(ر)

راسخ	مضبوط	رسول	قاصد	رضوان	رضامندی
راغب	مائل	راشد	ہدایت یافتہ	رشد	ہدایت
رامین	تیرانداز	رامش	آرام وخوشی	رشید	ہدایت یافتہ
ربیط	رابطہ	رباب	ایک قسم کا ساز	رکن	ستون
رحیض	دھلا ہوا	ربیع	بہار	روح	جان
رزین	مقیم، پختہ	رحیل	مسافر	روشن	چمک دار
رضی	پسندیدہ	رساول	کھیر کی قسم	رونق	چمک دمک
رفیع	بلند	ریحان	خوشبو	رؤف	کرم فرما
رقی	ترقی	رعمیس	مصر کا بادشاہ کافر	راز	بھید
رواحہ	سرور	رفیق	ساتھی	رفاقت	ساتھ
رہواز	خوش رفتار	رمیز	تیز تلوار	رفیق	ہمراہی
ریاض	باغیچے	رویفع	بلند	رقیب	نگہبان' ہمسر
رجب الفہم	زیادہ عقل مند	رجب الصدر	بڑے حوصلے کا آدمی	رئیس	سردار
رحیم	مہربانی کرنے والا	رحمٰن	مہربان	رئیس	باغ
رزاق	رزق دینے والا	رحمت	مہربانی	راحلہ	سوار کا جانور
رسا	پہنچنے والا	رضا	خوشنودی	رحیل	کوچ کرنا

(ز)

زاہد	متقی	زیدون	زائد، اضافہ	زیب	حسن
زبرج	آرائش	زین	زینت	زائر	زیارت کرنے والا
زرناب	خالص سونا	زاہر	کھلا ہوا پھول	زجاج	علم نحو کے امام کا لقب
زمرد	قیمتی پتھر	زمیل	ساتھی	زعیم	کفیل
زمیر	خوبصورت	زھید	زاہد	زکریا	مشہور پیغمبر کا نام
زہاد	نہایت خوددار	زیرک	ہوشیار۔	زمان	عہد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
زہیر	شگوفہ	زکی	پاک وصاف	زمعہ	دبدبہ
زیاد	زیادہ ہونا	زیب	آراستگی		

(س)

سادات	سردار	سمران	قصہ گو	سعود	سعادت مند
سالک	چلنے والا	سمیر	قصہ گو	سوید	سلامت
سائق	قائد	سیف	تلوار	سہیم	شریک
سرحان	شیر	سیماب	چاندی	سمید	سفید میدہ
سرور	سردار	سالم	صحیح	سمسام	تلوار
سلامت	محفوظ	سبطین	نسل، دو پوتے	سمیط	موتی کی لڑی
سلیل	بے نیام تلوار	سحاب	بادل	سنان	نیزہ
سہیل	آسان	سروپ	خوبصورتی		

(ش)

شارق	طلوع ہونے والا	شہیم	سمجھ دار	شبیہ	مشابہت
شاھذیب	شاہی حسن	شاہین	باز	شکور	بہت شکر کرنے والا
شبیب	روشن	شبیر	نیک	شکیل	وضع دار
شجاع	بہادر	شفقت	مہربانی	شمس	آفتاب
شریق	ظاہر	شکیب	صبر کرنے والا	شمشاد	خوبصورت درخت کا
شکیل	خوبصورت	شماس	روشن	شمشیر	نام
شمشاد	ایک درخت	شملید	خوشنما پھول	شیرون	تلوار
شمیر	تیز رفتار	شویز	مصروف	شاد	شیر
شیراز	سخت	شاہ	بادشاہ	شاداب	خوش
شازب	تربیت یافتہ	شہباز	شاہین	شاداں	تروتازہ
شاغل	مصروف	شاہد	گواہ	شاذ	خوشحال
شافع	سفارش کرنے والا	شاہین	شہباز	شارق	انوکھا، نادر، چمکنے والا
شاکر	شکر گزار	شائق	آرزومند	شاطر	بے باک
شان	قدرومنزلت	شباب	جوانی	شمیم	خوشبو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
شوکت	دبدبہ، شان	شہادت	گواہی	شفاعت	بخشوانا
شہاب	روشن ستارہ	شجاعت	بہادری	شرافت	عالی خاندانی

(ص)

صادقین	سچے	صبیح	خوبصورت	صمصام	تیز تلوار
صبحان	خوبصورت	صدر	سینہ، سردار	صابر	صبر کرنے والا
صداقت	سچائی	صغیر	چھوٹا	صافی	خالص
صدیق	سچا	صفات	تعریف	صاقور	کلہاڑا
صفدر	بہادر	صبغت اللہ	قدرتی رنگ	صاجزادہ	شریف زادہ
صفوان	صاف چٹان	صفیر	چڑیوں کی آواز	صارم	ہوشیار، دلیر
صفی	منتخب	صداح	تدبیر	صائم	روزہ رکھنے والا
صاحب	ساتھی، دوست	صمد	بے نیاز	صباح	صبح، سحر
صالح	نیک	صبیح	صبح	صادق	سچا
صفدر	فوج کی صفوں کو پھاڑنیوالا	صدام	ٹکرانے والا	صنان	بہادر
صبا	مشرق سے چلنے والی ہوا	صدیق	دوست	صنوبر	چلغوزے کا درخت
صبغت	رنگ	صفران	سریلی آواز	صولت	رعب
صبور	نرمی کرنے والا	صلدم	شیر		

(ض)

ضیاء	روشنی، چمک	ضمار	پوشیدہ	ضافر	مدد کرنے والا
ضمیر	مخفی، قلب، دل	ضراوت	عادت	ضامی	مددگار
ضرار	سختی کرنے والا	ضاوی	رات کو آنے والا مہمان	ضمھامی	ضامن، کفیل
ضرغام	طاقتور شیر	ضبور	ببر شیر	ضربان	طرف دار، چمک
ضماد	معالج، ایک دوا	ضامر	پوشیدہ	ضارب	مارنے والا
ضحیٰ	پہر دن چڑھے کا وقت	ضیغم	شیر	ضدید	ضدی
ضاد	غالب آنا	ضحاک	زیادہ ہنسنے والا	ضابطین	حاکم، صابر
ضبیب	تلوار کی دھار	ضاحک	ہنسنے والا		-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ط)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
طارق	چمکنے والا ستارہ	طلق اللسان	فصیح، بلیغ	طالع	نصیب، قسمت
طاہر	پاک	طہور	انتہائی پاک	طفیل	وسیلہ
طریف	عمدہ	طہیر	صاف، پاک	طلق الیدین	سخی، فیاض
طلیق	ہنس مکھ	طروب	پرمسرت	طٰہٰ	نبی ﷺ کا نام
طیب	پاک	طاؤس	مور	طابق	موافق
طلحہ	صحابی کا نام	طلال	خوبصورت	طائر	اڑنے والا
طلعت	دیدار	طریر	خوبصورت	طربال	بلند مینارہ
طارف	عمدہ، تازہ	طالب	طلب کرنے والا	طیار	اڑنے والا

(ظ)

ظفر	کامیابی	ظاہر	عیاں	ظلام	ترچھی نظر
ظل	سایہ	ظافر	کامیاب	ظریف	خوش طبع
ظہارت	عیاں	ظفیر	کامیاب	ظہور	نمایاں
ظفار	نہایت کامیاب	ظہیر	غالب، مددگار	ظاہر	کھلا ہوا۔عیاں
ظواہر	زمین کی بلندیاں	ظرافت	خوش طبعی		

(ع)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
عاتف	کاٹنے والا	عقیل	عقلمند	عنایت	عطیہ
عاطف	مہربان	عادل	انصاف کرنے والا	عون	مدد
عبید	عاجز بندہ	عامر	آباد کرنے والا	عمیس	طاقتور
عتیق	آزاد	عدیل	منصف	عمید	سردار
عدنان	ہمیشہ رہنے والا	عصام	محفوظ	عابد	عبادت کرنے والا
عرفان	معرفت والا	علقمہ	لقمہ	عارف	پہچاننے والا
عصمت	عزت	عماد الدین	دین کا ستون	عاصم	نگہبان
عقبہ	گھاٹی، آخری	عمران	آبادی	عاقب	نائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
عالمگیر	دنیا فتح کرنے والا	عباس	نبیؐ کے چچا کا نام	عزیز	محبوب
علقمہ	لقمہ	عظیم	بڑا		

(غ)

غالب	غلبہ والا	غوشاد	اونچا درخت	غافر	گناہ بخشنے والا
غضنفر	شیر	غیاض	شیر کی جنگی	غرام	محبت
غفار	بخشش کرنے والا	غوری	خبر گیری کرنے والا	غامض	جو سمجھ میں نہ آئے
غفران	معافی	غابر	گزرا ہوا	غازل	غزل کہنے والا
غیرت	شرم، حیا	غفور	معاف کرنے والا	غارس	درخت لگانے والا
غیور	غیرت دار	غازی	بہادر	غارب	کندھا
غیاث	فریاد سننے والا	غنی	بے نیاز	غمام	بادل
غوث	فریاد رس				

(ف)

فاخر	بیش قیمت	فہد	چیتا	فواد	دل
فاران	ایک پہاڑ کا نام	فضیل	فضل والا	فہیر	وسیع
فاروق	حق و باطل میں فرق کرنیوالا	فرقان	فرق والا	فیاض	سخی
فاضل	فضیلت والا	فراس	فراست والا	فیصل	حاکم
فراز	بلندی	فارس	گھڑ سوار	فیضان	عطیہ
فرحان	خوش	فائز	کامیاب	فدا	قربان
فیض	عطیہ	فخر	غرور	فرحت	خوشی
فیروز	کامیاب	فرید	انمول موتی	فرزند	بیٹا
فہیم	سمجھ دار	فضل	فضل، زائد		

(ق)

قاسم	تقسیم کرنے والا	م	حصہ دار	قسیقرۃ	ٹھنڈک
قیس	اندازہ	قیم	صحیح	قلندر	آزاد آدمی
قطب الدین	دین کا محور	قدس	پاکیزگی	قمر	چاند
قدامہ	پیش، آگے	قربان	صدقہ، نذر	قہار	بہت قہر کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
قیصر	شہنشاہ	قاصر	مجبور	قیوم	زندہ، قائم رہنے والا
قتیبہ	پلان	قاہر	زور آور	قریب	پاس
قابض	قبض کرنے والا	قبول	منظوری	قدرت	طاقت، قوت
قادر	قدرت والا	قاطع	کاٹنے والا	قدر	انداز

(ک)

کاشف	کھولنے والا	کریم	سخی	کابر	عظیم، بڑا
کامران	کامیاب	کشف	کھولنا	کرامت	انوکھی بات
کریب	گنے کی پوری	کاظم	برداشت	کسام	کھلا ہوا
کلیم اللہ	اللہ سے بات کرنیوالا	کعب	اونچا	کاوس	ایران کے ایک بادشاہ کا نام
کفایت	کافی	کمال	خوبی	کرار	بار بار کرنے والا
کیف	سرور	کوثر	جنت کی ایک نہر کا نام (خیر)	کبیر	بڑا
کفیل	ضامن	کوکب	ستارہ	کامل	مکمل کرنے والا
کیہان	دنیا				

(گ)

گل	پھول	گلزار	گلستان	گلاب	پھول کی ایک قسم
گنج	خزانہ	گلباز	پھولوں سے کھیلنے والا	گلستان	باغ
گنج بخش	خزانہ دینے والا	گریز	چارہ	گرگانی	بزرگ کا نام
گوہر	موتی	گلفام	پھول جیسے چہرے والا	گل زار	باغ
گرامی	معظم، محترم	گلریز	پھول جڑنے والا	گل زیب	خوبصورت پھول
گوتل	روشن	گلہار	پھول برسانے والا	گل جان	پھول کی جان

(ل)

لیاقت	قابلیت	لطف اللہ	اللہ کی مہربانی	لقا	شکل، دیدار
لیث	شیر	لقمان	دانا	لطاف	بہت نرمی کرنے والا
لبیب	لائق	لطافت	نرمی	لبیق	دانا
لبید	کثیر	لوط	پیغمبر کا نام	لال دین	دین کا چراغ
لطیف	نازک	لئیق	لائق	لطف	لذت
لائق	قابل				

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ماجد	بزرگ	منشا	چاہت، ارادہ	مرتضیٰ	پسندیدہ
مالک	آقا	مسیب	جاری، تارک	مرغوب	انتخاب کردہ
مظہر	نمایاں	مشرف	نگران	مختار	آزاد
معراج	سیڑھی	مکتوم	چھپا ہوا	محیط	گھیرنے والا
معظم	عظیم	مقصود	مطلوب	مدثر	رسول اللہ کا لقب (کمبل والا)
مقبول	پسندیدہ	معتصم	مضبوطی سے پکڑنیوالا	مزمل	نبیؐ کا لقب (چادر والا)
مکحول	سرمئی آنکھ والا	مساور	تیز	مسرور	خوش
منذر	ڈرانے والا	میمون	متبرک	مسعود	نیک
محبوب	پسندیدہ	منہال	چشمہ	مشتاق	آرزومند
محسن	احسان کرنے والا	مبارک	باعث برکت	مصباح	چراغ
منصور	مدد یافتہ	مبشر	خوشخبری دینے والا	مصدق	یقین کرنے والا
مروان	سخت چٹان	مبین	ظاہر، روشن	مصور	نقاش
مشاہد	دیکھنے والا	متین	مضبوط	مطلوب	مانگا ہوا، محبوب
مشرف	مقبول	مجاہد	اللہ کی راہ میں لڑنیوالا	مطیع	فرمانبردار
مہدی	ہدایت یافتہ	مجتبیٰ	چنا ہوا	مظفر	کامیاب
منظور	مقبول	منتقی	منتخب	معین	مددگار
منور	روشن	مصطفیٰ	چنا ہوا	مقصود	عرض

(ن)

ناصر	مددگار	نقیب	سردار	نشور	زندہ ہونا
نثار	قربان	نوید	خوشخبری	نصرت	مدد
ندیم	ساتھی	نوازش	مہربانی	نظیر	مثل
نصر	مدد	نذیر	ڈرانے والا	نعیم	بہشت، نعمت
نصیر	مددگار	نزاکت	نازک	نفاست	عمدگی
نعمان	سرخ پھول، نعمت والا	نسیم	نرم ٹھنڈی ہوا	نقاد	پرکھنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
نقاش	گل کار	ناصح	نصیحت کرنے والا	نادر	نایاب
نقی	خالص پاک	نادر	انوکھا	ناجل	شریف انسان
نقیب	خبر کرنے والا	ناظر	دیکھنے والا	ناضل	تیراندازی میں غالب
نواب	رئیس	ناظم	پرونے والا	ناطق	بولنے والا
نواز	عنایت کرنے والا	نافع	نفع دینے والا	نہیل	خوش، مسرور
نوح	پیغمبر کا نام	نجیب	بھلا مانس	نظام	انتظام
نور	روشنی	نہار	دن	نعمت	انعام
نبیل	شریف، لائق	نہال	پورا، خوش حال	نظار	رکھوالا
نجم	ستارہ	نیاز	آرزو	نجاح	فتح
نذر	شرط	نیر	روشن ستارہ	ناجی	نجات پانے والا
نفیس	عمدہ	ناصب	نصب کرنے والا		

(و)

واثق	اعتماد کرنے والا	وہاب	بخشنے والا	واجد	پانے والا
واصل	ملانے والا	ولید	بچہ	واحد	ایک
وحید	یکتا	ولی	حاکم	وارث	مستحق
وکیع	مستحکم	ولایت	مدد کرنا	وقار	بردباری
واقد	روشن کرنے والا	وکیل	نائب	وصی	وصیت کیا ہوا
وسیم	چاندی	وجیہ	روشن	وزیر	کارفرما
واسع	کشادہ	وقاص	جنگجو	وجاہت	عزت

(ہ)

ہارون	سردار	ہمام	کرگزرنے والا	ہدی	راستی
ہشام	بہت سخی	ہیثم	شیر	ہلال	پہلی رات کا چاند
ہمایوں	مبارک	ہنید	جماعت	ہادی	راستہ دکھانے والا
ہاشم	سخی، توڑنے والا	ہدایت	رہبری	ہزام	نڈر
ہنر	کاری گری	ہمت	حوصلہ	ہابل	کمائی کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ہدید	لمبا آدمی	ہرمن	بہادر	ہاجل	مسافر
ہمان	ہم خیال	ہارش	ناز، فخر	ہاجر	نفیس
ہرماس	شیر	ہمباز	شامل	ہیکل	شان وشوکت
ہصیم	شیر، دلیر	ہسوار	عقلمند		

(ی)

یاسر	آسانی پیدا کرنیوالا	یمین الدولہ	ایک معزز خطاب	یعقوب	عقب میں آنے والا
یاقوت	قیمتی پتھر	یوسف	پیغمبر کا نام، خوبصورت	یاسر	مالدار
یمین	داہنا بازو	یونس	ایک پیغمبر کا نام	یامین	امین
یاور	مدد کرنے والا	یزید	اضافہ	یرید	خواہش کرنا
یحییٰ	پیغمبر، زندہ کرنیوالا	یعسوب	سردار قوم	یمین	دایاں ہاتھ
یقین	اعتبار	یمان	مبارک	یزدانی	ربانی
یکتا	تنہا	یقظان	بیدار		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچیوں کے نام

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
اُجالا	روشنی	انیلا	بھولی	آمنہ	امانت دار
الفت	پیار و محبت	افروزہ	چراغ کی بتی	انجمن	کہکشاں
اریبہ	عقل مند	انیلہ	لائق	الواز	منور کرنے والی
ادیبہ	ادب والی	اویزہ	خالص، پاکیزہ لٹکنے والا زیور	آفرین	شاباش
ازیکہ	خوبصورت تخت	الماس	ہیرا	افشاں	ظاہر بکھیرنا
آفریدہ	قربان	الفہ	الفت جتانا	احمرین	سرخ رنگ والی
امینہ	امانت دار	امبرین	آسمان	آراء	حسین، خوبصورت

(ب)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
بابرہ	شیرنی	باطشہ	مضبوطی سے تھامنے والی	بشارت	خوشخبری
بارقہ	روشنی	بروع	غلبہ	بشریٰ	خوشخبری
باقیہ	لافانی	بسالت	بہادر	بازف	اترانا
بلقیس	ملکہ سبا کا نام	بلینہ	خودرو پودا	باسمہ	مسکرانے والی
بانو	بیگم	بے نظیر	بے بدل	بدیعہ	عمدہ
برکت	خوش قسمتی	بتولہ	کنواری، دنیا سے لاتعلق	بہیشہ	باذوق
برنیا	شہزادی	بتول	کنواری	بریقہ	روشن
بینا	دیکھنے والی	بہار	پھولوں کا موسم		

(پ)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
پروین	ستاروں کا مجموعہ	پارو	جراگ خاتون	پری	خوبصورت
پالین	معصوم	پری گل	پھولوں کی قطار	پاملہ	خوشحالی
پری وش	پریوں جیسی	پارسا	متقی	پرتاب	طاقتور
پرنور	نور سے بھرا ہوا	پرمز	امید	پارینہ	پرانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
پاکیزہ	نیک	پتلی	مورت	پرنون	نرم وملائم
پارس	ایک عمدہ پتھر	پکھراج	ایک قیمتی پتھر	پائلہ	پازیب والی
پرداخ	روحانیت				

(ت)

تبسم	مسکراہٹ	تصور	خیال	تزین	آراستہ کرنا
تسلیم	اقرار کرنا	تقدیس	پاکی	تسکین	تسلی دلاسا
تاشفین	مہربان	توفیہ	وعدہ پورا کرنا	ترنم	گنگنانا
تانیس	عادت	تابندہ	چمکنے والی	تمارا	کھجور کا درخت
تمسین	نام رکھنے والی	تابیدہ	روشن	تصدق	قربانی
تاسمہ	قریب ہونا	تعظیم	عزت	تمیز	شناخت
تسنیم	بہشت کی ایک نہر	تمنا	خواہش	توقیع	عزت دینے والی
تسکینہ	آرام	تابش	گرمی	تسلیم	ماننا

(ث)

ثانیہ	دوسری	ثمین	بہت قیمتی	ثائبہ	بارش کے ساتھ
ثمرین	فائدہ	ثروت	دولت	ثامن	اعلیٰ مرتبہ والی
ثمینہ	قیمتی	ثروانہ	مالدار خاتون	ثرمان	دن ورات
ثناء	تعریف	ثاقبہ	روشن	ثافلہ	ہم نشینی کرنا
ثمر	پھل، نتیجہ	ثریا	ستاروں کا جھرمٹ	ثوبانہ	لباس پوش
ثمال	فریادرس	ثوبیہ	اجر	ثوران	شفق کی سرخی
ثمرہ	حاصل فائدہ	ثوبیہ	خوش لباس والی	ثبات	پائیداری

(ج)

جویریہ	پھول رکھنے کی جگہ	جمالہ	عورت کی بزرگی	جان	طاقت
جہاں	دنیا	جاریہ	لونڈی	جمال	حسن
جہاں آرا	دنیا کو سجانے والی	جاثیہ	زانو کے بل دراز	جلیس	ساتھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
جمیلہ	حسین عورت	جنت	باغ	جویریہ	پھولوں کی ٹوکری
جلیلہ	بزرگ خاتون	جملہ	اونٹنی	جھرنا	آبشار
جذلہ	مسرت	جوانہ	اللہ کا تحفہ	جانسہ	مشابہ ہونا
جائشہ	عمدہ۔ دل	جواہر	قیمتی پتھر		

(ح)

حرا	مشہور گہرا غار	حنا	مہندی	حامدہ	تعریف کرنے والی
حدیقہ	باغیچہ	حرمت	چاردیواری	حرہ	آزاد عورت
حرملہ	کندھوں کی چادر	حوریہ	حور جیسی	حمیزہ	دانا عورت
حمیدہ	تعریف کرنے والی	حور	حسین	حسناء	خوبصورت
حمدیہ	تعریف والی	حُسنہ	خوبصورت	حسامہ	تلوار
حمراء	سرخ	حافظہ	حفاظت کرنے والی	حلیمہ	بردبار
حمیرہ	سرخ بالوں والی	حیات	زندگی	حماس	سختی
حمساء	بہادر	حیا	شرم	حجاب	پردہ

(خ)

خورشید	آفتاب	خائلہ	فخر میں مقابلہ کرنا	خاورہ	مشرق
خنساء	ہرنی، عرب کی شاعرہ	خانم	بیگم	خشار	سنوری ہوئی
خالدہ	ہمیشہ رہنے والی	خنشاء	مبارک	خانم	امیرزادی
خطیبہ	مقررہ	خزیمہ	اچھا پھول	خبیرہ	خبر رکھنے والی
خوباں	خوبصورتی	خوشبو	مہک	خاتون	بیوی
خولہ	دھیان، تصور	خندہ گل	پھول کی مسکراہٹ		

(د)

داریا	نعمت۔ جاننے والی	دیانہ	دین، ملت	درہ	بڑا موتی
دمسہ	سفید رنگ کا ریشم	دمیدہ	کھلا پھول	دیانہ	ملت و مذہب
درشہوار	بادشاہوں کے قابل	دولت	مال	دل افروز	دل فریب دلکش
دیبا	باریک ریشمی کپڑا	دلشاد	خوش و خرم	دائنہ	عطا کرنے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
دنیاء	اطاعت گزار	دل آراء	پیارامعشوق دلبر	دل ربا	دلبر
دسعید	عمدگی	داعصہ	عزت میں مقابلہ	دانیا	قریب ہونے والی
دلکشا	دل کھینچ لینے والی				

(ذ)

ذکیہ	ذہین	ذخرہ	ذخیرہ	ذکیہ	تیزفہم
ذکرہ	تیزی	ذاکرہ	ذکرکرنے والی	ذنوبیا	باافراط
ذہالہ	چراغ کی بتی	ذریہ	اولاد	ذریہ	نسل
ذہین	قابل	ذریرہ	خوشبو	ذمار	بہادری
ذلاقت	تیزی	ذارعہ	مل جانا		

(ر)

راشدہ	ہدایت یافتہ	ریحانہ	نیازبو	راحت	آرام
رخسانہ	چمکیلی	روبین	چہرہ دیکھنے والی	رافتہ	مہربانی
رفاقت	دوستی	روبیہ	اچھی زندگی	رابعہ	چوتھی
رفعت	بلندی	رُوحہ	زندگی	رحیمہ	رحم کرنے والی
راجیہ	پرامید	روشنا	چمکنے والی	رباء	نفع
راحیلہ	مسافرہ	رائحہ	خوشبو	رقیہ	پڑھنے والی
رخشندہ	روشن	رحمت	مہربانی	رفیعہ	بلند

(ز)

زبانہ	شعلہ	زہرہ	ستارہ	زینت	خوبصورتی
زرفشاں	چمک دار	زیب النساء	عورت کاحسن	زاہدہ	پرہیزگار
زاہدہ	خوددار	زرقا	آسمان	زبیدہ	صبر کرنے والی
زبدہ	مکھن	زوبیا	سخی	زائرہ	زیارت کرنے والی
زبیدہ	مکھن، بزرگ	زہرہ	روشنی	زباء	بلند پشتے
زاہرہ	کلی	زیبا	زینت	زعفران	کیسر
زکیہ	پاکیزہ	زہیرہ	روشن	زامہ	حاجت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(س)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ساجدہ	جھکنے والی	سیماب	پارہ	ساحرہ	عقل مند
سعدیہ	خوش بخت	سودہ	سرداری	ساخرہ	دل موہ لینے والی
سفیرہ	نمائندہ	سائرہ	رواں	سہیرہ	حسین وجمیل
سلمٰی	سلامت	سمینہ	پاکیزہ گفتگو	ساریہ	رات کو آنے والا بادل
سلیمہ	سلامت	سدفہ	روشنی	سارا	شہزادی
سونیا	سنہری	سرور	سرداری	سکینہ	ٹھہرنے والی
سویرا	صبح	سمیرہ	رات کی مسافرہ	سحر	فجر
سارہ	پردہ' خوش	سلطانہ	ملکہ	ساہرہ	ہوشیار

(ش)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
شمیم	خوشبو	شبانہ	بکریاں چرانے والی	شاہ رخ	حسین چہرہ
شفاء	کنارہ	شفیعہ	سفارش کرنے والی	شہناز	دلہن
شہربانو	خاتون شہر	شبنم	اوس	شمع	چراغ
شیما	عادت	شگفتہ	کلی' ان کھلا پھول	شہیرہ	نامی گرامی
شوکت	شان	شاہدہ	گواہ	شریفہ	نیک لڑکی
شمائلہ	صورت	شائقہ	شوق	شابان	شہاب
شفقت	محبت	شاکرہ	شکرادا کرنے والی	شہزادی	بادشاہ کی بیٹی
شمامہ	بھینی خوشبو	شمشماد	ایک خوبصورت درخت	شماصہ	تیزی

(ص)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
صائمہ	روزہ دار	صدیقہ	سچی	صفیہ	پاکدامن عورت
صباح	صبح	صفیہ	منتخب	صباحہ	خوبصورت لڑکی
صدف	سیپی	صبیحہ	روشن	صبیرہ	صابرہ
صوبیہ	ڈھلی ہوئی	صوفیہ	متقی	صادقہ	راست باز
صبا	صبح	صائبہ	سیدھی	صعیدہ	مٹی
صداقت	سچائی	صالحہ	نیک عورت	صریمہ	ارادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
صاعدہ	بلندی پر چڑھنے والی	صارمہ	دلیر عورت	صباحت	خوب صورتی
صبحہ	سفید				

(ض)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ضحیٰ	روشنی' چاشت کا وقت	ضادی	رات کو آنے والی	ضخامہ	بڑے ڈیل ڈول والی
ضمیرہ	پوشیدہ	ضمین	ذمہ دار	ضرغامہ	شیرنی
ضحاکہ	ہنسنے والی	ضوفشاں	روشن	ضاحیہ	ظاہر
ضمرہ	لطیف جسم	ضیاء	روشنی	ضمرہ	پتلی کمر والی
ضمیمہ	ملایا ہوا	ضریبہ	عادت	ضاربہ	مارنے والی

(ط)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
طیبہ	پاک صاف	طوسہ	زیب دنیا	طارفہ	دولت مند
طائرہ	اڑنے والی	طلعت	دیدار	طبیبہ	نرس
طوبیٰ	خوشبودار	طاہرہ	پاک باز	طریرہ	خوبصورت
طابنہ	عقل مند	طیفیہ	روح سے تعلق رکھنی والی		

(ظ)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
ظرافت	خوش طبعی	ظافرہ	فتح مند	ظفر	کامیاب
ظریفہ	خوش طبع	ظہیرہ	مددگار	ظہیر	حمایتی
ظہور النساء	ظاہر ہونیوالی عورت	ظہری	عقب والی	ظہور	ظاہر ہونا
ظاہرہ	عیاں ہونے والی	ظہارت	قوی پشت ہونا	ظُبَّہ	ہتھیار کی دھار

(ع)

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
عمرانہ	آبادی	عروسہ	دلہن	عابرہ	راستہ چلنے والی
عینی	آنکھوں دیکھی	عفت	پارسائی	عرفانہ	علم والی
عاصمہ	نگہبان	عادلہ	منصف	عطیہ	انعام' بخشش
عائشہ	آرام پانے والی	عمیدہ	معزز	عابدہ	عبادت کرنے والی
عاتکہ	نیک	عظمہ	عزت	عمیرہ	لبریز
عمارہ	دستار' سورج	عافیہ	خیر وعافیت پوچھنے والی	عارفہ	خدا رسیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
عاطفہ	کرم پانے والی	عشرت	آرام، خوشی	عظمٰی	بڑی عورت

(غ)

غزالہ	ہرن	غاطیہ	نازک	غصنہ	کونپل
غمامہ	بادل	غورا	انگور	غلفہ	عیش و عشرت
غزال	ہرنی	غنا	بے نیازی	غوزہ	رخسار
غزل	شعر	غاشیہ	دل کا پردہ	غنچہ	کلی
غادہ	نازک اندام عورت	غیبہ	ترکش	غصفہ	کونپل
غالیہ	عنبر، کافور وغیرہ سے	غریرہ	زلف	غرہ	فخر کرنا
	مرکب خوشبو	غرفہ	کمرہ	غنبر	گرد و غبار
غمیس	نایاب چیز	غزرا	زرخیز زمین	غائر	دوپہر کا سونا

(ف)

فرحت	خوشی	فاخرہ	بیش قیمت	فائزہ	فیض رساں، کامیاب
فطرت	دانائی	فارانی	اجالا	فخر	ناز، غرور
فلک	آسمان	فاطمہ	دودھ چھڑانی والی	فراست	عقلمندی
فرح	مبارک	فرح	خوشی	فرحانہ	سرور
فرخندہ	نیک مبارک	فرحین	خوشی	فروہ	شوق
فریدہ	بے نظیر، تنہا، لاثانی	فوزیہ	فتح کامیابی	فردوس	باغ
فلورا	لہکتی ہوئی کلی	فانیا	آزاد		

(ق)

قاصدہ	پیغام پہنچانے والی	قادرہ	قابو میں رکھنے والی	قیصرہ	ملکہ
قائلہ	قائل کرنے والی	قرہ	ٹھنڈک	قانعہ	قناعت کرنے والی
قنین	ریشم جیسی خاتون	قمر	چاند	قبا	اچکن نما لباس
قدر	عزت	قندیل	فانوس		

(ک)

کاشفہ	کھولنے والی	کاملہ	مکمل	کشمالا	ہار والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
کرن	شعاع	کشور	ملک	کنول	پھول کی قسم
کائنات	دنیا	کفیلہ	ضامن	کوثر	جنت کی نہر، خیر
کاظمہ	برداشت کرنے والی	کوکب	تارا	کومل	نرم ونازک پھول

(گ)

گل رخ	پھول جیسا چہرہ	گل رعنا	تازہ پھول	گوہر	جوہر
گل ناز	انار کا پھول	گل فشاں	کھلا پھول	گل شگفتہ	کھلا ہوا پھول
گل شاد	تازہ پھول	گل نار	انار کی ایک قسم	گونہ	رنگ
گل حنا	مہندی کا پھول	گلشن	چمن	گلیر	خوبصورت

(ل)

لائبہ	سیدھی	لفیفہ	محفوظ	لمیس	نرم ونازک
لطیمہ	مشک کا ڈبہ	لمعات	روشنیاں	لاثمہ	چومنے والی
لبانہ	دودھ سے پلی ہوئی	لیلیٰ	کالی سیاہ	لافظہ	سمندر، دنیا
لطافت	نرمی	لبنیٰ	سفید گھوڑی	لالہ	ایک پھول

(م)

مدیرہ	منتظمہ	ممدوحہ	تعریف والی	ماہرہ	واقف کار
مسرت	خوشی	مقصودہ	مطلوبہ	ماجدہ	بزرگ عورت
مطیعہ	اطاعت کرنے والی	مصباح	چراغ	مازیہ	فضیلت
معظّمہ	عظمت والی	مشاہدہ	دیکھنے والی	ماریہ	تمنا اور چاہت
مقدس	پاک	ماہا	کثرت	مہر	پیار وخوشی
ممتاز	اعلیٰ	مالیدہ	ملا ہوا	مدحت	تعریف
منزہ	پاک	مادحہ	تعریف کرنے والی	مدیحہ	تعریف والی
منقبت	فضیلت	ماثرہ	اچھے کام کرنے والی	میمونہ	کامیاب

(ن)

ناحیہ	ارادہ کرنے والی	نازیہ	ناز کرنے والی	نرگس	ایک پھول کا نام
ناجیہ	نجات پانے والی	نادیہ	پکارنے والی	نصیبہ	مقدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	معنی	نام	معنی	نام	معنی
نصرت	مدد	نسرین	سفید پھول	نمیرہ	پاکیزہ خاتون
نفیسہ	بہترین، عمدہ	نجمہ	ستارہ	نیلم	قیمتی پتھر
ناصرہ	مددگار	نزہت	خوش حالی	نور	روشن
نائلہ	حاصل کرنے والی	نسیم	نرم ٹھنڈی ہوا	نگینہ	ایک قیمتی پتھر
ناہید	زہرہ، سراپا حسن	نغمہ	راگ، گیت	نکہت	مہک، خوشبو
نبیلہ	خوبصورت، شریف	نفیس	پسندیدہ	نیتا	اللہ کا تحفہ

(و)

واصلہ	ملانے والی	وسیمہ	چاندی	وارثہ	مالک
وجاہت	مرتبہ	وثقہ	پختہ یقین	واقدہ	مشعل جلانے والی
وجیہہ	روشن چہرہ	وسیلہ	ساتھ نبھانے والی	واہبہ	عطا کرنے والی
وردہ	گلاب کا پھول	واثقہ	ثابت قدم	واعیہ	نگہبان
ولیدہ	کمسن	واجدہ	پانے والی	واشدہ	کھل اٹھنے والی
وحیدہ	یکتا	واحدہ	یکتا	ودیدہ	محبت کرنے والی

(ہ)

ہاجرہ	ہجرت کرنے والی	ہاربہ	تیز ترین	ہمیر	ہم پہلو
ہادیہ	راستہ دکھانے والی	ہاجلہ	سونے والی	ہائدہ	توبہ کرنے والی
ہدایت	رہبری	ہاشمہ	توڑنے والی	ہائمہ	پیار میں دیوانی
ہبہ	عطا	ہائلہ	ڈرانے والی	ہانم	خاتون
ہزیرہ	عقل والی	ہانیہ	خوشحال، مسرور		

(ی)

یسریٰ	خوش حال	یمیمہ	ارادہ کرنے والی	یافتہ	بچانے والی
یاسمین	چنبیلی کا پھول	یغمان	حاصل جنگ	یوحنا	خدا کا فضل
یاسرہ	امیر عورت	یوعان	اللہ کا فضل	یاقوت	ایک قیمتی پتھر
یامین	امین	یامینہ	امن والی	یمنہ	سعادت

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم

۱

بیوی اپنے میاں کو کیسے خوش رکھ سکتی ہے؟

۲

تذکرہ چند مؤمن خواتین کا

۳

خوبصورتی ایک نعمت ہے
اس کی حفاظت کیجئے.....!
مگر کیسے......؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

بیوی اپنے میاں کو
کیسے
خوش رکھ سکتی ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی اپنے میاں کو کیسے خوش رکھ سکتی ہے؟

تمام مخلوقات کا خالق اللہ رب العالمین ہے اور تمام مخلوقات سے اشرف الخلوقات انسان ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن مجید کا عنوان انسان ہے اور انسان ایک مرد اور ایک عورت پر مشتمل ایک چھوٹے سے خاندان کے اجتماع کا نتیجہ میں کائنات کا حصہ بنتا ہے چونکہ یہ خاندان خاوند اور بیوی پر مشتمل ہوتا ہے لہٰذا خاندان کے ان دو لازمی اجزاء کو ایک دوسرے کے لیے محبت' مودت' الفت' رأفت ہمدری اور غمگساری جیسے پاکیزہ جذبات سے خوب آشنا ہونا چاہئے اس سے ان کا شرف اور فوقیت دیگر مخلوقات پر واضح ہوگی ورنہ توالدو تناسل کا سلسلہ تو ہر قسم کی مخلوقات میں موجود ہے۔

خاوند اور بیوی کی ایک دوسرے سے باہمی محبت تبھی فروغ پائے گی جب دونوں ایک دوسرے کے حقوق ذمہ داری سے ادا کریں گے۔ اس معاملہ میں بیوی کی طرف کڑی ذمہ داری ہے کیونکہ خاوند حاکم ہے اور یہ محکوم ہے خاوند بادشاہ ہے اور بیوی وزیر ہے ہم اس باب میں چند ایسی باتیں ذکر کریں گے جس سے بیوی اپنے خاوند کو خوش رکھ سکتی ہے اور اس کا دل جیت سکتی ہے اور اپنی ساری زندگی خوشگواری کے ساتھ گزار سکے اور خاوند کا حق بیوی پر اس قدر ہے کہ وہ ساری زندگی بھی اس کی خدمت کرتی رہے تو ادا نہیں کر سکتی جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ اَنْ لَّوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهٗ)). [1]

''خاوند کا حق بیوی پر اس قدر ہے کہ اگر خاوند کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی وہ خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی''۔

خاوند کی اطاعت کرے:

بیوی اپنے میاں کو اس وقت تک خوش نہیں کر سکتی دوسرے لفظوں میں کہ اپنا نہیں بنا سکتی جب تک اسکی اطاعت وفرمانبرداری نہ کرے اور بیوی کے ذمہ شریعت نے بھی یہی لگایا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت اس قدر کرے کہ گراں درگراں کام کرنے پر تیار ہو جائے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیْ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ

---

[1] صحيح الجامع الصغير للالباني : (٣١٤٣) مجمع الزوائد : (٤/ ٣١٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ)).[1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اگر شوہر اسے اپنے پاس بلائے تو وہ انکار نہ کرے اگر چہ وہ اونٹ پر سوار ہو''۔

((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)).

''اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے''۔

اور اگر عورت خود حاکم بن بیٹھے اور خاوند کو مطیع بنانے کی کوشش کرے تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے جبکہ خاوند کی اطاعت سے گھر کا نظام مستقل بنیادوں پر استوار ہوتا ہے خاوند کی اطاعت کرنے والی عورت کو نبی ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے اور فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)).[2]

''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی''۔

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ وہ کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ نے پوچھا۔

''یہ کون ہے؟ کیا شوہر دیدہ عورت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا تیرا اپنے شوہر کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے کبھی اس کی اطاعت میں کمی نہیں کی سوائے اس کے جو میری استطاعت میں نہ ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا'' (یہ دیکھا کرو کہ) خاوند کی نگاہ میں تم کیسی ہو؟ کیونکہ وہی تمہاری جنت یا جہنم ہے''۔[3]

خاوند کو اس کے شرعی حق سے نہ روکے:

اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر انسان میں بیدار ہونے والی جنسی خواہشات کی تسکین کے لئے شادی کو

---

[1] ابن ماجه كتاب النكاح باب حق الزوج على المرأة : (١٨٥٣) مسند احمد : (٧٦/٦)

[2] صحيح ابن حبان، كتاب النكاح باب ذكر ايجاب الجنة للمرأة اذا اطاعت زوجها : (٤١٦٣) و صحيح الجامع الصغير للالباني : (٦٨٣) [3] عشرة النساء للنسائي : (١٠٦-١٠٩) احمد : (٣٤١/٤) ابن سعد : (٤٥٩/١٨) مصنف ابن ابى شيبة : (٤٧/٧) جيد عندالنسائي و احمد كما فى الترغيب والترهيب: (٧٤/٣) و صحيح عند الحاكم و الذهبي مستدرك حاكم : (١٨٩/٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جائز ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ﴾ [اعراف: ۷/ ۱۸۹]

''اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے''۔

اس لئے جب خاوند اپنی تسکین کے لئے اپنے شرعی حق کو طلب کرے اور اپنے بستر کی طرف بلائے تو بیوی پر فرض ہے کہ وہ خاوند کی خواہش کی تکمیل کرے اور اس کا احترام کرے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ فَلْتَاْتِهٖ وَ اِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)).[1]

''جب خاوند اپنی بیوی کو ہمبستری کے لئے بلائے تو اسے فوراً آنا چاہئے خواہ وہ تنور (مراد باورچی خانہ ہے) پر ہی کیوں نہ ہو''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)).[2]

''جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے جس کے نتیجے میں خاوند بیوی سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح ہونے تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

خاوند کی خدمت کرے:

جیسا کہ خاوند کے لئے ضروری ہے کہ بیوی کے نان ونفقہ کا بندوبست کرے اسی طرح بیوی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ خاوند کی حتی المقدور خدمت بجالائے مثلاً تمام گھریلو کام خود سرانجام دے نہ کہ خادم وغیرہ یا نوکرانی یا خادمہ کا مطالبہ کرے کیونکہ جب وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے لئے کام کرے گی تو آپس میں محبت بڑھے گی۔

جیسا کہ نبی کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھ پر زخموں کے نشان پڑ گئے تھے اور انہوں نے نبی ﷺ سے جا کر خادم کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے بجائے خادم مہیا

---

[1] ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ : (۱۱۶۰) تحفۃ الاشراف: (۵۰۶۶) مسند احمد: (۴/ ۲۲)

[2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم امین : (۳۲۳) مسلم کتاب النکاح باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا : (۱۴۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے آپ کو وظیفہ بتلایا کہ کام خود کیا کرو اور بعد میں سوتے وقت یہ پڑھ لیا کرو وظیفہ یہ ہے:

''۳۳ بار سبحان اللہ' ۳۳ بار الحمد للہ' ۳۴ بار اللہ اکبر''۔[1]

اسی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زبیر بن عوام نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال' غلام یا کوئی دوسری چیز نہ تھی میں ہی ان کا گھوڑا چراتی پانی پلاتی ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی میں اچھی طرح روٹی پکانا نہیں جانتی تھی چنانچہ کچھ انصاری لڑکیاں جو میری سہیلیاں تھیں میری روٹیاں پکا جاتی تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دی تھی میں اس زمین سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر لایا کرتی تھی جبکہ یہ زمین گھر سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اس کے بعد میرے والد نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا جو گھوڑے کی دیکھ بھال کا سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا والد محترم نے مجھ کو آزاد کر دیا''۔[2]

لہٰذا خاوند کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اہلیہ پر اتنی ذمہ داری نہ ڈالے کہ وہ پریشانی کے عالم میں سارا دن بسر کرے اور خاوند کو یہ بھی چاہئے کہ وہ گھریلو معاملات میں اپنی بیوی کے ساتھ تعاون کرے تاکہ دونوں خوش گوار زندگی گزار سکیں۔

شوہر کی نگہداشت اور دیکھ بھال:

عورت کو اللہ تعالیٰ نے لطیف مزاج کے ساتھ تخلیق کیا ہے خاوند کا اطمینان اس کی ذکاوت اور سگھڑ پن پر منحصر ہے۔

معروف اسکالر ابراہیم امینی کا خیال:

معروف اسکالر ابراہیم امینی نے اپنی کتاب ''خاندان کا اخلاق'' میں لکھا ہے کہ بیوی بننا کوئی معمولی کام نہیں کہ جسے ہر نادان اور نااہل لڑکی بخوبی نبھا سکے' بلکہ اس کے لیے سمجھداری' ذوق وسلیقہ اور ایک خاص دانشمندی اور ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

جو عورت اپنے شوہر کے دل پر حکومت کرنا چاہتی ہے اسے چاہئے کہ اس کی خوشی اور مرضی کے اسباب فراہم کرے۔ اس کے اخلاق وکردار اور طرز سلوک پر توجہ دے اور اسے اچھے کاموں کی ترغیب دلائے اور برے کاموں سے روکے اس کی صحت وسلامتی اور اس کے کھانے پینے کا خیال رکھے اور اسے ایک باعزت' محبوب اور مہربان شوہر بنانے کی کوشش کرے تاکہ وہ اس کے خاندان کا بہترین سرپرست اور اس کے بچوں کا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النفقات باب عمل المرأة فی بیت زوجها : (٥٣٦١) ومسلم : (٢١٧٢)

[2] صحیح بخاری کتاب النکاح باب الغیرة...... : (٥٢٢٤) و مسلم کتاب السلام : (٢١٨٢) مسند احمد : (٥٢٢٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین باپ اور مربی ثابت ہو رب کائنات نے عورت کو ایک غیر معمولی قدرت وصلاحیت عطا فرمائی ہے۔

خاندان کی سعادت وخوش بختی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور خاندان کی بدبختی بھی اسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

عورت چاہے تو اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے اور چاہے تو اسے جہنم میں بھی تبدیل کر سکتی ہے وہ اپنے شوہر کو ترقی کی بلندیوں پر بھی پہنچا سکتی ہے اور تنزلی کی طرف بھی لے جا سکتی ہے۔ عورت اگر ''شوہر داری'' کی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو فرائض مقرر فرمائے ہیں انہیں پورا کرے تو ایک عام مرد کو بلکہ ایک نہایت معمولی اور نا اہل مرد کو ایک لائق اور باصلاحیت شوہر میں تبدیل کر سکتی ہے۔

ایک دانشور کا قول:

''عورت ایک عجیب وغریب طاقت کی مالک ہوتی ہے وہ قضا وقدر کی مانند ہے وہ جو چاہے وہی بن سکتی ہے۔

اسمایلز کا قول:

''اگر کسی فقیر اور بے مایہ شخص کے گھر میں خوش اخلاق اور متقی و نیک عورت موجود ہو تو وہ گھر کو آسائش وفضیلت اور خوش نصیبی کی جگہ بنا دیتی ہے۔

نپولین کا قول:

''اگر کسی قوم کی ترقی وتمدن کا اندازہ لگانا ہو تو اس قوم کی خواتین کو دیکھو''۔

بالزاک کا قول:

''نیک اور پاک دامن عورت کے بغیر گھر ایک قبرستان کی مانند ہے''۔

نبی ﷺ نے بھی بار بار عورت کی ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خاوند کی خوشی ہی اس کے لئے باعث رحمت وبرکت ہے بلکہ وہی اس کی جنت کا سبب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس عورت کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس کا شوہر اس پر راضی تھا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی (ورنہ گارنٹی نہیں)''۔[1]

اور بیوی کو آپ ﷺ نے شوہر کے حقوق اور خدمت گزاری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''خاوند کا حق بیوی پر اس قدر ہے کہ اگر خاوند کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی وہ خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی''۔[2]

---

[1] ترمذی: (۱۱۶۱) وابن ماجہ: (۱۸۵۴)

[2] صحیح جامع الصغیر للالبانی: (۳۱۴۳) مسند بزار: (۱۴۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر سے محبت و پیار کرے کیونکہ ہر انسان اسی کا بھوکا ہوتا ہے جس کی طلب ختم کرنے کے لئے وہ ازدواجی زندگی کو اختیار کرتا ہے اور اپنے شوہر کی عزت و تکریم کرے اور اس کا احترام کرے اس کے مسائل و وسائل کا خیال رکھے تاکہ شوہر اس کے ساتھ خوش رہے اور ساری زندگی ہنسی خوشی گزر جائے۔

شکوہ شکایت سے بچئے:

کوئی انسان ایسا نہیں جسے پریشانیوں' الجھنوں اور دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کوئی غمخوار ہو' ہم راز ہو جس سے وہ اپنی پریشانیوں کو بیان کرے اور وہ اس سے اظہار ہمدردی کرے اور غم کا بوجھ ہلکا کرے۔ لیکن ہر بات کا ایک موقع و محل ہوتا ہے۔ درددل بیان کرنے کے لئے بھی مناسب موقع کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

ہر جگہ ہر وقت اور ہر حالت میں شکایتیں شکوے شروع نہیں کر دینے چاہئیں۔

وہ عورتیں جو نادان اور خودغرض ہوتی ہیں اور شوہرداری کے آداب اور معاشرت کے امور سے ناواقف ہوتی ہیں ان میں اتنا بھی صبر و ضبط نہیں ہوتا کہ وہ اپنی پریشانیوں کو برداشت کریں اور درددل کو مناسب وقت کے لئے اٹھا رکھیں۔ جیسے ہی بے چارہ شوہر تھکا ماندہ گھر لوٹتا ذرا دم بھی نہیں لینے پاتا کہ اسی وقت اس کی نادان بیوی شکایتوں کے دفتر کھول دیتی ہے جو گھر سے بیزار بنا دینے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

یعنی بعض خواتین اپنے شوہر کی بجائے اس کے کہ اس کی شکرگزاری کریں شکوے شکایت پر اتر آتی ہیں اور لعن طعن جیسی قبیح حرکت کرنی شروع کر دیتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میں نے (معراج کی رات) تم کو جہنم میں زیادہ دیکھا ہے (یعنی عورتوں کو) اس لئے کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔[1]

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ جب ایک عورت اپنے نیک شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حوریں اس سے کہتی ہیں تجھ پر اللہ کی مار' اپنے شوہر کو اذیت (تکلیف) نہ پہنچا نا یہ مرد تیرے پاس عارضی امانت ہے تو اس کے لائق نہیں وہ جلدی ہی تجھ سے جدا ہو کر ہماری طرف آ جائے گا۔[2]

تو اے وفادار بیوی! اگر تجھے اپنے شوہر اور زندگی سے محبت ہے اور تو خوش گوار زندگی گزارنا چاہتی ہے تو اس غیر عاقلانہ اور غلط روش کو چھوڑ دے کیا اس بات کا احتمال نہیں کہ آپ کی بے جا شکایتیں قتل و غارت گری کا باعث بن جائیں یا آپ کی خاندانی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے......!

---

1. بخاری، کتاب الحیض: (۳۰۴) مسلم کتاب الایمان: (۱۳۲)
2. مسند احمد و جامع الترمذی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاوند کے لئے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے:

عورت کی عزت دراصل خاوند کی عزت ہے اس لئے عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ خاوند کے علاوہ کسی غیر محرم کے سامنے نہ اپنی زینت کا اظہار کرے اور نہ ہی خاوند کی عزت میں خیانت کا ارتکاب کرے اور اپنے جسم کی حفاظت کرے۔ جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ)).[1]

''تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (اور گھر میں) کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو''۔

اور دوسری روایت میں اس طرح ہے:

((اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُّدْخِلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ)).[2]

''جس عورت نے غیر شخص سے تعلقات قائم کئے اس کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں اور اسے اللہ تعالیٰ ہرگز جنت میں داخل نہیں کریں گے''۔

خاوند کی اجازت کے بغیر کبھی بھی گھر سے باہر نہ نکلے:

عورت کا اصل مسکن گھر کی چار دیواری ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ﴾ [احزاب: ۳۳/۳۳]

''اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور پہلے دور جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت کی نمائش نہ کرتی پھرو''۔

عورت کا بلا ضرورت گھر سے نکلنا قطعاً جائز نہیں البتہ ضرورت کے تحت گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے لیکن اس کے لئے بھی خاوند کی اجازت لینا ضروری ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر دریافت کیا کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ الزَّوْجِ عَلَيْهَا اَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَهَا اللّٰهُ وَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتّٰى تَتُوْبَ اَوْ تَرْجِعَ)).

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبیﷺ: (۱۲۱۸) ترمذی: (۱۱۲۳) ابن ماجہ: (۱۸۵۱)

[2] ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب التغلیظ فی الانتفاء: (۲۲۶۳) صحیح ابن حبان: (۱۳۳۵) مسند دارمی: (۲/۲۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کا (ایک) حق یہ (بھی) ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے اور واپس نہ لوٹ آئے'' [1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ:

''عورت کے لئے ہرگز جائز نہیں وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو وہ باغی ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمان ہے اور سزا کی مستحق ہے۔ [2]

زیب و زینت صرف خاوند کے لئے کرے:

دور حاضر میں بعض خواتین باوجود سامان زینت میسر ہونے کے اپنے شوہروں کے لئے زیب و زینت خوب صورتی نہیں اختیار کرتیں لیکن اگر کسی شادی یا تقریب وغیرہ میں جانے کا موقعہ ہو تو وہی عورتیں خوب عجیب وغریب انداز اور طریقے سے آئینے کے سامنے اپنے بال سنوارنے کنگھی کرنے اور بہتر سے بہتر لباس پہننے کے لئے بیٹھ جاتی ہیں اور رہا خاوند بے چارہ تو اس کے لئے سادہ سا لباس وہ بھی میلا کچیلا جیسے کوئی ملازمہ ہو عجب بات ہے اس عورت نے الٹی گنگا بہا دی حکم تو یہ تھا کہ شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا ہے لیکن یہ غیروں کے لئے کرتی ہے۔

سمجھ دار ہوشیار بیوی وہی ہوتی ہے جو ایسے کام کرتی ہے جو اس کے شوہر کا دل جیت لیتے ہیں اور دل موہ لیتے ہیں یعنی وہ بیوی اپنے خاوند کے لئے اس کی زندگی میں ایک نئی بیوی بن کر رہتی ہے میٹھی بات اپنی زینت بناتی ہے۔ چمکیلی مسکراہٹ اپنا حسن و جمال رکھتی ہے اور ہر وقت بارونق چہرہ لباس عمدہ' بالوں کو عمدہ سنوارتی ہے اور مناسب زیوروں کو اختیار کرتی ہے جن کا رنگ اس کے جسم و لباس کے رنگ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور ہمیشہ صفائی رکھتی ہے۔

تو اے عورت! دنیا میں تو ایک مانندِ حور ہے تجھے چاہیے کہ تو حورعین کے قصص قرآن مجید میں پڑھ ان کی صفات کو شمار کر اور اپنی زندگی میں ان کو لا کر اپنے خاوند کے دل میں بسنے اور اس کو اپنی طرف مائل کرنے والے افعال اختیار کر اور اپنے شوہر کے لئے ہی زیب و زینت کر تا کہ دائمی محبت اس کے دل میں پیدا ہو اور زندگی ایک جنت کا نظارہ پیش کرے۔

سب سے بہتر عورت کون؟

''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب عورتوں سے بہتر کون سی عورت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

[1] ابوداؤد طیالسی : (۲۰۵۱) تاریخ دمشق: (۲۶۷/۷) [2] مجموع الفتاویٰ: (۲۸۱/۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عورت سب سے اچھی ہے جس کا خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ خاوند کو خوش کر دے اور جب وہ اسے کوئی حکم دے تو مان لے اور اپنے نفس میں اس کی نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی اس کے مال میں ایسا تصرف کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو''۔[1]

شوہر کا بیوی کے لئے آراستہ ہونا:

جیسا کہ بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کے لئے زیب و زینت کرے ایسے ہی شوہر پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی اپنی اہلیہ کے لئے خوب صورتی اختیار کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''میں اپنی بیوی کے لئے خوب صورتی اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے خوب صورتی اختیار کرتی ہے میں نہیں چاہتا کہ میں تو اپنا حق اس سے پورا لوں اور اسے اس کا پورا حق نہ ملے''۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [النساء : ١٩/٤]

''اور ان کے ساتھ معروف اور بھلے طریقے سے (یعنی حسن سلوک کے ساتھ) زندگی بسر کرو''۔

باہم تفریح و کھیل:

ازدواجی زندگی کو خوش گوار بنانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ میاں بیوی آپس میں ہنسی مزاح اور جائز کھیل کھیل سکتے ہیں تاکہ زندگی میں اکتاہٹ پیدا نہ ہو۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ازواج کے ساتھ ہنسی مزاح اور کھیل کود وغیرہ تفریح کے لئے کر لیا کرتے تھے۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی (اور میں چھوٹی تھی ابھی جسم پر گوشت زیادہ نہیں چڑھا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''آؤ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ لگائیں'' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں (چونکہ وزن میں ہلکی تھی اس لئے) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی پھر ایک دفعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر میرے ساتھ دوڑ لگائی اور میں بھاری جسم والی ہو چکی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے پھر ہنستے ہوئے فرمانے لگے۔

''هٰذِهٖ بِتِلْكَ''۔[2]

''یہ آگے نکل جانا اس پیچھے رہنے کے بدلے میں ہو گیا''۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں نیزہ

---

[1] نسائی، ابوداؤد [2] سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی السبق علی الرجل.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازی کی مشق کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی چادر کے ساتھ پردہ کیے ہوئے تھے اور میں آپ ﷺ کے کندھے اور کان کے درمیان والی جگہ سے حبشیوں کی جنگی مشق دیکھ رہی تھی اور آپ ﷺ میری خاطر کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ میں اپنی مرضی سے پیچھے پلٹتی تھی''۔[1،2]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں پہچان لیتا ہوں جب تو مجھ پر راضی ہوتی ہے اور جب ناراض ہوتی ہے''۔

تو میں نے کہا ''آپ ﷺ کس طرح پہچان لیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَ اِذَا كُنْتِ غَضَبٰى قُلْتِ لَا وَ رَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)).

''جب تو راضی ہوتی ہے تو تو کہتی ہے محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب تو ناراض ہوتی ہے تو تو کہتی ہے ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!''۔

تو حضرت عائشہؓ نے کہا:

''ہاں اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں''۔[3]

دیکھیے آپ ﷺ کا کتنا عظیم مقام ہے لیکن آپ ﷺ بیوی کی وقتی ناراضگی کا برا نہیں مناتے تھے اور دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نمونہ دیکھیے کہ وہ بھی بشری تقاضے کے مطابق جب کبھی اظہار ناراضگی کرتی ہیں تو صرف ''وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ'' کی بجائے ''وَ رَبِّ اِبْرَاهِيْمَ'' کہہ دیتی ہیں اور بس''۔ اور اسی طرح آپ ﷺ اپنی کسی بھی بیوی کے ساتھ مل کے ایک ہی برتن سے پانی لیتے ہوئے اکٹھے غسل کر لیتے تھے۔[4]

خاوند جب باہر سے گھر آئے تو بیوی اس کا استقبال کیسے کرے؟

مرد اپنے روزمرہ ضروری کام' محنت مزدوری سے فارغ ہو کر' ٹریفک کی بھیڑ چیکنگ کرنے والوں کی

---

[1] ان دو احادیث سے صرف اتنا ہی جواز نکلتا ہے کہ میاں بیوی باپردہ ماحول میں دوڑ لگا سکتے ہیں یا بیوی کو جہادی مشق دیکھنے کی اجازت دی جا سکتی ہے وہ بھی باپردہ ماحول میں اور جہادی مشق کرنے والے بھی ایسے ہوں جن سے عورت کو فتنے میں پڑنے کا خطرہ نہ ہو جیسے مذکورہ حدیث میں حبشیوں کا تذکرہ ہے نیز ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے عورتوں کا مروجہ کھیلوں دوڑوں اور میچوں میں شرکت کرنا اور اسٹیڈیم وغیرہ میں جا کر کرکٹ ہاکی وغیرہ جیسے شیطانی کھیل دیکھنا قطعاً غلط اور حرام ہیں اور حدیث میں تحریف کے مترادف ہے۔ [عبدالسمیع عاصم]

[2] صحیح بخاری، کتاب العیدین : (۹۸۸) صحیح مسلم، کتاب العیدین : (۲۰۶۴)

[3] صحیح بخاری، کتاب النکاح : (۵۲۲۸) مسلم کتاب الفضائل : (۶۲۸۵)

[4] صحیح بخاری کتاب الفضائل : (۲۶۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتات سے تھکا ماندہ اپنے گھر واپس آتا ہے' وہ اس لئے گھر آتا ہے کہ وہ اپنے خاص گھر میں اپنے دل و جان کو سکون و آرام دے سکے اور اس لئے آتا ہے کہ اپنے بیوی' بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر سعادت حاصل کرے۔ (دل کی وحشت دور کرے) جب خاوند اپنے گھر واپس آتا ہے تو ایمان والی نیک بیوی جو خوشی خوشی محبت بھری آنکھوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتی ہے' اس کے کیا کہنے؟

بعض بد بخت عورتیں اپنے خاوند کے گھر آنے کے وقت گھر میں موجود ہی نہیں ہوتیں تو اس وقت خاوند اس کو گھر میں غیر موجود پاتا ہے' چاہے وہ اپنا کام کرنے کے لئے ہی گئی ہو' وہ اس کام میں مصروف ہو یا اپنے ہمسائے کے گھر گئی ہو یا اپنی کسی سہیلی کے گھر گئی ہو یا اپنے ماں باپ کے گھر گئی ہو' ان میں سے کوئی بھی صورت ہو عورت کی یہ حرکت خاوند کے دل میں ایک برا اثر چھوڑتی ہے۔ حالانکہ اس کا خاوند اپنے دل میں اپنی بیوی کے بارے میں یہ امنگ اور آرزو لے کر گھر آیا تھا کہ وہ اس کی طبیعت کے لئے سکون کا ذریعہ بنے گی اور باہر جو اس کو کوئی پریشانی پہنچتی ہے وہ دور ہو جائے گی اور یہ سکون ایسا سکون ہے جس میں امن' راحت اور اطمینان قلب مضمر ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیوی خاوند کی آمد کے وقت گھر میں موجود تو ہوتی ہے لیکن اس کا اچھی طرح استقبال نہیں کرتی اور اس سے روگردانی کرتی ہے اور اس کے آنے کا خاص اہتمام نہیں کرتی اور اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتی اور اس کی طرف دھیان کرنے کی بجائے اپنے ہی کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی معاملہ اس سے بھی بری حد تک جا پہنچتا ہے' وہ یہ کہ عورت اپنے خاوند کا استقبال اور ہی طریقے سے کرتی ہے اور اپنے کسی کام میں مصروف بھی نہیں ہوتی' وہ کیسا استقبال ہے وہ ایک انوکھا استقبال ہوتا ہے وہ ایسا ہے کہ چیخ و پکار' شکوہ شکایت' شور و غوغا' تنگی دل' زچ ہونا تیوری چڑھانا اور غصے والا چہرہ جیسے کوئی بہت ہی غضب ناک اور خون کا بدلہ لینے کے لئے استقبال و انتظار کر رہا ہو۔

یہ ایسا استقبال ہے جو کہ خاوند کو یہ تمنا اور آرزو کرنے پر مجبور کر دے کہ وہ جس جگہ سے آیا ہے اسی جگہ واپس چلا جائے۔

اے میری مسلمان بہن ......! کیا تو پسند کرتی ہے کہ میں تجھے نبی پاک ﷺ کی صحابیات کے واقعات میں سے کوئی واقعہ سنا دوں اور یہ کہ وہ اپنے خاوندوں کی آمد پر کس قدر اچھا استقبال کیا کرتی تھیں۔

چنانچہ جلیل القدر صحابیہ ام سلیم رضی اللہ عنہا 'ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا بچہ فوت ہو گیا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے لیکن جب وہ سفر پر گئے تھے اس وقت بچہ بیمار تھا' واپسی پر بیوی سے پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خود ان کو اس بچے کی موت کی خبر نہ سنائی پہلے اپنے خاوند کو کھانا کھلایا پھر رات کے وقت انہوں نے حقوق زوجیت بھی ادا کئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میری بہن اس قصے کو غور سے پڑھ جیسا کہ کتب حدیث خصوصاً بخاری میں ہے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار تھا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں سفر کے لئے نکل پڑے۔ بعد میں بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں واپس تشریف لائے تو پوچھا کہ میرے بچے کا کیا حال ہے بچے کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بچہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے پھر نیک بیوی نے اپنے خاوند کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھا لیا پھر رات کے وقت انہوں نے حقوق زوجیت بھی ادا کئے جب وہ فارغ ہوئے تو نیک بیوی خود اپنے خاوند کو مخاطب ہو کر ایک سوال کرتی ہے کہ اگر کسی نے کسی سے کوئی چیز ادھار مانگی ہو تو پھر جب تک اللہ نے چاہا ان کے پاس رہی ہو تو پھر جب چیز کے مالک نے اپنی چیز کی واپسی کا مطالبہ کیا ہو تو کیا اس کو یہ حق ہے کہ وہ دینے سے انکار کرے؟ اور پھر جب اصل مالک نے اپنی چیز اپنے قبضے کر لی ہو تو کیا واپس کرنے والے کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ اس پر جزع فزع کرے؟ تو اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں پھر نیک بیوی نے کہا کہ آپ کا بیٹا بھی دنیا سے چلا گیا ہے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کدھر ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ اس کوٹھری میں ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا چہرہ دیکھا اور ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ جب صبح ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنی بیوی کی یہ بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اس عورت کے اپنے بچے پر صبر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے پیٹ میں ایک اور بچہ پیدا کر دیا ہے۔ سفیان رحمہ اللہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ان کے پاس نو بچے دیکھے۔ وہ سب کے سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

اے اللہ! ام سلیم رضی اللہ عنہا کی یہ دانائی کس قدر بڑی ہے اور اس دانائی اور سمجھ داری کی بلندی کس قدر وسیع ہے کسی مرد کے لئے بھی اس خبر سے بڑھ کر کوئی اور اہم خبر ہو گی کہ اس کو اس کے لخت جگر کی موت کی خبر دی جائے ایسی خبر سے باپ پر کیا اثر گزرتا ہے اور کتنا بڑا صدمہ پہنچتا ہے ایسی ہولناک گھبراہٹ میں ڈال دینے والی خبر میں بھی رضا و تسلیم کے ساتھ اپنے خاوند کا استقبال ہو رہا ہے۔ اس میں ساری کی ساری خوبی اور فضیلت کس کے لئے ہے؟ یہ ان کی نیک بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لئے ہے دیکھو نیک خاوند نے سب سے پہلا سوال اپنے بیمار بیٹے کے بارے میں کیا کہ اس کا کیا حال ہے۔ کیا ان کی بیوی فوراً یہ کہہ دیتی کہ وہ فوت ہو گیا ہے؟ سمجھ دار اور دانا بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کو غم میں ڈالنے والی خبر ہرگز نہ دی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ میرا خاوند تھکاوٹ اور پریشانی کے عالم میں گھر آیا ہے پھر اس نیک بیوی نے اس وقت غلط بیان سے بھی کام نہیں لیا تو پھر اس نے وہ کون سی سچی بات ہے جو کہی اور وہ جھوٹ سے بچی؟ تو یاد رہے کہ اس نے جو یہ کہا تھا کہ وہ بچہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے اس کلام میں ایسا توریہ (ایسا کلام جس میں حقیقت میں جھوٹ نہ ہو) کیا کہ اپنے خاوند کو اس کے بیٹے کے بارے میں تسلی دے دی اور غلط بیانی بھی نہیں کی کیونکہ وہ بچہ موت کی وجہ سے واقعتاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون میں پہنچ چکا تھا۔ پھر وہ سمجھ دار بیوی اپنے خاوند کو اس کے بچے کی موت کی خبر دینے سے پہلے پہل شام کا کھانا کھلاتی ہے کیونکہ اگر وہ اسے کھانے سے پہلے خبر دے دیتی تو عین ممکن تھا کہ پریشانی کے عالم میں وہ کھانا بھی نہ کھاتے' پھر اسے حقوق زوجیت بھی ادا کر لینے کا موقع دیتی ہے۔ اب وہ سمجھتی ہے کہ میرا خاوند اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ غم اور رنج والی خبر سن سکے پھر بھی وہ نیک بیوی بچے کی خبر دینے کے لئے ایک عجیب مقدمہ اور تمہید باندھتی ہے وہ ایسا مقدمہ ہے جس کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بدل و جان قبول و تسلیم کرتے ہیں اور ان کا اس پر پورا پورا ایمان و یقین ہے اور یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کو تسلیم کرنے کی ایک تمہید ہے چنانچہ وہ خود اپنے خاوند پر ایک سوال ڈال دیتی ہے وہ یہ کہ اگر کسی کی کسی کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر ہو' صاحب امانت جب اس سے اپنی امانت کی واپسی کا مطالبہ کرے تو کیا جس کے پاس امانت رکھی ہوتی ہے اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ امانت واپس کرتے وقت جزع فزع کرے؟ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ امانت واپس کرتے وقت جزع فزع کرے پھر اس جواب پر نیک بیوی نے بتایا کہ آپ کا بیٹا بھی دنیاوی زندگی سے جدا ہو گیا ہے وہ جس کی امانت تھی اس نے طلب کر لی ہے وہ صاحب امانت اللہ تعالیٰ ہے۔

اے میری اسلامی بہن......! اگر تو بھی ماشاء اللہ خاوند والی ہے تو اپنے خاوند کا اسی طرح استقبال کیا کر۔

نیک بیوی کے لئے ایک بہترین نمونہ:

درج ذیل قصے میں ایک نیک عورت کے لئے ایک بہترین سبق اور نمونہ ہے میرا خیال ہے کہ اس دور میں اس قصے میں مذکور عورت جیسی کوئی عورت نہیں ہو گی میں یہ نمونہ صرف اس لئے اس جگہ تحریر کر رہا ہوں تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔

قاضی شریح کی بیوی کا قصہ:

قاضی شریح رحمہ اللہ نے امام عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ سے ایک دن ملاقات کی تو امام شعبی نے ان سے گھریلو حالات کے بارے میں سوال کیا تو قاضی صاحب نے انہیں بتایا کہ شادی ہوئے بیس سال ہو چکے ہیں لیکن میں نے اپنی بیوی سے کوئی ایسا کام یا کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی جس پر میں اسے غصے ہوا ہوں۔ امام شعبیؒ نے کہا یہ کیسے؟ قاضی صاحب نے کہا جب میری شادی ہوئی تھی تو پہلی رات میں اپنی بیوی کے پاس گیا تو میں نے اسے عجیب ہی حسین و جمیل پایا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں وضو کر کے دو نفل شکرانے کے پڑھ لیتا ہوں جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا میری بیوی بھی میری اقتداء میں نماز پڑھ کر سلام پھیر چکی ہے جب ہمارا گھر ساتھیوں اور دوستوں سے خالی ہوا تو میں اپنی بیوی کی طرف گیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو وہ کہنے لگی ذرا ٹھہر جایئے اے ابوامیہ اپنی حالت پر رہیے پھر اس نے یہ خطبہ پڑھا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَ اَسْتَعِيْنُهٗ وَ اُصَلِّيْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بات شروع کی تو کہا کہ میں ایک عورت ہوں جو اپنے وطن سے دور ہوں مجھے آپ کے اخلاق اور آپ کی عادات کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے میں نہیں جانتی کہ آپ کی عادتیں کیا ہیں آپ مجھے وہ تمام کام بتادیں تاکہ میں وہ نہ کروں پھر اس نے کہا کہ آپ کی قوم میں کئی عورتیں تھیں جن سے آپ شادی کر سکتے تھے اور میری قوم میں کئی مرد میرے لئے ہم سر تھے جن سے میں شادی کر سکتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اب آپ میرے مالک ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے وہ کریں:

"اِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ".

آپ کو پسند ہوں تو اچھے طریقے کے ساتھ رخصت کرنا میں اپنی بات ختم کرتی ہوں اور اپنے اللہ سے اپنے اور آپ کے لئے گناہوں کی معافی مانگتی ہوں۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں اے شعبی اللہ کی قسم اس نے مجھے بھی اس مقام پر خطبہ پڑھنے پر مجبور کر دیا چنانچہ میں نے خطبہ پڑھا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَ اَسْتَعِيْنُهٗ وَ اُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ وَ اُسَلِّمُ وَ بَعْدُ".

پھر میں نے کہا کہ اے میری بیوی بلاشبہ تو نے ایسی اچھی بات کی ہے اگر تو اس پر ثابت قدم رہے گی تو اس میں تو خوش قسمت اور خوش نصیب رہے گی اور اگر تو ایسا نہیں کرے گی تو یہ تیرا خطبہ پڑھنا تیرے خلاف حجت ثابت ہوگا دیکھ لے مجھے فلاں فلاں کام اچھے لگتے ہیں اور فلاں فلاں کام ناپسند ہیں اور برے لگتے ہیں اگر تو میری کوئی خوبی دیکھے تو اس کو شہرت دے اور اگر تو کوئی عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈال۔ اس نے کہا آپ کس حد تک پسند کرتے ہیں کہ میرے گھر والے آپ کی زیارت کرنے کے لئے آیا کریں تو میں نے کہا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے سسرال والے مجھے اکتاہٹ میں ڈالیں پھر اس نے کہا کہ آپ اپنے پڑوسیوں میں سے کس کے بارے میں پسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر آئیں تاکہ میں انہیں آنے کی اجازت دوں اور کن کا آپ کے گھر آنا آپ کو ناپسند ہے تاکہ میں بھی ان کا آنا ناپسند سمجھوں۔ تو میں نے اسے بتایا کہ فلاں قبیلے کے لوگ نیک ہیں اور فلاں کے برے۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ وہ پہلی رات بہت اچھی گزاری اس کے ساتھ زندگی بسر کرتے ایک سال گزر گیا تھا میں نے اس میں کوئی بھی ایسی بات نہ دیکھی جس کو میں ناپسند کروں جس وقت سال پورا ہوا تو میں مجلس قضا سے گھر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت گھر میں تھی میں نے کہا یہ کون ہے میری بیوی نے بتایا کہ یہ آپ کی ساس ہے تو اس (یعنی میری ساس) نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا "اے شریح تو نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ میں نے کہا یہ بہت ہی اچھی بیوی ہے تو اس نے کہا "اے ابوامیہ دو حالتوں کے علاوہ کبھی بھی عورت کی حالت نہیں بگڑتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① جب کسی بچے کی ماں بن جائے۔

② اس کا خاوند اس کے ناز و نخرہ کو دیکھتا رہے اور اسے کچھ نہ کہے اللہ کی قسم ناز و نخرہ والی عورت جیسا بڑا شر کبھی بھی کسی نے اپنے گھر جمع نہیں کیا۔ تو جتنا بھی میری بیٹی کو باادب بنانا چاہے بنا اور جتنا بھی تہذیب یافتہ بنانا چاہے بنا۔ تجھے کوئی روک ٹوک نہیں۔

قاضی صاحب نے کہا ''یہ عورت میرے ساتھ بیس سال سے رہ رہی ہے میں نے کبھی بھی اس میں قابل اعتراض کوئی بات نہیں دیکھی۔ ہاں اتنی زندگی میں صرف ایک دفعہ میں نے اس پر اعتراض کیا تھا اور حقیقت ہے کہ وہ اس میں بھی بے قصور تھی غلطی میری ہی تھی۔ خاوند ایسا ہی ہونا چاہئے اور بیویاں بھی ایسی ہی ہونی چاہئے اور بیویوں کی مائیں یعنی خاوند کی ساسیں بھی ایسی ہی ہوں۔

اللہ کی نافرمانی میں خاوند کی اطاعت لازم نہیں:

''لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ''.

یعنی خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے اگر مالک اپنے مملوک (غلام یا لونڈی) کو ایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کرے تو پھر عورت کے لئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی میں اپنے خاوند یا ماں باپ میں سے کسی کی اطاعت کرے۔

اس لئے کہ ہر قسم کی خیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی میں ہے اور ہر قسم کا شر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہی میں ہے۔[1]

خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال و متاع کی حفاظت کرے:

صالح بیوی (عورت) وہی ہوتی ہے جو خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و متاع کی حفاظت کرتی ہے (فضول خرچی اور اسراف سے بچتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی یہی عورتیں نیک اور صالح ہیں:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ...... ﴾ [النساء: ٤/ ٣٤]

''پس نیک عورتیں وہ ہیں جو فرمانبرداری کرنے والی ہیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو) کی حفاظت کرنے والی ہیں''۔

امام قرطبیؒ اس کی تفسیر کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

---

[1] مجموع الفتاوی: (٣٢/ ٢٦١-٢٦٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس آیت میں عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے اور خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اپنی عزت کی حفاظت کرے''۔[1]

اور ابو امامہ باہلی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ ذَالِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا))[2]

''کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے آپ ﷺ سے پوچھا گیا کھانا بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کہ وہ تو افضل قسم کا مال ہے''۔

ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر شوہر اس کے خرچ کرنے سے ناراض نہیں ہوگا تو پھر اس کے رویے ہی کو اجازت گردانا جائے گا لہٰذا بیوی کو اسی وقت ہی صدقہ کا (خاوند کے مال سے کئے ہوئے کا) ثواب ملے گا جب اس کی اجازت ہوگی جیسا کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

''بیوی اور خادم کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ (خاوند اور) مالک کی اجازت سے صدقہ کریں ورنہ انہیں صدقہ کرنے پر اجر تو درکنار روز قیامت اس کا برابر حساب دینا ہوگا''۔[3]

بیوی شوہر کا دل کیسے جیتے؟

ہم مختصر ایسی چیزوں کو بطور فہرست ذکر کرتے ہیں جن کو لائحہ عمل بنا کر بیوی اپنے شوہر کا دل جیت سکتی ہے اور اپنی ازدواجی زندگی خوش گوار بنا سکتی ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی عبادات میں کوتاہی نہ کرے۔

(۳) گناہوں کو چھوڑ دے۔

(۴) نیکی کرنے کی تڑپ دل میں رکھے۔

(۵) خاوند کی اطاعت کرے۔

(۶) خاوند سے حسن سلوک نرم گوئی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

(۷) اولاد کی تربیت اسلامی نہج پر کرے۔

(۸) خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال ومتاع کی حفاظت کرے۔

---

[1] تفسیر قرطبی: (۱۶۲/۵)

[2] ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا: (۶۷۰) ابن ماجہ: (۲۲۹۵)

[3] شرح مسلم للنوویؒ: (۱۱۳/۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) اپنی عزت وآبرو کی حفاظت رکھے۔

(۱۰) گھریلو کام خود سرانجام دے۔

(۱۱) خاوند کی خدمت کرے۔

(۱۲) اور خاوند کی مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ فرمانبرداری کرے۔

(۱۳) اچھے طریقے سے خاوند کا استقبال کرے اور اس کے لئے آرام دہ مناسب فضا مہیا کرے۔

(۱۴) خاوند کو اپنی محبت اور احترام کا شعور دلائے تاکہ وہ سمجھے کہ اس کی بیوی اس سے محبت کرتی ہے اور اس کی عزت وتوقیر کرتی ہے۔

(۱۵) خاوند کے رشتہ داروں کا خیال رکھے۔

(۱۶) خاوند کے والدین' بہن بھائیوں کی عزت وخدمت کرے۔

(۱۷) غیر مردوں کے چہرے کی طرف دیکھ کر بات نہ کرے۔

(۱۸) غیر مردوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہ کرے۔

(۱۹) غیر مردوں سے مصافحہ نہ کرے۔

(۲۰) غیر مردوں کے ہاتھ سے کوئی چیز لے کر نہ کھائے۔

(۲۱) غیر مردوں کی محبت دل میں نہ رکھے اور نہ ہی ان سے نرم گوئی کرے بس سنجیدگی سے پیش آئے۔

(۲۲) بے جا گلی بازار اور محلے میں نہ گھومے۔

(۲۳) غیر مردوں کے سامنے بن ٹھن کر نہ جائے۔

(۲۴) شوہر کی عدم موجودگی میں کھڑکیوں اور دروازوں سے نہ جھانکے۔

(۲۵) شوہر اور محرم رشتہ داروں کے علاوہ غیروں کے ساتھ سفر نہ کرے۔

(۲۶) کوئی کام بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہ کرے۔

(۲۷) غیر مردوں کے ساتھ خط وکتابت نہ رکھے۔

(۲۸) غیر مردوں کے ساتھ ٹیلی فون پر بات کرنے سے بچے (ورنہ شیطان شوہر کے ذہن میں خلل پیدا کر دے گا۔

(۲۹) ستر وحجاب کو لازم رکھے۔

(۳۰) خاوند کی ڈانٹ ڈپٹ پر ناراضگی اختیار نہ کرے۔

(۳۱) ہر وقت خاوند کی شکر گزاری اور تعریف کرے مشکلات میں اس کو صبر کی تلقین اور خوشی میں شکر کی نصیحت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ماں کی بیٹی کو نصیحت:

امامہ بنت حارث تغلبیہ کا شمار عرب میں فضل و کمال رکھنے والی عورتوں میں ہوتا ہے اور اخلاق اور وعظ و نصیحت میں اس کے حکیمانہ اقوال بہت مشہور و معروف ہیں جب کندہ کے بادشاہ حارث بن عمرو نے امامہ بنت حارث کی بیٹی ام ایاس بنت عوف سے شادی کی تو اس دانا ماں نے اپنی پیاری بیٹی کو سہاگ رات کے موقع پر قیمتی وصیتیں کیں۔

میری پیاری بیٹی! اگر باادب اور شائستہ ہونے کی وجہ سے کسی وصیت سے بالاتر سمجھا جاتا تو وہ تیری ہی ذات ہوتی۔ لیکن یہ وصیت ایک عقل والے کے لئے یاددہانی ہوتی ہے۔ اور غفلت کرنے والے کے لئے تنبیہ ہوتی ہے۔

اے میری پیاری بیٹی! جس ماحول میں تم نے جنم لیا تھا آج تم اس سے جدا ہو رہی ہو اپنے جانے پہچانے گھر اور مانوس ساتھیوں کو تم چھوڑ کر ایک اجنبی گھر اور ناآشنا ساتھی کے پاس جا رہی ہو جو کہ تیرا بادشاہ بن گیا ہے تو اس کی مملوکہ لونڈی بن کر رہے گی تو وہ جلد ہی تیرا خادم بن جائے گا میری دس نصیحتیں یاد کر کے اپنے ساتھ لیتی جاؤ وہ تیرے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گی۔

۱۔۲ پہلی اور دوسری یہ کہ اپنے خاوند کے ساتھ صبر و شکر کے ساتھ رہنا خندہ پیشانی سے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگی رہنا کیونکہ صبر و شکر میں دل کو راحت ملتی ہے اور خندہ پیشانی سے ملنے سے رب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۳۔۴ اس کی نگاہوں کو سمجھنا اور اس کے ناک کی جگہ کو اپنے جسم سے معلوم کر لینا ایسا نہ ہو کہ اس کی آنکھیں تمہارے کسی عیب پر پڑ جائیں اور اس کی ناک تجھ سے اچھی خوشبو ہی نہ سونگھے۔

اے میری بیٹی! یہ جان رکھ کر حسنوں میں سے سب سے اچھا حسن سرمہ ہے اور سب سے اچھی مطلوب چیز پانی ہے۔

۵۔۶ اس کے کھانے کے اوقات معلوم کر لینا اور جب وہ سو رہا ہو تو خاموش رہنا' اس لئے کہ بھوک کی گرمی غصہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور آرام میں خلل اندازی نفرت اور عداوت کا سبب بن جاتی ہے۔

۷۔۸ اس کے گھر' مال' نوکر چاکر' اور اہل و عیال کی حفاظت کرنی ہے اس لئے کہ مال کی حفاظت میں تیری عزت کا راز ہے اور خادموں اور اہل و عیال کی حفاظت میں گھریلو زندگی اچھی طرح گزر سکتی ہے۔

۹۔۱۰ اس کا کبھی بھی کوئی راز فاش نہیں کرنا اور اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تو نے اس کا کوئی راز فاش کیا تو تو بھی اس کی بیوفائی سے امن میں نہیں رہے گی۔ اور اگر تو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اس کے دل کو غصہ دلائے گی اور اگر وہ کبیدۂ خاطر ہو تو اس کے سامنے خوشی کا اظہار نہ کرنا اور جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہو تو اس کے سامنے رونے نہ بیٹھ جانا اس لئے کہ پہلی عادت بدتمیزی کی ہے اور دوسری سے اس کو کوفت ہوگی سب سے زیادہ اس کے ادب واحترام کا خیال رکھنا تو وہ بھی تیری انتہائی عزت کرے گا۔

جتنی زیادہ تو اس کی موافقت کرے گی اس سے زیادہ وہ تیرا ساتھ چاہے گا۔

اور یقین کر لے کہ تجھے حقیقی خوشی اسی وقت نصیب ہوگی جب تو اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر قربان کر دے گی اور اپنی خواہش کو اس کی خواہش پر مقدم کرے گی خواہ اس میں تمہارا بھلا ہو یا برا۔

اللہ تمہارا بھلا کرے گا میں تمہیں الوداع کرتی ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

س (۱) ⇐ کون سی عورت سب سے زیادہ خوب صورت ہوتی ہے؟

ج ⇐ حسن و جمال درحقیقت روح' تربیت اور خلق حسن کا ہی حسن و جمال ہے۔ ہر عورت کے لئے جمال کا ایک حصہ ہے بشرطیکہ وہ اس کو ظاہر کرے اور اس کا خیال رکھے اور اس کی حفاظت کرے باقی شکل وصورت کا حسن و جمال اگرچہ یہ جلدی متاثر کرنے والا ہوتا ہے مگر یہ اپنی رونق و چمک اور اپنے باقی رہنے میں روحانی جمال کے مرتبہ و مقام کو کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے کتنا لمبا زمانہ ہی کیوں نہ گزر جائے۔

س (۲) ⇐ کون سی عورت سب سے زیادہ سعادت مند ہے؟

ج ⇐ وہ عورت سب سے زیادہ نیک بخت ہے جس کے دل کی گہرائیوں میں انسانی محبت نے ایک ازلی چشمہ بہا دیا ہو۔ جس نے اس کے نفس کو روشن کر دیا ہو اور اس کے نفس کے عالم پر ایک نور اور حسن و جمال' نرمیٔ مزاج' مہربانی' ہمیشہ کے لئے موسم ربیع جیسی محبت و رونق اور ہمیشہ کے لئے اپنے رب کی عبادت وفرمانبرداری کو روشن کر دیا ہو۔

س (۳) ⇐ کون سی عورت سب سے زیادہ بدنصیب ہے؟

ج ⇐ سب سے زیادہ بدنصیب عورت وہ ہوتی ہے جو اپنے آپ کو عورت خیال نہیں کرتی بلکہ وہ یہ سمجھ بیٹھی ہو کہ آزادی اور آوارگی مرد کے دل کو اپنی طرف مائل کرنے کا ایک راستہ ہے جبکہ یہ مطلق العنان آزادی اس عورت کی صورت کو خاوند کی نظر میں بدنما بنا دیتی ہے (بشرطیکہ خاوند غیرت مند ہے) اور خاوند کے دل میں جو اس عورت کی محبت جاگزین ہوتی ہے اس کو وہ ہلا کر رکھ دیتی ہے:

إِنَّ الْمَرْأَةَ التَعِسَةَ هِيَ الْمَرْأَةُ الْمُبَذِّرَةُ الَّتِيْ تُقَدِّسُ الْاَزْيَاءَ الْاَجْنَبِيَّةَ وَ حُبَّ! الشُّهْرَةِ وَالظُّهُوْرِ اِلٰى دَرْجَةِ الْجُنُوْنِ.

''بدنصیب عورت وہ ہوتی ہے جو فضول خرچ ہو' جو اجنبی لوگوں کی وضع قطع' اپنی شہرت کی (جنون کی حد تک) محبت کے تقدس کو بحال رکھنے کی کوشش کرتی ہے''۔

س (۴) ⇐ عورت جب اپنے خاوند سے محبت کرتی ہو اور اس کی بعض صفات و عادات کا اس کے خاوند کو علم ہو جائے جو اس کے مزاج اور طرز زندگی کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتیں تو پھر وہ کیا کرے؟

ج ⇐ اب ایسے کٹھن اور دشوار مقام پر اس قضیئے کے حل کے لئے پھر اس پر صبر کرنے میں عورت کی مہارت و ذہانت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ اس موقع پر کامیابی اس کے لئے مددگار ثابت ہوگی خصوصاً جبکہ عورت اپنے خاوند کو اعتماد میں لے اور اس سے محبت کرتی رہے کیونکہ محبت سے محبت ہی پیدا ہوتی ہے اور یہ اصلاح کا بہترین طریقہ ہے اور اسی کے متعلق کسی عالم نے کہا ہے نافرمان اور اطاعت سے نکل جانے والے نفوس کو محبت اس طرح سیدھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتی ہے جس طرح ستون سیدھے ہوتے ہیں اسی سے ہمیں محبت کا مقام سمجھ میں آ سکتا ہے اور عورت اپنی مسکراہٹ' اداؤں اور حسن و جمال کے سبب (خاوند کے دل کو محبت پر آمادہ کرلیا کرتی ہے) یہ ممکن ہے کہ اس کے مسکرانے کا دلکش انداز مرد کے دل میں چاہت بھر دے پھر اس سے محبت کی عملی شکل سامنے آئے گی خانگی سعادت مندی کا اختیار صرف خاوند کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ یہ خاوند اور بیوی دونوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے میں کتنی ہی ایسی عورتوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اپنے خاوندوں کی اصلاح صرف محبت و دانائی کے ساتھ ہی کی ہے۔

س (۵) ⇦ وہ کون سی صفات ہیں جو کسی مسلمان عورت کا شعار و علامت ہونی چاہئیں؟

ج ⇦ وہ تمام صفات محترم بھائی مصطفیٰ عکرمہ حفظہ اللہ کے اشعار میں مذکور ہیں ہم انہیں ذیل میں ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ اَنَا الْاِسْلَامُ اَدَّبَنِیْ وَ بِالْاِیْمَانِ کَرَّمَنِیْ

مجھے اسلام نے ادب سکھایا ہے اور ایمان کے ساتھ اس نے مجھے عزت دی ہے۔

۲۔ فَعِشْتُ الْعُمْرَ هَانِئَةً بَعِیْدًا عَنْ لَظَی الْفِتَنِ

تو میں نے اپنی زندگی خوش گوار ماحول میں فتنوں کی آگ سے دور رہ کر گزاری ہے۔

۳۔ بِاِسْلَامِیْ سَمَتْ رُوْحِیْ وَ صُنْتُ بِشَرْعِهٖ بَدَنِیْ

میرے اسلام کے ساتھ ہی میری روح کو بلندی ملی اور میں نے اپنی شریعت اسلامیہ کے ساتھ ہی اپنے بدن کی حفاظت کی۔

۴۔ کِتَابُ اللّٰهِ لِیْ نُوْرٌ بِاَصْفَی الْحُبِّ یَغْمُرُنِیْ

اللہ کی کتاب اب میرے لئے ایسا نور ہے جو مجھے انتہائی صاف محبت میں ڈھانپ لیتا ہے۔

۵۔ فَیُنْسِیْنِیْ هُوَی الدُّنْیَا وَ لِلْجَنَّاتِ یَحْمِلُنِیْ

وہ مجھے دنیا بھلائے رکھتا ہے اور جنتوں کی طرف مجھے اٹھاتا ہے۔

۶۔ بِرَبِّیْ عَلَّقْتُ عَیْنِیْ فَاَرْقُبُهٗ وَ یَرْقُبُنِیْ

میں نے اپنی آنکھوں کو اپنے رب کریم کے ساتھ معلق کرلیا ہے تو میں اس کا خیال کرتی ہوں اور وہ میرا خیال رکھتا ہے۔

۷۔ اِذِ الْاَهْوَاءُ نَادَتْنِیْ حَیَائِیْ مِنْهُ یَمْنَعُنِیْ

جب خواہشات مجھے آواز دے کر اپنی طرف بلاتی ہیں تو میرا اللہ سے شرم و حیا کرنا مجھے باز رکھتا ہے۔

۸۔ اُجِلُّ النَّفْسَ اَنْ تَصْبُوْا لِاَمْرٍ لَا یُشَرِّفُنِیْ

میں اپنے نفس کو ایسے کام کرنے سے باز رکھتی ہوں جو میرے بلند رتبے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

۹۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ اَوْجَدَنِیْ لِاَبْنِیَ قَادَةَ الزَّمَنِ

کیا اللہ نے مجھے اس لئے نہیں پیدا کیا تا کہ میں زمانے میں رہنے والوں کی قیادت کرنے والوں کی بنیاد رکھوں۔

س (۶) ⇦ بیوی اپنے خاوند کی کس طرح محافظت کر سکتی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇐ بیوی پر ایک بہت بڑی اور اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ یہ کہ وہ اپنے خاوند کی سعادت مندی کا سبب بنے اور گھر سے باہر کی طرف سے جو پریشان کن امور اس کے خاوند کو لاحق ہوتے ہیں ان سے اس کو بالکل پریشان نہ ہونے دے اور عورت کے لئے یہ مختلف قسم کے بہت پر خطر چیلنج اور مقابلے ہیں اور ایک مہارت رکھنے والی سمجھ دار عورت ہی اپنے خاوند کی بیرونی پریشانیوں کو دور کر سکتی اور انہیں اس کے دل سے نکال سکتی ہے اور وہی ہے جو اپنے خاوند کی نظر کو اپنی طرف جھکانے اور اس کے جذبات کو اپنی ذات تک محدود رکھنے میں اچھا کردار ادا کر سکتی ہے اور یہ سب کچھ بیوی کی سمجھ داری اور دانائی ہی سے ہو سکتا ہے کامیاب بیوی وہی ہوتی ہے جو اپنے خاوند کی ان مرغوب اور پسندیدہ چیزوں کو پہچانتی ہو جو اس کو محبت والفت میں مزید جوش دلائیں۔ مثلاً اسے کون سے رنگ پسند ہیں' اسے داخلی یا خارجی کون سا لباس زیادہ پسند ہے اور وہ کون سی زینت پسند کرتا ہے۔

یاد رہے کہ وہ عورتیں جو اپنے گھر کی چار دیواری میں اپنے لباس اور زیب و زینت کے سامان استعمال کرنے میں سستی کرتی ہیں یہ ان کی زبردست غلطی ہے یہ سستی ان کی محبت کو ختم کر سکتی ہے۔ خصوصاً ان کے خاوند کام کاج کر کے گھر واپس آتے ہیں تو وہ ان کا استقبال انہیں کپڑوں میں کرتی ہیں جن میں کھانا تیار کرنے کی وجہ سے بدبو سی آ رہی ہوتی ہے یا بال ان کے پراگندہ یا لاپرواہی سے بالوں کا جوڑا کیا ہو یہ سب کچھ بغیر کسی سلیقے کے ہو (تو خاوند کا دل ایسی عورت کی طرف متوجہ نہیں ہوتا) یہی وجہ ہے کہ ہم سنتے ہیں کہ فلاں کی بیوی تو بہت حسین وجمیل ہے لیکن ان کا خاوند اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کی نظریں غیروں پر ہوتی ہیں۔ اور سنتے ہیں کہ فلاں عورت اتنی خاص خوب صورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے خاوند کے دل کو موہ لیا ہے اور اس پر قابو پالیا ہے اور اس کے جذبات کی وہ مالک بن گئی ہے جب ہم ایسی بات سنتے ہیں تو حیران نہیں ہوتے کیونکہ عورت اپنے خاوند کے دل کو اپنی طرف مائل کرنے یا نہ کرنے اور اسے اپنا بنانے یا نہ بنانے میں خود آپ ذمہ دار ہے۔

بے شک ہم عورت کو اس بات کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے گھر میں اپنے خاوند کے لئے اپنی وضع قطع بدلے اور زینت کا خیال رکھے اور جب اس کا خاوند گھر آئے تو آتے ہی اس کے بچوں کی پرزور طریقہ سے شکایات لگانی نہ شروع کر دے بلکہ اپنے خاوند کے لئے اپنے گھر میں پرسکون اور بارونق فضا مہیا کرے۔ مثلاً خاوند کے اعصاب کو آرام دینے کے لئے اسے دبائے اور بچوں کو اس کے پاس شور نہ کرنے دے بلکہ بچوں کو کسی ایسے کام میں مصروف کر دے جو ان کے لئے مفید ہو اور اپنے گھر کے کونوں میں معطر خوشبوئیں پھیلائے فوری طور پر اسے اس کے پسند کے کھانے تیار کر کے کھلائے وہ بیوی اپنے خاوند کے لئے ایسی فضا تیار کرے جو اس کی زندگی کی وہ تمام تھکاوٹیں دور کر دے جن کے ساتھ اس کا سامنا ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

تذکرہ

چند مومن خواتین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ ہیں)

عورت...... جس نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا' عصمت کو داغ دار نہیں ہونے دیا عفت کو گدلا نہیں ہونے دیا اپنی آبرو کو اس طرح سنبھال کر رکھا جس طرح کوئی مال دار اپنے مرجان اور یاقوت ڈاکوؤں اور چوروں سے محفوظ کر کے رکھتا ہے' وہ عورت اللہ کی ولی ہے' اللہ کریم کے ہاں ایک بزرگ عورت کا مقام رکھتی ہے۔

میری بہنو! میں جس عورت کا ذکر کرنے لگا ہوں یہ عورت اس عظیم انسان کی بیوی ہے جسے اللہ نے اپنا خلیل کہا ہے۔ خلیل گہرے اور جگری دوست کو کہا جاتا ہے۔ اللہ کے اس دوست کا نام ''ابراہیم علیہ السلام'' ہے جناب ابراہیم علیہ السلام جب عراق کی سرزمین سے نمرود کے ہاتھوں ستائے ہوئے نکلے اور دیس سے پردیس ہو کر فلسطین کی طرف چلے تو ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھی۔ آپؑ کی اس بیوی کا نام سارہ رضی اللہ عنہا تھا۔

دونوں میاں بیوی اپنا ایمان بچا کر مہاجر بنے' سفر کرتے چلے جا رہے تھے راستے میں ملک مصر تھا' جب مصر میں داخل ہوئے تو وہاں کے بادشاہ کو خبر ہوئی کہ ایک شخص ہمارے ملک میں داخل ہوا ہے اور اس کے ساتھ اس کی نوجوان بیوی بھی ہے۔ اور وہ بے حد خوب صورت بھی ہے بادشاہ کی عادت یہ تھی کہ اس کے ملک میں نئے آنے والے کے ساتھ اگر کوئی عورت ہوتی اور وہ خوب صورت ہوتی تو بادشاہ اس عورت کو پسند کر لیتا اور اپنے پاس رکھ لیتا۔ چنانچہ بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی یہی سلوک کرنے کا ارادہ کر لیا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مطابق بادشاہ کے کارندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور انہیں بادشاہ کا پیغام دیا کہ وہ حضرت سارہ علیہا السلام کو بادشاہ کے پاس بھیجیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پردیسی تھے' اجنبی تھے' غریب الدیار اور مسافر تھے' وہ کیا کر سکتے تھے لیکن اللہ کے موحد بندے تھے' انہیں یقین تھا کہ جس اللہ کی توحید کے لئے وہ آگ میں کود گئے اور اللہ نے انہیں محفوظ رکھا وہ اللہ اپنے بندے کی عزت کا بھی ضرور پاس کرے گا۔ چنانچہ بے بس مسافر نے اپنی بیوی کو بادشاہ کی طرف روانہ کر دیا۔

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو محل میں پہنچا دیا گیا' بادشاہ ان کے حسن کے بارے میں اپنے کارندوں سے آگاہ ہو چکا تھا اس کی نیت جو پہلے ہی خراب تھی اب اس کا ارادہ اور زیادہ برا ہو گیا' چنانچہ وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہونے لگا تو حضرت سارہؓ اٹھ کھڑی ہوئیں وضو کرنے لگیں اور انہوں نے نماز شروع کر دی' محسوس ہوتا ہے کہ بادشاہ یہ منظر دیکھتا رہا اور یہ سوچ کر انتظار کرتا رہا کہ یہ خاتون اپنی عبادت سے فارغ ہو گی تو پھر میں اس کی طرف بڑھوں گا ادھر حضرت سارہؓ اپنے رب کریم سے باتیں کر رہی تھیں (جو اپنے رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حضور نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے اللہ سے باتیں کرتا ہے) حضرت سارہؓ نے اپنے رب سے اپنی مشکل کے بارے میں جو بات کی اللہ کی قسم! باکمال کی انہوں نے کہا:

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ وَ اَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ)).[بخاری : ۲۲۱۷]

''اے اللہ! اگر میں تجھ پر ایمان لائی ہوں' تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں' اپنے خاوند کو چھوڑ کر میں نے اپنی عزت وعصمت کو داغ دار نہیں ہونے دیا......تو (پھر اے میرے مولا!) اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دے''۔

اللہ! اللہ! حضرت سارہ رضی اللہ عنہا مشکل میں ہے' عزت کو بچانے کی مشکل......اور اس مشکل میں فریاد کناں ہے اپنے مولا کریم سے......اور مشکل سے نکلنے کے لئے اپنے اللہ کے ہاں کسی کا واسطہ نہیں ڈالتی' کوئی وسیلہ نہیں ڈھونڈتی بلکہ وسیلہ ڈھونڈا تو اللہ کی عبادت کا......نماز پڑھتی ہیں اور نماز میں اپنے عمل کا وسیلہ ڈالتی ہیں۔ اللہ کی یہ ولیہ عورت ایمان کے بعد اپنے جس عمل کا وسیلہ اپنے رب کے حضور ڈالتی ہے وہ پاک دامنی کا وسیلہ ہے۔ اللہ اکبر! پاک دامنی کتنی بڑی چیز ہے' کتنا اعلیٰ عمل ہے۔ یہ کس قدر خوب صورت نگینہ ہے جسے حضرت سارہؓ نے سنبھال سنبھال کے رکھا ہے۔ یہ کیسا چمک دار ہیرا ہے جس پر اللہ کے خلیل کی بیوی نے گرد بھی نہیں پڑنے دی۔ اللہ اکبر! یہ کتنا بڑا اور شاندار عمل ہے۔ عزت کی حفاظت واقعی بہت بڑا عمل ہے۔ یہ کیسا خوب صورت یاقوت ہے جس پر حضرت سارہؓ نے خراش تک نہیں آنے دی عزت کی حفاظت واقعی بہت بڑا عمل ہے اس کے بڑے اور عالیشان ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کہ اللہ کی بندی نے اس عمل کو اللہ کے دربار میں بطور واسطہ پیش کیا ہے اور مدعا یہ ہے کہ عزت بچ جائے۔ عفت مشکل میں ہے اور دعا ہے کہ اے اللہ! اس مشکل سے نکال دے کہ تو ہی مشکل کشا ہے۔

واہ! واہ! اے مسلمانوں کی روحانی اماں! تیرے سچے عمل کی لاج......عرش والے ''لج پال'' نے ایسی رکھی کہ کمال کر دیا۔ بے شک آپ کا مقام بہت اونچا ہے' کیونکہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں لیکن آپ نے اللہ کے حضور واسطہ اپنے خاوند کا نہیں ڈالا باوجود اس کے کہ وہ اللہ کے گہرے دوست ہیں آپ نے واسطہ ڈالا تو اپنے عمل کا ڈالا' آپ کو ولایت ملی تو اپنے عمل سے ملی' کسی دوسرے کے مقام ومرتبہ اور کسی دوسرے کے نیک عمل سے ولایت نہیں ملی بلکہ اپنے ہی عمل سے ملی اور آپ کا یہ کردار قیامت تک آنے والی تمام عورتوں کے لئے نمونہ بن گیا ہے کہ مقام ملے گا تو اپنے عمل سے ملے گا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے بعد عورت کے لئے جو سب سے بڑا عمل ہے' جو ولایت کی بلندیوں تک پہنچانے والا ہے وہ عزت و آبرو کی حفاظت والا عمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بہنو! ہم سب کی روحانی ماں اللہ کی ایسی ولیہ اور دوست تھیں کہ اللہ نے ان کی فریاد کو فوراً قبول کیا اور پھر اگلا منظر کیسا سامنے آیا۔ آیئے ملاحظہ کیجئے! حضرت سارہؓ نے نماز ختم کر لی' اپنے رب سے فریاد کر لی تو بادشاہ اپنے تخت سے اٹھا' حضرت سارہؓ کی طرف بڑھنے لگا اور جب قدرے قریب آیا تو بے ہوش ہو کر دھڑام سے محل کے فرش پر گر پڑا۔ اس کے منہ سے اس طرح کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے موٹے بھینسے کو ذبح کیا جائے تو گھڑ گھڑ کی آوازیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بادشاہ کا بھی یہی حال تھا۔ منہ سے جھاگ بہنا شروع ہو گئی تھی۔ اب اس کے پاؤں میں بھی زمین سے رگڑیں کھانے لگے تھے' ٹانگیں ہل رہی تھیں۔ وہ تڑپ رہا تھا صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ اللہ کی گرفت میں ہے یہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی گرفت میں لینا چاہتا تھا لیکن اللہ نے ایسا گرفت میں لیا کہ ''بے بے'' یاد آ گئی۔

لوگو! جب کوئی اللہ کا بن جاتا ہے تو اللہ اس کا بن جاتا ہے۔ حضرت سارہؓ کے لئے مولا کریم ایسے بن گئے کہ حضرت سارہؓ جو کہتی جاتی تھی' عرش والا رب اسی طرح کرتا جاتا تھا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو خیال آیا کہ اگر یہ بادشاہ اسی طرح مر گیا تو پھر کیا ہو گا؟ کہیں اس کے قتل کا الزام مجھ پر ہی نہ لگ جائے؟ چنانچہ یہ خیال آتے ہی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اپنے رب کے حضور فریاد کرتی ہیں۔

((اَللّٰهُمَّ اِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ)). [بخاری]

''مولا کریم! اگر یہ مر گیا تو یہی کہا جائے گا کہ اس عورت نے بادشاہ کو مار دیا ہے''۔

اللہ نے اپنی بندی کے خدشہ کے مطابق ان کی خواہش کو پورا کر دیا اور بادشاہ کو ٹھیک کر دیا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ درمیان میں وقفہ کتنا پڑا۔ یہ معاملہ چند منٹ کا تھا یا چند گھنٹوں کا تھا یا ایک آدھ دن کا تھا۔

بہر حال بادشاہ کے ساتھ جو ہوا وہ اسے بھلا کر دوبارہ پہلے والی حرکت کا سوچنے لگا...... حضرت سارہؓ نے جب دوبارہ دیکھا کہ بادشاہ کو عقل نہیں آئی بلکہ اب پھر سرکشی پر آمادہ ہے...... تو دوبارہ پہلے والا عمل دہرایا' وضو کیا نماز پڑھی اور اللہ کے ہاں پہلے والی دعا کی...... نماز سے فارغ ہوئیں تو بادشاہ آگے بڑھا' وہ دوسری بار پھر نیچے گرا اور پہلے والی حالت سے دوچار ہو گیا۔ حضرت سارہؓ نے دوبارہ اپنے رب سے وہی التجا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو الزام اس کے مرنے کا تیری بندی پر ہی آئے گا۔

اللہ! اللہ! اللہ کریم نے بادشاہ کو دوبارہ ٹھیک کر دیا' گویا اللہ کریم کہہ رہے تھے کہ میری بندی! تو جس طرح کہتی جائے گی ہم اسی طرح کرتے جائیں گے۔ قارئین کرام! بادشاہ نے اب دربار لگایا اور اپنے کارندوں کو کہنے لگا! ''یہ عورت جو تم میرے پاس لائے ہو یہ جنات میں سے کوئی جن عورت تھی جسے تم میرے پاس لے آئے' اسے اس کے خاوند ابراہیم کے پاس لے جاؤ''۔ محسوس ہوتا ہے کہ وہ کارندے جانے لگے تو بادشاہ نے انہیں کہا کہ ٹھہرو! یہ لڑکی ہے' اس کا نام ''ہاجرہ'' ہے' اسے اس خاتون کے سپرد کر دو کہ وہ اسے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے جائے۔

اللہ! اللہ! حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کرامت دیکھئے کہ وہ بادشاہ جو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے حسن میں دل گرفتہ ہو کر انہیں اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا وہ اب اپنی لڑکی خادمہ بنا کر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر رہا تھا۔

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہاجرہ کو لے کر حضرت ابراہیم کے پاس پہنچیں تو آپ یقیناً خوش ہوئے ہوں گے کہ اللہ نے کرم کیا' سارہ آ گئی مگر حیران بھی ہوں گے کہ یہ ایک اور لڑکی بھی اس کے ساتھ ہے۔ حضرت سارہؓ نے اللہ کے خلیل علیہ السلام کی حیرانی کو فوراً دہری خوشی و مسرت میں یہ کہہ کر تبدیل کر دیا:

((اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَ اَخْدَمَ وَلِيْدَةً)).[بخاری]

''جناب نے محسوس نہیں کیا کہ اللہ نے کافر کو اوندھے منہ پٹخ کے رکھ دیا اور خدمت کے لئے یہ لڑکی بھی عطا کر دی ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت ابراہیم کی اہلیہ ثانی ہیں)

مصر کے بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہؓ کے سپرد جولڑکی کی..... حضرت سارہؓ نے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کر دیا جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے اس لڑکی کو اپنی دوسری بیوی بنا لیا۔ یہ لڑکی جس کا نام ہاجرہ تھا' اللہ نے اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا عطا فرمایا بیٹے کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ بچہ ابھی شیر خوار ہی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں ماں بیٹے کو ہمراہ لیا اور فلسطین سے حجاز کی طرف لمبا سفر شروع کر دیا۔ وہ مکہ میں آئے' تب یہاں نہ کوئی آبادی تھی اور نہ پانی تھا۔ خشک پہاڑ اور جنگل تھا۔ حضرت ابراہیم نے یہاں پڑاؤ کیا' جتنے دن اللہ کو منظور تھے وہ یہاں ٹھہرے اور پھر ایک روز بیوی اور بچے کو چھوڑ کر چل دیئے۔ صحیح بخاری اور احادیث کی دیگر کتب میں یہ واقعہ اس طرح آیا ہے کہ حضرت ابراہیم الوداع ہو کر جا رہے تھے اور ننھے اسماعیل کی والدہ اپنے خاوند کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔ حضرت ابراہیم مڑ کر نہ دیکھ رہے تھے۔ وہ اس لئے پلٹ کر نہیں دیکھ رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیوی اور بچے کی محبت غالب آ جائے۔ اور اللہ کا حکم جو انہیں یہاں چھوڑ جانے کا ہے اس پر حرف نہ آ جائے۔ لہٰذا وہ اللہ کے حکم کو مقدم کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے پیاری نوجوان بیوی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی آوازیں یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہتھوڑے کی ضربیں بن کر دل کو کرچی کرچی کر رہی ہوں گی لیکن وہ ضربیں سہتے چلے جا رہے تھے اور اللہ کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا آوازیں دیئے جا رہی تھیں:

((يَا إِبْرَاهِيمُ ! أَيْنَ تَذْهَبُ وَ تَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ إِنْسٌ وَّ لَا شَيْءٌ)).

''اے ابراہیم! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ رہے ہیں جس میں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی اور چیز ہے''۔ [بخاری]

صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کداء کے مقام پر پہنچے اور کداء آج بھی مکہ کے ایک محلّہ کا نام ہے تو وہاں حضرت ہاجرہ نے اپنے خاوند کو اس طرح آواز دی:

((يَا إِبْرَاهِيمُ ! إِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا؟)).

''اے ابراہیم علیہ السلام ہمیں کس کے پاس چھوڑے جا رہے ہو؟''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا:

((إِلَى اللّٰهِ)).

''اللہ کے پاس''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے فوراً نکلا:

((رَضِیْتُ بِاللّٰہِ)).

''میں اللہ کے ساتھ (رہ کر) راضی ہوں''۔

چلتے چلتے مزید پوچھا:

((آللّٰہُ اَمَرَكَ)).

''کیا اللہ نے آپ کو (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہے؟''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا:

''جی ہاں! (مجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہے)''۔

یہ سنتے ہی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی رضا یقین میں بدل گئی اور انہوں نے کہا:

((اِذَنْ لَا یُضَیِّعُنَا)). [بخاری]

''یہ بات ہے تو اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا''۔

یہ جملہ کہہ کر حضرت ہاجرہؓ نے اپنے قدم روک لئے وہ اپنے شوہر نامدار کو پیچھے سے دیکھتی رہیں حتیٰ کہ حضرت ابراہیم کا وجود نگاہوں کے سامنے دھندلا ہو گیا...... پھر وہ مہربان خاوند...... بیوی سے بے پناہ محبت کرنے والا' انتہائی شفیق' بڑا ہی نرم دل' ننھے اسماعیل سے لاڈ پیار کرنے والا' آج اتنا بے رخ ہو کر چلا گیا کہ آخر کار ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اب حضرت ہاجرہؓ نے واپسی کی راہ لی اور بیت اللہ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

دوسری جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے ہوئے ایک مقام پر پہنچے جسے ''ثنیہ'' کہا جاتا ہے۔ وہاں اللہ کے خلیل علیہ السلام ٹھہر گئے۔ چہرہ کعبہ کی طرف کیا ہاتھ بلند کئے اور اپنے اللہ کو مخاطب کر کے یوں فرمانے لگے!

﴿ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ ﴾ [ابراهیم: ۱۴/ ۳۷]

''اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے (بڑے بیٹے اسماعیل کو) ایک ایسی وادی (مکہ) میں تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے جہاں پانی اور سبزہ ناپید ہے۔ ہمارے پروردگار! (میں نے ایسا اس لئے کیا) تاکہ یہ نماز قائم کریں چنانچہ آپ لوگوں میں سے بعض کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیں اور انہیں پھلوں کا رزق عطا کر دیجئے تاکہ یہ شکر گزار بنے رہیں''۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر نامدار اور ننھے اسماعیل کے والد گرامی یہ دعائیہ جملے اپنے اللہ کے حضور کہہ کر فلسطین کی جانب چلے گئے...... دوسری طرف حضرت ہاجرہؓ کے پاس کھانے کو کھجوروں کا ایک تھیلا تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینے کو پانی کا مشکیزہ تھا' چند دنوں کے بعد پانی ختم ہو گیا اور پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ پیاس ستانے لگی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا خود تو پیاسی تھی ہی مگر ننھے اسماعیل کو اپنا دودھ پلائے جا رہی تھیں...... لیکن آخر کب تک؟ مسلسل پانی نہ پینے کی وجہ سے ننھے اسماعیل کے لئے والدہ کا دودھ بھی کم ہوتا گیا' پیاس نے برا حال کر دیا۔ ماں جو خود شدت پیاس سے بلبلا رہی تھی وہ اب اس قابل نہ رہی تھی کہ اپنے جگر پارے کے حلق کو اپنے دودھ کے ساتھ تر کر سکے۔ ننھا اسماعیل روئے جا رہا تھا' شدت پیاس سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا' حلق خشک ہو رہا تھا' زبان تالو کے ساتھ چمٹ رہی تھی۔ اب رونے کی سکت بھی ختم ہو رہی تھی...... حضرت ہاجرہؓ کے پاس اس جنگل میں بس ایک ہی ساتھی اور مونس و غم خوار تھا اور وہ ان کا یہ ننھا لخت جگر تھا۔ باقی تو یہاں نہ کوئی انسان تھا اور نہ کوئی حیوان تھا۔ حیوان تو دور کی بات ہے یہاں تو کوئی پرندہ بھی نہ تھا۔ پرندہ تبھی ہوتا اگر یہاں کوئی پانی ہوتا کوئی خوراک ہوتی۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے اپنا لخت جگر دیکھا نہ جا رہا تھا مگر سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کریں؟ یقین تو تھا کہ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا لیکن اب تو ضائع ہونے کے مرحلے میں وہ داخل ہو چکی تھیں صاف نظر آ رہا تھا کہ آخری حد عبور ہونے ہی والی ہے۔ لہٰذا ایک ماں بے بسی کی حالت میں بیٹے کو چھوڑ کر دوڑ پڑی۔ چند قدموں کے فاصلے پر ایک پہاڑی ٹیلہ جس کا نام صفا ہے' حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اس پر چڑھیں کہ شاید کوئی بندہ نظر آ جائے؟ اس دکھ کی گھڑی میں کہیں سے کوئی مدد آ جائے' چاروں طرف دور دور تک حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا مگر کوئی بھی نظر نہ آیا۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کیا' لخت جگر پر نظر دوڑائی' ننھا اسماعیل ابھی پاؤں مار رہا تھا۔ ننھے اسماعیل کی ماں مامتا کی ماری ماری اب پھر تیزی سے قدم اٹھانے لگیں...... سامنے ایک اور پہاڑی ٹیلہ تھا' بے بسی کی حالت میں اس کی طرف چل دیں' یہاں پہنچیں تو لخت جگر نظر نہیں آیا۔ لہٰذا بے بس ماں دوڑنے لگ گئی جلدی سے وہ مروہ پہاڑی پر پہنچیں۔ یہاں سے پھر لخت جگر کی جانب دیکھا کہ وہ ہاتھ پاؤں مارے جا رہا ہے حضرت ہاجرہ علیہا السلام ننھے اسماعیل کی والدہ نے اس طرح دونوں پہاڑیوں کے مابین دوڑتے ہوئے سات چکر کاٹے...... ساتویں چکر پر جب وہ مروہ کے پاس پہنچیں تو...... ایک آواز سنائی دی۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام فوراً ساکت و جامد ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ وہ دیکھنے لگیں کہ یہ آواز کس طرف سے آئی ہے؟ آواز تو ضرور آئی ہے لیکن آواز والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا...... آخر حضرت ہاجرہ علیہا السلام بولیں:

''اے ہمیں آواز سنانے والے! اگر تیرے پاس ہماری فریاد رسی کا کوئی سامان ہے تو سامنے آ''۔

اللہ کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ جو حضرت جبریلؑ تھے وہ ننھے اسماعیلؑ کے پاس ظاہر ہوئے' انہوں نے زمین پر ایڑھی ماری' ایک روایت میں ہے کہ پر مارا۔ پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا' وہ فوارہ بن کر ابلنے لگا۔ ننھے اسماعیل پر پانی کے چھینٹے پڑنے لگے پانی اور ہوا ملی ہوئی پھوار ننھے اسماعیلؑ پر سایہ فگن تھی...... حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ منظر دیکھا تو بیٹے کی جانب...... چشمے کی طرف دوڑیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری روحانی ماں' حضرت ہاجرہ علیہا السلام! قربان جاؤں آپ کے ایمان اور حوصلہ وصبر پر کہ وہ ہمالیہ سے اونچا اور مضبوط تھا جو قائم رہا...... ورنہ آج کی طرح کی کوئی بے حوصلہ خاتون ہوتی تو ایسے موقع پر خاوند کو کوستی' گالیاں دیتی...... وہ کہتی دیکھو! یہاں جنگل بیابان میں ہمیں مرنے کو چھوڑ گیا ہے' پھر کوئی پتہ نہیں لیا...... کہتا تھا اللہ کے سپرد کر کے جا رہا ہوں۔ دنیا میں بھلا ایسا بھی ہوتا ہے' اب کہاں ہے اللہ کی مدد؟...... اللہ کی قسم! حضرت ہاجرہ علیہا السلام بے بسی کی حالت میں جس قدر اور جو کر سکتی تھی وہ کیا مگر آخری لمحات تک زبان پر شکوہ نہیں آنے دیا وہ اپنے الفاظ پر قائم رہیں کہ ''ہمیں اللہ ضائع نہیں کرے گا''۔ اللہ اکبر! مولا کریم نے بھی اپنی بندی کو اپنے گہرے دوست کی بیوی کو اونچا مقام عطا فرمانا تھا لہٰذا آزمائش بھی خوب کی بلکہ زندگی کے آخری لمحے تک آزمائش کو جاری رکھا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کامیاب ہوگئیں۔ وہ اللہ کے گہرے دوست اور پیغمبر کی بیوی تو تھیں ہی مگر اب انہوں نے اپنے رب پر یقین کا جو عمل اظہار کیا تو اللہ نے کرامتوں یعنی عزتوں سے نواز دیا' ولایت یعنی اپنی دوستی کو ثابت کر دیا اور اس کا منہ بولتا ثبوت سامنے آیا کہ چشمہ ابل رہا تھا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام مروہ سے دوڑتے ہوئے جب چشمہ کے پاس پہنچیں تو ننھے اسماعیل کو پانی پلایا اور خود بھی پیا' پھر اپنے لخت جگر کو چھاتی سے چمٹایا' اپنا دودھ پلایا۔ ننھا اسماعیل کلکاریاں مار رہا تھا۔ ماں نے اسے ایک جانب لٹایا اور جلدی سے چلو بھر بھر کے اپنی مشک بھرنے لگیں مگر پانی کا جوش بڑھتا جاتا تھا۔ فرشتے نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مخاطب کر کے کہا!

''ضائع ہو جانے کا خوف مت کھاؤ' یہاں پر اللہ کا گھر ہے' یہ ننھا بچہ اور اس کا باپ عنقریب اس گھر کو بنائیں گے اور اس گھر کے پاسبانوں کو اللہ ضائع نہیں کرے گا''۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے جب سنا تو مزید اطمینان نصیب ہوا۔ اب اس اندیشے کے تحت کہ پانی ادھر ادھر ضائع نہ ہو۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کے اردگرد پتھر وغیرہ رکھ کر فصیل بنانا شروع کر دی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ اسماعیل کی ماں پر رحم کرے' اگر وہ زم زم کو یونہی چھوڑ دیتیں تو وہ جاری چشمے کی شکل میں رہتا''۔

جی ہاں! چونکہ حضرت ہاجرہؑ نے اردگرد منڈیر بنا ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے معاملہ اپنی پیاری بندی کے ہاتھوں سے کئے ہوئے کام کے مطابق ہی کر دیا اور زم زم کے پانی کو کنویں کی شکل میں بدل دیا یعنی جیسے اس کی پیاری بندی نے کہا ویسے ہی اس کے مولا نے کر دیا۔

اللہ کی صابر و شاکر بندی ہاجرہؑ کی یہ کرامت ہزاروں سال سے آج بھی جاری ہے دیکھو! کس قدر حیرت کی بات ہے کہ مکہ شہر اور اس کے اردگرد میلوں تک آج بھی نہ کوئی نہر ہے اور نہ کوئی چشمہ ہے پہاڑ خشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سخت ہیں گرمی اس قدر ہے کہ ہمارے ہاں پاکستان میں جب دسمبر اور جنوری کی سردی میں لوگ ٹھٹھرتے ہیں تو مکہ میں ایئر کنڈیشنرز چلتے ہیں...... اس گرم اور ویران وادی میں اللہ کی قدرت کا نظارہ دیکھو' حضرت ہاجرہؓ کی کرامت کا منظر دیکھو کہ یہ چشمہ جو کنویں کی شکل میں ہے' ہزاروں سال سے جاری ہے' آج وہاں ٹیوب ویل نصب ہے اور ۲۴ گھنٹے چلتا ہے مگر پانی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ پانی مکہ کے شہری بھی پیتے ہیں۔ جدہ کے شہری بھی یہی پانی پیتے ہیں اور مدینہ کے حرم نبوی میں بھی یہی پانی پیا جاتا ہے۔ ویسے تو سارا سال ہی لاکھوں لوگ عمرہ کے لئے آتے ہیں اور پانی پینے کے علاوہ نہانے کے ساتھ ساتھ...... جاتے ہوئے ہمراہ بھی لے جاتے ہیں مگر رمضان میں عمرہ کرنے والوں کی تعداد اب پچیس سے تیس لاکھ کو چھونے والی ہے' یہ سب لوگ اپنے گھروں میں بھی پانی بھرکے لے جاتے ہیں۔ یوں پوری دنیا میں پانی پہنچتا ہے۔ مگر زم زم کے کنویں میں پانی کی کوئی کمی نہیں۔ لاریب مولا نے اپنی بندی کے لئے زم زم کی صورت میں کرامت کا جو فیض جاری کیا آج بھی جاری ہے۔

زم زم کے پانی میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی ہے اور یہ محض عقیدہ وایمان کی ہی بات نہیں بلکہ اس پانی کو دنیا کی اعلیٰ ترین لیبارٹریوں میں چیک کیا گیا تو رزلٹ یہ آیا کہ صحت کے اعتبار سے یہ پانی مکمل طور پر صحت مند ہے اور اس کی کوالٹی اس قدر اعلیٰ ہے کہ اس کوالٹی کا پانی روئے زمین پر اور کہیں موجود نہیں۔

سعودی عرب کا جو موجودہ دور ہے اس کے بانی شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ کے زمانہ میں ایک برطانوی کمپنی نے زم زم کو اپنی لیبارٹری میں چیک کرنے کا پروگرام بنایا۔ زم زم کا سیمپل لیا گیا۔ آگے کمپنی تک جس شخص نے یہ سیمپل پہنچایا وہ اس کمپنی کا ایک کارندہ اور یہودی تھا۔ اس یہودی نے زم زم کے پانی میں عام اور آلودہ پانی ملا دیا جب رپورٹ سامنے آئی تو شور مچ گیا کہ زم زم کا پانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے حکومت سعودی عرب نے کمپنی سے کہا کہ وہ اپنی لیبارٹری کو چیک کروائے اور اپنے بندوں میں بھی تحقیق کروائے کہ درمیان میں کسی گڑبڑ کا امکان نظر آتا ہے۔ چنانچہ کمپنی کو دوبارہ زم زم کا سیمپل دیا گیا اور جب اسے چیک کیا گیا تو زم زم کا پانی دنیا کا بہترین پانی قرار پایا۔ اب جب سیمپل لانے والے بندوں کی تحقیق شروع ہوئی تو ایک اہلکار جو یہودی تھا اس نے اعتراف کیا کہ اس نے عام استعمال شدہ آلودہ پانی زم زم کے پانی میں ملا دیا تھا۔ یہودی کی خیانت ظاہر ہوگئی اور ثابت ہو گیا کہ حضرت ہاجرہؓ کے فرزند ارجمند جناب رسول اللہ آخریں ﷺ نے جب زم زم کے پانی کو آب شفا قرار دے دیا تو حکومت سعودیہ کا یہ مؤمنانہ جواب خوب ایمان افروز تھا کہ تمہاری لیبارٹری اور بندے جراثیم زدہ ہو سکتے ہیں' لیکن حضرت ہاجرہؓ کی کرامت سے پھوٹنے والے چشمے کا پانی جراثیم زدہ نہیں ہوسکتا۔ جی ہاں! اس معجزانہ پانی سے شفایابی کا فیض آج بھی جاری ہے اور حضرت ہاجرہؓ کی یہ کرامت تا قیامت جاری رہے گی۔ [ان شاءاللہ!]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہاجرہؑ کا انتہائی بے بسی میں بھی اپنے اللہ پر صبر وشکر کا کردار ایسا پسندیدہ تھا کہ جناب محمد کریم ﷺ کی آخری امت کے حاجیوں پر یہ فرض قرار دے دیا گیا کہ جو بھی یہاں بیت اللہ کی زیارت کو آئے وہ حضرت ہاجرہؑ کی طرح صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور وادی کے درمیان میں اسی طرح تیز دوڑے جس طرح حضرت ہاجرہؑ نے تیز دوڑ لگائی تھی اور صفا پر چڑھتے ہوئے اسی طرح کعبہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے جس طرح حضرت ہاجرہؑ اپنے فرزند ارجمند کو دیکھا کرتی تھیں۔

پیاری بہنو! آج جعلساز لوگوں نے پانی کے کئی ایسے چشمے اور کنویں متعین کر لئے ہیں کہ اس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ فلاں کی کرامت کی وجہ سے یہ پانی شفا والا ہے۔ یہ سارا جھوٹ ہے اور روزی کمانے کا خلاف شریعت ڈھکوسلا ہے۔ افسوس کہ عورتیں ان جعلسازوں کی جعلسازی کا شکار ہو جاتی ہیں اور مختلف درباروں سے پانی کو مقدس سمجھ کر لاتی ہیں۔ بعض درباروں پر اسی طرح چکر اور دوڑ لگاتی ہیں جس طرح صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی دوڑ لگائی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی کرامت اس لئے شریعت بن گئی کہ اللہ نے اپنے نبی جناب ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے اسے شریعت بنایا۔ جی ہاں! زم زم کا پانی اس لئے شفا یابی کا حامل ٹھہرا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اسے شفا قرار دیا ہے اور حضرت ہاجرہؑ کی دوڑ اس لئے دین ٹھہری کہ اللہ نے قرآن میں واضح کر دیا:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة : ۲/ ۱۵۸]

''بلا شبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (اسلامی عظمت کی علامات) ہیں''۔

ثابت ہوا کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی کرامت زم زم اور سعی یعنی دوڑ کو اللہ اور اس رسول ﷺ نے دین قرار دیا تب یہ دین بنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں)

مومنوں کی ماں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب منافقوں نے بہتان باندھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں سورۂ نور نازل فرمادی۔ بہتان کے واقعہ کی تفصیل مؤمنوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود تفصیل سے بیان فرمائی ...... ہم نے اس واقعہ کو سورۂ نور کی تفسیر میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کی ''تیسیر القرآن'' سے لیا ہے ملاحظہ فرمایئے!۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ سفر پر جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے قرعہ میں جس بیوی کے نام قرعہ نکلتا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ آپ نے ایک غزوہ (بنی مصطلق) میں قرعہ ڈالا جو میرے نام نکلا۔ پس میں آپؐ کے ساتھ روانہ ہوگئی اور یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے میں ایک ہودج میں سوار رہتی اور جب اترتی تو ہودج سمیت اتار لی جاتی۔ ہم اس طرح سفر کرتے رہے۔ جب آپؐ اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے تو ہم لوگ مدینہ کے نزدیک آن پہنچے۔ ایک رات کوچ کا حکم ہوا یہ حکم سن کر میں اٹھی اور پیدل چل کر لشکر سے پار نکل گئی۔ جب حاجت سے فارغ ہوئی تو لشکر کی طرف آنے لگی تو مجھے معلوم ہوا کہ ظفار کے نگینوں کا ہار (جو میرے گلے میں تھا) ٹوٹ کر گر چکا ہے میں اسے ڈھونڈھنے لگی اور اسے ڈھونڈھنے میں دیر لگ گئی۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرا ہودج اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے انہوں نے ہودج اٹھایا اور میرے اونٹ پر لاد دیا۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ میں ہودج میں موجود ہوں کیونکہ اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ پر گوشت اور بھاری بھرکم نہ ہوتی تھیں اور تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں۔ لہٰذا ان لوگوں نے جب ہودج اٹھایا تو اس کے ہلکے پن کا کوئی خیال نہ آیا علاوہ ازیں میں ان دنوں ایک کمسن لڑکی تھی۔ خیر وہ ہودج لاد کر چل دیئے۔ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار (جو اونٹ کے نیچے آ گیا تھا) مجھے مل گیا میں اسی ٹھکانے کی طرف چلی گئی جہاں رات کو اترے تھے' دیکھا تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا ہے اور نہ جواب دینے والا (سب جا چکے ہیں) میں نے ارادہ کیا کہ اپنے ٹھکانے پر چلی جاؤں' کیونکہ میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہ پائیں گے تو اسی جگہ تلاش کرنے آئیں گے۔ میں وہاں بیٹھی رہی' حتیٰ کہ نیند نے غلبہ کیا اور میں سوگئی۔ لشکر کے پیچھے پیچھے (گرے پڑے سامان کی خبر رکھنے کے لئے) صفوان بن معطل سلمیؓ مقرر تھے۔ وہ پچھلی رات چلے اور صبح میرے ٹھکانے کے قریب پہنچے اور دور سے کسی انسان کو سوتے ہوئے دیکھا' پھر میرے قریب آئے تو مجھے پہچان لیا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب انہوں نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو میں بیدار ہوگئی اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے نہ مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے علاوہ کوئی بات سنی انہوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اس کا پاؤں اپنے ہاتھ سے دبائے رکھا تو میں اس پر سوار ہوگئی۔ وہ پیدل چلتے رہے اور اونٹنی کو چلاتے رہے حتیٰ کہ ہم لشکر سے اس وقت جا ملے جب وہ عین دوپہر کو گرمی کی شدت کی وجہ سے اترے ہوئے تھے۔ اور جن لوگوں کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوئے۔ اس تہمت کو سب سے زیادہ پھیلانے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) تھا۔ خیر ہم لوگ مدینہ پہنچے وہاں پہنچ کر میں بیمار ہوگئی اور مہینہ بھر بیمار رہی۔ لوگ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا چرچا کرتے رہے اور مجھے خبر تک نہ ہوئی البتہ ایک بات سے مجھے وہم سا پیدا ہوا۔ وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کی وہ مہربانی جو بیماری کی حالت میں مجھ پر ہوا کرتی تھی وہ اس بیماری میں نہیں پائی تھی۔ آپ تشریف لاتے 'السلام علیکم کہتے پھر یہ پوچھ کر کہ اب طبیعت کیسی ہے چل دیتے۔ اس بات سے مجھے کچھ شک تو پڑتا مگر کسی بات کی خبر نہ تھی۔

بیماری سے کچھ افاقہ ہوا اور ابھی کمزوری ہی تھی کہ مناصع کی طرف گئی۔ مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں (سلمیٰ) میرے ساتھ تھی۔ ہم لوگ ہر رات کو وہاں رفع حاجت کے لئے جاتے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب اپنے گھروں کے نزدیک ہم بیت الخلاء نہیں بناتے تھے بلکہ اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح رفع حاجت کے لئے جنگل میں جایا کرتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے بدبو ہمیں تکلیف دیتی۔ خیر میں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی' ابوبکر صدیق کی خالہ تھی اسی کا بیٹا مسطح تھا۔ رفع حاجت سے فراغت کے بعد ہم دونوں گھر کو آ رہی تھیں کہ مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھ کر پھسلا تو وہ کہنے لگی "مسطح ہلاک ہو" میں نے کہا! "کیا کہتی ہو" کیا تم ایسے شخص کو کوستی ہو جو بدر میں شریک تھا؟" وہ کہنے لگی "اے بھولی لڑکی! کیا تم نے وہ کچھ بھی سنا جو وہ کہتا ہے؟" پوچھا "کیا کہتا ہے؟" تب اس نے تہمت لگانے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں تو میری بیماری میں مزید اضافہ ہوگیا۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کے بعد پوچھا "اب طبیعت کیسی ہے؟" میں نے کہا "آپ مجھے اجازت دیجئے میں اپنے والدین کے ہاں جانا چاہتی ہو"۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تحقیق کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی تو میں اپنے والدین کے ہاں آ گئی میں نے اپنی ماں سے کہا "امی! یہ لوگ (میری نسبت) کیا فضول باتیں بتا رہے ہیں؟" اس نے کہا "بیٹی! اتنا رنج نہ کرو' اللہ کی قسم! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مرد کے پاس کوئی خوب صورت عورت ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو سوکنیں بہت کچھ کرتی رہتی ہیں"۔ میں نے کہا "سبحان اللہ! لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا"۔ چنانچہ میں ساری رات روتی رہی' صبح ہوگئی مگر نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہو رہی تھی اور آپ ﷺ اس سلسلہ میں ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ چاہتے تھے۔ چنانچہ اسامہ بن زیدؓ نے آپ ﷺ کو وہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ عائشہ ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی بیویوں سے محبت تھی' انہوں نے صاف کہہ دیا کہ عائشہ پاک دامن اور بے قصور ہیں اور سیدنا علی بن ابی طالب نے کہا! ''یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا' عائشہ کے علاوہ اور بھی بہت عورتیں ہیں اور اگر آپ ﷺ بریرہؓ سے پوچھیں تو وہ آپ ﷺ کو ٹھیک ٹھیک بتا دیں گی''۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بریرۃ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس سے پوچھا ''کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے کہ عائشہؓ کے متعلق تمہیں کچھ شک ہو؟''۔ بریرہؓ کہنے لگی ''اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ ہاں میں اس میں ایک بات دیکھتی ہوں اور اس سے چشم پوشی کر جاتی ہوں اور وہ یہ کہ وہ ابھی کم سن بچی ہے۔ آٹا گندھا پڑا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے''۔

میرا وہ دن بھی رونے دھونے میں گزرا اور میں مسلسل دو دن سے رو رہی تھی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ میرے والدین سمجھے کہ میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی تو وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی اسی حالت میں آپ ﷺ تشریف لائے' سلام کیا پھر بیٹھ گئے۔ اس سے پہلے جب سے مجھ پر تہمت لگی تھی آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ آپ ﷺ انتظار کرتے رہے مگر وحی نہ آئی۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر تشہد پڑھا پھر فرمایا ''عائشہ! مجھے تیری نسبت ایسی ایسی خبر آئی ہے' اگر تو پاک ہے تو اللہ تعالیٰ تیری برأت فرمائے گا اور اگر واقعی تجھ سے قصور ہو گیا ہے تو اللہ سے اپنے قصور کی معافی چاہ اور توبہ کر کیونکہ جب بندہ گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ جب آپ ﷺ یہ گفتگو ختم کر چکے تو یکبارگی میرے آنسو تھم گئے اور یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی میری آنکھوں میں نہ رہا۔ میں نے اپنے والد سے کہا ''وہ آپ (رسول اللہ ﷺ) کو جواب دیں''۔ وہ کہنے لگے ''اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں'' پھر میں نے اپنی والدہ (ام رومان) سے کہا کہ تم جواب دو۔ تو انہوں نے بھی کہا ''میں نہیں جانتی کہ کیا جواب دوں''۔ آخر میں خود ہی جواب دینے لگی' میں ایک کمزور لڑکی تھی' قرآن مجھے زیادہ یاد نہ تھا۔ میں نے کہا ''اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو آپ لوگوں نے سنی ہے آپ کے دل میں جم گئی ہے اب اگر میں گناہ کا اقرار نہ کروں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے گناہ نہیں کیا تو آپ لوگ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو آپ لوگ مجھے سچا سمجھیں گے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی اور تمہاری مثال ایسے ہی سمجھتی ہوں جیسے سیدنا یوسفؑ کے والد کی تھی' انہوں نے جو کچھ کہا تھا میں بھی وہی کچھ کہتی ہوں کہ ''اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے''۔ یہ کہہ کر میں نے کروٹ بدل لی مجھے یہ یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں لہٰذا اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت کر دے گا مگر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قسم! مجھے یہ خیال تک نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی آیات نازل فرمائے گا جو ہمیشہ پڑھی جائیں گی۔ میں اپنی شان اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی۔ ہاں مجھے یہ ضرور امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس سے آپ ﷺ پر میری برأت ظاہر ہو جائے گی۔ پھر اللہ کی قسم! ابھی اللہ کے رسول ﷺ وہاں سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ کوئی دوسرا آدمی ہی وہاں سے باہر گیا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ معمول کے موافق آپ ﷺ پر سختی ہونے لگی اور پسینہ موتیوں کی طرح آپ ﷺ کے بدن سے ٹپکنے لگا حالانکہ وہ دن سردی کا دن تھا مگر وحی اترنے میں ایسی ہی سختی ہوتی تھی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ ﷺ خوش تھے اور ہنس رہے تھے پھر پہلی بات آپ ﷺ نے یہی کی ''عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت فرما دی''۔ میری والدہ مجھے کہنے لگی ''اٹھو اور آپ ﷺ کا شکریہ ادا کرو'' میں نے کہا ''اللہ کی قسم! میں نہیں اٹھوں گی میں تو صرف اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کروں گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں:

''جن لوگوں نے تہمت کی باتیں کیں وہ تم سے ہی ایک ٹولا ہے۔ اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اتنا ہی گناہ کمایا اور ان میں سے جو اس تہمت کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا اس کے لئے عذاب عظیم ہے جب تم نے یہ قصہ سنا تھا تو مؤمن مردوں اور عورتوں نے اپنے دل میں اچھی بات کیوں نہ سوچی اور یوں کیوں نہ کہہ دیا'' یہ تو صریح بہتان ہے'' پھر یہ تہمت لگانے والے اس پر چار گواہ کیوں نہ لا سکے؟ پھر جب یہ گواہ نہیں لا سکے تو اللہ کے ہاں یہی جھوٹے ہیں اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے اس کی پاداش میں تمہیں عذاب عظیم آ لیتا''۔

''جب تم اپنی زبانوں سے اس بہتان کو اچھالتے تھے اور اپنے منہ سے وہ کہہ رہے تھے جس کے متعلق تمہیں علم نہ تھا اور تم اسے معمولی سمجھ رہے تھے۔ حالانکہ وہ اللہ کے ہاں بہت بڑی بات تھی اور جب تم نے یہ قصہ سنا تھا تو تم نے یوں کیوں نہ کہہ دیا'' ہمیں یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کریں تو پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے''۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مؤمن ہو تو آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اللہ تمہیں واضح ہدایت دیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی المناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور (اس کے نتائج کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو برے نتائج نکلتے) اور اللہ یقیناً مہربان اور رحم والا ہے''۔ [النور: ۲۴/۱۱۔۲۰]

جب یہ آیات اتریں تو ابوبکرؓ جو محتاجی اور رشتہ کی وجہ سے مسطح کی مدد کیا کرتے تھے' نے کہا ''اللہ کی قسم! آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسطح کو کچھ نہیں دیا کروں گا کیونکہ اس نے عائشہؓ کے متعلق ایسی باتیں کیں''۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [النور: ٢٤/٢٢]

''اور تم میں سے آسودہ حال لوگوں کو یہ قسم نہیں کھانی چاہئے کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ (صدقہ وغیرہ) نہیں دیں گے، انہیں چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کر لیں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

یہ آیات سن کر ابو بکرؓ کہنے لگے! ''اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ مجھے بخش دے''۔ پھر مسطح سے پہلے سا سلوک کرنے لگے اور کہا ''اللہ کی قسم! جب تک مسطح زندہ رہا میں یہ معمول بند نہ کروں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (اس تہمت کے زمانہ میں) آپ ﷺ زینب بنت جحش (ام المومنین) سے میرا حال پوچھتے! ''تم عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیسی سمجھتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا! ''یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں، میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو اچھا سمجھتی ہوں''۔ آپ ﷺ کی بیویوں میں سے زینبؓ ہی میرے برابر کی تھیں۔ بڑھ چڑھ کر رہنا چاہتی تھیں، اللہ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں بچا لیا اور ان کی بہن حمنہ بنت جحشؓ اپنی بہن سے اسے بارے میں جھگڑنے لگی تو جیسے دوسرے تہمت لگانے والوں نے نقصان اٹھایا اس نے بھی نقصان اٹھایا۔ [بخاری]

میری بہنو! آپ نے اپنی روحانی ماں کی زبان سے سارا واقعہ ملاحظہ کر لیا...... اس سے جو سب سے بڑا سبق ملتا ہے وہ یہ کہ ایک پاک دامن عورت کی عزت کا اللہ کے ہاں کتنا بلند مقام ہے کہ اللہ کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورۃ نور نازل فرما دی...... جو لوگ بدگمان ہو کر یوں ہی الزام تراشنے شروع کر دیتے ہیں ان کے لئے سورۃ نور...... ایک روشنی ہے کہ اس سے اپنے اخلاق کو اندھیرے میں جانے سے بچائیں اور بہتان طرازیوں کی آلودگی سے اپنے آپ کو بچا کر اپنے کردار کو روشن رکھیں۔

ذرا غور تو کیجئے! حضرت حسانؓ جو اللہ کے رسول ﷺ کی تعریف میں اشعار پڑھتے تھے، کافروں منافقوں کی بکواسات کے جوابات دیتے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت حسانؓ جب شعر کہتے تھے تو انہیں روح القدس یعنی جبریل امین کی تائید حاصل ہوتی تھی...... اتنا بڑا مقام ہونے کے باوجود جب وہ منافقین کے پروپیگنڈے کے بہاؤ میں بہہ گئے اور الزام لگانے والوں میں شامل ہو گئے...... تو بے شک وہ سورۃ نور کے نزول کے بعد تائب ہو گئے تھے...... مگر اس کے باوجود ان کے بارے میں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہؓ کے کیا ریمارکس تھے۔ ملاحظہ ہوں! صحیح بخاری' کتاب الادب میں ہے کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت عائشہؓ نے انہیں عزت کے ساتھ بٹھایا۔ حکم دیا کہ ان کے لئے گدی بچھاؤ۔ جب وہ واپس چلے گئے تو میں نے ام المومنین سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا انہیں اپنے ہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ ان کے آنے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو (سورۃ نور میں) فرمادیا کہ ان میں سے جو شخص تہمت کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا اس کے لئے عذاب عظیم ہے ...... تو ام المومنین نے فرمایا ''اندھا ہونے سے بڑا عذاب بھلا اور کیا ہوگا؟ ...... حضرت حسان رضی اللہ عنہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے' لہٰذا ام المؤمنین نے فرمایا! ''شاید یہی عذاب عظیم ہو؟'' ۔ قارئین کرام! حضرت حسانؓ بے شک جنتی ہیں لیکن ام المومنین پر تہمت کا جو بڑا حصہ دار بنا وہ تو بے شک عبداللہ بن ابی منافق تھا...... لیکن حضرت حسانؓ ان کا بھی یہ حال تھا کہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ...... لہٰذا اس سے ثابت یہی ہوتا ہے کہ پاک دامن مومن عورتوں پر الزام تراشی اللہ کو کس قدر ناپسند ہے۔ ...... الغرض! اللہ نے صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی عزت کی حفاظت کی گواہی عرش سے نازل فرما کر ...... قیامت تک کے لئے یہ سبق دیا کہ مؤمن عورت کی عزت اللہ کے ہاں بہت اونچا مقام رکھتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں)

خوشی وغمی اور رنج وراحت کے مواقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو دعائیں اور اذکار بتلائے ہیں اگر انہیں یاد رکھا جائے اور بر موقع ایمان رکھ کر پڑھا جائے تو اللہ کی طرف سے ایسی بندی پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے پھر اللہ۔ نے جو اس کے لئے فیصلہ کیا اس پر وہ یہ الفاظ کہہ دے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَ أَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.

''بلاشبہ ہم سب اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور جو مجھ سے چھن گیا اس سے بہتر عطا فرما''۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دعا کے پڑھنے پر:

((اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا)).[مسلم : ۲۱۲۶]

''اللہ تعالیٰ اس چھینی ہوئی چیز کے بدلے میں اسے بہتر عطا فرمائے گا''۔

چنانچہ جب (میرا خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوا تو میں نے کہا کہ ابوسلمہؓ سے کون سا مسلمان بہتر ہوگا کہ یہی تو وہ پہلا گھر تھا جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کی راہ اختیار کی..... میں نے یہ سوچنے کے باوجود مذکورہ دعا پڑھ لی' لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہؓ کے بدلے میں مجھے اپنا رسول بطور شوہر عطا کر دیا..... چنانچہ اس طرح ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میری جانب بھیجا کہ وہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغام نکاح دے..... میں نے جواب بھیجا کہ میری ایک بیٹی ہے اور میں بڑی غیرت والی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا کہ جہاں تک ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کا تعلق ہے ہم اس کے لئے اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بوجھ اتار دے اور میں اللہ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ ام سلمہؓ کی اس غیرت کا مسئلہ حل ہو جائے۔

صحیح مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی وفات پر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ تو فوت ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہہ:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ لَهٗ وَ اَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً)).[مسلم]

''اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے اور اس کے بعد میرا انجام خوب صورت کر دے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بعد میرا انجام ایسا کیا کہ مجھے وہ شخصیت بطور شوہر کے عطا فرمائی جو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہترین تھی۔

میری بہنو! یہ تھا مہاجر گھرانہ جس کا ایک فرد فوت ہوا تو خاتون نے اللہ کے حضور دعا کی ...... دعا میں دو چیزیں شامل ہیں پہلی یہ کہ بس جدائی کی مصیبت پر اللہ کے ہاں اجر مل جائے ...... دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی محروم نہ رکھے۔ چنانچہ اللہ نے دونوں چیزیں عطا فرما دیں ...... کیسی جامع دعا ہے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت یہی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی دعا پڑھی تو اللہ نے قبول فرمالی ...... صحیح مسلم ہی کی مذکورہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا جب تم کسی بیمار کی عیادت کو جاؤ یا کسی فوت ہونے والے کے پاس جاؤ تو جو جملہ زبان سے نکالو تو بہتر نکالو کیونکہ جو تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

قارئین کرام دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ کسی کے فوت ہی ہونے پر مذکورہ دعائیں بلکہ جونسی مصیبت بھی آئے ...... مال کا نقصان ہو یا مکان کا' دوکان کا خسارہ ہو یا کوئی اور پریشانی ...... یعنی ہر طرح کی پریشانی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مانگی ہوئی دعا پڑھی جائے۔ دوسرا یہ کہ بیمار اور میت پر بطور خاص احتیاط کے ساتھ منہ سے کوئی جملہ بولنا چاہئے' اس لئے کہ ان دونوں مواقع پر فرشتے موجود ہوتے ہیں اور وہ آمین کہتے ہیں یعنی منہ سے نکلا ہوا جملہ اللہ کے ہاں قبولیت کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے ان عورتوں کو غور کرنا چاہئے جو مصیبت کے وقت دہائیاں ڈالتے ہوئے کہتی ہیں:

''نی میں لٹی پٹی گئی''۔

یعنی ...... میرا بیڑا غرق ہو گیا میں برباد ہو گئی۔ تو فرشتے کہتے ہیں آمین ...... یعنی اے اللہ ...... جس طرح بے صبری کے ساتھ یہ آہ و فغاں کر رہی ہے اس کا ستیاناس کر دے اللہ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسی بے صبری اور فضول باتوں سے محفوظ رکھے۔

میری بہنو! آخر پر ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم مومنوں کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو بڑی غیرت والی اور حیا والی خاتون تھیں' ان کے اس جملہ پر بھی غور کیا جائے کہ انہیں کس قدر غیرت اور حیا آ رہی تھی کہ میری بیٹی بڑی ہے ...... اب میں نئی جگہ نکاح کروں گی تو میری بیٹی کیا محسوس کرے گی۔ یقیناً بچے بڑے اور باشعور ہوں اور اس حالت میں خاوند فوت ہو جائے تو ایسی غیرت کا آنا فطری امر ہے اور یہی غیرت و حیا ہی تو عورت کا زیور اور حسن ہے۔ چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ ہم دعا کرتے ہیں یہ ہماری طرح کا کہنا نہ تھا کہ اگلے کو محض دعا پر ٹرخا دیا جائے اور جو اپنے ذمہ ہے اس سے پہلو تہی کر لی جائے' جیسا کہ آج کل کے بعض مرد حضرات کرتے ہیں ...... جی ہاں! اللہ کے رسول تو وہ مہربان ہستی تھے جو مصیبت میں غیروں ...... یعنی غیر مسلموں کے بھی کام آنے والے تھے تو یہاں بھی اللہ کے رسول کا مقصد یہی ہے کہ دعا بھی کرتے ہیں اور بچی جوان ہے تو اس کا بندوبست بھی کرتے ہیں ...... دعا کے ساتھ بچی کا بندوبست بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہوئے جملے میں موجود ہے اور یوں اس حوالے سے ایک عورت کی جو غیرت ہے اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ۵۵۶ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائد بن اصم تھا اور والد کا نام خویلد بن اسد بن عبدالعزی۔ یہ قریش کا ہر دلعزیز سردار تھا۔ اس کا پیشہ تجارت تھا مال و دولت کی فراوانی تھی اس کا انتقال مشہور و معروف جنگ فجار میں ہوا۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں پیسے کی ریل پیل دیکھی جوان ہوئیں تو ان کا نکاح ابو ہالہ مالک بن نباش بن زرارہ تمیمی سے ہوا۔ اس سے آپ کے ہاں ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کو بہت بڑے تاجر کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھیں' اس لیے اہتمام بھی کر دیا گیا تھا۔ مالی وسائل کی بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ لیکن اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ داغ مفارقت دیتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ کچھ عرصے کے بعد عتیق بن عائذ بن عبداللہ مخزومی کے ساتھ نکاح ہوا اور اس سے ان کے ہاں ایک بیٹی ہندہ پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ نباہ نہ ہو سکا اور دونوں میں علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی تمام تر توجہ اولاد کی تربیت اور تجارت کے فروغ میں صرف کرنا شروع کر دی۔ کاروبار میں اس قدر ترقی اور وسعت ہوئی کہ یہ دیکھتے ہی دیکھتے قریش کی بہت بڑی مالدار خاتون بن گئیں۔ ان کا طریق کار یہ تھا کہ محنتی دیانت دار اور سلجھے ہوئے افراد کی مضاربت کی بنیاد پر مال تجارت سپرد کرتیں اور یہ ان سے مال لے کر شام کی منڈی میں فروخت کرنے کے لیے لے جاتے اور وہاں سے مال خرید کر مکے کی منڈی میں لاتے اور جو نفع حاصل ہوتا اس میں سے نصف ان کو دیا جاتا۔

جب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے مکہ معظمہ میں حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت امانت اور حسن اخلاق کا چرچا سنا تو آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال تجارت شام لے جانا پسند فرمائیں تو مجھے بہت خوشی ہو گی آپ نے یہ پیش کش بخوشی قبول فرمالی۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنا غلام میسرہ آپ کی خدمت کے لیے ہمراہ کر دیا آپ مال لے کر شام تشریف لے گئے۔ تو وافر مقدار میں نفع حاصل ہوا سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے دورانِ سفر بعض عجیب وغریب مناظر کا مشاہدہ کیا جس سے اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میسرہ آپ کے حسن اخلاق طرز کلام سنجیدگی خندہ پیشانی اور گفتار کی شیرینی سے اس قدر متاثر ہوا کہ آپ کا دل و جان سے گرویدہ ہو گیا شام سے واپس آتے ہوئے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام کے لیے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے تو ایک مشہور و معروف نسطورا نامی یہودی راہب دیکھ رہا تھا۔ اس نے میسرہ کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت کے سائے میں جلوہ افروز ہونے والا کون ہے۔ میسرہ نے پوری تفصیل کے ساتھ سب کچھ اسے بتا دیا اس نے کہا' میری بات یاد رکھنا' یہ مستقبل میں نبوت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔

کیونکہ اس درخت کے نیچے آج تک نبی ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا استانے کے لیے نہیں بیٹھا۔

یہ بات سن کر میسرہ کو تعجب کے ساتھ ساتھ بے پناہ مسرت بھی ہوئی کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں مجھے عظیم ہستی کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

دوران سفر میسرہ نے شام سے مکے تک یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ دو فرشتے آپ کے سر پر سائے کے لیے سائبان تانے جا رہے ہیں تاکہ دھوپ کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ میسرہ نے مکہ واپس پہنچنے پر سفر کی مکمل روئیداد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گوش گزار کی۔ یہ ساری دل پذیر داستان سن کر وہ دلی طور پر بہت متاثر ہوئیں اور وہ اس نہج پر سوچنے لگیں کہ کیوں نہ آپ کو اپنا سرتاج اور دل کا محرم بنانے کی مؤدبانہ التماس کی جائے۔

اگر منظور ہو جائے تو زہے نصیب لیکن اس کا اظہار کیسے ہو کیونکہ میں نے تو سرداران قریش میں سے ہر ایک کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔

میں نے کسی کو پرکاہ کی حیثیت نہیں دی' سرداران قریش کیا کہیں گے۔ معلوم نہیں خاندان کے افراد کا کیا ردعمل ہوگا۔ یہ بھی پتہ نہیں کہ میری یہ پیشکش مشرف قبولیت حاصل کرتی ہے یا نہیں۔

انہی خیالات و افکار میں شب و روز گزرنے لگے۔ دل اچاٹ رہنے لگا' ایک رات خواب آئی کیا دیکھتی ہیں کہ چمکتا ہوا سورج گھر کے آنگن میں اتر آیا ہے جس سے پورا گھر جگمگا اٹھا۔

آنکھ کھلی تو حیرت کی انتہا نہ رہی تورات و انجیل کے مشہور و معروف عالم ورقہ بن نوفل سے خواب کی تعبیر پوچھی' یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ انہوں نے خواب سن کر مسکراتے ہوئے کہا' خوش ہو جاؤ' یہ چمکیلا سورج جو تیرے گھر کے آنگن میں اترتا دکھائی دیا یہ نور نبوت ہے۔

جو تیرے نصیب میں آئے گا اور تم اس سے فیض حاصل کرو گی اس خواب کے بعد سیدہ خدیجہؓ کے قلب و نظر میں حضرت محمد ﷺ کا خیال چھا گیا۔ اور آپ کی محبت رگ و ریشے میں سرایت کر گئی۔

لیکن کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا کہ کس طرح آپ تک پیغام پہنچایا جائے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک گہری سہیلی نفیسہ بنت منبہ اس ساری صورت حال سے آگاہ تھی۔ ایک دن اس نے از راہ مذاق کہا' اللہ خیر کرے یہ دلنشیں خاموشی یہ پراسرار سکوت فضاؤں میں اداس نگاہوں کی دلفریب گردش یہ بجھی بجھی طبیعت یہ اداسی اور یہ گھٹن اور یہ خود کلامی کے بے چین لمحے' کچھ بولو تو سہی۔

اس طرح اٹھکیلیاں کرتے ہوئے یک دم سنجیدہ ہو کر کہنے لگی جانے دو یہ بھی کوئی کام ہے یہ مشکل تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حل کیے دیتی ہوں وہاں سے اٹھی سیدھی حضرت محمد ﷺ کے پاس چلی گئی سلام عرض کیا۔ خیریت دریافت کی اور کہا ایک ذاتی سوال اگر محسوس نہ کریں تو عرض کروں۔

آپ نے فرمایا: ہاں کہو کیا بات ہے۔

عرض کیا آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔

فرمایا: میرے پاس مالی گنجائش ہی نہیں جس سے شادی کے اخراجات پورے کرسکوں۔

اس نے کہا: اگر میں ایک مال دار خاندانی اور حسین وجمیل خاتون کی نشان دہی کروں جو آپ سے شادی کرنے کی دلی رغبت رکھتی ہے' کیا آپ کو منظور ہے۔ فرمایا: وہ کون ہے؟

عرض کی' خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ رضا مند ہے تو مجھے قبول ہے یہ جواب سن کر نفیسہ خوشی سے جھوم اٹھی اسی وقت جا کر اپنی سہیلی کو مسرت بھرا پیغام سنایا۔ تو اس کے نصیب جاگ اٹھے اس کا انگ انگ مسرت وشادمانی سے جھوم اٹھا۔

حضرت محمد ﷺ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس تھی' آپ کے چچا ابو طالب اور امیر حمزہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا عمرو بن اسد کے پاس شادی کا پیغام لے کر گئے۔

شادی کی تاریخ مقرر ہوئی طرفین سے عزیز و اقارب اکٹھے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس خوشی کی تقریب میں بطور خاص بلایا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس جانے لگیں تو سیدہ خدیجہؓ نے چالیس بکریاں ایک اونٹ اور بہت سا گھریلو سامان دے کر رخصت کیا۔

کیونکہ اس نے ان کے سرتاج کو بچپن میں دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

شادی کے بعد دن تیزی سے گذرنے لگے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قاسم' عبداللہ' زینب' رقیہ' ام کلثوم اور فاطمہ جیسی ہونہار اولاد عطا کر کے آنگن آباد کر دیا۔ ہر طرف بہاریں ہی بہاریں اور ہر سو مسرت وشادمانی کے دلکش نظارے لیکن آپ کی طبیعت دن بدن دنیا کی رعنائیوں سے اچاٹ ہونے لگی' آپ سال میں مکمل ایک ماہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر غار حرا میں مصروف عبادت رہنے لگے وہاں پوری یکسوئی کے ساتھ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ ایک روز اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ کسی نے آپ کو بغل میں لے کر خوب دبایا' پھر چھوڑ دیا اور کہا اے محمد ﷺ پڑھو' آپ نے فرمایا میں تو پڑھا ہوا نہیں بھلا کیا پڑھوں' اس نے بار بار بغل میں دبا کر یہ جملہ دہرایا' آپ نے ہر دفعہ اس کو یہی جواب دیا آخر میں اس نے یہ الفاظ پڑھ کر سنائے جو قرآن حکیم کی زینت بنے۔

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پڑھو: اے نبی ﷺ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی' پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھلایا' انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا''۔

اس کے بعد بغل گیر ہونے والا غائب ہو گیا اس روز آپ گھبرائے ہوئے گھر آئے آپ کا جسم کانپ رہا تھا' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا' زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي دَثِّرُوْنِي دَثِّرُوْنِي مجھے کمبل دے دو اور اوڑھنے کے لیے مجھے چادر دے دو۔ شدید سردی محسوس ہو رہی ہے آپ کو کمبل فراہم کیا گیا آپ آرام سے لیٹ گئے جب ذرا سکون ہوا تو فرمانے لگے خدیجہؓ مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

وفا کی پیکر صدق وصفا کی خوگر رفیقہ حیات نے تسلی دیتے ہوئے عرض کی میرے سرتاج گھبرائیے نہیں اللہ آپ کی حفاظت کرے، وہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں ہونے دے گا' کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں ہمیشہ سچ بولتے ہیں دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدہ کی مدد کرتے ہیں اپنی ہمدرد اور غمگسار رفیقہ حیات کی زبان سے باتیں سن کر آپ کے دل کو اطمینان ہوا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئی یہ ماجرا اسے کہہ سنایا تو اس نے ساری داستان بڑے غور سے سنی اور جواب دیا۔ غار حرا میں بغل گیر ہونے والا تو وہی مقدس پیغام رساں ہے جو وحی لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔ کاش اس وقت میری زندگی ہو جب قوم انہیں وطن سے نکال دے گی۔ آپ نے تعجب سے پوچھا کیا واقعی میری قوم مجھے اپنے وطن سے نکال دے گی۔

اس نے یقین بھرے انداز سے کہا' ہاں! تاریخ گواہ ہے آپ جیسی ذمے داری جس کو بھی سونپی گئی' اس کی قوم نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا' اگر میں زندہ رہا تو اس وقت آپ کی بھرپور مدد کروں گا تورات و انجیل کے ماہر ورقہ بن نوفل نے اس موقع پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے' جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اے خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ نے میرے ساتھ بات کی ہے اگر یہ حقیقت ہے تو خوب اچھی طرح جان لیجیے' کہ یہ قابل ستائش اللہ کا پیغمبر ہے جبریل علیہ السلام اس کے پاس آتے ہیں اور ساتھ میکائیل فرشتہ بھی ہوتا ہے۔ ان کو اللہ کی جانب سے روح الامین بنا کر اتارا جاتا ہے جو آپ کے لیے شرح صدر کا باعث بنتا ہے''۔

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر قاسم اور عبداللہ تو بچپن میں اللہ کو پیارے ہو گئے اپنی لاڈلی بیٹی رقیہ زوجہ عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو حبشہ کی ہجرت کے لیے دل پر پتھر رکھ کر رخصت کیا کیونکہ کفار کی طرف سے اذیت ناک تکالیف سے دوچار ہونا پڑتا تھا' جب کفار مکہ نے دیکھا کہ ہمارا کوئی حربہ کارگر ثابت نہیں ہو رہا' اسلام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت روز بروز بڑھتی جارہی ہے تو انہوں نے باہمی مشورے سے رسول اکرم ﷺ کے قبیلے بنو ہاشم کے ساتھ مکمل سیاسی واقتصادی بائیکاٹ کا فیصلہ کرلیا جسے تاریخ میں محاصرہ شعب ابی طالب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے جس کی پوری زندگی ناز ونعم میں گذری تھی شعب ابی طالب میں نہایت صبرواستقلال کے ساتھ تمام اقتصادی مشکلات ومصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا یہ المناک واقعہ نبوت کے ساتویں سال پیش آیا۔ محاصرہ اتنا شدید تھا کہ بچے بھوک اور پیاس کی بنا پر بلبلا اٹھے اور بڑوں کو درختوں کے پتے کھا کر گذارا کرنا پڑا۔ لیکن یہ ساری اندوہناک تکالیف جاں نثاران اسلام کو اللہ تعالیٰ سے ہٹانے کا باعث نہ بن سکیں بلکہ فرزندان اسلام اس بھٹی سے کندن بن کر نکلے۔

سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اوصاف حمیدہ اوراخلاق حسنہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کو آسمان سے بطور خاص سلام کہنے کے لیے بھیجا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا برتن اٹھائے آرہی ہے اس میں کچھ کھانے پینے کا سامان ہے جب وہ آپ کے پاس آئے تو اسے اللہ رب العزت کا اور میرا سلام کہنا اور اسے جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دینا جو ہیرے کا بنا ہوا ہوگا اور اس پر یاقوت سے میناکاری کی گئی ہوگی نہ اس میں کوئی شوروغوغا ہوگا اور نہ ہی کوئی محنت مشقت ہوگی۔

سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اکرم ﷺ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ پہلے بیٹے کا نام قاسم رکھا گیا اور اسی مناسبت سے آپ نے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی دوسرے بیٹے کا نام عبداللہ رکھا اور اسے طیب اور طاہر کے لقب سے بھی پکارا جاتا تھا' دونوں بیٹے بچپن ہی میں فوت ہوگئے' دوسرے بیٹے کی وفات پر جب کفار نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اب محمد ﷺ کا کوئی نام لیوا نہیں رہا تو اللہ رب العزت نے سورۃ کوثر نازل کردی۔

رسول اقدس ﷺ کی چاروں بیٹیاں زینب' رقیہ' ام کلثوم اور فاطمہ جوان ہوئیں سب نے اسلام قبول کیا ہجرت کی سعادت حاصل کی سیدہ زینب کی شادی ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے ہوئی سیدہ رقیہ کی شادی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی یہ فوت ہوگئیں تو سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردیا گیا' اسی بنا پر آپ کو ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ کی گئی تین بیٹیاں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں فوت ہوئیں لیکن سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ آپ کی وفات کے چھ ماہ بعد راہی ملک عدم ہوئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے تمام بچوں کی پرورش دیکھ بھال اور تربیت میں بڑا اہتمام کیا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس گھر میں ان قدسی صفات بچوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا گیا۔ اسے عظمت رفعت اور برکت کے چاند لگ گئے کیونکہ طویل عرصے تک رسول اللہ ﷺ نے اس گھر میں قیام کیا اس گھر میں وحی کے ذریعے قرآن نازل ہوتا رہا۔

سید المرسلین، شفیع المذنبین، خاتم النبیین ہجرت تک اسی گھر میں رہائش پذیر رہے۔ یہ عظیم الشان گھر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا مرکز بن گیا۔ ہجرت کے بعد اس گھر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رہائش پذیر ہوئے۔ ان کے بعد یہ گھر کاتب وحی امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے دور حکومت میں خرید کر وہاں مسجد تعمیر کروا دی۔ سبحان اللہ! سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شرف قبولیت بخشا کہ قیامت تک کے لیے اسے سجدہ گاہ خلائق بنا دیا۔

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اقدس ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز صبح اور دو رکعت شام پڑھا کرتی تھیں۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ابھی نماز فرض نہیں ہوئی تھی لیکن ایمان لانے کے بعد طبیعت عبادت الٰہی اور ذکر وفکر کی طرف راغب تھی۔

اس میں انھیں روحانی لذت محسوس ہوتی۔ اشعث بن قیس کے بھائی عفیف الکندی بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبد المطلب میرے گہرے دوست تھے کیونکہ وہ اکثر وبیشتر عطریات خریدنے کے لیے یمن میرے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک روز ہم منیٰ کے میدان میں کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان وہاں آیا۔ اس نے خوب تسلی کے ساتھ ہاتھ پاؤں دھوئے اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا۔ پھر ایک باوقار عورت آئی اس نے بھی ایسے ہی کیا۔ پھر ایک خوبصورت ہونہار چھوٹی عمر کا لڑکا آیا وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔ میں نے عباس سے پوچھا بھئی یہ کیا کر رہے ہیں، یہ کون سا نیا ورزش کا طریقہ ایجاد ہوا ہے.....؟

اس نے کہا، یہ نوجوان میرے بھائی عبد اللہ کا بیٹا محمد ﷺ ہے اس نے ایک نئے دین کا اعلان کیا ہے اس نے نبی ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ اس وقت کی عبادت کر رہے ہیں یہ عورت اس کی بیوی خدیجہؓ ہے۔ جو سلیقہ شعار، دولتمند اور انتہائی دانشور ہے۔ اس نے نئے دین کو قبول کر لیا ہے اور یہ بچہ میرے بھائی ابو طالب کا بیٹا علیؓ ہے۔ کچھ عرصے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ یمنی دوست مسلمان ہوگیا تو افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کاش اس روز نماز میں شریک ہونے والا چوتھا فرد میں ہوتا۔

اس سعادت سے محرومی کا مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا۔[1]

الوداع خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہجرت سے تین سال قبل پینسٹھ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک

---

[1] بحوالہ عیون الأثر: (۱/ ۱۱۶) مجمع الزوائد: (۹/ ۲۲۲) طبقات ابن سعد: (۸/ ۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہوئے جنت الفردوس کے سفر پر روانہ ہوگئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالشَّيْءِ يَقُوْلُ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى بَيْتِ فُلَانَةٍ فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةٌ لِخَدِيْجَةِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے کہ یہ چیز فلاں عورت کے گھر پہنچا دو وہ خدیجہؓ کی سہیلی تھی''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اِنَّ النَّبِيَّ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ قَالَ اَرْسِلُوْهَا اَصْدِقَاءَ خَدِيْجَةَ فَذَكَرْتُ لَهٗ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّ حَبِيْبَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنِّيْ رُزِقْتُ حُبَّهَا.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ گوشت خدیجہ کی سہیلیوں کے گھر پہنچا دو۔ میں نے ایک روز آپ کے سامنے اس رویے کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا' جن سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تعلق خاطر تھا میں بھی انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میرے دل میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت گھر کر چکی ہے''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتے تو دیر تک اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ اس کے لیے بخشش کی دعائیں کرتے ایک روز جب آپ نے میرے سامنے تذکرہ کیا تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ مجھے غیرت آئی اور میں نے آپ کے سامنے کہا' آپ کیا آئے دن اس بوڑھی عورت کا ذکر چھیڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عنایت کی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا کہ غصے سے سرخ ہو چکا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ میں نے اپنے دل میں یہ دعا کی:

''الٰہی اگر تیرے رسول مقبول کا غصہ کافور ہوگیا تو میں آئندہ آپ کے سامنے اس طرح کبھی بات نہیں کروں گی''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے اضطراب اور بے چینی کا مشاہدہ کیا تو شفقت بھرے انداز میں کہنے لگے اے عائشہ رضی اللہ عنہا تم نے یہ بات کیسے کہہ دی؟

وَاللّٰهِ لَقَدْ آمَنَتْ بِيْ اِذَا كَفَرَ بِيَ النَّاسُ وَاٰوَتْنِيْ اِذَا رَفَضَنِيَ النَّاسُ وَ صَدَّقَتْنِيْ اِذَا كَذَّبَنِيَ النَّاسُ.

''اللہ کی قسم وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے میرا انکار کیا' اس نے مجھے جگہ دی جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور اس نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا''۔

اسی طرح کی خواتین کا کردار دیکھ کر شاعر نے کہا تھا۔

وَلَوْ كَانَ النِّسَآءُ كَمَا فَقَدْنَا
لَفُضِّلَتِ النِّسَآءُ عَلَى الرِّجَالِ

''اگر عورتیں ایسی ہی ہوں جیسی آج ہم کھو بیٹھے ہیں تو ایسی عورتوں کو مردوں پر فوقیت دے دی جاتی''۔

خاتون جنت سیدہ، طاہرہ، خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنی عمر کی پینسٹھ بہاریں دیکھ کر سید المرسلین کی رفاقت میں چوبیس سال کچھ ماہ گزار کر اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تیرہ سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کرتے ہوئے اہل مکہ کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نبوت کا اعلان سنتے ہی آمنا وصدقنا کہتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی ان میں سے ایک زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے آپ کا نکاح ہوا یہ عظیم المرتبت صحابی غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ شہداء کی بیوگان اور یتیم بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کمال مروت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں اپنے حبالہ عقد میں لے لیا۔ اس طرح زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا جو اپنے خاوند کے شہید ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ غم میں مبتلا تھیں۔ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عقد میں لینے کے لیے پسند کر لیا۔ اس طرح انھیں ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا خاوند عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ شہید ہوا تو ان کے دل پر بھی غم کے بادل اسی طرح چھائے جس طرح حمنہ بنت جحش کا حال تھا۔ انھوں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے زیادہ وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ انہیں عنقریب وہ اعزاز ملنے والا ہے جس پر جنت کی حوریں بھی رشک کناں ہوں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح کا پیغام ملا تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ روئے زمین پر سب سے اعلیٰ' اجمل اور اکمل ذات رسول اقدس کی تو ہے۔ ان کی طرف سے یہ پیغام خوش قسمتی کا نکتہ کمال ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو درہم مہر ادا کیا' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے حجروں سے متصل ان کے لیے حجرہ تعمیر کیا گیا' اس طرح یہ ان باکمال' عفت مآب' پاکیزہ دل و پاکیزہ سیرت امہات المومنین میں شامل ہوئیں' جن کی عظمت اور پاکیزگی کا اعلان اللہ رب العزت نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب: ۳۴)

''بے شک اللہ تم سے اے اہل بیت پلیدگی ختم کر دینا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دینا چاہتا ہے''۔

اور اسی طرح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ﴾ (الاحزاب:۳۳/۳۲)

''نبی کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو''۔

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ کثرت کے ساتھ صدقہ وخیرات کرنے کی وجہ سے ام المساکین کے نام سے پکاری جاتی تھیں اور ان کی یہ شہرت زمانہ جاہلیت میں ہی ہو چکی تھی۔ مجمع الزوائد اور اسد الغابہ میں زہری کے حوالے سے یہ عبارت منقول ہے۔

تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ وَهِيَ اُمُّ الْمَسَاكِيْنِ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِكَثِيْرِ اِطْعَامِهَا لِلْمَسَاكِيْنِ.

ان کا یہ نام مساکین کو کثرت سے کھانا کھلانے کی وجہ سے پڑا تھا۔

علامہ ابن کثیر رقم طراز ہیں:

وَهِيَ الَّتِيْ يُقَالُ لَهَا اُمُّ الْمَسَاكِيْنِ وَ لِكَثْرَةِ صَدَقَاتِهَا عَلَيْهِمْ وَبِرِّهَا لَهُمْ وَاِحْسَانِهَا اِلَيْهِمْ.

''یہ وہ خاتون ہے جسے ام المساکین کہا جاتا ہے مساکین پر کثرت صدقات وخیرات' نیکی اور احسان کی وجہ سے''۔

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

كَانَتْ تُدْعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ اُمُّ الْمَسَاكِيْنِ.

''زمانہ جاہلیت میں انہیں ام المساکین کہا جاتا تھا''۔

حضرت زینب بنت خزیمہؓ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی غرباء ومساکین کا خیال رکھا کرتی تھیں لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد تو اس وصف کو چار چاند لگ گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حرم نبوی میں نئی شامل ہونے والی سہیلی سے حسن سلوک سے پیش آئیں چونکہ یہ جانتی تھیں کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دلجوئی کے لیے اپنے حرم میں شامل کیا ہے۔ کیونکہ اس کا پہلا خاوند عبداللہ بن جحشؓ غزوہ احد میں جام شہادت نوش کر گیا تھا۔ ان دونوں عظیم المرتبت جنتی خواتین نے ایسا ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جس سے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے دل کو ٹھنڈک اور سرور حاصل ہوا لیکن انہیں ابھی حرم نبوی میں داخل ہوئے آٹھ ماہ ہی گزرے تھے کہ آسمان سے بلاوا آ گیا۔ ان کی عمر ابھی تیس سال کی تھی کہ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی دو بیویاں فوت ہوئیں پہلی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ الہلالیہ رضی اللہ عنہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام زمعہ بن قیس بن عبد شمس تھا اور والدہ کا نام شموس بنت قیس بن عمرو تھا یہ قبیلہ بنونجار میں سے تھیں۔ جبکہ والد کا تعلق قریش کی مشہور شاخ بنو عامر بن لوئی سے تھا۔ جوان ہوئیں تو ان کا نکاح چچا کے بیٹے سکران بن عمرو سے ہوا۔ یہ سہیل، سہل، حاطب اور سلیط کا حقیقی بھائی تھا۔

ان سب بھائیوں کو صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہوا، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے ابتدائی ایام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور ان کا خاوند سکران بن عمرو بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔ دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی اور مہاجرین کے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے دونوں میاں بیوی عرصہ دراز تک حبشہ میں اکٹھے رہے۔ وہاں انھیں اللہ تعالیٰ نے ایک چاند سا بیٹا عطا کیا جس کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ حبشہ سے مکہ واپس لوٹ آئے۔

ایک روز حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے ہیں اور انہیں گردن سے پکڑا ہے۔ بیدار ہوئیں تو اس خواب کا تذکرہ اپنے خاوند سے کیا۔ اس نے خواب کی تعبیر بیان کی کہ اے سودہ رضی اللہ عنہا! تیرے اس خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ میرے فوت ہو جانے کے بعد تیری شادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی۔

دوسری دفعہ خواب دیکھا کہ چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے۔ یہ خواب بھی اپنے خاوند سکران بن عمرو کو بتایا تو اس نے کہا، اس کی تعبیر یہ ہے کہ میں جلدی فوت ہو جاؤں گا۔ اور تیرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے گا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد سکران بن عمرو اچانک بیمار ہوا اور چند دنوں میں داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا اللہ کو پیارا ہو گیا سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں خاوند کی جدائی میں دل اچاٹ رہنے لگا۔

ایک روز حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت تک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنی عدت کے ایام گزار چکی تھیں۔ حضرت خولہ نے سلام دعا کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کل آپ بڑے مغموم دکھائی دے رہے ہیں۔ شاید خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی جدائی بھلائی نہیں جا رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خولہ واقعی خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت عظیم خاتون تھی۔ اس نے میری بہت خدمت کی۔ وہ مجھے بہت یاد آتی ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ اس سے آپ کا گھر آباد ہو جائے گا۔ فرمایا: کس سے کروں؟۔

عرض کیا: میری نظر میں ایک خاتون ہے۔ اجازت ہو تو اس سے بات کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: وہ کون ہے؟

عرض کیا: سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، اس کا خاوند فوت ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے بات کرو' اگر وہ رضامند ہو تو مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔ خولہ بنت حکیم اجازت ملنے پر مسرت بھرے جذبات لے کر سودہ کے گھر گئی۔ سلام دعا اور حال احوال دریافت کرنے کے بعد کہا' کہ میں تیرے لیے بہت بڑی خوشخبری لے کر آئی ہوں' حضرت سودہؓ نے مسکراتے ہوئے کہا کیا خوشخبری لائی ہو بتاؤ تو سہی۔

اس نے کہا میں نے سرور عالمؐ رسول اقدسؐ سے تیرے بارے میں بات کی تو انھوں نے پسندیدگی کا اظہار فرما دیا ہے تیرے کیا ارادے ہیں؟ یہ خبر سنتے ہی حضرت سودہؓ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ کہنے لگی میرا یہ نصیب' مجھے اور کیا چاہیے؟ لیکن پہلے میرے ابا جان سے بھی بات کر لو۔ حضرت خولہ ان کے والد گرامی زمعہ کے کمرے میں گئیں۔ وہ بوڑھا تھا اور نظر بھی قدرے کمزور تھی۔ پوچھا کون؟ اسے بتایا میں عثمان بن مظعون کی اہلیہ خولہ ہوں اس نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا' آؤ بیٹا کیسے آنا ہوا؟

حضرت خولہؓ نے کہا آپ کی بیٹی سودہ کو حرم نبوی میں لے جانے کے لیے آئی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ زمعہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا میرے نظر میں بہت مناسب رشتہ ہے' اپنی سہیلی سے بھی پوچھ لو۔ اس نے کہا میں نے پوچھ لیا ہے۔ والد نے کہا ٹھیک ہے۔ بیٹی راضی ہے تو میں بہت خوش ہوں۔

حضرت خولہ بنت حکیمؓ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو روئیداد سنائی تو آپ تیار ہو کر حضرت سودہؓ کے گھر گئے ان کے والد نے نکاح پڑھایا۔ آپ نے چار سو درہم مہر ادا کیا اور انھیں اپنے گھر لے آئے اس طرح حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جب اس کے بھائی عبداللہ بن زمعہ کو پتہ چلا کہ میری بہن نے رسول کریمؐ سے نکاح کر لیا ہے چونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہ ہوا تھا۔ اس نے انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے سر میں خاک ڈالی۔ جب اسے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ طبیعت پر یہ تاثر زندگی بھر رہا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میرے لیے تو خود یہ بڑے اعزاز کی بات تھی' میں نے افسوس کا اظہار کرنے میں بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا۔ اللہ مجھے معاف کر دے۔

ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ شادی کے بعد رسول کریمؐ کے گھر منتقل ہو گئیں۔ شب و روز شاداں و فرحاں گزرنے لگے۔ اپنی قسمت پہ نازاں اور اپنے مستقبل پہ مطمئن ہر وقت دل میں سرور اور سکون کی دلآویز کیفیت جب رسول کریمؐ ان کے پاس آ کر بیٹھتے تو یہ بسا اوقات آپ کو حبشہ میں بیتے ہوئے یادگار لمحات کی روئیداد سنانے لگتیں۔ آپ بڑی دلچسپی سے یہ باتیں سنتے اور جب حضرت رقیہؓ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کرتیں تو آپ اور زیادہ گہری دلچسپی ظاہر کرتے۔ ان دنوں آپ کا قیام اس گھر میں تھا جو حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ملکیت تھا۔ آپ کی دختران ذی وقار ام کلثوم اور فاطمۃ الزہراء بھی وہاں رہائش پذیر تھیں۔ ایک روز رقیہ بنت رسولؐ اپنے خاوند عثمان بن عفانؓ کے ہمراہ حبشہ سے واپس مکہ پہنچی۔ گھر میں قدم رکھا تو بہنوں نے خوشی اور غمی کے ملے جلے جذبات سے استقبال کیا۔ غمی والدہ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے وفات پا جانے کی تھی اور خوشی عرصہ دراز کے بعد اپنی بہن رقیہ کے دیکھنے کی تھی حضرت خدیجہؓ جب فوت ہوئیں اس وقت حضرت رقیہؓ حبشہ میں تھیں۔

تینوں بہنوں نے اپنی والدہ کو یاد کر کے آنسو بہائے اور اپنے غم کو ہلکا کیا۔ حضرت سودہؓ نے آگے بڑھ کر رقیہ کو پیار سے گلے لگایا۔ حبشہ میں قیام کے دوران ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ مستقبل میں اس نوعیت کی رشتہ داری قائم ہو جائے گی اب حضرت سودہؓ ان کی سوتیلی ماں کے روپ میں سامنے تھیں۔ حضرت رقیہ کو آرام کرنے کے لیے کہا تاکہ سفر کی تھکان اتر جائے۔ رسول اللہؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی رقیہؓ، اور عزیز داماد عثمان بن عفانؓ کو دیکھ کر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔

حبشہ میں پناہ گزیں جان نثار صحابہ کرامؓ اور حکمران نجاشی کے حالات معلوم کیے مکہ معظّمہ کے معاشرتی حالات بدستور خراب تھے۔ مسلمانوں کو طرح طرح کی تکالیف دینا مشرکین کا مشغلہ بنا ہوا تھا۔ وہ اپنا یہ ظالمانہ طرز عمل بدلنے کے لیے تیار نہ تھے' ہر روز کسی نہ کسی مسلمان کو دردناک اذیت پہنچانا ان کا معمول بن چکا تھا' اب وہاں سے کوچ کر جانے کے علاوہ کوئی اور چارہ کار دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ان کٹھن حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے رسول کریمؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ پھر ایک روز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بھی ہجرت کا حکم دے دیا۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر اس مقدس سفر پر روانہ ہو گئے' مدینہ پہنچ کر حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر قیام کیا' کچھ عرصے کے بعد رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ اور ابورافع کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دے کر مکہ روانہ کیا تاکہ اہل خانہ کو وہاں سے لے آئیں۔ یہ مکہ معظّمہ پہنچے وہاں سے حضرت سودہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہ الزہراءؓ، ام ایمنؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ام ایمن حبشیہ حضرت زید بن حارثہ کی بیوی اور اسامہؓ اس کا فرزند ارجمند تھا۔ یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچ کر حارثہ بن نعمان انصاری کے گھر قیام پذیر ہوا۔

مدینہ منورہ میں تین سال قیام کے بعد رسول اللہؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر بسایا جبکہ ان سے نکاح مکہ معظّمہ قیام کے دوران ہو چکا تھا۔

ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے لمبے قد کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سودہؓ بنت زمعہ کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ ایک روز حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کل رات میں نے آپ کے پیچھے نفلی نماز کی نیت باندھ لی تھی۔ آپ دیر تک رکوع میں رہے مجھے زیادہ دیر رکوع میں جھکے ہوئے یوں محسوس ہوا کہ جیسے ابھی ناک سے نکسیر پھوٹ نکلے گی۔ میں نے اس اندیشہ سے کہ کہیں خون کے قطرے نیچے گرنے نہ شروع ہو جائیں اپنی ناک کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ آپ یہ بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑے۔ ازواج مطہرات گھریلو ماحول کو خوشگوار بنانے کے لیے بسا اوقات ایک دوسری سے ہنسی مذاق بھی کر لیا کرتی تھیں۔

ایک روز حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے سامنے دجال کی آمد کا تذکرہ کر دیا۔ پس پھر کیا تھا کہ وہ سنتے ہی بھاگ کر ایک ایسے کمرے میں چھپ گئیں جو دھوئیں اور جالوں سے اٹا پڑا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر دونوں مسکرا رہی تھیں کہ رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ پوچھا کیوں مسکرا رہی ہو؟ بتایا یہ ماجرا ہے سودہؓ اس کمرے میں ڈر کے مارے چھپی ہوئی ہے رسول اللہؐ نے اسے تسلی دی کہ باہر آ جاؤ کوئی دجال وغیرہ نہیں آیا‘ وہ آپ کی آواز سن کر کمرے سے باہر آئیں اور خود بھی صورت حال معلوم ہوتے ہی مسکرانے لگیں۔ ایسا منظر اسی گھر میں دکھائی دیتا ہے جہاں رہنے والوں کے دل پاکیزہ اور صاف ہوں۔ باہمی تعلقات خوشگوار ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت شفقت اور ہمدردی کا رویہ اختیار کیا جاتا ہو۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا جسم چونکہ قدرے بھاری تھا‘ انہیں چلنے میں دشواری پیش آتی تھی۔ حجۃ الوداع میں رسول کریم ﷺ نے انہیں لوگوں کے اژدھام سے پہلے مزدلفہ جانے کی اجازت دے دی تھی۔ تاکہ یہ آرام سے منزل پر پہنچ جائیں۔ بخاری شریف میں یہ روایت منقول ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں ٹھہرے‘ سودہؓ بنت زمعہ نے لوگوں کی بھیڑ سے پہلے روانگی کی اجازت طلب کی کیونکہ وہ سست رفتار خاتون تھیں‘ آپ نے اسے روانگی کی اجازت دے دی تو وہ لوگوں کی بھیڑ سے پہلے اگلی منزل پر روانہ ہو گئیں۔ لیکن ہم وہاں صبح تک قیام پذیر رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو ہم بھی آپؐ کے ہمراہ چلے۔ اگر میں بھی سودہ بنت زمعہؓ کی طرح روانگی کی اجازت طلب کر لیتی تو کتنا مزا آتا‘ دل خوش ہو جاتا۔

حجۃ الوداع کے بعد حضرت سودہؓ بنت زمعہ پھر کبھی حج کے لیے تشریف نہیں لے گئیں۔ اسی طرح حضرت زینب بنت جحشؓ نے بھی ایسی ہی کہا‘ مستقل مدینہ میں رہیں رسول اللہ ﷺ کے دنیائے فانی سے کوچ کر جانے کے بعد ان دونوں نے سفر پہ جانا ترک کر دیا تھا۔ حضرت سودہؓ فرمایا کرتی تھیں:

حَجَجْتُ وَاعْتَمَرْتُ فَاَنَا اَقَرُّ فِيْ بَيْتِيْ كَمَا اَمَرَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

”میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے اب میں اپنے گھر میں رہوں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے''۔

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ ﴾ (الاحزاب : ۳۳)

''اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو''۔

حضرت سودہؓ نے پھر زندگی بھر اس حکم پر سختی سے عمل کیا۔

حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی طبیعت میں فیاضی اور سخاوت کا عنصر غالب تھا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے دور خلافت میں درہم و دینار سے بھری ہوئی ایک تھیلی خادم کے ہاتھ ان کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ اس میں درہم و دینار ہیں۔

فرمایا: کیا درہم و دینار بھی کھجوروں کی طرح تھیلیوں میں ڈالے جاتے ہیں۔ پھر وہ تمام نقدی غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی اور اپنے پاس کچھ نہ رکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سودہؓ بنت زمعہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں نبی کریم ﷺ مجھے طلاق دے کر فارغ نہ کر دیں تو ایک روز عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے پاس رہنے دیں۔ مجھے طلاق نہ دینا۔ میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے روز مجھے ازواج مطہرات کے زمرہ میں اٹھایا جائے' میں اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفویض کرتی ہوں۔ اس پر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر کسی عورت کو ڈر ہوا اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کر لیں۔ آپس میں کسی طریقے سے اور صلح بہتر ہے''۔ (النساء: ۱۲۸)

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سودہؓ سے پانچ احادیث مروی ہیں حضرت سودہؓ نے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت کے آخری ایام تھے مدینہ منورہ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام ایمن الحبشیہ رضی اللہ عنہا

یہ خاتون ام ایمن حبشیہ کے نام سے مشہور و معروف تھی اس کا نام برکتہ بنت ثعلبہ بن عمرو تھا۔ یہ باپ کی جانب سے پانچ اونٹوں اور بکری کے ہمراہ مال وراثت میں تقسیم ہو کر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئی۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں اپنی گود میں کھلانے کا شرف حاصل ہوا۔[1]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

ام ایمن کی زندگی میں اہم ترین واقعہ یہ رونما ہوا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب مدینہ منورہ میں رہائش پذیر آپ کے ننھیال سے مل کر واپس تشریف لا رہی تھیں تو مقام ابواء پر اس کا انتقال ہو گیا۔

اس سفر میں اُم ایمن آپ کے ہمراہ تھیں ان غمناک و اندوہ ناک لمحات میں ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہاء درجے کی محبت و شفقت کا مظاہرہ کیا۔ اس وقت آپ کی عمر ابھی چھ سال تھی یہ والدہ ماجدہ کی جدائی میں غمگین دریتیم کو لے کر مکہ پہنچی۔

انسانی محبت اور صاف ستھری تاریخ میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش اور نگہداشت کی وجہ سے نمایاں کردار ادا کرتے ہوئے امتیازی مقام حاصل کر لیا۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے اس خوش نصیب خاتون کو اپنے لاڈلے پوتے کی دیکھ بال کا پوری طرح اہتمام کرنے کی وصیت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ دیکھنا کسی لمحے بھی اس کی نگہداشت میں کوئی غفلت یا کوتاہی نہ برتنا۔ اور اس نے ایسا کر کے دیکھا دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماحول میں پرورش پائی کہ آپ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی سے پیش آتے ہوئے بچشم خود دیکھا کرتے تھے۔ آپ اسے اماں جان کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ جب آپ اس کی طرف دیکھتے تو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے:

''یہ میرے اہل بیت کی نشانی ہے''۔[2]

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تو اس کے ساتھ عبید بن زید الخزرجی نے شادی کی جس سے ایمن بن عبید پیدا ہوئے۔

---

[1] الطبقات : (۸/۲۲۴) انساب الاشراف : (۱/۹۶) سیر اعلام النبلاء : (۲/۲۲۳)

[2] الطبقات : (۸/۲۲۳) الاصابہ : (۴/۴۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں اس کی شادی زید بن حارثہؓ کے ساتھ اس وقت ہوئی جب آپ منصب رسالت پر فائز ہوئے اس سے اسامہ بن زیدؓ پیدا ہوئے۔ان دونوں باپ اور بیٹے سے رسول اللہ ﷺ کا بہت پیار تھا۔

ام ایمن رضی اللہ عنہا میری امی جان کے بعد ماں کا درجہ رکھتی ہے۔[1]

جب نبی کریم ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی طرف دعوت دینے کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے کمر بستہ ہوئے تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے پہلے مرحلے میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔

سیرت حلبیۃ کے مصنف حافظ ابن کثیر کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ سب سے پہلے آپ کے اہل خانہ میں سے خدیجۃ الکبریٰؓ زید بن حارثہؓ اس کی اہلیہ ام ایمنؓ اور حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا۔

ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیگر صحابیات سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی علامہ ابن کثیر اس کے بارے میں لکھتے ہیں اس خاتون نے پہلے ہی مرحلے میں اسلام قبول کر لیا تھا۔اس عظیم المرتبت خاتون کا تعلق ان اہل ایمان میں سے تھا جنہوں نے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے قریش کے ہاتھوں طرح طرح کی تکالیف، مشکلات اور ایذائیں اٹھائیں۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دو دفعہ ہجرت اختیار کی پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینے کی طرف اس نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی اس نے جہاد اور صبر اور سخاوت کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

صبر و تحمل کی پیکر مجاہدہ:

ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جہاد میں بھرپور حصہ لیا غزوہ احد میں شریک ہوئیں زخمی مجاہدین کو پانی پلانے اور ان کی مرہم پٹی کرنے کا فریضہ سرانجام دیا غزوہ احد میں جب مسلمان پسپا ہوئے تو ان میں سے چند ایک کو اسلامی حمیت غیرت اور خودداری کا درس دیتے ہوئے بڑا ہی تلخ لہجہ اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگیں تم یہاں بیٹھ کر مکھیاں مارو اور تلوار میرے حوالے کر دو۔[2]

ام ایمن رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر میں دیگر صحابیاتؓ کے ہمراہ شریک ہوئیں۔اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت میں ان جلیل القدر صحابیات کا بھی باقاعدہ حصہ عطا کیا غزوہ حنین میں حضرت ام ایمنؓ اپنے دونوں بیٹوں ایمن اور اسامہؓ کے ساتھ قافلہ مجاہدین میں شریک ہوئیں۔

غزوہ حنین میں ایک موقع پر جب مجاہدین میں بھگدڑ مچی جو عظیم المرتبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کو اپنے گھیرے میں لے کر ثابت قدم رہے ان میں حضرت ام ایمنؓ اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ شامل تھیں۔

---

[1] الاستیعاب : (۲۴۴/۴) و تہذیب الاسماء (۳۵۸/۲) [2] انساب الاشراف : (۳۲۶/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ اس کا بڑا بیٹا ایمن غزوہ حنین میں شہید ہو گیا تھا۔ اپنے بیٹے کی شہادت پر ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ایمان و یقین اور جذبہ تسلیم رضا میں مزید اضافہ ہوا۔

تقدیر الٰہی کے فیصلوں پر صبر و تحمل تسلیم رضا اور ایمان و ایقان کے اعتبار سے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا تعلق ان خواتین میں سے تھا جن کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔

جنگ مؤتہ میں سب سے پہلے جب اس عظیم المرتبت خاتون کا شریک حیات امیر لشکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس خاتون نے اپنے خاوند کے شہید ہونے کی خبر کو تسلیم و رضا کے جذبے سے سنا۔

تو اس نے اللہ رب کریم سے اجر و ثواب کی توقعات وابستہ کر لیں۔

اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اِمْرَءَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّـةِ فَلْیَتَزَوَّجَ اُمَّ اَیْمَنَ۔[1]

''جسے یہ بات خوش آئندہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ کسی جنتی خاتون سے شادی کرے تو وہ ام ایمن کو اپنے حبالہ عقد میں لے آئے''۔

یہ فرمان سن کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ سہ چند ہو گیا تو انہوں نے اس عظیم المرتبت خاتون کے ساتھ نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم المرتبت خاتون کو اماں جان کہہ کر پکارا کرتے اور اس کی باتیں بڑے غور سے سنتے اس کے ساتھ بڑے ادب و احترام کے ساتھ پیش آتے۔ بعض اوقات ان کی باتوں سے بڑے محظوظ ہوتے کیونکہ زبان میں لکنت ہونے کی وجہ سے الفاظ کی صحیح ادائیگی نہ کر سکتی تھیں۔

غزوہ حنین کے دوران یہ دعائیہ کلمات اس انداز میں ادا کر رہی تھیں:

سَبَّتَ اللّٰهُ اَقْدَامَكُمْ.

اصل لفظ ہے:

ثَبَّتَ اللّٰهُ اَقْدَامَكُمْ.

لیکن زبان کی لکنت کی وجہ سے ث کو سین کی صورت میں ادا کر رہی تھیں ادھر معرکہ آرائی اپنے جوبن پر تھی گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور تلواروں کی جھنکار سے میدان جنگ شور و غوغا کی لپیٹ میں تھا۔ اسی دوران آپ ﷺ نے جب ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو مسکرا دیئے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زبان میں لکنت کے

---

[1] الطبقات: (۸/ ۲۲۴) الاشراف: (۱/ ۴۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ثار واضح طور پر پائے جاتے تھے الفاظ کی درست ادائیگی اس کے بس میں نہ تھی [۱]

ابو جعفر باقر روایت کرتے ہیں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو سلام لا علیکم کہتیں حالانکہ وہ کہنا یہ چاہتی ہوتیں ''سلام اللہ علیکم'' لیکن ایسا کہہ نہ سکتیں اس بنا پر آپ نے اسے یہ اجازت دے دی تھی۔ کہ آپ صرف السلام کہہ دیا کریں۔ [۲]

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ایمنؓ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ آپ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ضیافت کے لیے دودھ پیش کیا غالباً آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ نے دودھ نہ پیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوش مزاجی کے ساتھ پیش آئیں۔ [۳]

آپؐ یہ انداز ضیافت دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اس کے فضل وشرف اور عظمت کا آپ کے دل میں اور زیادہ احساس پیدا ہوا۔

سخی آنکھ:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیائے فانی سے کوچ ہوا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو بہت زیادہ دلی صدمہ پہنچا آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ پاکیزہ خیالات واحساسات میں طوفان کا سا سماں بندھ گیا جس کی بنا پر اپنے غم اندوہ کا ایک قصیدے کی صورت میں اظہار کیا جس کے تین اشعار یہ ہیں:

عَيْنُ جُوْدِىْ فَاِنَّ بِذَالِكَ لِلدَّ مَعِ شَفَاءٌ فَاَكْثِرِى الْبُكَاءِ
حِيْنَ قَالُوْاالرَّسُوْلَ اُمْسِىْ فَقِيْدًا مَيِّتًا كَانَ ذَاكَ كُلُّ الْبَلَاءِ
وَابْكِيَا خَيْرَ مَنْ رُزِئْنَاهُ فِي الدذ بياوَمَنْ خَصَّهُ بِوَحْيِ السَّمَآءِ [۴]

زبان کی لکنت کے باوجود حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اشعار کہنے اور حکمت ودانائی کی باتیں کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زبان کی لکنت کا اثر ان کے دل ودماغ پر تو نہ تھا حکمت ودانائی میں زبان کی لکنت کوئی سدراہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس صورت حال سے تو یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ علم ودماغ پر بڑے گہرے نقوش چھوڑتا ہے مسلم شریف کی یہ روایت جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس سے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا فضل وشرف اور زیادہ اجاگر ہوتا ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا

---

۱ الطبقات : (۸/۲۲۵) ۲ الطبقات : (۸/۲۲۴) ۳ الاصابه : (۴/۴۱۶)
۴ الطبقات : (۲/۳۳۲-۳۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِانْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔[۱]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی حسرت آیات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آیئے ام ایمن کی زیارت کے لیے چلیں۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ روتی کیوں ہیں حالانکہ اللہ رب العزت کے پاس اپنے رسول کے لیے آخرت میں بہتر اہتمام ہے کہنے لگیں: ہاں میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتر انتظام واہتمام ہے۔ میں تو اس لیے روتی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ یہ سن کر ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو زندگی میں بہت بڑا اعزاز نصیب ہوا اور آخرت میں بھی بلند مقام پر فائز ہوئیں''۔

اس کے پوتے ''بنو الحب'' کے اعزاز سے سرفراز ہوئے۔ اس لیے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا بیٹا اسامہ رضی اللہ عنہ اور خاوند زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نظر صحابی تھے۔

الوداع ام ایمن رضی اللہ عنہا:

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔[۲]

ان سے حضرت انس بن مالک وحنش بن عبداللہ صنعانی اور ابو یزید المدنی رضی اللہ عنہم نے حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی مرویات میں سے ایک یہ حدیث بھی ہے جسے حنش بن عبداللہ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا کہ اس نے آٹا چھانا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چپاتی تیار کرے۔

آپ نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ کھانا ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے لیے چپاتی بناؤں آپ نے فرمایا اسے گوندھ لیجیے۔[۳]

امام ذہبی اور علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے پانچ ماہ بعد فوت ہوئیں۔[۴]

---

۱ صحیح مسلم : (۷/۱۴۴) وسنن ابن ماجہ : (۱۵۳۵) الحلیۃ : (۲/۶۷)

۲ سیر اعلام النبلاء : (۲/۲۲۷) ۳ الحلیۃ : (۲/۶۸) ۴ الاصابہ : (۴/۴۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا

ابوداؤد کی روایت جسے شیخ البانیؒ نے حسن کہا ہے یہ روایت ابن سعد کی کتاب ''الطبقات'' میں بھی ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ بدر کے غزوہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو ام ورقہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بھی غزوہ میں اپنے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجئے''۔ ''میں وہاں زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کروں گی ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت عطا فرما دے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر میں ہی رہ اللہ تجھے شہادت عطا فرمائیں گے''۔ آپ کے اس فرمان کے بعد ام ورقہ رضی اللہ عنہا لوگوں میں ''شہیدہ'' یعنی شہید خاتون مشہور ہوگئیں۔ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا قرآن کی تلاوت بکثرت کیا کرتی تھیں۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام تھا اور ایک باندی تھی' آپ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے بارے میں یہ طے کر دیا تھا کہ ان کی وفات کے بعد یہ دونوں غلام مرد اور عورت آزاد ہوں گے...... ایسے ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا کہ ان دونوں مذکورہ مرد اور عورت نے رات کے وقت حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا اور شہید کر دیا اور خود راتوں رات وہاں سے چلے گئے۔ صبح ہوئی ان کی موت کی خبر پھیلی تو حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اکٹھا ہونے کا حکم دیا اور ان میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جو بھی ان دونوں کو دیکھے یا اسے ان کے بارے میں کوئی خبر ہو تو انہیں پیش کرنے میں کردار ادا کرے۔ چنانچہ یہ دونوں گرفتار ہوئے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سولی پر لٹکانے کا حکم دیا۔ چنانچہ مدینہ میں سولی پر لٹکانے کا آغاز ان دو قاتلوں سے ہوا۔

میری بہنو! حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے عزت و شرف اور شہادت و کرامت سے نوازا' اس لئے کہ شہادت ان کی دلی تمنا اور خواہش تھی ...... اللہ کے رسول ﷺ کی پیش گوئی بھی پوری ہوگئی کہ شہادت ملے گی...... اور صحابہ کو اللہ کے رسول ﷺ کی ہر بات پر اس قدر پختہ یقین تھا کہ انہوں نے زندگی میں ہی ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو شہید خاتون کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے فرما دیا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو شہادت کی موت نہ ملے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے گھروں میں اپنے ملازموں اور ڈرائیوروں وغیرہ کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں وہ رب کے راستے میں شہید ہیں' اگر ان کی تمنا شہادت کی اور ایمان پختہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (طاہرہ طیبہ شریف الطبع)

فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی الہاشمیہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ' حضرت فاطمۃ الزہراء کی خوش دامن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کی زوجہ محترمہ تھیں [1]

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے اپنی کفالت میں لیا تو اسے آپ کی نگہداشت اور خدمت کا سنہری موقعہ ہاتھ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اس نے کما حقہ ماں کا کردار ادا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی ماں کی کمی محسوس نہ ہونے دی' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر طرح سے خیال رکھتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام معاملات کو خوش اسلوبی سے نمٹاتیں حضرت فاطمہ بنت اسدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ معلومات رکھتی تھیں۔ یہ آپ کے چچا ابو طالب کی بیوی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کا فریضہ انجام دینے والی ایک عظیم خاتون تھیں۔

((فقد قضیٰ قرابة عقدین من حیاته فی کنفها)).

حضرت فاطمہ بنت اسدؓ نے آپ کو ایسے کامل انسان کے روپ میں دیکھا جس میں تمام خوبیاں ایک ساتھ جمع ہو چکی تھیں۔ تمام عمدہ عادات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوگر تھے۔ پاکیزہ صفات ایسے کہ کسی معمولی سی کمی کا کوئی شائبہ تک بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پایا جاتا تھا۔ امانت دار ایسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت معاشرے میں ضرب المثل تھی۔ صادق ایسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار میں جھوٹ کی معمولی سی بھی کوئی آمیزش نہ پائی جاتی تھی۔ ان عمدہ' نفیس' پاکیزہ اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ نے اپنے لخت جگر علیؓ کو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت میں دے دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ہو چکی تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دین کے اظہار اور اعلان کا حکم دیا' اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کے لئے یہ آیات نازل کیں:

﴿ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ [الحجر: ۱۵/ ۹۴]

''اعلان کر دو جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کرو''۔

نیز یہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[الشعراء: ۲۶/ ۲۱۴-۲۱۵]

---

[1] سیر اعلام النبلاء: (۲/ ۱۱۸) وجمهرة انساب العرب: (۱/ ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ اور ایمان لانے والوں میں سے جو تیری پیروی اختیار کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ''۔

﴿ وَ قُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴾ [الحجر: ۱۵/۸۹]

''کہہ دو کہ میں تو صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں''۔

جب نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسلام کی دعوت پیش کی تو حضرت فاطمہ بنت اسد نے اسلام قبول کر لیا۔ اور صحابیہ ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام اولاد کو بھی اسلام قبول کرنے کے شرف سے نواز دیا۔ اس طرح عقیل، جعفر، علی ام ہانی اور طالب رضی اللہ عنہم سبھی مسلمان ہو گئے [۱]

لیکن اس کے رفیق حیات ابوطالب کے لئے اپنی قوم سے جدائی اور ان کی عداوت کا سامنا کرنا گراں گذرا انہوں نے بڑے ہی نرم لہجے میں معذرت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ پر ایسا بار نہ ڈالیے جسے میں اٹھانے کی سکت نہیں رکھتا۔

اس معذرت کے باوجود چچا نے اپنے بھتیجے کے ساتھ تعاون سے کوئی پہلو تہی اختیار نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنے بھتیجے کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

وَ اَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

حَلِیْمٌ رَشِیْدٌ عَادِلٌ غَیْرُ طَائِشٍ یُوَالِیْ اِلٰهًا لَیْسَ عَنْهُ بِغَافِلِ

''خوب رو بادل بھی ان کے چہرہ انور سے سیراب ہو یتیموں کے غم خوار اور بیوگان کی ناموس کے محافظ''۔

''بردبار، رشد و ہدایت کے خوگر، عدل و انصاف کے دھنی اور عقل و فراست سے سرفراز معبود حقیقی سے ایسی محبت کرنے والے کہ پل بھر کے لئے بھی کبھی غفلت کا شکار نہیں ہوئے''۔

فضل و شرف کے قافلے میں:

فضائل کے میدان میں مسابقت ایک قابل تعریف کارنامہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ابتدائی مراحل میں پہلی اسلام قبول کر لینے، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایمان و تصدیق کی خوبیوں سے آراستہ ہونے کی بنا پر ان خصوصی خواتین میں بڑے ہی بلند مقام پر فائز ہوئیں۔ جنہوں نے فضائل کے میدان میں اعلیٰ مراتب حاصل کر لئے تھے۔ جنہیں پہلے قافلے میں ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رواں دواں تھا۔ جن کا نام تاریخ کے اوراق میں سنہری الفاظ میں لکھا گیا۔

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو فضل و شرف کے اعتبار سے بڑے ہی اعزازات حاصل ہوئے یہ ان خواتین میں سے تھیں جنہیں پہلے مرحلے میں ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جس

[۱] جمھرۃ انساب: (۱/۱٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہاشمی اولاد کو جنم دیا بلکہ وہ ہاشمی خاتون ہیں جس کی شادی ہاشمی سے ہوئی۔ اور اس نے ایک خلیفے کو جنم دیا۔

عمدہ صفات:

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا امن، آتشی اور دین کا سنگم تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حسن سلوک اور اسلام قبول کرنے میں سابقت کی بنا پر اس کی نہایت تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اس کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔[1]

اور اس کے گھر میں کبھی کبھار آرام کیا کرتے تھے۔ مکہ معظمہ میں بھی اس خاتون کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بہترین ٹھکانہ اور عمدہ آرام گاہ تھا۔ ان کے مقام و مرتبہ کو کوئی قریشی خاتون نہیں پہنچ سکتی، یہ اس لئے کہ جگر گوشہ رسول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی یہ خوش دامن تھیں اس کے ساتھ نہایت محبت اور شفقت سے پیش آئیں۔ اس کا سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور ان کے والد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن سلوک مثالی نوعیت کا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنی امی جان سے عرض کی کہ پانی لانے اور باہر سے کوئی چیز لانے کا کام آپ اپنے ذمے لے لیں آٹا پیسنے اور گوندھنے کا فریضہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا انجام دے دیا کریں گی۔ حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کے فضائل و محامد یوں تو بہت ہی زیادہ ہیں جس سے خیر و برکت کی مہک چہار طرف پھیلتی ہے۔ ان کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار تھا۔ نیز انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق خاطر کی بنا پر حدیث یاد کرنے اور اسے روایت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کریم سے ۴۶ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہوا ان میں سے ایک حدیث بخاری اور مسلم میں بھی مذکور ہے۔

فاطمۃ نامی خواتین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے جس طرح اپنی بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آتے تھے، اور اس کی خدمت میں گاہے بگاہے تحائف بھی پیش کرتے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رقم طراز ہیں[2] کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی چوغہ بطور تحفہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ریشمی چوغے کے دوپٹے بنا کر فاطمہ نامی خواتین میں تقسیم کر دو یہ حکم پا کر میں نے اس کے چار دوپٹے بنائے ان میں سے ایک فاطمۃ الزہراءؓ جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ دوسرا حضرت فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تیسرا فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ اور چوتھی فاطمہ کا نام نہیں لیا، ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ چوتھی خاتون عقیل بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ فاطمۃ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

---

[1] الطبقات: (۸/۲۲۲) و الاصابۃ: (۴/۳۶۹) [2] الاصابۃ: (۴/۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر آخرت:

حضرت فاطمہ بنت اسدؓ زندگی اور وفات کے اعتبار سے خوش نصیب ثابت ہوئیں نبی کریم ﷺ کی زندگی میں اس نے وفات پائی۔ آپ ﷺ اس کے جنازے میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے کفن دفن کا اہتمام کیا آپ ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے اس کے فضائل ومناقب بیان کئے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی دعا کی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ کی والدہ فاطمۃ بنت اسدؓ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس کے سرہانے بیٹھ کر درد بھرے انداز میں فرمانے لگے۔

اماں جان! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے' آپ میری امی جان کا درجہ رکھتی ہیں آپ خود بھوکی رہتیں اور مجھے خوب جی بھر کے کھانا کھلاتیں خود معمولی کپڑے پہنتیں اور مجھے اچھا لباس پہناتیں خود عمدہ کھانے سے ہاتھ روکے رکھتیں اور مجھے کھانا پیش کر دیتیں' بلاشبہ اس سے محض اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ رکھتی تھیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے وہ پانی ان کے جسم پر ڈالا جس میں کافور کی آمیزش کی گئی تھی' اپنی قمیض اتار کر اسے پہنا دی اور اس کے اوپر ایک اور چادر کا کفن پہنایا' جب اس کی قبر کھودی گئی اور کھودنے والے لحد تک پہنچے تو رسول ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لحد بنائی اس سے اپنے ہاتھوں سے مٹی نکالی' جب رسول اللہ ﷺ اس عمل سے فارغ ہوئے تو آپ خود اس لحد میں لیٹ گئے اور فرمایا:

''وہ اللہ جو زندگی اور موت دیتا ہے جو خود زندہ ہے کبھی فوت نہیں ہوگا' الٰہی میری والدہ فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو بخش دے' اس کی قبر کو تاحد نگاہ فراخ کر دے بلاشبہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے''۔

پھر آپ ﷺ نے جنازہ پڑھاتے ہوئے اسے لحد میں اتار دیا' حضرت عباسؓ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ بٹایا۔ صحابہ کرامؓ نے یہ منظر دیکھ کر بڑا تعجب کیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اس سے پہلے آپ کو کسی کی وفات پر اس طرح کا عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا چچا ابوطالب کے بعد سب سے زیادہ اس عظیم المرتبت خاتون نے میرے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا ہے۔ میں نے اسے اپنی قمیض اس لئے پہنائی تاکہ جنت میں اسے ریشمی لباس پہنایا جائے' لحد میں اس لئے لیٹا تاکہ قبر میں ان کے لئے آسانی میسر آئے۔[1]

رسول اللہ ﷺ کے لحد میں لیٹنے سے قبر میں سکڑنے کی کیفیت پیدا نہ ہوئی اس طرح حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا قبر کے شکنجے سے محفوظ رہیں۔ آپ ؐ کے لحد میں لیٹنے کی وجہ سے قبر منور ہوگئی۔ اور اس عظیم المرتبت خاتون پر رحمت کی برکھا برسنے لگی۔ جو دنیا جہان کی خواتین کے لئے ایک عمدہ نمونہ ثابت ہوئیں۔ اللہ ان پر راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

---

[1] الاستیعاب: (۴/۳۷۰) سیر اعلام النبلاء: (۲/۱۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا (سفیر نبوی کی بیوی)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انصار مدینہ کی طرف جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر گئے تو وہاں تاریخ انسانیت کی بہت بڑی کامیابی و کامرانی سے سرفراز ہوئے اس کی زوجہ محترمہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہم ان کا عطر بہتر دلربا' دلآویز اور دلنشین تذکرہ کریں گے تاکہ دلوں کی دنیا میں ایک خوش گوار بہار کا سماں پیدا ہو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکے کا ایک خوب صورت جوان تھا' اس کے ماں باپ اس کے ساتھ بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اس کی والدہ بنت مالک بڑی مالدار خاتون تھی' وہ اسے نہایت عمدہ' نفیس اور قیمتی لباس پہناتی' مصعب بن عمیرؓ بڑا قیمتی نشاط انگیز اور اعلیٰ عطر استعمال کیا کرتے تھے۔ حضر موت کا بنا ہوا جوتا پہنتے جو اس دور میں سب سے عمدہ اور قیمتی سمجھا جاتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مکے میں میں نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حسین بالوں' عمدہ لباس اور خوش حال کسی کو نہ دیکھا' مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم بن ابی الارقم کے گھر اسلام کی دعوت دے رہے ہیں تو آپ دار ارقم میں داخل ہوئے' اسلام قبول کیا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے ان خوش نصیبوں میں شامل ہو گئے جنہوں نے مدرسہ نبوت سے تعلیم حاصل کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھے اور دنیا کے سردار بن گئے۔ اور حضرت مصعب بن عمیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بنے''۔

یہ جلیل القدر صحابی حمنہ بنت جحش بنت رِیاب الاسدیہ کا شوہر تھا۔[1]

جس کی سوانح حیات کا ہم تذکرہ کرنے لگے ہیں۔ واہ سبحان اللہ! ایک مجاہدہ' صابرہ اور معزز صحابیہ کا کتنا ہی عمدہ' قابل رشک اور دلنشین تذکرہ ہے۔ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریبی رشتہ دار تھی وہ اس طرح کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔

قافلہ سابقات میں:

حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا ان صحابیات میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہی مرحلے میں اسلام قبول کر لیا تھا' حمنہ کا گھرانہ مسلمان تھا۔ قریش نے جب ان کے لئے مشکلات پیدا کیں مشرکوں نے ان پر ظلم ڈھائے تو تمام مرد و زن مدینے کی طرف ہجرت کر گئے مردوں میں عبداللہ بن جحش' جذامہ بنت جندل' ام قیس بنت محصن'

[1] الطبقات: (٨/ ٦٤١) الاستیعاب: (٤/ ٢٦٢) جمهرة انساب العرب: (١/ ١٩١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم حبیبہ بنت ثمامہ اور حمنہ رضی اللہ عنہا تھیں۔[1]

مدینہ منورہ میں حضرت حمنہ بنت جحشؓ دیگر مؤمن خواتین کی طرح خوش وخرم زندگی بسر کرنے لگیں ان کا مطمع نظر رضائے الٰہی کا حصول تھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی چشمے سے فیضیاب ہونے لگیں نیز حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا اپنے عظیم خاوند حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کو اپناتے ہوئے بلند درجات حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہوئی یہاں ایک بیٹی کو جنم دیا جس کا نام زینب بنت مصعب تھا۔[2]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی سر بلندی کے لئے دشمنوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے غزوات کا آغاز کیا تو حضرت حمنہؓ نے ان معرکوں میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

اے حمنہ ثواب کی امید رکھ:

غزوہ احد میں حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا مجاہدین کے ہمراہ خواتین کی جماعت میں میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں۔حضرت کعب بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ام سلیم بنت ملحان اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پانی کے مشکیزے اٹھائے جا رہی ہیں۔حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی پیاسوں کو پانی پلا رہی ہیں اور زخمیوں کو پانی پلا رہی ہیں۔[3]

غزوہ احد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خلعت شہادت سے نوازا۔سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ﴾ [الاحزاب : ۳۳ / ۲۵]

ان اندوہناک لمحات میں حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ۔عرض کی کس بنا پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا! تیرا خالو حمزہ شہید ہو گیا یہ سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا کہ اللہ اسے بخشے اس پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے اسے شہادت مبارک ہو''۔

پھر آپؐ نے فرمایا اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس بنا پر۔

آپؐ نے فرمایا تیرا بھائی شہید ہو گیا یہ سن کر کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اللہ اسے بخشے اُن پر رحمت خداوندی ہو اسے جنت مبارک ہو۔

---

[1] السيرة النبوية : (۱ / ۴۷۲) در السحابة : (ص / ۵۵٦)

[2] الطبقات : (۳ / ۱۱٦) [3] المغازی : (۱ / ۲۴۹، ۲۰) در السحابة ص : (۵۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے حمنہ! ثواب کی امید رکھ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس بنا پر فرمایا تیرا خاوند مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گیا ہے۔

یہ سن کر حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی اور شدت غم سے نڈھال ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''عورت کے نزدیک اپنے خاوند کا جو مقام ہوتا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہوتا''۔

آپ نے دیکھا کہ یہ خاتون خالو اور بھائی کی شہادت کی خبر سن کر ثابت قدم رہی لیکن شوہر کی شہادت کی خبر سنتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اولاد کے یتیم ہونے کا احساس ہوا تو میری یہ حالت ہو گئی معافی چاہتی ہوں ازراہ کرم میرا خیال رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا کی۔

بعد میں اس کی شادی طلحہ بن عبید اللہ سے ہوئی اس سے محمد بن طلحہ پیدا ہوا۔ حضرت طلحہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کیا کرتے تھے[۱]

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کا سفر مسلسل جاری رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں۔ خیبر فتح کر لینے کے بعد جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق غلہ اسے بھی دیا۔[۲]

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام رکھ دیں:

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے جب اپنے بیٹے کو جنم دیا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کی یا رسول اللہ اس کا نام رکھ دیجئے۔

آپ نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابو القاسم رکھی اور اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا۔[۳]

بڑا ہو کر یہ بچہ عبادت گذار بنا کثرت سجود کی بنا پر اس کا نام سجاد مشہور ہو گیا۔ یہ بڑا ہی زاہد، عابد اور صالح نوجوان تھا۔ یہ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ کو جنگ جمل میں شہید ہو گیا۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کا ایک اور بیٹا تھا جس کا نام عمران بن طلحہ تھا۔[۴]

فضائل:

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا میں بڑی خوبیاں پائی جاتی تھیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل تھا۔ اور اس سے پھر اس کے بیٹے عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت

۱۔ المغازی: (۱/۲۹۱-۲۹۲) السیرۃ النبویۃ: (۲/۹۸)

۲۔ السیرۃ النبویہ: (۲/۳۵۲) الطبقات: (۸/۲۴۱)

۳۔ الاصابہ: (۳/۳۰۷) ۴۔ الطبقات: (۵/۱۶۶) جمھرۃ انساب العرب: (۱/۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک شرف یہ بھی حاصل تھا کہ اس کی ہمشیرہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اُم المومنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا‘ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے لئے کفن بھیجیں گے‘ ان میں سے ایک کفن کسی شخص کو دے دینا‘ جب یہ وفات پا گئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے پانچ کپڑوں پر مشتمل کفن بھیجا۔ وہ انہیں پہنایا گیا اور جو کفن انہوں نے خود اپنے لئے بنایا تھا حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے کسی مستحق کو صدقہ کر دیا۔[1]

اسی طرح اپنی ہمشیرہ کی وصیت پر عمل پیرا ہوئیں۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے قابل رشک زندگی بسر کی‘ زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت معمول رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اور اس کے خاوند پر زندگی بھر راضی رہے۔

تاریخی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت حمنہؓ ۲۰ ہجری کے بعد تک زندہ رہیں کیونکہ ان کی ہمشیرہ حضرت ام المومنین زینب بنت جحش کی وفات ۲۰ ہجری کو ہوئی۔

یہ ایک مجاہدہ‘ صبر و تحمل کی پیکر‘ تسلیم و رضا کی خوگر‘ رضائے الٰہی اور حیات اخروی کی خواہاں‘ اور اللہ کی رضا حاصل کر کے کامیابی کے زینے طے کرنے والی خوش نصیب خاتون حضرت حمنہ کی قابل رشک زندگی کی ایک خوشنما جھلک ہے جسے ان صفحات میں سمویا گیا ہے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا تذکرہ اختتام پذیر ہونے سے پہلے آیئے ہم اللہ کے اس فرمان کی تلاوت کریں جس میں مصائب کے وقت صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والوں کے لئے جس جزاء کا مژدہ جانفزا بیان کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ [البقرة: ۲/ ۱۵۷-۱۵٦]

---

[1] انساب الاشراف : (۱/ ٤۳۵) الاصابه : (٤/ ۳۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینب بنت ابی معاویہؓ (نیک خاتون اور نیک عمل)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [النحل: ۱۶/۹۷]

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ ہو وہ مؤمن ہو اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ہم ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے''۔

سلمہ بن عبدالملک فرماتے ہیں:

انسان کے لئے نیک بیوی اس کی دونوں آنکھوں اور دونوں ہاتھوں سے بہتر ہے۔

جس عظیم المرتبت صحابیہ رضی اللہ عنہا کا اب تذکرہ پیش نظر ہے اس میں خیر، نیکی، برکت، علم، تقویٰ اور عبادت جیسی خوبیاں بیک وقت پائی جاتی تھیں۔

ابو نعیم اصفہانی رضی اللہ عنہ اس کی سیرت بیان کرتے ہوتے کہتے ہیں۔

''کہ بنو ثقیف کی زینب صدقہ وخیرات کرنے والی، نماز کی پابند، اپنے زیورات سے دست کش اور یوں اپنے آقا کا تقرب حاصل کرنے والی''۔

یہ زینب ان زینبوں میں سے تھی جنہوں نے صحابیات کی محفل میں عظیم مرتبے حاصل کئے یہ ابو معاویہ کی بیٹی زینب ثقفیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔[1]

زینب ایک کاریگر خاتون تھی جو اپنے ہاتھ سے کام کرتی۔ اور اپنی تیار کردہ مصنوعات کو بیچا کرتی تھیں، اور اس کی آمدن کو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کیا کرتی تھیں۔ دیگر اسلام لانے والوں کے ساتھ اس نے بھی اسلام قبول کیا اور ان کے ساتھ ہی رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی، اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا اور یہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئی۔[2]

خوشبو نہ لگانا:

حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا ان فاضل صحابیات میں سے تھیں جنہوں نے احادیث نبوی کو زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی، ان سے آٹھ احادیث مروی ہیں۔

---

[1] الطبقات: (۲۹۰/۸) الاستیعاب: (۳۱۰/۴) اسد الغابة: (۴۷۰/۵) الاصابة: (۳۱۳) تهذيب التهذيب: (۴۳۳/۱۲) [2] مجمع الزوائد: (۱۰/۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے رسول اللہ ﷺ اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عمر بن خطاب سے احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا' حضرت زینب سے ان کے بیٹے ابوعبیدہ اور ان کے بھتیجے بسر بن سعید نے احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت زینب سے روایت کردہ احادیث میں سے وہ حدیث بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمان عورت کو گھر سے باہر جاتے وقت خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے۔ طبقات ابن سعد میں بسر بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب ثقفیہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا:

''کہ جب آپ عشاء کی نماز کے لئے گھر سے روانہ ہوں تو خوشبو نہ لگائیں''۔ [1]

زینب' اس کا خاوند اور طب نبوی:

شریف الطبع' کریم الصفات' جمیل الحسنات' عظیم المرتبت صحابیہ حضرت زینب ثقفیہ کی زندگی میں خوشگوار لمحات' مبارک گھڑیاں اور خوشنما کردار نمایاں دکھائی دیتا ہے چونکہ اس نے اپنے خاوند سے بہت سی خوبیاں اور عمدہ صفات اخذ کر رکھی تھیں۔ کیونکہ اس کا خاوند پیشوا جید عالم' فقیہ مؤمن سابق' شریف الطبع' بہترین عالم دین' ذہین ترین صحابہ کرامؓ میں سے تھا۔

حضرت زینبؓ اپنے خاوند کے نقش قدم پر چلی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے پیروکار تھے۔ اور بعض اوقات فضائل کے میدان میں اپنے خاوند سے سبقت لے جاتی۔ اور خاوند ہمیشہ اپنی بیوی کو تمام معاملات میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ اپنانے کی تلقین کرتا اور حضرت زینبؓ بہت عمدہ انداز میں اس پر عمل پیرا تھیں۔

امام احمد بن حنبلؒ حضرت زینبؓ کے حوالے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود جب گھر تشریف لاتے تو دروازے پر آ کر پہلے کھانستے تاکہ ہم گھر والے محتاط ہو جائیں اور باخبر ہو جائیں اور آپ کو گھر کی اندرونی حالت ناخوش گوار دکھائی نہ دے۔ ایک روز آپ گھر تشریف لائے اور آپ نے کھانسی لی میرے پاس بڑھیا بیٹھی مجھے دم کر رہی تھی۔ کیونکہ بخار کی تپش سے میرا بدن سرخ ہو چکا تھا۔

میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی آمد کی وجہ سے اس بڑھیا کو چارپائی کی اوٹ میں بٹھا دیا' آپ اندر تشریف لائے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے میری گردن میں ایک دھاگا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟

میں نے کہا یہ ایک ایسا دھاگہ ہے جس پر میرے لئے دم کیا گیا ہے۔ آپ نے اسے پکڑ کر توڑ دیا۔ پھر فرمایا: ''عبداللہ کا خاندان شرک سے بری ہے''۔

---

[1] الطبقات : (۸/ ۲۹۰) الاستیعاب : (۴/ ۳۱۰) الاصابۃ : (۴/ ۳۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے دم، تعویذ اور گنڈا، منکا شرک[1] ہے میں نے کہا آپ یہ کیسے کہتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے میری آنکھ بہنے لگی میں فلاں یہودی کے پاس جاتی وہ دم کرتا جونہی وہ دم کرتا آنکھ بہنے سے رک جاتی۔

تو انہوں نے کہا یہ سب شیطان کی طرف سے ہے، وہ خود ہی اپنے ہاتھ سے خرابی پیدا کرتا ہے جب وہ دم کرتا ہے تو شیطان تکلیف دینے سے رک جاتا ہے۔ آپ کے لئے انہی کلمات کا پڑھنا کافی ہے جنہیں رسول اللہ ﷺ ایسے مواقع پر پڑھا کرتے تھے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔

((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)).[2]

''پروردگار عالم بخار کو رخصت کر دے اور شفاء عطا فرما۔ تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں یہ ایسی شفا ہو جو بیماری کا خاتمہ کر دے''۔

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہے۔ بیمار کو چاہئے کہ وہ سورۃ فاتحہ، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر اپنے منہ پر پھیرے۔ یہ حدیث بخاری میں مروی ہے۔[3]

کون سی زینب:

فقہاء کہتے ہیں اگر بیوی کے پاس مال ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر خاوند مستحق ہو تو وہ اسے اپنی زکوٰۃ دے سکتی ہے کیونکہ خاوند پر خرچ کرنا بیوی کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے تو اسے کسی اجنبی کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ ثواب ملے گا۔

حضرت زینب ثقفیہ میں یہ خوبی وافر مقدار میں پائی جاتی تھی۔

خاص طور پر جب اس نے نبی کریم ﷺ سے سنا جبکہ آپ خواتین کو صدقہ وخیرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی ترغیب دلا رہے تھے تو اس نے زیور پکڑا تاکہ اسے اللہ کی راہ میں خیرات کر دے۔ اس کے خاوند حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ زیور کہاں لے کر جا رہی ہو؟ اس نے کہا میں اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے جا رہی ہوں انہوں نے فرمایا مجھے اور میرے بچوں کو یہ زیور بطور صدقہ دے میں اس کا مستحق ہوں۔[4]

---

[1] دم سے مراد شرکیہ دم ہے ورنہ غیر شرکیہ دم ممنوع نہیں نیز مذکورہ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مسلموں سے دم کروانا جائز نہیں، لیکن آج بگڑے ہوئے مسلمان یہودیوں اور صلیبیوں سے دم اور دعا کرواتے پھرتے ہیں۔ (عبدالسمیع عاصم)

[2] ابن کثیر: (۴۹۴/۲) صحیح بخاری فی الطب (۵۶۷۵)، مسلم فی السلام ابوداؤد: (۳۸۸۳) ابن ماجہ: (۳۰۳۰) [3] صحیح بخاری فضائل القرآن، مسلم فی السلام۔ [4] الحلیۃ: (۶۹/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینب فرماتی ہیں:

''یارسول اللہ ﷺ! آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا میرے پاس زیور ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یہ زیور بطور صدقہ دوں عبداللہ بن مسعود کا خیال ہے کہ وہ اور اس کی اولاد اس صدقے کی زیادہ مستحق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا عبداللہ بن مسعودؓ سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور اولاد تیرے صدقے کی زیادہ حق دار ہے بجائے اس کے کہ کسی اور کو صدقہ دے بلکہ انہیں کو دے دے''۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن حارث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت زینب روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے خواتین کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیور سے ہی کیوں نہ کرو''۔

فرماتی ہیں:

''میں اپنے خاوند عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئی میں نے کہا آپ کا ہاتھ تنگ ہے مالی طور پر آپ تہی دست ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے آپ جا کر مسئلہ پوچھیں اگر میری طرف سے آپ کو صدقہ دینا شرعاً جائز ہو تو میں آپ کو دے دوں ورنہ کسی اور کو دے دوں، عبداللہ نے کہا آپ خود ہی یہ مسئلہ پوچھ آئیں۔ میں گئی تو دروازے پر ایک انصاری عورت کھڑی تھی وہ بھی یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے ہمیں اندر جانے کی جرأت نہ ہو رہی تھی۔ حضرت بلالؓ باہر آئے ہم نے ان سے کہا آپ اندر جا کر رسول اللہ ﷺ کو بتائیں کہ (دو عورتیں یہ دریافت کرنے آئیں ہیں۔ کہ ان کی طرف سے اپنے خاوندوں اور اولاد کو صدقہ دینا جائز ہے۔ اور دیکھنا آپ ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا! آپ ﷺ نے فرمایا وہ دونوں عورتیں کون ہیں؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینب ہے۔ آپؐ نے پوچھا کون سی زینبؓ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو دوہرا اجر ملے گا[1] ایک صدقے کا اور دوسرا قرابت داری کا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا واپس آئی۔ نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کر کے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوئی کہ اسے اپنے خاوند کو صدقہ دینے سے دوگنا اجر زیادہ ملے گا۔

---

[1] روا البخاری فی الزکاۃ باب الزکاۃ علی الاقارب، مسلم الزکاۃ باب فضل النفقہ الاستیعاب: (۴/ ۳۱۰) اسد الغابۃ: (۵/ ۴۷۰، ۴۷۱) الاصابۃ: (۴/ ۳۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری ایام:

صحابہ کرامؓ کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا خلفائے راشدین کے دور میں آخری ایام تک زندہ رہیں۔

اس پر اس کے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیت دلالت کرتی ہے۔ آیئے اس وصیت کا ہم بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ وصیت کی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

مسمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وصیت کرتا ہے کہ اگر مجھے اس بیماری میں کوئی حادثہ پیش آ گیا تو یہ وصیت زبیر بن عوام اور اس کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے سپرد کر دی جائے۔ انہیں اس وصیت کے مطابق اختیارات استعمال کرنے اور فیصلہ صادر کرنے کا پورا حق حاصل ہوگا۔

ایک بات یہ پیش نظر رکھی جائے کہ میری بیٹیوں کی شادی ان دونوں کے علم میں لائے بغیر نہ کی جائے۔ اور نہ ہی اس کی بیوی زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کو شادی کرنے سے روکا جائے'' [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۲ ہجری کو فوت ہوئے اور اس کی بیوی زینب اپنے خاوند کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہیں۔

یہ کریم الخصائل عظیم المرتبت صحابیہؓ کی سیرت کی چند خوش گوار جھلکیاں تھیں۔ یہ ایک مؤمن بیوی کا مثالی کردار تھا جو خواتین کے لئے ایک عمدہ نمونہ تھیں۔ یہ ان صحابیات کی جماعت میں ایک عمدہ مثال تھیں جو آخرت کو ترجیح دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

---

[1] الطبقات: (۱۵۹/۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا (نیک عورت)

خولہ بنت حکیم بن امیہ السلمیہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ اس کی کنیت ام شریک تھی۔[1]

اس کا خاوند حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سردار مہاجرین اور اللہ کے ان نیک دل اولیاء میں سے تھا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور جسے سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

خولہ بنت حکیم نے مسلمانوں کی اس جماعت کے ساتھ مل کر اسلام قبول کر لیا تھا جنہوں نے ابتدائی مرحلے میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی جب کہ ابھی اسلام کی آواز ان کے کانوں میں پڑی ہی تھی اس طرح اسے اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے والی خواتین کی فہرست میں شامل ہو کر کامیاب و کامران ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔

جب سے حضرت خولہ نے اسلام کی معرفت حاصل کی اور ایمان کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوئی تو نورحق سے اس کی بصیرت میں روشنی کی کرن اتر آئی۔

اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجا لاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی نگرانی کرتی اس طرح اس نے فضل و شرف اور فلاح و کامیابی کا بیشتر حصہ اپنے دامن میں سمیٹ لیا تھا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ بڑی نیک اور فاضل خاتون تھی۔ حمیدی نے اپنی مسند میں عمر بن عبدالعزیز کا ایک قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

((نعمت المرء ة الصالحة خولة بنت حكيمؓ امرء ة عثمان بن مظعون))[2]

''عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکیمؓ ایک نیک' صالح اور سیادت و قیادت کے مرتبے پر فائز خاتون تھی''۔

حضرت خولہ بنت حکیم کے حق میں نیکی کی شہادت ایک بڑی خوش آئند شہادت ہے۔

خدمت نبی کا اہتمام:

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] الطبقات : (۸/۱۵۸) الاستیعاب: (۴/۲۸۱) اسد الغابہ: (۵/۴۴۴) الاصابة: (۴/۲۸۳)

[2] الاصابة: (۴/۲۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کام سرانجام دینے میں اس قدر اہتمام کرتی کہ نبی کریم ﷺ کا دل خوش ہو جاتا' خاص طور پر آپ ﷺ کی زوجہ مبارکہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت کا اہتمام کرتی کیونکہ حضرت خولہ ان کے مقام و مرتبہ فضل و شرف اور نیکی و خوش دلی سے بہت متاثر تھیں۔

جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو خولہ نے منظر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ بڑے غمگین ہیں۔ اس کی جدائی کا آپ کے دل پر بڑا ہی شدید تاثر ہے۔ اس موقع پر اس نے عرض کی یارسول اللہ! حضرت خدیجہ کے بچھڑنے پر آپ بہت غمگین دکھائی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں! وہ بچوں کی والدہ اور گھر کی مالکہ تھی۔

حضرت خولہ کو عورتوں کے معاملات میں بڑی بصیرت حاصل تھی۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ نبی کریمؐ اپنی رفیقہ حیات کی وفات سے بہت غم اور تنہائی محسوس کر رہے ہیں۔ تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور پروقار انداز میں عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں تو میں آپ کے نکاح کا اہتمام کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم خواتین اس معاملے میں بہتر کردار ادا کر سکتی ہو''[1]

اس نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ بنت ابی بکرؓ سے شادی کا اہتمام کیا۔ لیکن یہ شادی کیسے تکمیل پذیر ہوئی آیئے آئندہ سطور میں اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

مبارک شادی:

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی شادی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کرنے کا جو اہتمام اور انتظام و انصرام کیا تاریخی مصادر میں اس کا تذکرہ بڑے باوثوق ذرائع سے ملتا ہے۔ اس سلسلے کی تمام روایات بدل لب کشائی کرتی ہیں۔

جب اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ نے وفات پائی تو حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض گذار ہوئی۔

یارسول اللہ ﷺ! آپ شادی نہیں کریں گے؟ فرمایا کس سے؟۔

اس نے کہا! آپ چاہیں تو کنواری دوشیزہ سے اور اگر چاہیں تو بیوہ سے فرمایا کنواری کون ہے اور بیوہ کون ہے؟

عرض کی کنواری آپ کے محبوب ساتھی حضرت ابوبکر کی بیٹی عائشہؓ اور بیوہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہے۔ وہ آپ پر ایمان لے آئی ہے اور آپ کی اتباع کو اس نے ضررجان بنالیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے جاؤ

---

[1] الطبقات: (۸/ ۵۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران سے بات کرو اور میرا تذکرہ کرو۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئی اس کی بیوی ام رومان سے کہا مبارک ہوا اے ام رومان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھر میں خیر و برکت بھیج دی ہے۔

اس نے کہا وہ کیسے؟

میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا آپ کو پیغام دوں۔

اس نے کہا انتظار کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ آنے ہی والے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ تو میں نے ان سے یہ تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ تشریف لے آئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردی۔ حضرت خولہؓ اپنی مہم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ کہ پھر میں سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور اس سے کہا اللہ نے آپ کے ہاں خیر و برکت بھیج دی۔

اس نے کہا وہ کیسے؟

میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ تمہاری شادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردوں' اس نے کہا مجھے پسند ہے۔ آپ میرے ابا جان سے بات کرلیں۔ اس کا والد بہت بوڑھا تھا۔ اس نے موافقت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں کہ تشریف لے آئیں۔

خولہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ سے اس کا نکاح کردیا۔[1]

امہات المومنینؓ کے ساتھ:

حضرت خولہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس اکثر آیا جایا کرتی تھیں۔ اور وہ بھی اس کی عزت کرتیں اور اس کے حال احوال دریافت کرتیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ ازواج مطہرات کے پاس آئی اس کی پراگندہ حالت تھی انہوں نے کہا کیا بات ہے یہ کیسی حالت بنا رکھی ہے تیرا خاوند خاندان قریش میں سے سب سے زیادہ مالدار ہے۔

اس نے کہا اس کا ہمیں کیا فائدہ وہ رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہے اور دن کو روزے دار ہوتا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو بیویوں نے آپؐ سے یہ تذکرہ کیا اور صورت حال سے آگاہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مل کر کہا اے عثمان بن مظعونؓ! کیا میرا نمونہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے؟ اس نے کہا

---

[1] تاریخ طبری: (۲/۲۱۱) دلائل النبوۃ للبیهقی: (۲/۲۱۱) انساب الاشراف: (۱/۴۰۸) البدایه والنهایة: (۲/۲۱۰) الاصابه: (۴/۳۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا ہوا؟

آپ ﷺ نے فرمایا تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو! عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ! یہ تو میں کرتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا ایسے نہ کیا کرو' تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے نماز بھی پڑھو نیند بھی کرو روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ راوی بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ ازواج مطہرات کے پاس بڑے ہی خوب صورت پیرائے میں آئی یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ کوئی دلہن ہو۔[1]

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی سے الشائب اور عبدالرحمن پیدا ہوئے۔ اور ان دونوں نے اسلام کے قلعے کی تعمیر میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

فضائل:

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا میں بہت سی خوبیاں ایک ساتھ جمع ہوگئی تھیں۔ جن کی بنا پر اسے خواتین میں بلند مقام حاصل ہوگیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی خدمت اور حدیث شریف کی روایت کو اس نے اپنا شعار بنا لیا تھا۔ ان سے (۱۵) احادیث مروی ہیں۔ اور ان سے مروی احادیث مسلم' ترمذی اور ابن ماجہ میں مذکور ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت سعید بن المسیب نے بھی حضرت خولہ سے احادیث روایت کی ہیں اس نے جہاد کے میدان میں بھی قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے۔ یہ غزوۂ طائف میں شریک ہوئیں۔ اور نبی کریم ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اگر اللہ تعالیٰ طائف میں آپ کو فتح نصیب فرما دے تو آپ مجھے بادیہ بنت غیلان یا فارعۃ بنت عقیل کا زیور عطا کر دیں۔ یہ دونوں بنو ثقیف قبیلے کی تمام خواتین سے زیادہ عمدہ زیور پہننے والی تھیں۔

نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا:

لَمْ یُؤْذَنْ لَنَا حَتَّی الْاٰنَ فِیْهِمْ وَمَا اَظُنُّ اَنْ نَفْتَحَهَا الْاٰن.

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ یہ بات سن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔

یارسول اللہ ﷺ کیا یہ بات آپ ﷺ نے خولہ سے کہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے یہ بات کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو کیا میں لشکر کو یہاں سے کوچ کر جانے کی اجازت دے دوں۔

فرمایا! ہاں کیوں نہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے وہاں سے کوچ کر جانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔[2]

---

[1] الطبقات: (۳/۳۹۵) سیر اعلام النبلاء: (۱/۱۵۷، ۱۵۸) [2] السیرۃ النبویۃ: (۲/۴۸۴) المغازی (۳/۹۳۵) اسد الغابۃ: (۵/۴۴۲) الاصابۃ: (۴/۲۸۴) السیرۃ الحلبیۃ: (۳/۸۱، ۸۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤمن خاتون:

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے آپ کو ہبہ کرنے کی پیش کش کی تھی۔ حضرت عائشہ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

فرماتی ہیں:

خولہ بنت حکیم وہ خاتون ہے جس نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا تھا۔ حضرت عروہ بن زبیرؒ کے بیان سے اس واقع کی مزید تائید ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں۔

''کہ ہم یہ بات کرتے تھے۔ کہ حضرت خولہ بنت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرنے کی پیش کش کی تھی اور وہ بڑی صالح خاتون تھی۔

اس میدان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان پیش نظر رہے۔ فرماتے ہیں:

''کہ جن خواتین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی ذات کو ہبہ کرنے کی پیش کش کی آپؐ نے کسی کی پیش کش کو بھی قبول نہیں کیا۔[1]

حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی لیکن اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت پر موقوف رکھا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ﴾ [الاحزاب: ۳۳/ ۵۰]

''اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہئے''۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ قرآن حکیم میں اسے مؤمنہ کہہ کر پکارا گیا جیسے کہ سورۃ احزاب میں ان کے حق میں (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً) کے الفاظ آئے ہیں یہ کتنا بڑا نام ہے اور کتنی بڑی عزت ہے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام شریک تھی۔ اسے جلیل القدر صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس نے دنیا سے پہلوتہی اور آخرت سے قرب کی سعادت حاصل کر کے اللہ کی رضا کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا اور نامور خاتون ہونے کا اعزاز پایا۔ اور یہ ان خواتین میں سے ہوتیں جو فضائل میں ایک نمونہ تھیں۔ اللہ زمین اور اہل زمین کا وارث ہے۔

---

[1] تفسیر قرطبی و تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ احزاب آیت: (۵۰،۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

خوبصورتی ایک نعمت ہے

اس کی حفاظت کیجئے....!

مگر کیسے.....؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب صورتی ایک نعمت ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اکثر مخلوقات سے اشرف بنایا اور اس کے ڈھانچے کو احسن التقویم میں پیدا کیا اور اس کی یہ خوب صورتی ازل سے ابد تک اسی طرح تابندہ رہے گی جیسا ارشاد ہوتا ہے:

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴾ [التین: ٩٥/٤]

''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا''۔

لیکن اس کی اصل خوب صورتی اس کے اندر کی خوب صورتی ہے وہ خوب صورتی قائم نہیں رہتی تو انسان دنیا میں بھی پست ذہن بن جاتا ہے اور ابدی زندگی میں بھی ذلت اور رسوائی کے انتہائی گڑھوں میں اس کا ٹھکانا بن جاتا ہے۔

اور انسان کی احسن التقویم کا ایک انداز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جوڑا کر کے پیدا کیا ہے جو ایک دوسرے کے لئے مزین ہو کر محبت کے ذریعے سکون حاصل کرنے کا ایسا محور ہے جو اللہ تعالیٰ کے شعائر میں شامل ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾ [الروم: ٣٠/٢١]

''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمہارے مابین محبت و مودت ڈال دی۔ اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس جوڑے کو ایک دوسرے کے لئے باعث سکون و راحت بننے کے لئے کچھ قانون وضع کر دیئے کہ اس کے ذریعے یہ دونوں ازدواجی رشتہ قائم کر کے بالکلیہ ایک دوسرے سے سکون و راحت حاصل کر سکیں۔

اور یاد رہے کہ عورت کا صاف ستھرا رہنا اور اپنے مرد کے لئے باعث کشش یعنی کشش کا محور بننا اس کی ایک ذمہ داری ہے اور جو عورت اپنے اندر کے حسن و جمال اور باہر کی صفائی ستھرائی کو ایک حسین امتزاج دے سکے تو اس کی زندگی قابل رشک اور قابل داد بن جاتی ہے۔

لیکن وہ خوب صورتی حاصل کرتے وقت ان تمام قواعد وضوابط کا ضرور خیال رکھے جن کو اسلام نے مدنظر رکھا ہے خوب صورتی حاصل کرنے کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ عورت ہر وقت اپنے بناؤ سنگھار کے چکر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجھی رہے۔

اپنی رقم اور اپنے قیمتی وقت اور اپنی ساری صلاحیتیں بناؤ سنگھار کی لمبی فہرستوں پر صرف کرتی رہے بلکہ اس کی صنفیت کا تقاضا ہے کہ عورت اپنے نسوانی وقار سے یکسر غافل نہ ہو اور ازدواجی زندگی میں سگھڑ پن کا تقاضا پورا کرتی رہے اور بوقت ضرورت سنورنے کے مناسب و متناسب ذرائع اختیار کرتی رہے۔

اس جگہ ہم چند ایسی معلومات اور ذرائع کا ذکر کریں گے جن کے ذریعے ایک عورت اپنی خوب صورتی کو بڑھا اور بحال رکھ سکتی ہے اور ان اشیاء کا بھی تذکرہ کریں گے جو اس خوب صورتی میں ممنوع ہیں (اگرچہ چند کا ذکر ہم پہلے ''بیوی اپنے میاں کو کیسے خوش رکھے'' میں بیان کر چکے ہیں)۔

ہمارے جسم کی جلد:

جلد ایک قسم کی کھال ہے جس نے ہمارے سارے بدن کو ڈھانپ رکھا ہے اسے صاف ستھرا رکھنا ہمارا فریضہ ہے اور اس کی خوبصورتی کے لئے جائز ذرائع استعمال کر کے بناؤ سنگھار کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے جو جلد کا ایک حق بھی ہے۔

جلد کی تہیں:

اوپر سے تو سارے جسم پر کھال منڈھی نظر آتی ہے مگر یہ کھال تین تہوں پر مشتمل ہے۔ یہ تہیں اپنا اپنا کام خوش اسلوبی سے کرتی ہیں۔

۱۔ بیرونی جلد

۲۔ حقیقی جلد

۳۔ اندرونی جلد

مزے کی بات یہ ہے کہ بیرونی سطح کی دو پرتیں ہیں۔ اوپر کی جلد کے مردہ خلیات جھڑتے رہتے ہیں' ان کی جگہ نئے خلیے بنتے ہیں۔ اس پرت کے نیچے حقیقی جلد ہوتی ہے اس میں زندہ خلیات ہیں۔ مضبوط ریشے ہیں یوں کہیے کہ ایک عجیب وغریب نظام اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بنایا ہے جس کا انسانی نظر سے مشاہدہ کیا جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرت پر ایمان پختہ ہوتا ہے خون کی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں باریک باریک رگیں' غدود' پسینے کے غدود' اعصابی سرے اور بالوں کی جڑیں نظر آتی ہیں۔

اعصابی سرے ہمارے دماغ کو لمس' درد' سردی اور گرمی کی اطلاع دیتے ہیں۔ پسینے کے غدود پیشانی' ہاتھ' پاؤں اور بغلوں میں زیادہ ہیں' ان کا کام یہ ہے کہ خون کی باریک رگوں میں سے خراب مواد اور نمک پانی کھینچ کر مسامات کے ذریعہ بیرونی سطح پر لائیں گرمی کے موسم میں یہی نظام کام آتا ہے اور پسینہ خشک ہو کر خنکی کا احساس جنم لیتا ہے یہ غدود کام نہ کریں تو جلد کا نظام درہم برہم گرمی کی تاب نہ لا سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھال کی تینوں تہیں اپنا اپنا کام کرتی ہیں اور یوں ہمارے جسم کا نظام چلتا ہے۔

جلد کے مختلف رنگ:

کچھ لوگ گورے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کالے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری رنگت کا انحصار میلاٹن نامی عنصر پر ہے یہ انسانی جسم میں قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہے اس کی تعداد کم ہے تو رنگت سفید ہوگی اور زیادہ ہو تو لازمی طور پر سانولے اور کالے بچے جنم لیں گے۔ قدرت اس مادے کو یوں پیدا کرتی ہے کہ ہمارا جسم سورج کی نقص زدہ (الٹراوائلٹ) شعاعوں سے محفوظ رہے۔ لیکن یہ عنصر زیادہ تر وراثت میں موقوف ہوتا ہے۔ گورے ماں باپ کے ہاں شاذ و نادر کالے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

کچھ خواتین رنگ کے سلسلہ میں بڑی حساس ہوتی ہیں حالانکہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ انسان کی اصل خوب صورتی اندر کی خوب صورتی ہوتی ہے اس لئے رنگ کے حوالے سے فکرمندی کسی طور پر بھی درست نہیں۔ البتہ علاج کے طور پر جلد کے نکھار کے لئے کچھ عورتیں دوران حمل دودھ کا استعمال زیادہ کرتی ہیں۔ بڑی بوڑھیوں کا کہنا ہے اور ان کا تجربہ ہے کہ حمل کے ابتدائی مہینوں میں صبح دودھ اور چاول کھائے جائیں' کچا ناریل روز کھایا جائے تو بچے کا رنگ صاف ہوتا ہے جو عورتیں مٹی اور کوئلہ حمل کے دوران کھاتی ہیں ان کے بچوں کا رنگ سانولا ہوتا ہے۔ اسی طرح سرسوں کا تیل مل کر بچے کو دھوپ میں لٹانے سے بھی رنگ کالا ہو جاتا ہے۔ بچے کا رنگ سانولا ہو تو آپ مناسب نگہداشت سے بچپن میں ہی اس کا رنگ نکھار سکتی ہیں۔

ہلدی اور میدے کا ابٹن دودھ اور گھی میں بنا کر اس کو جسم پر روز ملنے سے رنگت نکھر جاتی ہے بلکہ جسم پر روئیں زیادہ ہوں تو وہ بھی ختم ہوتے ہیں۔ دودھ اور گھی میں میدہ سخت گوندھ کر اس کا چھوٹا سا رول بنالیں اور اسے بالوں پر پھیریں۔ بچے کی جلد نازک ہوتی ہے احتیاط سے روز یہ عمل کریں۔ ایک ماہ کے عمل میں روئیں دور ہو جاتے ہیں اور پھر نہیں ہوتے۔ آہستگی کے ساتھ بچے کے جسم پر آٹے کا رول بنا کر پھیرنا چاہئے' بچے کی جلد نازک ہوتی ہے۔

جلد کی حفاظت:

اچھی صاف ستھری چمکتی دمکتی جلد انسان کی شخصیت کو نکھار دیتی ہے۔ مرد ہو یا عورت اس کی جلد اچھی ہو تو صحت مند چاق و چوبند نظر آتا ہے ورنہ ایسا لگتا ہے کہ جسم میں توانائی نہیں اور صحت کا فقدان ہے۔ پیلے اور مرجھائے ہوئے چہروں سے وقار نہیں جھلکتا۔ رنگ سانولا ہو یا گورا' آپ کی صحت اچھی ہے تو جلد فوراً اس کا اعلان کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جلد کو نکھارنے کے لئے جتن کئے جاتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی ٹوٹکوں سے لے کر بیوٹی پارلر تک جو بھی بن پڑے کیا جاتا ہے۔ جو لوگ اپنی جلد کی حفاظت نہیں کرتے ان کا چہرہ جلدی خراب ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔شکنیں اور دھبے چہرہ کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔اس کے علاوہ ہمارے ہاں مرغن کھانوں کی افراط نے بھی جلد کی خرابی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔جلد کی حفاظت کا پہلا اصول یہ ہے کہ جلد کو کم سے کم چھیڑا جائے اور اس کی صفائی کی جائے۔جلد کو دھونے کے لئے صابن کا استعمال کیا جاتا ہے۔بازار میں کئی طرح کے صابن دستیاب ہیں اور اخبارات' ریڈیو' ٹی وی کے ذریعے بھی ان کی تشہیر کی جاتی ہے حالانکہ صابن جلد کی صحت کے لئے اچھا نہیں ایسے صابن جو تیز کیمائی مادے اور خوشبو سے بنے ہوں وہ نقصان دیتے ہیں۔بغیر خوشبو کے صابن جن میں کیمیائی اجزاء نہ ہوں' وہ نہانے دھونے کے لئے بہتر رہتے ہیں۔ان سے جلد کو ضرر نہیں پہنچتا ہے۔

آپ کی جلد بہت خشک ہے تو آپ ایسا صابن استعمال کریں جن میں گلیسرین زیادہ ہو تاکہ جلد کو چکنائی مل سکے۔صابن کو جھاگ بنا کر چہرے پر زیادہ نہیں ملنا چاہئے' اس سے نقصان ہوتا ہے۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ صابن منہ پر لگا کر چہرے کو پانی سے اچھی طرح دھولیا جائے۔پانی کے چھینٹے چہرے پر مارنے سے جلد کے نیچے خون کی روانی تیز ہوتی ہے۔منہ دھونے سے نکھار آتا ہے۔چہرے کو تولیے سے رگڑنا نہیں چاہئے۔جن خواتین کی جلد حساس ہو ان کو منہ ہلکے سے تولیے سے پونچھ کر چھوڑ دینا چاہئے۔صاف پانی سے چار پانچ دفعہ منہ دھویا جائے تو کافی ہے' اس طرح جلد کی قدرتی چکنائی ضائع نہیں ہوتی۔

جو لوگ پانچوں وقت وضو کرتے ہیں ان کی جلد صاف رہتی ہے۔اپنی غذا میں شہد' انڈے' سبزی' پھل شامل کیجئے صرف گوشت کھانے سے صحت نہیں بنتی۔تازہ سبزی اور پھل سے معدہ ٹھیک رہتا ہے' قبض نہیں ہوتی۔آنتیں صاف رہیں تو خون بھی گندگی سے پاک رہتا ہے اور جسم کی جلد چمکتی رہتی ہے۔

اسی طرح دھوپ سے بچنا چاہئے۔تیز دھوپ میں چہرہ ڈھانپ لیں تاکہ چہرے کی جلد خراب نہ ہو' دھوپ ہو تو چھتری کا سہارا لیں بغیر چھنے آٹے کی روٹی غذا میں شامل کر لیں۔تازہ ہوا میں صبح سویرے گھومیں اور ورزش کریں۔نیند پوری کریں' کم نیند سے بھی چہرہ بدنما ہوتا ہے۔جلد کو غذائیت حیاتین الف' ب' اب ۵' ب ۶' حیاتین ج سے ملتی ہے۔گھی اور بڑے گوشت کا استعمال کم کریں سورج مکھی کا تیل کھانے میں استعمال کریں۔مچھلی بھی جلد کے لئے اچھی چیز ہے' جو لوگ سردی میں مچھلی کھاتے ہیں ان کی جلد چمکدار رہتی ہے۔

جلد میں کسی قدر نمی' چکنائی ہوتی ہے۔یہ جلد کی توانائی کے لئے ضروری ہے ہمارے جسم کے تمام اعضاء عضلات کو توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر ہم انہیں متوازن غذا بہم پہنچاتے رہیں تو ہمارا نظام بدن ٹھیک اصول صحت کے مطابق چلتا رہے گا۔اگر اس میں کمی یا زیادتی ہو یا آب وہوا ناموافق اثر انداز ہو تو اس میں کئی برائیاں عود آتی ہیں' مثلاً نمی جو ہماری جلد کے لئے ضروری اور موثر ہے اگر وہ خرچ ہو جائے اور اس کی جگہ دوسری نمی پیدا نہ ہو تو نتیجہ خشک جلد کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انسانی جلد میں تین اقسام پائی جاتی ہیں۔اول چکنی جلد' دوم خشک جلد' سوئم متوازن جلد' تینوں اقسام کی جلدیں توجہ چاہتی ہیں۔ان کی دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھال اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے کچھ ضروری باتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کیا تو یقیناً آپ کی جلد میں نکھار تازگی اور خوب صورتی پیدا ہوگی۔

چکنی جلد:

یہ جلد خشک، مخلوط جلد کے مقابلے میں بہتر ہوتی ہے لیکن حد سے زیادہ چکناہٹ اس جلد میں کئی اقسام کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔ جھریاں، کالے دانے، میل سیاہی مائل، ان کے علاوہ اور کئی مسائل در پیش ہیں۔ اس جلد میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں مثلاً اس پر دھوپ اور ہوا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس جلد کو صفائی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ عموماً نوعمر لڑکے اور لڑکیوں کی جلد چکنی ہوتی ہے یا یہ کہنا چاہئے اس قسم کی جلد رکھنے والے خواتین و حضرات جلد کی زیادہ چکناہٹ میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے کہ اپنی نوعمری کے دور میں اس کی دیکھ بھال بہتر طریقے سے انجام دیں۔ چونکہ چکنی جلد پر گرد و غبار خوب جمتا ہے اس لئے اسے باقاعدہ صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ اس کی دیکھ بھال اور صفائی کا خیال نہیں رکھیں گی تو اس سے اس کے مسامات بند ہونے کا خطرہ لاحق ہے جو کالے دانوں کی صورت میں آپ کے چہرے کی جلد اور بدن پر پڑنے شروع ہو جائیں گے۔ (BLACK HEADS) نکلنے کے بعد آپ نے پھر بھی توجہ نہ دی تو وہ جراثیم زدہ ہو جائیں گے جس کا نتیجہ ہاتھ لگاتے ہی داغ پڑنے کی صورت میں سامنے آئے گا اور آپ کے چہرے کو بدنما کر دے گا۔ چکنی جلد کے لئے آپ کو چاہئے کہ ایسی چیزیں استعمال کریں جو خشک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں جس سے جلد میں کھنچاؤ اور خشکی پیدا ہو۔

احتیاطی تدابیر:

چکنی جلد رکھنے والی خواتین کو چاہئے کہ وہ بجائے روغنیات سے منہ دھونے کے صابن اور پانی کو صفائی کا ذریعہ بنائیں۔ داغوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوا آمیز صابن کو استعمال کریں۔

عرق جموں، شہد اور لیموں یا ادرک کے رس کے چند قطروں کا آمیزہ استعمال کیجئے۔ یہ چکنائی کے اخراج کو روکنے اور اسے زائل کرنے میں مفید ہے۔ بھاپ بھی چکنی جلد کے لئے بہترین علاج ہے کیونکہ بھاپ جلد کو اندر تک صاف کرنے کے لئے موثر ہے۔ اس سے بند مسامات کھل جاتے ہیں۔ اس سے آپ بآسانی کالے دانے اور سفید دانے چہرے کی جلد سے نکال سکتی ہیں۔ چہرے کو کیلوں اور مہاسوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ چکنی جلد کے لئے ملتانی مٹی، جئی، آٹا اور بادام کی پیسٹ بہترین کلینز ہیں۔

منہ دھونے کے بعد گرم پانی میں تولیہ بھگو کر منہ پر پھیریے یہ عمل دو تین بار دہرائیے۔ اس سے آپ کے مسامات کھل کر چکنائی خارج کر دیں گے۔ اس کے بعد ٹھنڈے پانی کے چھینٹے چہرے پر ماریے یا ٹھنڈے پانی میں تولیہ بھگو کر چہرے پر پھیریے۔ اس سے آپ کے کھلے ہوئے مسامات واپس اپنی قدرتی جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جائیں گے۔

اس کے علاوہ لیموں کا رس یا سرکہ (پانی میں ملا کر) بہترین کلینگ لوشن ہے' اسے صفائی کے لئے بھی لوشن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ اپنی چکناہٹ کو متوازن کرنا چاہتی ہیں تو اپنی خوراک میں تبدیل کیجئے۔ اس سے بھی آپ کی جلد کو صحت عطا ہوگی۔ مرغن اور تلے ہوئے کھانوں سے احتراز کریں' اس کی بجائے سبز ترکاریوں کو اپنی غذا میں شامل کیجئے۔ گھی کی بجائے آپ کوکنگ آئل استعمال کریں۔ لکڑی یا کھیرا' برگرٹ' دہی' ٹماٹر اور لیموں چکنی جلد کی قدرتی غذائیں ہیں' اس سے چکنی جلد کو تقویت اور صحت عطا ہوتی ہے۔

خشک جلد:

جب انسانی جلد سے نمی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری نمی پیدا نہیں ہوتی تو جلد خشک ہو جاتی ہے۔ جلد کے لئے چکنائی کا ہونا ضروری ہے ورنہ چہرے پر سفید دھبے نمودار ہونے لگتے ہیں اور سردیوں میں جلد جگہ جگہ سے پھٹ کر چہرے کو بدصورت بنا دیتی ہے۔

خشک جلد کے لئے احتیاط انتہائی ضروری ہے اس لئے جو چکنائی جسم کی تہہ میں بچ رہی ہے اس کی ہر ممکن حفاظت اور روک تھام کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ خشک جلد کو فاضل چکنائی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ جلد کی احتیاط فوری طور پر اس کی صحت کے بنیادی اصولوں کے مطابق شروع کر دیں۔ اگر آپ نے اس کی دیکھ بھال میں کوتاہی کی تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے جلد میں داغ دھبوں کی صورت میں نکلے گا۔

احتیاطی تدابیر:

آپ کو چاہئے کہ جلد کو چکنائی پہنچانے کے لئے دن میں دو تین بار ایسی تقویت بخش کریم لگائیں جس میں چکنائی کی مقدار زیادہ ہو۔ دھوپ سے جہاں تک ممکن ہو سکے جلد کو محفوظ رکھیں ورنہ دھوپ کی زیادتی کھلے چہرے کو مزید خشک کر دے گی۔

پگھلے ہوئے مکھن میں دودھ ملا کر لگایئے اس سے آپ کی جلد نرم' ملائم اور شگفتگی کی حامل رہے گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں' میک اپ کرنے سے قبل اپنی جلد میں نمی پیدا کرنے کے لئے عروق ضرور استعمال کریں۔ خشک جلد کے لئے انڈے کی زردی' لینولن' سیب کا رس' پھٹے ہوئے دودھ کی کریم' شفتالو کا رس' دودھ شہد اور کچلے ہوئے بادام انتہائی مفید ہیں اس کا استعمال جاری رکھیں پھر دیکھیں آپ کی جلد کس قدر نرم اور ملائم ہوتی ہیں۔ خشک جلد کا ایک فائدہ بھی ہے کہ اس پر کیل مہاسے نہیں نکلتے' لیکن حفاظت نہ کی جائے تو چہرے کی خوب صورتی میں کمی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور جلد پھیکی پھیکی' اجڑی اجڑی نظر آتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملی جلی جلد:

یہ جلد کی تیسری قسم ہے جسے مخلوط بھی کہا جاتا ہے اور پیوند والی جلد بھی۔ اس میں دونوں خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ چکناہٹ بھی اور خشکی بھی۔ یہ جلد کسی مقام پر خشک اور کسی پر چکنی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی دیکھ بھال میں احتیاط برتنا ضروری ہے۔ آپ اگر اپنے چہرے کو بغور دیکھیں تو یہ بات بآسانی محسوس کر لیں گی۔ اگر آپ کی جلد میں یہ خصوصیات ہیں، یہ ناک، ٹھوڑی اور پیشانی سے چکنی اور کنپٹیوں اور رخسار سے خشک ہو گی اور ایسا بھی ممکن ہوتا ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ یہ جلد چکنی جلد میں بدل جائے گی۔

چہرے کے داغ دھبے:

اکثر چہروں پر موسم یا جلد کی کسی بیماری سے داغ دھبے پڑ جاتے ہیں جن کی وجہ سے چہرے کے نقش اپنی جاذبیت کھو دیتے ہیں۔

لیموں کا رس ہلکا بلیچ ہے۔ رنگت کو صاف کرنے، داغ دھبوں کو دور کرنے کے لئے یہ موثر دوا ہے۔ اسے لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ لیموں کا رس چہرے پر لگا کر اسے خشک ہونے دیجئے۔ جب خشک ہو جائے تو منہ ہرگز مت دھوئیں بلکہ اسے اسی طرح رہنے دیجئے۔ چند روز کے استعمال سے داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

کدوکش کی ہوئی مولی کے چار کھانے کے چمچے لے کر اس میں چند قطرے سرکہ کے ملا کر لئی سی بنا لیجئے اور اسے داغ دھبوں پر لگائیے لیکن خشک ہونے سے قبل مت دھوئیے، اور یہ نسخہ روز استعمال کریں۔ آپ کی جلد اور اس کے امراض کے لئے بہتر ہے۔

سرسوں کا ابٹن:

سرسوں کو لے کر اس کو باریک پیس لیں۔ پانی اس قدر ڈالیں کہ وہ آمیزہ بن جائے۔ آپ اپنے چہرے پر اسے جس قدر ملیں گی اس سے اس قدر میلی میلی روڑیاں اتریں گی۔ اس کے لئے آپ کی کوئی ساتھی ہو تو بہتر ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے آپ کا بدن کندن کی طرح چمک اٹھے گا۔ رنگ صاف اور نکھار پیدا ہو گا۔ اگر آپ چاہیں تو اس میں روغن بادام ملا سکتی ہیں لیکن چکنی جلد والی خواتین اس کا استعمال نہایت کم کریں۔ وہ صرف پانی والا ابٹن لگائیں۔

چہرے کی چمک:

کھانے کے دو چمچے دودھ میں ایک چمچ پسا ہوا نمک ملا کر رات کو سوتے وقت چہرے پر خوب اچھی طرح مالش کیجئے۔ صبح اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے چہرے کو اچھی طرح دھو ڈالیں۔ اس سے آپ کے چہرے پر چمک اور رنگ میں نکھار پیدا ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینس کے دودھ میں بادام کو خوب باریک پیس لیجئے۔ اسے رات سوتے وقت پورے چہرے پر ملیئے۔ صبح چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھوڈالیں چہرے پر چمک پیدا ہوگی اور رنگ صاف ہوگا۔

چہرے پر روئیں:

حسن کا دشمن چہرے پر رؤوں کی موجودگی ہے۔ بعض خواتین کے چہرے پر کافی روئیں ہوتے ہیں کچھ خواتین بالوں کو موچنے کی مدد سے نکالتی ہیں اس سے چہرہ خراب ہو جاتا ہے اور احادیث میں اس کی ممانعت بھی آئی ہے آپ انھیں سنہرا کرلیں اسی طرح بالوں کی رنگت جلد کے رنگ کے ساتھ مل جاتی ہے اور وہ نمایاں نہیں رہتے بالوں کو سنہرا کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

ہاؤس ہولڈ ایمونیا اور ہائیڈروجن پراکسائیڈ کا محلول بنا کر شیشی میں بھر کے رکھ لیں۔ استعمال کے وقت روئی کے پھاہے کی مدد سے بالوں پر لگائیں اور خشک ہونے دیں پھر خشک ہونے کے بعد سادہ پانی سے منہ دھولیں بال سنہرے ہوجائیں گے۔

بیوٹی وٹامن:

چہرے کی جلد کو صاف رکھنے میں تین وٹامن خصوصی کردار ادا کرتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) وٹامن ''اے''

(۲) وٹامن ''ڈی''

(۳) وٹامن ''ای''

وٹامن ''اے'' کو ماہرین بیوٹی وٹامن کہتے ہیں کیونکہ یہ جلد کو تازگی بخشتا ہے۔ جلد کی لچک اور ملائمت کو برقرار رکھتا ہے۔ چہرے کی کھال کو سخت ہونے سے بچاتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ جلد خراب ہوتی ہے۔ کھال لٹکنے لگتی ہے اور سخت ہوکر بدنما لگتی ہے۔ جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ وٹامن ''اے'' کا باقاعدہ استعمال کھال کو صحیح حالت میں رکھتا ہے۔ چہرے کی کھال کو موٹا ہونے اور لٹکنے سے بچاتا ہے۔ یہ وٹامن آپ غذا سے بھی حاصل کرسکتی ہے۔

وٹامن ''ڈی'' سرد ممالک میں بچوں کو اوائل عمر سے دیا جاتا ہے تاکہ ان کو اس کی کمی محسوس نہ ہو۔ یہ وٹامن ہماری جلد براہ راست سورج کی شعاعوں سے بھی حاصل کرتی ہے۔ جن خواتین کو بھورے تل نکلنے کی شکایت ہو چہرے کی جلد بے انتہا خشک ہو کٹ پھٹ جاتی ہو زخم ٹھیک نہ ہوں ان کے لئے وٹامن ''ڈی'' ضروری ہے۔ مختلف سبزیوں اور پھلوں سے آپ یہ وٹامن حاصل کرسکتی ہیں۔

وٹامن ''ای'' خون کی باریک شریانوں کی کارکردگی بڑھاتا ہے۔ ان کی لچک کو برقرار رکھتا ہے۔ اس کے کھانے سے جلد نکھری ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسی غذا کا استعمال کرنا چاہئے جس سے آپ کو ضروری وٹامن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مل جائیں اور آپ کی جلد بھی خوب صورت اور پرکشش نظر آئے' اس پر جلدی جھریاں بھی نہ پڑیں۔

سلاد بطور کلینز:

سلاد کھانے کے کام آتی ہے مگر سلاد کے پتے جلد کو صحیح رکھتے ہیں۔ جلد کے مسامات بند کرتے ہیں۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سلاد کا تازہ صاف پتا لے کر آپ چہرے پر آہستہ آہستہ رگڑیں' اس کے بعد آپ دوسرا پتا لے کر رگڑیں۔ چند منٹ بعد آپ منہ دھولیں۔

کھلے مسامات میں میل پھنس کر داغ پڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی کھلے مسام میں جراثیم داخل ہوتے ہیں۔ کھلے مسام سے جلد جھانوے کی طرح کھردری' سخت اور بے رونق ہو جاتی ہے۔ سلاد کے پتے چہرے پر رگڑنے سے میل بھی صاف ہوتا ہے اور سوراخ بھی نظر نہیں آتے۔ اگر آپ پتا نہ رگڑنا چاہیں تو سلاد کے پتے پیس کر مکئی کے آٹے یا بیسن میں ملا کر اسے ابٹن کی طرح چہرے پر مل لیں۔ اس طرح بھی چہرہ صاف ہو گا لیکن جو اثر سادے سلاد کے صاف پتے میں ہے وہ اس میں نہیں ہو گا۔

پانی میں برف اور نمک ملا کر چہرہ پر آہستہ آہستہ ملیں' اس کے چند منٹ بعد منہ دھولیں' اس طرح بھی چہرے کے مسامات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چہرہ دھو کر تھوڑے سے پانی میں معمولی سا کافور ملا کر چہرہ پر لگانے سے جلد میں کساؤ پیدا ہوتا ہے انڈے کی سفیدی کا ماسک چہرے پر لگانے سے مسامات تنگ ہوتے جاتے ہیں۔

مسامات کھلے ہوں تو ایک دفعہ کے عمل سے ٹھیک نہیں ہوں گے۔ آپ باقاعدگی سے چہرے پر توجہ دیں گی تو آپ کا چہرہ روز بروز دلکش ہوتا جائے گا اور مسامات بھی بند ہو جائیں گے۔

چہرے کی خوب صورت جلد کے لئے:

① متوازن غذا کا استعمال کیجئے۔ سبزی اور پھل خوراک میں شامل کرلیں۔

② وٹامن ''اے'' ضرور کھائیں۔

③ صبح اٹھ کر نماز پڑھیں اور اس کے بعد ہلکی ورزش کریں۔

④ آٹھ گلاس پانی کم از کم دن بھر میں ضرور پئیں۔

⑤ پانی کھانے کے دوران زیادہ نہ پئیں۔

⑥ دھوپ' گرمی اور زیادہ سردی سے اپنے آپ کو بچائیں۔

⑦ آٹھ گھنٹے کی نیند ضروری ہے۔

⑧ چہرے کو براہ راست دھوپ کی شعاعوں سے بچایئے' یہ راز قدیم زمانے کی خواتین کو بھی معلوم تھا عربی عورتیں چہرے پر نقاب ڈالے رکھتی تھیں۔ وکٹورین عہد کی عورتیں اسکارف باندھتی تھیں۔ گرم علاقوں میں رہنے والی خواتین موٹے کپڑے سے سر اور چہرے کو ڈھانپتی تھیں۔ اسلام نے اپنے احکامات میں انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بھلائی کے کئی پہلو رکھے ہیں۔ پردہ جہاں عورت کی عصمت و وقار کو تحفظ فراہم کرتا ہے وہاں چہرے کو براہ راست دھوپ اور سڑکوں کی آلودگی اور تمازت سے بچانے کے لئے ڈھال کا کام بھی دیتا ہے۔

⑨ غذا سادہ کھائیں' بغیر چھنے آٹے کی روٹی پکائیں' قبض نہ ہونے دیں۔قبض سے صحت خراب ہوتی ہے صحت خراب ہوتو پھر آپ کی جلد کیسے تر و تازہ رہ سکتی ہے۔

چہرے کی جھریاں:

جوانی میں چہرہ بھرا ہوا نظر آتا ہے مگر عمر کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے چہرے پر اثر پڑتا ہے۔بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے' غم اور تفکرات کی بنا پر اور کام کی زیادتی کی وجہ سے بھی چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں جو کہ مناسب علاج اور غذا سے دور ہو سکتی ہیں۔

گلاب کا عرق بہترین اسکن ٹانک ہے۔ایک خاتون جانتی ہے اس کی جلد کس قسم کی ہے' اسی لحاظ سے وہ اپنے لئے یہ عرق تیار کر سکتی ہے۔گلاب کے عرق میں گلیسرین کے قطرے اور لیموں کا رس ملا کر رکھ سکتی ہے۔ یہ عرق آپ کے چہرے اور ہاتھوں کے لئے بے حد مفید ہوگا۔گلاب کا عرق کسی اچھی دکان سے خریدیے' نقلی نہ ہو آپ کی جلد بے حد خشک ہے تو گلیسرین کچھ زیادہ ملائیں۔ ہاتھ اور چہرے پر لوشن لگانے سے پہلے بوتل کو خوب اچھی طرح ہلائیں۔

رات کو منہ دھو کر آپ یہ لوشن لگا سکتی ہیں۔ اس طرح آپ کا رنگ بھی صاف ہوگا اور جلد ملائم بھی رہے گی۔ کچھ خواتین بادام پیس کر اس کا لیپ چہرے پر کرتی ہیں۔اس کے بجائے آپ بادام یا خوبانی کا تیل گلاب کے عرق میں ملا کر لگا سکتی ہیں۔

صابن کے بجائے آپ خوشبودار ابٹن سے منہ دھوئیں اور رات کو چہرے پر کوئی چکنا لوشن لگا کر سوئیں تو چند روز میں ہی آپ کو اپنی جلد میں تازگی اور کساؤ کا احساس ہوگا۔ بازار میں رات کو لگانے والے لوشن اور کریمیں دستیاب ہیں۔لیکن یہ کافی مہنگی ہیں۔آپ گھر میں ہی لوشن بنا کر فریج میں رکھ لیں اور اس کو استعمال کریں۔

جھریاں خشک جلد کی وجہ سے پڑتی ہیں۔ دھوپ میں زیادہ پھرنے سے چہرے کی جلد خشک ہوتی ہے اور اس پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں۔ ان پر اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے اور غذا صحیح کھائی جائے تو یہ دور ہو جاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا تیل ملنا چاہئے تاکہ چہرے کی جلد کو غذائیت ملے۔ بالائی والا دودھ چہرے کو غذائیت دیتا ہے۔کریم کی جگہ اسے استعمال کریں۔ رات کو مل لیں' دو تین گھنٹے بعد منہ دھو لیں۔ دودھ میں چند قطرے عرق لیموں کے ملا کر لیپ کریں۔ گھنٹہ بعد منہ دھو کر کریم لگائیں۔

گلاب کے پھول منگوا لیں' ان کی پنکھڑیاں ہاتھ سے توڑیں۔ اور سکھا کر پیس لیں۔ لیموں کا رس کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے دودھ میں چند قطرے ملالیں۔ اس میں سوکھے گلاب کا پاؤڈر ملالیں۔ بیس منٹ کے لئے چہرے پر لیپ کریں' اور پھر تازہ پانی سے منہ دھولیں۔ کھیرے کے عرق میں بھی گلاب کا پاؤڈر ملا کر چہرے پر لیپ کرسکتی ہیں۔ سٹابری کا رس بھی چہرے کے لئے مفید ہے۔

وٹامن بی ضرور لینا چاہئے۔ کھانے کے بعد ایک گولی اپنی غذا میں شامل کریں۔ وٹامن بی اور B2 اپنے ڈاکٹر سے پوچھ کر استعمال کریں' اس سے جلد پر خوش گوار اثر پڑتا ہے گیہوں' مکئ' دال اور ان کے چھلکے میں وٹامن بی بہت ہوتا ہے چھلکے والی دالیں ہلکی آنچ پر پکا کر غذا میں شامل کریں۔ سبزی ترکاری' دودھ' دہی چھاچھ' نیز بادام' پستہ' کلیجی' گوشت' انڈے کی زردی میں وٹامن بی ہوتا ہے۔ پھلوں اور ساگ میں بھی یہ وٹامن موجود ہے۔ آپ روزمرہ غذا میں یہ چیزیں شامل کر کے وٹامن بی حاصل کرسکتی ہیں۔

ایسے چاول جن کا چھلکا مشین سے نہ اتارا گیا ہو بلکہ ہاتھ سے کوٹ کر اتارا ہو ان میں بھی وٹامن بی ہوتا ہے۔

سیاہ داغ دھبے دور کرنے کے لئے:

کھیرے کے ٹکڑے کاٹ کر دھبوں پر ملیں۔ ہو سکے تو چہرے پر کھیرے کے ٹکڑے مل کر سو جائیں' صبح منہ دھولیں۔ لیموں کا رس دودھ میں ملا کر ملیں یا تھوڑی سی بالائی لے کر اس میں لیموں کا رس ملا کر رات کو چہرے پر ملیں۔ مسور کا ساگ کھانے سے بھی دھبے دور ہوتے ہیں۔ مسور کا آٹا اور بیسن ملالیں' اس میں لیموں کا رس ملا کر روزانہ ابٹن کی طرح ملیں۔

1. پودینے کے پتے ہاتھ سے توڑ لیں۔ تھوڑے سے پتے پانی میں چائے کی طرح پکا کر ٹھنڈے کر لیں۔ صبح شام ایک ایک کپ پانی پئیں۔
2. گاجر کا جوس روز پینے سے جلد تر و تازہ ہو جاتی ہے۔
3. کھٹے پھول سکھا کر پیس لیں۔ پانی میں ملا کر چہرے پر پندرہ منٹ کے لئے لیپ کریں' دھبے آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گے۔
4. ہلدی اور چندن کا سفوف دودھ میں ملا کر لگانے سے دھبے دور ہوتے ہیں۔
5. سنگترے کے چھلکے اور لیموں کے چھلکے سکھا کر باریک پیس لیں' تھوڑا سا سفوف لے کر پانی میں ملا کر چہرے پر ابٹن کی طرح روز ملیں۔

چہرے کو بھاپ کیسے دیں؟

بھاپ سے سارا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے مسام کے اندر سے گرد اور میل کے ذرات نکل جاتے ہیں۔ خون کا دوران بھی تیز ہوتا ہے۔ پسینہ آتا ہے اور اس طرح اندر تک سے فاسد مادے خارج ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کی جلد بہت چکنی ہو وہ روز بھی بھاپ لے سکتے ہیں۔ نارمل جلد والے ہر ہفتے بھاپ لے کر جلد کو صحیح رکھ سکتے ہیں۔ جن کی جلد خشک ہو ان کو چاہئے پندرہ دن بھاپ لیں۔ جن کی جلد حساس ہو وہ بھاپ نہ لیں۔

سادہ طریقے سے بھی بھاپ لی جاتی ہے۔ کسی صاف برتن میں پانی پکائیں' سر پر تولیہ ڈال لیں' آنکھوں کو بھاپ سے بچائیں۔ تین منٹ سے لے کر دس منٹ تک بھاپ لیتے رہیں' یہ آپ کی جلد پر منحصر ہے۔ بھاپ لینے کے بعد چہرہ روئی سے صاف کریں۔ چہرے اور ناک پر سیاہ کیل ہوں تو روئی سے دبا کر ان کو نکال لیں۔ پھر ٹھنڈے برف پانی میں روئی بھگو کر چہرے پر پھیریں تاکہ مسام بند ہو جائیں۔

بھاپ لینے سے پہلے کوئی بھی کولڈ کریم لے کر چہرے پر مساج کریں پھر اسے روئی سے خوب صاف کر لیں۔ صاف روئی جب آپ چہرے پر لگائیں گی تو وہ سارا میل جذب کر لے گی۔

جب کریم صاف ہو جائے پھر آپ بھاپ لیں۔ بھاپ کے بعد گلاب کا ٹھنڈا عرق یا پانی چہرے پر روئی کے ساتھ لگائیں۔

ابلتے پانی میں نیم کے پتے اور سونف کے دانے ڈال دیں' یہ عرق جلد کے لئے مفید ہوتا ہے۔ پودینے کے پتے آپ اس میں بھی ڈال سکتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں والے پانی کی خاصیت ہی اور ہوتی ہے' اس سے چہرہ صاف ہوتا ہے۔ کھٹے کے پھول بھی جلد صاف کرتے ہیں' ان کو بھی پانی میں ڈال سکتے ہیں۔ نرگس کے پھول یا کلیاں' بابونہ' پودینے کے پتے' گیندے کے پھول' گلاب کے شگوفے بھی ڈال سکتے ہیں جو آسانی سے مل جائے۔ سونف کا پانی جلد کی جلن کو مٹاتا ہے۔

نیز آخر میں ہم چہرے اور جلد کو صاف شفاف اور نرم و ملائم رکھنے کے چند ماسک' ٹوٹکے بیان کریں گے۔

خوبصورت بال قدرت کا کرشمہ:

چمک دار خوب صورت گھنے بال سب کو اچھے لگتے ہیں۔ عام طور پر ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ بال انسان کے سر پر پائے جاتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی چمک ماند پڑ جاتی ہے۔ ذہنی پریشانی' تناؤ' کام کی زیادتی اور ناقص غذا کی وجہ سے بھی بال گرنے لگتے ہیں اور ساری خوب صورتی ختم ہو جاتی ہے۔ بال زیادہ گرنے لگیں تو مرد ہوں یا خواتین وہ پریشان ہوتے ہیں اور ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں۔

جو خواتین ڈائیٹنگ کرتی ہیں ان کی بھوک مر جاتی ہے کاربوہائیڈریٹس استعمال نہ کرنے سے بالوں پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ بالوں کو گھنگھریالے بنانا اور ان کو پارلر سے رنگوانا' بھاپ دینا صحیح نہیں' اس سے ان کی چمک ختم ہوتی ہے اور باوجود اچھے شیمپو کے استعمال سے بال بدرنگ اور خشک ہو جاتے ہیں۔ آپ چاہے جتنے قیمتی شیمپو استعمال کریں فائدہ نہیں ہوگا۔ بالوں کو بھی تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ قدرتی ماحول میں بال جلدی بڑھتے ہیں۔ وٹامنز اور معدنیات کی کمی سے بھی بال نہیں بڑھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد اور بالوں کی صحت کے لئے زنک کا استعمال کریں' یہ کلیجی' گردے' گوشت مچھلی' سبز پتوں والی ترکاریوں' ٹماٹر' بھوسی والے گندم کے آٹے میں ہوتا ہے۔ کاپر بھی بالوں کے لئے مفید ہے' یہ کشمش' آلو بخارا' دل' گردے' کلیجی' پنیر گائے کا گوشت' اناج میں کرومیم ہوتا ہے' اس سے جسم میں شکر اور چربی کنٹرول ہوتی ہے۔ سلینیم اناج' سبزی' پھل' مچھلی میں ہوتا ہے' یہ بھی جلد اور بالوں کے لئے مفید ہے۔ متوازن غذا کھانے سے بال چمک دار رہتے ہیں۔ آپ کے بال چکنے ہوں تو انہیں روزانہ صاف کر لیجئے۔ نارمل بالوں میں قدرتی چمک کے لئے سرکے میں لیموں کا رس ملا کر لگائیں اور آدھ گھنٹہ رہنے دیں۔ سردیاں ہو تو دھوپ میں بیٹھ کر بالوں میں برش کریں۔ لکڑی کے کنگھے سے بال بنائیں۔ ہفتے میں ایک بار اس طرح کرنے سے بال چمک دار نظر آنے لگتے ہیں۔

بنگالی عورتوں کے بال سیاہ گھنے اور چمک دار ہوتے ہیں۔ جبکہ غربت کی وجہ سے ان کو صحیح غذا نصیب نہیں ہوتی' وہ مچھلی اور چاول کھاتی ہیں۔ مچھلی کی وجہ سے ان کے بالوں کو غذائیت مل جاتی ہے مچھلی کے سر سستے ملتے ہیں۔ غریب عورتیں ان کو خرید کر ابال کر شوربہ بناتی ہیں۔ اس شوربہ میں غذائیت ہوتی ہے۔ بنگال کے مختلف علاقوں میں ناریل افراط سے ملتا ہے۔ عورتیں ناریل کھاتی جاتی ہیں اور اس کو چبا کر سر پر مل لیتی ہیں۔ تیل لگانے کے بجائے وہ اپنے بال اس طرح چکنے کر لیتی ہیں۔ ناریل اور مچھلی ان کی روزانہ کی غذا ہے' یہی وجہ ہے ان کے بال بے حد چمک دار' لمبے اور سیاہ ہوتے ہیں۔ بالوں میں تیل لگانا از حد ضروری ہے۔ رات کو تیل کی مالش کریں اور صبح اٹھ کر سر دھولیں۔ صابن سے سر دھونے سے بال خشک ہو جاتے ہیں۔ اس میں سوڈا شامل ہوتا ہے یہی سوڈا بالوں کی چمک ختم کرتا ہے' خشکی ہوتی ہے اور بال سفید بھی جلدی ہو جاتے ہیں ایک بار بالوں کی چمک ماند پڑ جائے تو پھر وہ بڑی مشکل سے قابو آتے ہیں۔ متوازن غذا دوا اور اچھے تیل اور اچھے شیمپو کے مسلسل استعمال سے یہ چمک دوبارہ بالوں میں آتی ہے۔

اپنے بالوں کے لئے صحیح شیمپو کا انتخاب کریں۔ بال دو قسم کے ہوتے ہیں چکنے اور خشک یا نارمل۔ لہٰذا خشک بالوں کے لئے ہلکا شیمپو اور چکنے بالوں کے لئے تھوڑا سا تیز ابی شیمپو کا استعمال کریں۔

بالوں کو زیادہ سے زیادہ قدرتی طور پر خشک کریں۔ اگر آپ کے بال بہت عمدہ باریک اور ہوا کے ساتھ اڑنے والے یعنی ہلکے ہوں تو صرف ایک دفعہ ہی شیمپو لگانا کافی ہے۔

بالوں کو گیلا کریں اس کے بعد شیمپو کو اپنی انگلیوں کی مدد سے بالوں کی جڑوں میں ملیں پھر بالوں کو دھولیں۔ آخر میں نیم گرم پانی سے دھوئیں اور اس کے بعد چاہیں تو ٹھنڈا پانی ڈالیں اور بالوں کو نرم تولیے سے آہستگی سے خشک کریں۔

مہینے میں دو بار اپنے بالوں میں زیتون کے نیم گرم تیل سے اچھی طرح مساج کریں پھر بالوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرم پانی میں بھگویا ہوا تولیہ لپٹیں۔ جیسے ہی تولیہ ٹھنڈا ہوا سے اتار کر دوسرا گرم تولیہ سر پر لپیٹ لیں۔ یہ عمل آدھے گھنٹے تک دہرائیں اس کے بعد شیمپو کریں اور ری کنڈیشنر لگائیں۔

بالوں کو لمبا کرنا:

بیری کے پتے کوٹ کر کچھ دیر تک سر میں ملتی رہیں' آدھے گھنٹے کے بعد ٹھنڈے پانی سے سر دھولیں۔ چالیس دن میں ہی بالوں کی لمبائی میں خاصا اضافہ ہو جائے گا۔

ارد کی کالی چھلکے والی دال کو پیس کر رکھ دیں۔ روزانہ رات کو مٹھی بھر دال کو برتن میں بھگولیں۔ سورج نکلنے سے پہلے اس سے سر دھولیں۔ یہ نسخہ بھی چالیس دن کا ہے۔ سیکا کائی ایک سیر' بیسن آدھا سیر' چائے کی پتی آدھا پاؤ' میتھی کے بیج آدھا پاؤ' آملہ آدھا پاؤ۔ ان ساری چیزوں کو کوٹ کر پیس لیں اور کسی کپڑے میں چھان لیں۔ نہانے سے نصف گھنٹہ پیشتر اس سفوف کو پانی میں گھول لیں۔ جب سفوف پھول جائے تو بالوں میں خوب ملیں۔ تھوڑی دیر بعد سادہ پانی سے دھولیں۔ یہ نسخہ بالوں کو گھنا اور لمبا کرنے کے لئے انتہائی موثر ہے: ریٹھے اور بال چھڑ کو پانی میں خوب جوش دیں جب پانی کی رنگت سیاہی مائل ہو جائے تو پانی اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور اس سے سر دھوئیں۔

کیا آپ کے بال گر رہے ہیں:

خواتین کے بال گرنے شروع ہو جائیں تو وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ مرد تو پھر بھی بڑی فراخدلی سے بالوں کا گرنا برداشت کرتے ہیں مگر خواتین تو نت نئے شیمپو آزماتی ہیں۔ پھر دوائیوں کی نوبت آجاتی ہے۔ اصل میں حمل کے دوران مختلف دواؤں کے استعمال سے مادہ ہارمون بڑھ جاتے ہیں ان کی وجہ سے بال گھنے اور خوب صورت آجاتے ہیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد بال گرنے لگتے ہیں' اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہارمون کم ہوتے ہی بالوں پر اثر پڑتا ہے جو خواتین ذہنی انتشار اور نیند کی کمی کا شکار ہوتی ہیں' ان کے بال بھی گرتے ہیں۔

ناقص غذا بھی بالوں کی کمی کا سبب بنتی ہے۔ جو عورتیں نشے کی عادی ہوتی ہیں یا ایسی دوائیں استعمال کرتی ہیں جن سے نشہ ہو ان کے بال بھی جلدی چمک دمک کھو کر گرنے لگتے ہیں۔ آج کل سمارٹ بننے کے چکر میں خواتین ڈائٹنگ کرتی ہیں۔ اس سے بھوک مر جاتی ہے اور بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

بالوں میں تیل نہ لگانے سے اور بالوں کو ہیئر ڈرائیر سے روزانہ سکھانے سے بھی بال خشک ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ بالوں کا ہیئر سٹائل بھاپ سے بدلوانا' ان کو پرم کرنا' ان کو رنگ دینا بھی بالوں کو خراب کرتا ہے۔ تیل کی مالش کرنے سے بالوں کی جڑوں میں چکنائی جاتی ہے اور وہ مضبوط اور گھنے ہوتے ہیں تیل ڈالنے سے جلد کے نیچے کے غدود سرگرم ہو جاتے ہیں اور جلد میں چکنائی جذب ہونے لگتی ہے تیل نہ لگانے سے بال خشک اور بے جان نظر آتے ہیں۔ بھربھرے ہو کر ٹوٹتے ہیں اور پھر باوجود کوشش کے ان کا قابو آنا مشکل ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ پھر گرتے ہی رہتے ہیں۔

وٹامن بی کی کمی سے بھی بال گرتے ہیں:

کچھ لوگ زیادہ ہی حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ذراسی بات بھی ان سے برداشت نہیں ہوتی۔ خواتین چڑچڑی ہو جاتی ہیں' معمولی باتوں پر گھر میں شوہر بچوں' سسرال والوں سے لڑنے لگتی ہیں آخر میں یہ عادت ایسی پختہ ہوتی ہے کہ یہ پھر سڑک کا شور' بازار کا شور' بچوں کا شور برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسے میں مرد ہو یا عورت اس کے بال گرنے لگتے ہیں اور گنجے پن کا آغاز ہوتا ہے۔

وٹامن بی (تھایا مائن) ایسے لوگوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ مگر اس کا استعمال دس سے چودہ ماہ تک کرنا پڑتا ہے۔ آپ بجائے گولیاں کھانے کے قدرتی طور پر وٹامن بی غذا میں شامل کریں۔ خالص مونگ پھلی کا تیل نکلوائیں اور ہر دوسرے روز اس کی مالش بالوں کی جڑوں میں کریں۔ سردی کا موسم ہو تو روزانہ مونگ پھلی کھائیں۔ آج کل ایسے کھانے پکائے جاتے ہیں جن میں مونگ پھلی ڈالی جاتی ہے۔

سوپ میں مونگ پھلی ڈالی جا سکتی ہے۔ فرائی چکن میں آپ مونگ پھلی کے دانے سجا سکتی ہیں بسکٹ' کیک میں مونگ پھلی استعمال ہوتی ہے بینگن حیدر آبادی طریقے سے پکائیں تو اس میں آپ ناریل اور مونگ پھلی ڈال سکتی ہیں۔

آپ ڈاکٹر سے پوچھ کر وٹامن بی والی غذا زیادہ استعمال کریں۔ جو وٹامن غذا میں لئے جائیں ان کی کمی یا زیادتی سے ہمارے جسم کو کوئی نقصان نہیں ہوتا' جسم کو جتنی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے میں جذب کر کے بقیہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ اسی لئے غذا میں آپ کو جسم کی ضرورت کے مطابق وٹامن لینے چاہئیں۔

وٹامن ڈی کی کمی:

وٹامن ڈی کی کمی سے بال گرنا شروع ہوتے ہیں اور گنج پن کا آغاز ہو جاتا ہے۔ بال اوائل عمر میں سفید ہونے لگتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہڈیوں کی کمزوری اور دوسری تکالیف بھی ہو جاتی ہیں' مثلاً دانت خراب ہوتے ہیں' معدہ متاثر ہوتا ہے' کھایا پیا ہضم نہیں ہوتا' کھل کر بھوک نہیں لگتی' طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے' کام کاج کو دل نہیں چاہتا۔

اگر یہ علامات ہوں تو آپ سمجھئے وٹامن ڈی کی کمی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بال بھی سفید ہو رہے ہیں اور گر بھی رہے ہیں۔ مچھلی کا تیل تین گرام روزانہ پابندی سے پینے کی عادت ڈالئے اس کی بو سے کچھ لوگ گھبراتے ہیں۔ پینے کے بعد دو چار دانے بھنے چنے کے کھانے سے منہ کا ذائقہ درست ہو جاتا ہے۔ بھنی ہوئی سونف الائچی سے بھی منہ سے خوشبو آنے لگتی ہے۔ یہ تیل کم از کم چھ ماہ لیں۔ سردی کا موسم ہو تو ہفتے میں دو بار مچھلی کھائیں اور بالوں کو کھول کر سورج کے سامنے تیس سے پچاس منٹ تک بیٹھیں تاکہ سورج کی شعاعوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بال وٹامن ڈی حاصل کر سکیں۔ گرمی میں بھی پانچ سے آٹھ منٹ بالوں کو صبح دھوپ دینی ضروری ہوتی ہے' اس طرح بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

یہ سب قدرتی اور فطری علاج ہے۔ آپ اپنے ڈاکٹر سے پوچھ کر وٹامن ڈی کی خوراک جو وہ تجویز کرے کھا سکتی ہیں۔ گولیوں کی بجائے آپ غذائیت پر زور دیں تاکہ آپ کے جسم کو نقصان نہ ہو' بلکہ بال گرنے کے ساتھ اور جو تکالیف ہیں وہ بھی درست ہو جائیں۔

مہندی بالوں کے لئے فائدہ مند ہے:

مہندی قدرتی تحفوں میں سے ایک ہے۔ صرف رنگ ہی نہیں بلکہ تاثیر کے اعتبار سے بھی اس کے متعدد فائدے ہیں۔ اس سے بالوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ یہ بالوں کی بیماریاں مثلاً بالچر' گنج' خشکی کو بھی ختم کرتی ہے۔ مہندی میں تھوڑا سا سرکہ ملا لینے سے رنگ بھی آتا ہے اور بالوں میں بھی زیادہ چمک دمک آ جاتی ہے۔

مہندی	= ۲۵۰ گرام
انڈا	= ۱ عدد
لونگ	= ۳ عدد
لیموں کا رس	= ۱/۲ چمچہ
پانی	= حسب ضرورت

ان سب کو ملا کر رکھ دیں اور بعد میں سر میں لگائیں۔ دو گھنٹے بعد سر دھو لیں۔ بال ملائم نظر آئیں گے اور آپ اپنی مرضی سے سیٹ بھی کر سکیں گی۔

مہندی لگانے کی ہدایت:

① مہندی کو بالوں کی جڑوں میں لگائیے' مہندی نہ پتلی ہو اور نہ گاڑھی تاکہ آسانی سے لگ جائے۔

② مہندی کا رنگ ہاتھوں پر آ جاتا ہے' آپ دستانے پہن کر یا پلاسٹک کا لفافہ ہاتھ پر چڑھا کر مہندی لگا سکتی ہیں۔

③ مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔

④ مہندی کو اتار کر سر دھونے کے بعد آپ بال خشک کر کے جڑوں میں تیل ضرور لگایئے۔ مہندی سے بال خشک ہوتے ہیں۔ تیل کی مالش کر کے اگلے دن شیمپو کیجئے' آپ کے بال چمک جائیں گے۔

⑤ مہندی میں لیموں کا رس بھی شامل کر لیں تو بہتر ہے۔

⑥ بازار میں رنگیلی مہندی کہہ کر دکاندار جو مہندی دیتے ہیں اس میں ایک سفید سفوف ملا دیتے ہیں۔ مہندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے خوب پھول جاتی ہے۔ آپ خاص طور پر سادی سبز مہندی خریدیے۔ مہندی کا رنگ بھورا نہ ہو بلکہ تیز سبز اور خوشبودار دیکھ کر لیجئے۔

⑦ مہندی میں آپ تھوڑا تیل بھی ملا سکتی ہیں۔ معمولی سا تیل ملانے سے مہندی اچھی لگے گی۔ بچیاں اور کالج کی لڑکیاں مہندی لگائیں تو سو گرام مہندی کا لوشن پتلا سا بنا کر ایک چمچہ تیل اور سرکہ ملا کر سر میں ڈیڑھ گھنٹے کے لئے لگائیں۔ لیکن سرکہ اصلی ہو وہ میسر نہ ہو تو لیموں کا رس ملائیں۔

بالوں میں کنگھی کرنے کا طریقہ:

رات کو سوتے وقت بالوں میں ضرور کنگھی کرنی چاہئے اور صبح اٹھ کر بالوں کو سب سے پہلے برش یا کنگھی سے سلجھا لینا چاہئے' اس طرح آپ کے بال مضبوط رہیں گے۔

ایسی کنگھی لیں جس کے دانے چھدرے اور آگے سے نوکیلے نہ ہوں۔ لکڑی کی کنگھی ایسی مل جائے تو بہتر رہتی ہے کیونکہ اس سے بال الجھتے نہیں بلکہ جلدی سیدھے ہو جاتے ہیں۔

کنگھی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ کنگھی کے دانے جلد پر رگڑ نہ کھائیں۔ بالوں کے سلجھانے کے بعد سر میں نرمی کے ساتھ کنگھی پھیریئے تاکہ جلد کی سطح کی ورزش ہو جائے۔ نرم و نازک بالوں میں کنگھی کے بجائے ہاف راؤنڈ برش کا استعمال بہتر رہتا ہے۔ بال زیادہ الجھے ہوئے ہوں تو پہلے آہستہ آہستہ نیچے سے سلجھائیں اس کے بعد آپ اوپر سے بال سلجھانے شروع کریں' اس طرح وہ زیادہ ٹوٹیں گے نہیں۔

اپنا برش اور اپنی کنگھی علیحدہ رکھیئے۔ پندرہ روز بعد کنگھی کو تیز گرم پانی سے دھویئے تاکہ میل نکل جائے' بعد میں ڈیٹول کے چند قطرے ۱/۲ کپ پانی میں ملا کر کنگھی دھویئے اور سکھا کر رکھ لیجئے۔

بال دھونے کے دیسی طریقے:

پہلے زمانے میں ملتانی مٹی سے سر دھویا جاتا تھا۔ پھر سرسوں کی کھل بھگو کر اس سے سر صاف کیا جاتا تھا۔ اس سے کھوپڑی کی جلد صحیح رہتی تھی' میل کچیل صاف ہو جاتا تھا۔ سرسوں کی کھل کا پانی موٹی ململ میں چھان لیا جاتا تھا اور اس پانی سے سر دھوتے تھے۔ دیہات میں تازہ گاڑھی چھاچھ سے سر دھویا جاتا تھا۔ چھاچھ سے بال چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں مگر اس کی بو ناخوش گوار محسوس ہوتی ہے' بعد میں شیمپو کر لینا چاہئے۔

آملہ اور سیکا کائی خرید لیں۔ ایک پاؤ آملہ اور ایک چھٹانک سیکا کائی کی پھلیاں کوٹ کر رکھ لیں۔ دو بڑے چمچے سفوف کے پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اس پانی سے سر دھوئیں۔ بادام کی کھلی بازار سے لا کر رکھ لیں۔ تھوڑی سی پانی میں بھگوئیں اس سے سر دھونے سے بال نرم ہو جاتے ہیں۔

ماش کی دال آدھا کپ لے کر بھگو دیں' اسے باریک پیس کر سر دھوئیں بال لمبے اور گھنے ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنے کی دال کا بیسن خود بنائیں۔ سر دھونے اور نہانے کے لئے بہتر رہتا ہے بشرطیکہ چکنے بال اور چکنی جلد ہو۔

خشک بالوں کے لئے ایک کپ دہی میں دو بڑے چمچے سرسوں کا تیل ملا کر پھینٹ لیں۔ سر میں لگانے کے دس منٹ بعد شیمپو کر لیں شیمپو نہ کریں تو سر میں بو ہو جاتی ہے۔ انڈا توڑ کر اس میں زیتون کا تیل ایک چمچہ ملا کر سر میں لگائیں اور آدھے گھنٹے بعد سر دھو لیں۔ بال خوب صورت گھنے ہوں گے۔

سر میں خشکی ہو تو پرانا آم کا اچار تلاش کریں' اس کا تیل نتھار کر دہی میں ملا کر سر میں لگائیں پھر سر دھو لیں۔

سیکا کائی سوپ سے سر دھونے سے بال سیاہ رہتے ہیں۔

خوب صورتی کے لئے سرخی بھرنا اور دانت باریک کرنا:

مسلم خواتین کے لئے زینت و آرائش کے لئے اپنے جسم میں زخم کر کے سرمی و سرخی بھرنا اور دانتوں کو کسی ہتھیار کے ساتھ گھسا کر باریک کرنا حرام ہے اور یہ خصوصاً ہندوانہ رسم کی آبیاری ہے جو کہ قطعاً جائز نہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ایسی اشیاء خوب صورتی کے لئے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے زخم کر کے سرخی بھرنے اور بھروانے والیوں' بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو باریک کرنے والیوں اور اللہ کی تخلیق کردہ ہیئت کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے۔'' [1]

لہٰذا خوب صورتی کے لئے یہ ذریعہ استعمال کرنا حرام ہے۔

زینت کے لئے ''وگ'' استعمال کرنا:

جیسے خواتین کے سروں کے بالوں کو منڈوانے اور چھوٹا کرنے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح مزید مصنوعی بال لگوانے کو بھی مکروہ سمجھا گیا ہے جس کا دوسرا نام وگ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)). [2]

''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے''۔

البتہ شیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا کہ عورت وگ استعمال کر سکتی ہے تو انہوں نے ممنوع قرار دیا اور ساتھ فرمایا کہ اگر عورت کے سر پر سرے سے بال نہ ہوں اور وہ گنجے پن کی شکار ہو تو اسے وگ

---

[1] صحیح بخاری کتاب اللباس باب المتفلجات. [2] صحیح بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ یہ عیب چھپ جائے کیونکہ عیبوں کا ازالہ جائز ہے [1]

خوب صورتی کے لئے پازیب پہننا:

عورت اپنے محرم رشتوں کے سامنے پازیب پہن سکتی ہے کیونکہ یہ عورتوں کے پاؤں میں پہننے والا زیور ہے اور زینت کا سامان بھی ہے لیکن اگر مقصود اس سے غیر محرم کے سامنے اظہار زینت ہو تو قطعاً جائز نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [النور: ٢٤/٣١]

''اور (عورتیں) اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ''۔

خوب صورتی کے لئے ناخن پالش لگانا:

عورت کا ناخن پالش نہ لگانا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ پانی کو سرایت نہیں ہونے دیتی۔ ہاں اگر استعمال کرنی بھی ہو تو ہر وضوء کے ساتھ اسے اتارنا ضروری ہوگا البتہ زینت اور خوب صورتی کے لئے اس کو لگایا جا سکتا ہے جب کہ اس شرط کو ملحوظ رکھا جائے۔ [2]

خوب صورتی کے لئے ناخنوں کو بڑھانا:

بعض عورتیں ناخنوں کو بڑھانا خوبصورتی کا حصہ شمار کرتی ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے ناخن جتنے بڑے ہوں گے اتنی ہی خوبصورتی میں کمی آئے گی ویسے بھی ایسا کرنا غیروں کی نقالی ہے اور یہ غیر مسلم خواتین میں رائج ہے اور اسلام نے ان کا کاٹنا فطرت میں شمار کیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں:

1. ختنہ کرنا
2. زیر ناف بال مونڈنا
3. مونچھیں تراشنا
4. بغلوں کے بال اکھاڑنا
5. ناخن کاٹنا۔ [3]

---

[1] مجموع فتاوى و رسائل الشيخ ابن عثيمين : (٤/١٣٧)

[2] ابن بازؒ فتاوى المرأة ص : (١٦٦) [3] صحيح مسلم كتاب الطهارة : (١٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب صورتی کے لئے ابروؤں کے بال تراشنا (پلکنگ کرنا):

مسلم خواتین کے لئے ابرو کے تمام بالوں کو یا بعض بالوں کو مونڈ کر یا تراشوا کر یا بال صفا دوائیں استعمال کر کے صاف کرنا حرام ہے اور نبی ﷺ سے اس کا کوئی جواز نہیں ملتا اسی قسم کا سوال جب فضلیۃ الشیخ صالح الفوزان (مفتی سودی عرب) سے کیا گیا تو انہوں نے جواباً کہا کہ مسلمان عورت پر ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نامصہ اور متنمصہ عورت پر لعنت فرمائی ہے اور ''نامصہ'' وہ عورت ہے جو اپنے گمان کے مطابق زیب و زینت کی خاطر دونوں ابرو کے تمام یا بعض بالوں کو زائل کرتی ہے اور ''متنمصہ'' وہ عورت ہے جس کے ساتھ مذکورہ عمل کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنا ہے جو کہ شیطانی عمل ہے۔[1]

خوب صورتی کے لئے پیشانی کے اوپر سے بالوں کو چھوٹا کرنا:

مطلق خواتین کے بالوں کو کٹوانے کے متعلق فضیلۃ الشیخ عبداللہ الفوزان فرماتے ہیں کہ اگر کافرہ عورتوں کی مشابہت اور مردوں کی مشابہت کے علاوہ اور کوئی مقصد ہو جائز ہے جیسے کہ کوئی عورت اپنے بالوں کو سنوارنے کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات سے عاجز ہو یا اس لئے کہ وہ بہت لمبے ہو جاتے ہیں تو اسے مشقت ہوتی ہے تو ایسی صورت میں علماء نے بقدر حاجت بالوں کی تقصیر کو جائز کہا ہے اور اسی پر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی حدیث کو محمول کیا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ عائشہؓ کے پاس میں اور ان کے رضاعی بھائی گئے تو ان سے نبی ﷺ کے غسل جنابت سے متعلق دریافت کیا' اور نبی ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو چھوٹا کروا کے انہیں ''وفرہ'' بنالیتی تھیں ''وفرہ'' بال کی اس ہیئت کو کہتے ہیں جس میں سر کے بال کانوں سے متجاوز ہوتے ہیں''۔[2]

اور سعودی عرب کی افتاء کمیٹی نے ایک سوال کے جواب میں کہ پیشانی کے بال خواتین کٹوا سکتی ہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس طرح کی تقصیر کی غرض کفار اور ملحد عورتوں سے مشابہت ہے تو یہ حرام ہے کیونکہ غیر مسلموں کی مشابہت حرام ہے چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)).

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ ان ہی میں سے ہے''۔

اور اگر اس کا مقصد مشابہت نہ ہو بلکہ یہ عورتوں کی عادات جدیدہ میں سے ایک عادت ہو تو اگر یہ زینت شمار ہوتی ہو جس کے ذریعہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے زینت اختیار کرنا ممکن ہو اور اپنی ہم عمر عورتوں کے مابین ایسی شکل و صورت میں نظر آنا مطلوب ہو جو ان کے درمیان اس کے مقام و مرتبہ کو بلند کرنے کا ذریعہ

---

[1] التنبيهات للشيخ صالح الفوزان ص : (١٠)

[2] زينة المرأة للشيخ عبدالله الفوزان ص : (٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو ہمیں اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔[۲]

شوہر کے لئے بناؤ سنگھار میں جدید طریقہ پر بالوں کی آراستگی:

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت کے لئے عصری طریقہ پر اپنے بال بنوانا جائز ہیں جبکہ مقصد کافرہ عورتوں سے مشابہت نہیں بلکہ اپنے شوہر کے لئے بننا سنورنا ہو واضح ہو کہ عورت الحمد للہ دینی امور کا التزام کرنے والی ہے؟

جواب ⇐ ہمیں عورتوں کے بال بنوانے کے متعلق جو خبر پہنچی ہے وہ یہ کہ اس میں خطیر اور بھاری بھرکم اجرت ادا کرنی پڑتی ہے (یعنی بیوٹی پارلرز پر جا کر بال بنوانا) تم اسے مال کا ضیاع بھی کہہ سکتی ہو۔ میں اپنی عورتوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس عیش و عشرت سے پرہیز کریں اور عورت اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرے اور خوب صورت بنے جس میں مال کا اس طرح ضیاع نہ ہو کیونکہ نبی ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

لیکن اگر عورت کسی بال سنوارنے والی کے پاس جائے جو معمولی اجرت پر اس کے بال سنوار دے تاکہ وہ اپنے شوہر کے لئے حسین و جمیل نظر آئے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[۳]

عورت کے لئے جن چیزوں سے زینت کرنا مباح ہے:

الشیخ عبداللہ الفوزان عورت کے لئے زیب و زینت کا لباس، ریشم، زیور اور خوشبو لگانا اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے ہر ایسی زینت مباح ہے جسے شریعت نے اس کے لئے مباح کیا اور جس کی اسے اجازت دی ہے یعنی جس میں حسن و جمال پایا جائے اور ضرر سے خالی ہو بشرطیکہ ہر نوع کی معتبر شرطیں ملحوظ رکھی جائیں۔ اس کے اندر لباس زینت، ریشم، خوشبو اور موجودہ جمال افزا وسائل و ذرائع داخل ہیں۔[۴]

---

[۱] یہ تاویل درست نہیں، عورت جب بال کٹوائے گی تو کافرہ عورتوں سے یا مردوں سے مشابہت ضرور ہو گی، لہٰذا درست نہیں نیز ازواج مطہرات والی حدیث موقوف ہے، اور یوں بھی ان کا یہ عمل ترک زینت کی غرض سے تھا۔ کیونکہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ان کے لئے کسی اور سے نکاح جائز نہیں تھا۔ (عبدالسمیع عاصم)

[۲] فتاوی اللجنة الدائمه : (۱۷۱/۵)

[۳] مجموع دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین : (۲۳۷/۳)

[۴] زینة المرأة للشیخ عبدالله الفوزان ص : (۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن و جمال (خوبصورتی) کو نکھارنے کے ٹوٹکے

چہرے کے نکھار کے لئے:

(۱) خربوزے کے چھلے ہوئے بیج == اچائے کا چمچہ
بادام == ۲ عدد
لیموں کا رس == ۶ قطرے
بالائی والا دودھ == ۴ چائے کے چمچے

بیج اور بادام باریک پیس لیں۔ کسی پیالی میں ڈال کر اس میں بالائی والا دودھ ملائیں۔ لیموں کا رس ڈالیں۔ زیادہ گاڑھا ہو تو اس میں تھوڑا سا دودھ اور شامل کر کے چہرے پر آہستہ آہستہ لگائیں۔ آٹھ سے بارہ منٹ تک لگا رہنے دیں۔ اس کے بعد گیلی روئی سے صاف کر لیں۔ ٹھنڈے برف کے پانی میں روئی بھگو کر چہرے پر لگائیں۔

(۲) جو کا آٹا پسا ہوا == ۲ چائے کے چمچے
لیموں کا رس == ۲/ا چائے کے چمچہ
شہد == ۴/ا چائے کا چمچہ
عرق گلاب == حسب ضرورت

گلاب کے عرق میں گاڑھا پیسٹ سا بنا کر چہرے پر لگائیں۔ خشک ہو جائے تو اتار دیں۔ ٹھنڈے برف عرق گلاب سے بعد میں چہرہ صاف کریں۔

(۳) شہد کھانے سے اور لگانے سے جلد خوب صورت ہو جاتی ہے۔ شہد سے کئی طرح کے ماسک بنتے ہیں' جو انسانی جلد کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ترکیب نمبر ۱

کھیرے کا رس == ۲ چائے کے چمچے
شہد == اچائے کا چمچہ
دودھ == اچائے کا چمچہ

ان تینوں کو ملا کر چہرے پر لگائیں بعد میں روئی نیم گرم پانی میں بھگو کر چہرہ صاف کر لیں۔ ٹھنڈا پانی چہرہ پر لگائیں۔

ترکیب نمبر ۲

انڈا == اعدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہد	= ا چائے کا چمچہ
بادام کا تیل	= ۱/۲ چائے کا چمچہ

ان تینوں چیزوں کو ملا کر چہرے پر لگائیں' خشک ہونے پر اتاریں۔ نیم گرم پانی سے اتار کر ٹھنڈا پانی' چہرے پر روئی سے لگائیں۔

(۴) ٹماٹر میں پوٹاشیم اور وٹامن سی ہوتا ہے' اسی لئے روزمرہ غذا میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔ اس کو چہرے پر ماسک کے لئے آج کل لگایا جاتا ہے۔ بڑے مسام چہرے پر ہوں تو ان کے لئے ٹماٹر کا ماسک ضرور لگائیں۔ چہرے کو اچھی طرح دھو کر ٹماٹر کا ماسک لگانا چاہئے۔

ترکیب نمبر ۱

سرخ پکا ہوا بے داغ ٹماٹر	= ا عدد
لیموں کا رس	= ۱/۲ چمچہ

ٹماٹر کو خوب مسل لیں۔ گودا اور عرق لے کر اس میں لیموں کا رس ملائیں۔ چہرے پر آہستہ آہستہ ماسک لگائیں۔ ماسک خشک ہونے لگے تو اسے تازے پانی میں روئی بھگو کر اتار دیں۔ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر ماریں۔

ترکیب نمبر ۲

ٹماٹر	= ا عدد
لیموں کے چھلکے کا تیل	= ۱/۲ چمچہ
گریپ فروٹ کے چھلکے کا تیل	= ۱/۲ چمچہ

ان تینوں چیزوں کو ملا کر ماسک لگائیں۔ چھلکے باریک کاٹ کر گرم پانی میں بھگو دیں۔ بارہ گھنٹہ بعد چمچے سے تیل کے قطرے نکال لیں یا بازار سے تیل خرید لیں۔

(۵)

چنے کا آٹا	= ۲ بڑے چمچے
لیموں کا رس	= ۱/۲ چائے کے چمچہ
دودھ	= حسب ضرورت
ہلدی	= ۱/۴ چمچہ

ان تینوں چیزوں کو ملا کر چہرے پر لگائیں۔ خشک ہونے لگے تو ہاتھ سے مل مل کر ابٹن کی طرح اتار دیں۔ منہ دھو کر کوئی کریم لگائیں۔

(۶)

جو کا آٹا پسا ہوا	= ۲ بڑے چمچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انڈا	= ۱ عدد
لیموں کا رس	= ۱/۲ چائے کا چمچہ
شہد	= ۱/۲ چائے کا چمچہ
دودھ	= حسب ضرورت

ساری چیزیں ملا کر اس کا ماسک لگائیں۔ بعد میں ہلکے نیم گرم پانی میں روئی بھگو کر ماسک اتار دیں۔ آٹے کے ماسک سے چہرے کا سارا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔

(۷) دودھ زمانہ قدیم سے جلد کے نکھار کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ تازہ دودھ میں روئی بھگو کر آپ چہرے پر لگائیں اور دو منٹ بعد صاف روئی کی مدد سے چہرہ صاف کریں۔ آپ حیران ہوں گی کہ صاف روئی کا رنگ میل کی وجہ سے بدل چکا ہے۔ دودھ جلد کو تراوت بخشتا ہے' میل کچیل صاف کرتا ہے۔ بغیر مکھن نکالا ہوا تازہ خالص دودھ جلد کے لئے مفید ہے۔

ترکیب:

دودھ	= ۲ بڑے چمچے
لیموں کا عرق	= ۱ عدد
بادام کا تیل	= ۱/۲ چائے کا چمچہ

ان تینوں چیزوں کو ملا کر ماسک لگائیں' چہرے کے لئے مفید ہے۔

روغن کے ماسک:

جن خواتین کی جلد خشک ہو ان کو لامحالہ روغنی ماسک استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ یہ روغن جلد میں جذب ہو کر شگفتگی پیدا کرتا ہے۔ ماسک کے لئے عموماً بادام کا تیل زیتون کا تیل' کھٹے کے پھولوں کا روغن' چکوترے اور لیموں کے چھلکے کا روغن' گندم کا تیل' خوبانی کا تیل' سنگترے کے چھلکوں کا روغن' سفید موم' چنبیلی کا تیل' سفید تلوں کا تیل' گلاب کا عطر وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں نیولن بھی ایک قسم کا تیل ہے' جو بازار میں مل جاتا ہے اس سے کھال نرم رہتی ہے' خشک جلد والی خواتین کے لئے یہ مفید ہے۔ کسٹرائیل بھی ارنڈ کے بیجوں کا تیل ہے' اس سے پلکیں اور بھنویں گھنی ہوتی ہیں۔ گلیسرین بھی چہرے اور ہاتھوں کی ملائمت کے لئے کام آتی ہے۔

چہرہ اور ہاتھ پاؤں ملائم رکھنے کے لئے:

گلیسرین	= ۱ چاول والا چمچہ
عرق گلاب	= ۱/۲ بڑی بوتل
لیموں کا رس	= ۳ چائے کے چمچے

ان تینوں چیزوں کو ملا کر رکھ لیں۔ کپڑے اور برتن دھونے کے بعد آپ ہاتھوں پر اسے لگا سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو چہرے پر لگا کر سوئیں' صبح منہ دھولیں۔

مسام سکیڑنے کے ماسک:

مکئی کا آٹا	= ۱ چاول کا چمچہ
گلاب کا عرق	= ۲ چاول کے چمچے
کھیرے کا عرق	= ۲ چاول کے چمچے
ٹماٹر کا گودا	= ۱ چائے کا چمچہ
سفیدی	= ۱ چائے چمچہ

گلاب کا عرق گرم کر لیں' اس میں مکئی کا آٹا ہاتھ سے ملا دیں۔ ٹھنڈا ہو جائے تو سفیدی' ٹماٹر اور کھیرے کا رس شامل کریں۔ چہرے پر لگائیں۔ اس سے گہرے مسام کی صفائی ہو گی۔ بعد میں مسام صاف کر کے آپ ٹھنڈے عرق گلاب میں پھٹکری ایک چٹکی ڈال کر چہرے پر لگائیں یا برف کی ڈلی لے کر چہرے پر پھیریں۔

پاؤں کے لئے کریم:

بازار میں باڈی لوشن اور کریمیں مل جاتی ہیں' مگر وہ مہنگی ہوتی ہیں۔ گھریلو استعمال کے لئے آپ یہ کریم بنا کر رکھیں۔

لیموں کا عرق	= ۲ بڑے چمچے
پٹرولیم جیلی	= ۱/۲ چھوٹا کپ
بورک	= ۱ بڑا چمچہ

تینوں چیزوں کو کسی کانٹے سے خوب پھینٹ کر کسی پیالی میں رکھ لیں یا کریم کی خالی شیشی میں بھر لیں۔ روزانہ رات کو پاؤں دھو کر یہ کریم مل لیں' صبح پاؤں صابن سے دھولیں۔ یہ گھریلو کریم پاؤں صاف رکھے گی۔

چہرے کے داغ:

چہرے کے داغ دور کرنے کے لئے ایک چمچ لیموں کا رس اور ایک چمچ نمک ملا کر روئی سے لگائیں اور دس منٹ بعد دھوئیں داغ دور ہو جائیں گے۔

چہرے کی جھریوں سے نجات کیسے:

سفید تلوں کو بھینس کے دودھ میں رگڑ کر رات کو سوتے وقت چہرے پر مل لیجئے' صبح اٹھ کر صابن سے چہرہ صاف کر لیجئے اس طرح چھائیاں دور ہو جائیں گی اور چہرہ بھی کھل جائے گا۔

چمک دار جلد بنانے کے لئے:

جلد کو ملائم اور تر و تازہ رکھنے کے لئے روزانہ رات کو سونے سے قبل زیتون کے تیل میں لیموں کا رس ملا کر مالش کریں۔ سردیوں میں کینو کے چھلکے جمع کر کے دھوپ میں سکھا لیں جب سوکھ جائیں تو اسے پیس کر کچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ میں ملا کر لیپ کریں اور تقریباً ایک گھنٹہ بعد منہ دھولیں۔ اپنی رنگت نکھارنے کے لئے غسل سے پہلے روزانہ پھٹکری کے پانی سے اپنے پورے جسم کا لیپ کریں اور آدھے گھنٹے بعد نہالیں۔

چہرے کے داغ دھبے اور نکھار کے لئے:

کچے دودھ میں یا ملائی میں دو بوند شہد' اور ایک چمچ لیموں کا عرق ملا کر خوب اچھی طرح پھینٹ لیں آدھے گھنٹے تک یہ لگا رہنے دیں پھر چہرہ دھولیں اس سے چہرے کے داغ دھبے دور ہو جائیں گے کچی ہلدی اور ملائی کو نہانے سے قبل روزانہ لگائیں لگا کر ایک گھنٹے بعد نہالیں اس سے بھی آپ کی جلد نکھر آئے گی۔

دانے' کیل مہاسوں کے لئے:

لیموں کا ماسک چہرے کے کیل مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو ڈیٹول سوپ سے دھو کر لیموں کے چھلکے نہایت باریک پیس کر گلیسرین میں ملا کر چہرے پر ماسک لگا کر کم از کم پندرہ منٹ چہرے پر لگا کر دھولیں۔ لیموں کے چھلکے روزانہ ہونٹوں پر ملنے سے ہونٹوں کی سیاہی دور ہو جاتی ہے۔

لمبے اور گھنے بالوں کے لئے:

بیری کے پتے لے کر انہیں چٹنی کی طرح پیس لیں اور دس منٹ تک سر میں خوب ملیں اور پھر سر دھوڈالیں۔ شیمپو یا صابن کا استعمال نہ کریں۔ بال لمبے اور گھنے ہو جائیں گے۔ سرسوں کی کھلی بھی بالوں کے لئے مفید ہے۔ سر دھونے سے دو گھنٹے قبل سرسوں کی کھل پانی میں بھگو دیں پھر اس پانی کو نتھار کر سر دھولیں بالوں میں چمک آ جائے گی۔

نیز چائے کے (قہوے) جوشاندے سے بالوں کو کھنگالنا ایک بہترین کنڈیشنر ہے۔ پانی میں چائے کی پتی کو درمیانہ رنگ (نہ زیادہ تیز نہ زیادہ ہلکا) میں ابال لیں اور چھان کر ٹھنڈا کر لیں' پھر بالوں کو دھونے کے بعد سب سے آخر میں اس چائے کے پانی سے دھوڈالیں۔

بالوں کو سیاہ بنانے کے لئے:

مٹھی بھر آلو کے خشک ٹکڑے لوہے کے برتن میں ایک دن تک بھگو دیں۔ دوسرے دن اس پانی سے سر دھونے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

ہونٹ نہ پھٹیں:

بعض اوقات سردی یا ہوا لگنے سے ہونٹ پھٹ کر سخت تکلیف کا موجب بن جاتے ہیں ذیل میں ایک نہایت آسان اور مجرب نسخہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ایک ہی بار لگانے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

نسخہ ⇐ سیب کے بیج بقدر حاجت خوب پیس کر گاڑھا لیپ سوتے وقت ہونٹوں پر لیپ کر کے سو جائیں ان شاء اللہ صبح تک مرض کا نام ونشان تک نہ رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ چہارم

١

حیض ونفاس اور استحاضہ کے شرعی مسائل

٢

عورت کے ساتھ بچپن سے لے کر جوانی کی عمر تک چند پیش آنے والے مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

حیض ونفاس

اور

استحاضہ کے شرعی مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض کے مسائل

حیض کیا ہے؟

لغت میں سیلان (بہنے) کو حیض کہتے ہیں شرعی اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کے رحم (بچہ دانی) کے اندر سے متعینہ اوقات میں بغیر کسی بیماری یا زخم کے نکلتا ہے اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنات آدم کے حق میں مقدر کر دیا ہے اسے رحم مادر کے اندر پیدا کر کے اثناء حمل بچہ کے لئے غذا کا بندوبست کیا ہے پھر یہی خون ولادت کے بعد دودھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے جب عورت حالت حمل میں نہیں ہوتی یا بچہ کو دودھ پلانے والی نہیں ہوتی تو اس خون کا کوئی مصرف نہیں[1] رہ جاتا لہٰذا متعینہ اوقات میں خارج ہو جاتا ہے۔ اسی کو ماہواری کہا جاتا ہے۔

حیض آنے کی عمر:

نو برس سے پہلے اور عموماً پچاس سال کی عمر کے بعد حیض نہیں آتا اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

عموماً سب سے کم عمر جس میں عورت کو حیض کا خون آنا شروع ہوتا ہے نو سال ہے اور پچاس سال کی عمر تک باقی رہتا ہے قولہ تعالیٰ:

﴿ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ﴾ [الطلاق: ٦٥/٤]

"تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی کہ جنہیں ابھی حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو"۔

چنانچہ یائسہ عورت وہ ہے جو پچاس سال کی عمر کو پہنچ چکی ہو اور جن کو حیض آنا شروع نہیں ہوا ہے وہ نو سال سے کم عمر کی چھوٹی بچیاں ہیں۔

نفاس کیا ہے؟

اس خون کو کہتے ہیں جو رحم مادر سے ولادت کے وقت اور ولادت کے بعد خارج ہوتا ہے درحقیقت وہ حمل کے وقت رحم میں رکے ہوئے خون کا بچا ہوا حصہ ہوتا ہے ولادت کے بعد آہستہ آہستہ یہ

---

[1] یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں اکثر ایسا ہوتا ہے۔[عبدالصمد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچا ہوا خون خارج ہوتا ہے ولادت سے پہلے جو خون آثار ولادت کے ساتھ دکھلائی دیتا ہے وہ نفاس ہی کا خون ہوتا ہے۔

فقہائے کرام نے ولادت سے پہلے دو یا تین دن کی قید لگائی ہے عموماً نفاس کی ابتداء ولادت کے ساتھ ہوتی ہے۔

استحاضہ کیا ہے؟

مقررہ وقت کے علاوہ دیگر ایام میں عاذل نامی رگ سے خون کا بکثرت خارج ہونا استحاضہ کہلاتا ہے۔

ان تینوں خونوں کا تعلق خاص عورتوں کے ساتھ ہے جو مقررہ وقت کے ساتھ خارج ہوتا رہتا ہے اور اسلام نے ان کے تمام قواعد وضوابط بھی بیان کئے ہیں ہم ان تینوں خونوں کے مسائل کو سوالاً جواباً بیان کریں گے جو کہ سعودی عرب کی دائمی کمیٹی برائے فتاویٰ نے جاری کئے ہیں اور ساتھ ساتھ ہم ان مشائخ کا نام بھی ذکر کریں گے جنہوں نے اس کے جواب دیئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض کا بیان

حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ سے سوال کیا گیا حیض کی مدت کتنی ہے؟

ج ⇦ حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے لیکن راجح یہ ہے کہ اقل اور اکثر مدت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے کیونکہ دونوں مدت کی تحدید وتعیین پر قابل تسلیم دلیل ثابت نہیں ہے اور اسی کو شیخ الاسلام تقی الدین (امام ابن تیمیہ) رحمہ اللہ نے پسند فرمایا ہے[1]۔

کیا حیض کی اقل اور اکثر مدت معلوم ومتعین ہے؟

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا' کیا حیض کی کم اور زیادہ سے زیادہ مدت بلحاظ ایام معلوم ومتعین ہے؟

ج ⇦ صحیح قول میں حیض کی اقل اور اکثر مدت دنوں کی تحدید وتعیین کے ساتھ ثابت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ﴾ [البقرة: ٢/ ٢٢٢]

''یعنی لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں' کہہ دیجئے کہ وہ گندگی (ناپاک) ہے حالت حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ (صحبت نہ کرو)''۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حائضہ سے الگ رہنے کی کوئی مدت یا ایام مقرر نہیں فرمائی' بلکہ الگ تھلگ رہنے کی غایت اور انتہاء حیض سے پاک ہونا بتایا ہے' پس جب تک حیض پایا گیا' حکم حیض باقی رہا اور جب عورت پاک ہوگئی حیض کا حکم ختم ہوگیا پھر تحدید پر کوئی دلیل وارد نہیں حالانکہ ضرورت اس کے بیان وتوضیح کی متقاضی ہے۔ لہٰذا اگر مدت حیض کی تعیین عورت کی عمر یا کسی محدود وقت کے ذریعہ شرعی طور پر ثابت ہوتی تو اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان موجود ہوتا۔ اس بنا پر اگر عورت وہ خون دیکھے جو عورتوں کے درمیان حیض کا خون سمجھا جاتا ہے' تو وہ بلا تحدید وقت' حیض کا خون ہوگا البتہ اگر خون برابر جاری رہتا ہو اور کبھی ختم نہ ہوتا ہو یا مہینہ بھر میں مختصر مدت ایک دو دن کے لئے رک جاتا ہو تو ایسی حالت میں وہ استحاضہ (بیماری) کا

---

[1] فتاویٰ و رسائل الشیخ محمد بن ابراهيم آل الشيخ : (٢/ ٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون سمجھا جائے گا۔[1]

پچاس سال کی عمر کے بعد حیض:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم سے دریافت کیا گیا پچاس سال کی عمر کے بعد حیض کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ پچاس سال تک حیض جاری رہنے کی تحدید صحیح نہیں ہے۔ بلکہ جب تک خون عادت کے ایام میں حیض کی صفت اور ترتیب کے ساتھ جاری رہے وہ حیض ہے اگر اس عمر کے بعد ایام عادت میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو حیض نہیں سمجھا جائے گا بلکہ وہ فاسد خون کے حکم میں ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول:

((إِذَا بَلَغَتِ الْمَرْأَةُ خَمْسِيْنَ سَنَةً خَرَجَتْ مِنْ حَدِّ الْحَيْضِ)).[مسند احمد]

''یعنی جب عورت پچاس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ حیض کی عمر کو پار کر جاتی ہے''۔

شرعی اصولوں کی حفاظت کے پیش نظر غالب احوال پر محمول کیا جائے گا' خون کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ اس کا اعتبار کیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی دلیل اس کو اور نارمل اور معمول کے مطابق جاری ہونے والے خون سے علیحدہ خون ثابت کر دے۔[2]

جب (حیض کا) خون اپنی صفت پر ستر سال کی عمر کے بعد پایا جائے:

س ⇐ سماحۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے پوچھا گیا جب عورت ستر سال کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کا خون اپنی صفت پر جاری ہوتا ہو تو کیا وہ ان ایام میں بیٹھی رہے گی (یعنی نماز وغیرہ چھوڑ دے گی)؟

ج ⇐ ایسی عورت جو اپنی عمر کے سترویں سال میں ہو اور اس کا خون اپنی حالت پر بلاتغیر جاری رہتا ہو تو وہ عادت کے ایام میں بیٹھی رہے گی۔ کیونکہ صحیح اور درست قول کے مطابق حیض آنے کی اقل اور اکثر عمر ثابت نہیں اور اس خون کا حکم ہر لحاظ سے حیض ہی کا ہوگا۔[3]

ایک عورت جس کی عمر باون سال ہے اس کو تین دنوں تک خون تیز آتا ہے:

س ⇐ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز سے سوال کیا گیا ایک عورت جو باون سال کی عمر کو پہنچ گئی ہے۔ اس کو تین دنوں تک خون پوری قوت اور تیزی سے جاری ہوتا ہے اور مہینہ کے باقی دنوں میں خفیف ہوتا ہے۔ کیا ایسا خون حیض کا خون سمجھا جائے گا جبکہ وہ پچاس سال کو پار کر چکی ہے واضح ہو کہ اس کا خون بعض اوقات ایک ماہ کے بعد اور کبھی دو ماہ یا تین ماہ کے بعد آتا ہے کیا وہ سیلان دم کے درمیان فرض نمازیں ادا کرے گی اور کیا وہ نوافل مثلاً سنن رواتب (مؤکدہ) اور صلاۃ اللیل (تہجد) وغیرہ پڑھ سکتی ہے؟

---

1. فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن عثیمین: (۲۷۱/۴)
2. فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراھیم: (۹۶/۲)
3. المجموعة الکاملة لمؤلفات الشیخ ابن سعدی: (۹۸/۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇦ اس طرح کی عورت کو چاہئے کہ اس خون کو جو اس سے جاری رہتا ہے اپنی کبرسنی اور خون کی گڑ بڑی کے سبب فاسد خون سمجھے صورت حال اور عائشہؓ کے قول سے یہ امر معلوم ہے کہ عورت جب پچاس کی عمر کو پہنچ جاتی ہے تو اس سے حیض اور حمل منقطع ہو جاتا ہے یا خون میں گڑ بڑی پیدا ہو جاتی ہے' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حیض کا خون نہیں لہٰذا عورت کے لئے درست ہے کہ نماز ادا کرے اور قیام اللیل کرے اور اس خون کو استحاضہ کا خون سمجھے جو اس کو نماز' روزہ اور شوہر کی مجامعت سے (علماء کے دو اقوال میں سے صحیح قول کی بنا پر) نہیں روکتا۔ اور اس کو چاہئے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور خون سے بچاؤ کے لئے روئی یا اس جیسی دوسری چیز استعمال کرے جیسا کہ نبی ﷺ نے مستحاضہ (بیماری کے خون والی عورت) سے فرمایا ''تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ'' (ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو)۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ''اپنی صحیح'' میں روایت کیا ہے)۔[1]

ایک عورت پچاس کی عمر پار کر چکی ہے اس کو خون حیض کی معروف صفت پر آتا ہے اور ایک دوسری عورت کو غیر معروف صفت پر آتا ہے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے دریافت کیا گیا ایک عورت پچاس کی عمر کو پار کر چکی ہے اس کو خون حیض کی معروف صفت پر آتا ہے اور اسی عمر کی دوسری عورت کو غیر معروف صفت پر خون آتا ہے' یعنی زردی مائل اور مٹیالے رنگ کا خون جاری ہوتا ہے ان کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ وہ عورت جس کا خون' حیض کی معلوم و معروف صفت پر آتا ہے اس کا خون' حیض کا خون ہو گا یہی راجح قول کے مطابق صحیح ہے کیونکہ حیض آنے کی اکثر عمر محدود نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے خون پر حیض کے خون کے معروف و مشہور احکام جاری ہوں گے یعنی وہ نماز' روزہ اور جماع سے پرہیز کرے گی اور اس پر (انقطاع حیض کے بعد) غسل اور روزوں کی قضا اور اس طرح کے دوسرے احکام کی بجا آوری واجب ہو گی۔

رہا دوسری عورت کا معاملہ جسے زردی مائل اور مٹیالے رنگ کا خون آتا ہے تو اگر یہ خون اس کے ایام عادت میں جاری ہوتا ہے تو حیض ہے اور اگر ایام حیض کے علاوہ دنوں میں آتا ہے تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس کا خون حیض کا معروف خون ہو لیکن حیض آنے میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ وہ خون کے دنوں میں بیٹھی رہے گی اور جب خون رک جائے تو غسل کرے گی۔ یہ سب باتیں اس صحیح قول کی بنیاد پر ہیں کہ حیض جاری رہنے کی عمر متعین نہیں ہے البتہ مذہب (حنبلی) کے مشہور قول کی بنا پر پچاس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد جاری ہونے والا خون کالا اور فطری طور پر حیض کا خون کیوں نہ ہو حیض نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اس قول کی بنا پر عورت روزہ رکھے گی اور نماز ادا کرے گی۔ اور خون بند ہونے کے بعد اس پر غسل بھی واجب نہیں

---

[1] كتاب فتاوى الدعوة للشيخ ابن باز: (۲/۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے[1]۔

ماہ رمضان میں خون کا (ایام عادت میں) رک جانا پھر وقفہ وقفہ سے جاری ہونا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت نے اپنی ماہواری کو ماہ رمضان میں روک لیا ایام عادت کے کچھ دنوں بعد خون رک رک کر آنے لگا مگر وہ خون ماہواری کے خون کے مثل نہیں ہے اور اب وہ غسل کر کے نماز ادا کرتی اور روزہ رکھتی ہے کیا اس کی نماز اور روزہ صحیح ہے اور اگر اس کی نماز اور روزے صحیح نہیں تو اس پر کیا لازم ہے؟

ج ⇦ اگر جاری ہونے والا خون' دم حیض کی صفت پر ہو جو اپنے رنگ' بو' حرارت و تکلیف کے سبب پہچانا جاتا ہے تو وہ حیض کا خون ہو گا اگر چہ گذشتہ حیض اور طہر کے درمیان کی مدت قلیل کیوں نہ ہو اور اگر اس خون پر حیض کے اوصاف منطبق نہ ہوتے ہوں تو استحاضہ کا خون ہو گا جو نماز اور روزہ سے مانع نہیں ہوتا' علماء نے حیض کے خون کے تین اوصاف بیان کئے ہیں۔

(۱) حیض کا خون بدبودار ہوتا ہے۔

(۲) رنگ کالا ہوتا ہے۔

(۳) بہنے والا مادہ گاڑھا ہوتا ہے۔

اور بعض معاصرین نے چوتھی علامت یہ بیان کی ہے کہ حیض کا خون منجمد نہیں ہوتا جبکہ حیض کے علاوہ خون گرنے کے بعد جم جاتا ہے[2]۔

جس کو پہلی بار حیض آئے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا اس عورت کا کیا حکم ہے جسے پہلی مرتبہ حیض جاری ہو؟

ج ⇦ صحیح بات جس پر عمل کے سوا عورتوں کو چارہ نہیں یہ ہے کہ جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آئے اور وہ اس عمر کو پہنچ گئی ہو جس میں عادتاً عورتوں کو حیض آنا شروع ہوتا ہے' وہ حیض کے ایام میں بیٹھی رہے گی یہاں تک کہ خون آنا بند ہو جائے ان ایام میں جاری ہونے والا خون' حیض ہو گا اور اسے حاجت نہیں کہ دوبارہ خون آنے کا انتظار کرے۔

موجودہ وقت میں اور اس سے قبل بھی عورتیں ہمیشہ اسی پر عامل رہیں۔ اور یہی درست ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے' اور اس بارے میں یہی صحیح قول ہے رہا علماء (حنابلہ) کا قول تو وہ

---

[1] فتاوی ورسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۶۹/۴)

[2] دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین : (۲۶۸/۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف ہے کہ پندرہ سال کی عمر پار کر جائے' لیکن صحیح یہ ہے کہ اس عمر کی تعیین پر کوئی قابل لحاظ وتسلیم دلیل نہیں ہے' پس عورت سولہ سال کی عمر میں خون دیکھے یا سترہ میں یا اٹھارہ میں وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے گی۔ اور شیخ الاسلام نے فرمایا کہ جب بھی خون دیکھے اس کو حیض سمجھ کر (نماز وروزہ وغیرہ سے) بیٹھ جائے جب تک وہ استحاضہ نہ ہو' اور استحاضہ کی کیفیت وصفت مخفی نہیں۔ شیخ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ استحاضہ وہ خون ہے جو ہمیشہ یا اکثر ایام تک جاری رہتا ہے۔

یہاں ایک اصل اور قاعدہ تم کو بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حیض کا مطلق ذکر فرمایا ہے اور اس کی کوئی حد اور زمانہ نہیں بیان فرمایا اور نہ ہی اس کی تفصیل بتائی کہ پہلے پہل خون جاری ہونے والی عورت دوسری عورتوں سے مختلف ہے اسی طرح سنت نبوی ﷺ میں یہ تفصیل موجود نہیں ہے کہ جس عورت کو پہلی بار خون آئے وہ ایسا یا ایسا کرے۔ لہٰذا اصل یہ ہے کہ عورت کی شرم گاہ (فرج) سے نکلنے والا خون' حیض ہے' ہاں استحاضہ کا تصور ممکن ہے تو اس کا خاص حکم ہے اور دونوں قسم کے خون (حیض واستحاضہ) کے مابین عادت اور تمیز کے ذریعہ فرق کیا جاتا ہے۔ اور عورتوں کے لئے بجز مذکورہ حقیقت کے کسی اور بات پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ان عورتوں کا علاج ومعالجہ بھی کرے تو عورتیں اس کی باتوں پر عمل نہیں کرسکتیں۔ کیونکہ علاج ومعالجہ کے طریقوں میں کوئی شرعی حجت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اس میں حرج اور تنگی بھی ظاہر ہے[1]۔

تین دن سے کم جاری ہونے والا خون حیض نہیں' اس قول کی حقیقت:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا مؤلف کے قول "ولا یثبت بدون ثلاث" یعنی "تین دنوں سے کم بہنے والا خون سے حیض ثابت نہیں ہوتا" کا مقصود کیا ہے؟

ج ⇦ عورت جب خون دیکھے تو خون ختم ہونے تک بیٹھی رہے خواہ خون ایک دن اور ایک رات جاری ہو یا دس دن یا پندرہ دن یا اس سے کم یا زیادہ جاری ہو۔ اور دوسری مرتبہ بھی خون جاری ہونے کی مدت حیض کی مدت ہوگی اور اسی طرح تیسری مرتبہ یہی عورتوں کے لئے ممکن اور آسان ہے اور شرعی اصول وقواعد کے موافق ہے۔ کیونکہ شریعت' اصول شریعت پر عمل کا تقاضہ کرتی ہے یہاں تک کہ معاملہ "اصل" کے خلاف ہو یعنی دم استحاضہ ہو۔

شریعت کے اسی صحیح حکم کو ہم نے جانا ہے اور اسی پر عمل ہونا چاہئے' اس کے برخلاف فتویٰ دینا مناسب نہیں ہے[2]۔

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم : (۲/ ۹۹)

[2] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم : (۲/ ۱۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حائضہ کے ایام عادت میں تقدیم وتاخیر اور زیادتی ونقص کے سبب گڑبڑی پیدا ہو جائے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے دریافت کیا گیا جب عورت کی ماہواری میں تقدیم وتاخیر اور زیادتی وکمی کی وجہ سے بگاڑ وفساد پیدا ہو جائے تو ایسی عورت کیا کرے؟

ج ⇐ علماء حنابلہ نے جو اس باب میں ذکر کیا ہے کہ عورت اپنے ایام کو دوبارہ خون آنے تک مؤکد نہ سمجھے' اس قول پر عمل نہیں ہے۔ ہمیشہ سے لوگوں کا عمل کرنے کے سوا دوسرا کوئی چارۂ کار نہیں ہے اور صاحب الإنصاف کا قول ہے کہ عورت جب خون دیکھے تو نماز وروزہ وغیرہ سے بیٹھ جائے (یعنی اس کو حیض سمجھے) اور جب واضح طہارت دیکھے تو غسل کر کے نماز ادا کرے خواہ اس کا خون عادت کے ایام سے پہلے آئے یا بعد میں آئے اور چاہے زیادہ مقدار اور زیادہ ایام تک آئے مثلاً عورت کی عادت پانچ روز خون جاری ہونے کی ہے وہ سات دنوں تک خون دیکھے تو اس کو چاہئے کہ سات دن حیض شمار کرے۔ آئندہ ماہ سات دن خون آنے کا انتظار نہ کرے۔ اسی پر صحابہ کرام کی بیویوں کا عمل رہا اور ان کے بعد تابعین کا یہاں تک کہ ہم نے اپنے جن اساتذہ ومشائخ کو پایا ہے وہ بھی اسی کا فتویٰ دیتے چلے آ رہے ہیں کیونکہ حیض کا خون اور اس کی مدت معلوم کرنے کے لئے تین ماہ تک خون آنے کا انتظار والا قول بلا دلیل' بلکہ دلیل کے خلاف ہے اسی طرح صحیح قول میں حیض کی عمر بھی متعین نہیں ہے۔ خواہ عورت نو سال سے کم عمر کی ہو یا پچاس سے متجاوز ہو۔ جب خون آئے اور جب تک آتا رہے عورت ان ایام میں حائضہ ہو کر بیٹھے گی کیونکہ یہی اصل ہے اور استحاضہ ہونا عارضی شے ہے۔[1]

جب بڑھاپے میں حائضہ کی عادت میں فساد پیدا ہو جائے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا عورت کی عادت اس کے حیض کے سلسلہ میں پانچ دن ہو اور جب وہ اڑتالیس سال کی ہوئی تو کئی ماہ تک اس کو ماہواری نہیں آئی۔ پھر دوبارہ حیض جاری ہوا۔ بعض وقت چار ماہ چودہ دنوں تک حیض بند رہا' لیکن جب دوبارہ شروع ہوا تو تقریباً چودہ دنوں تک مسلسل آتا رہا' ایسی حالت میں پانچ دنوں کے علاوہ باقی ماندہ ایام کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ عورت ہر ماہ حائضہ ہوتی اور پاک ہوتی ہے۔ لیکن مذکورہ عورت اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار ماہ تک طہر میں رہی پھر پانچویں مہینہ میں حیض کا خون (رحم میں) جمع ہوا۔ پس یہ عورت جو سن رسیدہ ہے اور اس کا حیض بہت دنوں تک رکا رہا پھر بہت دنوں تک جاری رہا ہم ایسی عورت کو کہیں گے کہ وہ تمام ایام (جن میں اس نے خون دیکھا) حیض کے ایام ہوں گے۔[2]

---

[1] المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ ابن سعدى : (٩٨/٧)

[2] دروس و فتاوى الحرم المكي للشيخ ابن عثيمين : (٢٧٨/٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب گذشتہ ایام سے دو دن ایام حیض زائد ہو جائیں:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کو مقررہ ایام عادت سے جن میں وہ حائضہ ہوا کرتی تھی، دو دن زائد خون آیا، ان میں اس عورت پر کیا حکم لگے گا؟

ج ⇦ اولاً یہ جاننا ضروری ہے کہ حیض کا خون، فطری خون ہے جسے اللہ تعالیٰ عورت کے رحم میں پیدا کرتا ہے جب وہ حاملہ ہونے کے لائق ہو کیونکہ حیض سے شکم مادر میں پلنے والے بچے کو غذا ملتی ہے اور اسی وجہ سے حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ کیونکہ یہ خون اللہ عزوجل کے حکم سے حمل کے لئے غذا بن جاتا ہے۔ فطری خون کو اللہ تعالیٰ نے گندگی بتایا ہے:

﴿ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى ﴾ (البقرۃ: ۲/۲۲۲)

لہٰذا جب یہ خون پایا جائے گا تو اس کا حکم ثابت ہوگا چاہے سابقہ ایام عادت سے زائد ہی کیوں نہ ہو اس کا حکم باقی رہے گا پس اگر عورت کی عادت چھ دن حائضہ ہونے کی ہے اور دو دن زائد ہو گئے تو یہ دو دن بھی چھ دنوں کے تابع ہوں گے۔ یعنی اس کے لئے ان دنوں میں نماز و روزہ چھوڑنا واجب ہوگا۔ ان ایام میں اس کا شوہر اس سے مجامعت نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور سنت نبوی نے حیض کے ایام اور عمر کی تحدید و تعیین نہیں فرمائی۔ پس جب تک حیض باقی ہو وہ حیض ہی شمار ہوگا اور اس کا حکم ثابت ہوگا اور جب عورت حیض سے پاک ہوگی تو حیض کے احکام ختم ہو جائیں گے چاہے حیض ایام عادت سے زیادہ کیوں نہ آئے۔

اور اسی طرح یہ سوال کہ اگر نفاس والی عورت پوری مدت نفاس ختم ہونے سے پہلے پاکی دیکھ لے تو کیا وہ نماز ادا کرے گی یا مکمل مدت نفاس ختم ہونے کا انتظار کرے گی؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھے گی اس لئے کہ وہ نفاس سے پاک ہو چکی ہے۔ اور کیا روزے رکھے گی یا نہیں؟ روزے رکھے گی اگر پاک ماہ رمضان میں ہو اور کیا اس کے پاس اس کا شوہر (ہم بستری کے لئے) آئے گا یا نہیں؟ اس کا شوہر اس کے پاس بلا کراہت آئے گا۔ کیونکہ جب اس کے لئے نماز جائز ہوگئی جو مجامعت سے زیادہ عظیم چیز ہے تو مجامعت بدرجۂ اُولیٰ درست ہوگی۔[1]

جب عورت کو ایام عادت سے زیادہ حیض آئے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کو چھ دن ماہواری آتی تھی پھر اس کے ایام عادت میں اضافہ ہو گیا؟

ج ⇦ اگر اس عورت کی عادت چھ دن ہے پھر یہ مدت طویل ہوگئی اور نو یا دس یا گیارہ دن ہوگئی تو وہ ان زائد ایام میں حائضہ باقی رہے گی۔ نماز ادا نہیں کرے گی یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ اس لئے کہ نبی ﷺ نے

[1] دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین: (۲/۲۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض کی متعینہ حد بیان نہیں فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى ﴾ [البقرۃ: ۲/۲۲۲]

''اور لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے''

پس جب تک یہ خون باقی رہے گا عورت اپنی حالت حیض پر باقی رہے گی یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اور غسل کرلے پھر وہ نماز ادا کرے گی اگر آئندہ ماہواری گذشتہ ماہواری سے کم آئے تو جب وہ پاک ہو گی غسل کرلے گی چاہے پاکی سابقہ ایام حیض سے قبل حاصل ہو جائے۔ حاصل کلام یہ کہ عورت کے ساتھ جب تک حیض لگا رہے وہ ان ایام میں نماز نہ پڑھے خواہ اس کا حیض سابقہ عادت کے مطابق ہو یا اس سے زائد یا ناقص ہو۔ اور جب پاک ہو جائے تو نماز ادا کرنی شروع کر دے[1]۔

جب عورت کا حیض شروع مہینہ سے اخیر مہینہ میں تبدیل ہو جائے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت مہینہ کے آغاز میں حائضہ ہوتی تھی پھر اس نے حیض آخر مہینہ میں دیکھا اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج ⇦ جب عورت کی ماہواری کی عادت مقررہ وقت سے مؤخر ہو جائے مثلاً اس کی عادت شروع ماہ میں حائضہ ہونے کی تھی لیکن وہ آخر ماہ میں حیض دیکھتی ہے تو صحیح یہ ہے کہ جب حیض کا خون دیکھے وہ حائضہ ہے اور جب اس سے پاک ہو جائے وہ پاک ہے جیسا کہ دلیل اوپر گذری[2]۔

حیض میں بگاڑ اور تبدیلی:

www.KitaboSunnat.com

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے پوچھا گیا ایسی حائضہ جس کی پہلی عادت و حالت متغیر ہو گئی مثلاً دو دن یا تین یا چار دن' حیض معمول سے زیادہ آیا۔ سابقہ عادت چھ یا سات دن حیض آنے کی تھی پھر دس دن یا پندرہ دن حیض آنے لگا اور ایک دن یا ایک رات کے لئے پاک ہوئی پھر حیض شروع ہو گیا۔ تو کیا وہ غسل کر کے نماز پڑھے گی یا مکمل پاکی حاصل ہونے تک بیٹھی رہے گی۔ کیونکہ اس کا حیض سابقہ ایام عادت سے زیادہ آیا اور یہ عورت مستحاضہ بھی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں شریعت کیا قول ہے؟

ج ⇦ اگر صورت حال یہی ہے جس کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے کہ ایام حیض کے درمیان ایک دن یا ایک رات کے لئے حیض منقطع ہو گیا تو عورت پر لازم ہے کہ غسل کرے اور جتنی نمازیں بحالت طہر پائے ان کو ادا کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

((أما إذا رأت البحر انی فإنها لا تصليي و إذا رأت الطهر ساعة فلتغتسل)).

---

[1] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین: (۲۷۷/۴) [2] مرجع سابق: (۲۷۸/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی جب عورت خون کا تیز بہاؤ دیکھے تو وہ نماز نہ پڑھے اور جب ایک ساعت کے لئے بھی پاکی دیکھے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرلے''۔

اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ اگر پاکی ایک دن سے کم ہو تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے:

((لا یعلجن حتی یرین القصۃ البیضاء)).

''یعنی عورتیں جلدی نہ کریں تاوقتیکہ سفید روئی کو دیکھ نہ لیں''۔

اور اس لئے بھی کہ خون ایک مرتبہ جاری ہوتا ہے اور دوسرے وقت کچھ ساعتوں کے لئے رک جاتا ہے لہٰذا خون کے مجرد انقطاع سے طہارت ثابت نہ ہوگی جیسے ایک ساعت سے کم وقت کے لئے خون رک جائے۔ اور اسی آخری رائے کو صاحب ''المغنی'' ابن قدامہ حنبلی نے پسند فرمایا ہے[1]۔

غسل حیض کے بعد نازل ہونے والے خون کا حکم:

س ⇦ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز سے سوال کیا گیا میں دیکھتی ہوں کہ عادت شہریہ (ماہواری) سے غسل اور ایام عادت پانچ دن حیض میں گذار لینے کے بعد بعض اوقات بہت قلیل مقدار میں مجھے خون آجاتا ہے اور یہ غسل کے فوراً بعد آتا ہے پھر اس کے بعد نہیں آتا اور میں نہیں جانتی کہ میں اپنی عادت کے پانچ دن ہی کو حیض سمجھوں اور جو مختصر سا خون بعد میں آیا اس کو حیض شمار نہ کروں' اور نماز ادا کروں' روزے رکھوں جس کے کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہے یا اس دن کو جس میں تھوڑا خون آیا ہے' ایام عادت میں شمار کر کے نماز و روزہ سے باز رہوں۔ واضح ہو کہ میری یہ حالت ہمیشہ نہیں ہوتی بلکہ دو یا تین حیض گذارنے کے بعد ہوتی ہے۔ امید ہے کہ جواب سے نوازیں گے؟

ج ⇦ اگر طہارت کے بعد خارج ہونے والی چیز زردی مائل یا مٹیالے رنگ کی ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہ کیا جائے گا بلکہ اس کا حکم پیشاب کا حکم ہے۔

اور اگر واضح خون ہو تو وہ حیض شمار ہوگا اور دوبارہ غسل طہارت تم پر لازم ہے۔ جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات میں سے ہیں' فرمایا:

((كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا))[2].

''یعنی ہم عورتیں طہارت کے بعد زردی مائل اور مٹیالے رنگ کی خارج ہونے والی چیز کا کچھ بھی لحاظ نہ کرتی تھیں''۔

حیض میں بگاڑ اور تبدیلی کی ایک حالت:

س ⇦ سماحۃ الشیخ ابن باز سے سوال کیا گیا میں ایک بیالیس سالہ عورت ہوں' ماہواری کے دوران میری

[1] مجلۃ البحوث الاسلامیۃ: (۱۲/۱۰۲) [2] فتاوی الدعوۃ للشیخ ابن باز: (۱/۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل یہ ہے کہ حیض چار دنوں تک جاری رہتا ہے پھر تین دنوں کے لئے ختم ہو جاتا ہے اور ساتویں دن دوبارہ پہلی مرتبہ سے کم مقدار میں خون آنے لگتا ہے پھر خون کا رنگ کتھے رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بارہویں دن تک جاری رہتا ہے میں پہلے خونی بیماری میں مبتلا تھی جو الحمد للہ علاج کے بعد ختم ہو گئی میں نے اپنی مذکورہ حالت کا ذکر ایک طبیب سے کیا جو اہل صلاح وتقویٰ میں سے ہیں انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ چوتھے دن کے بعد میں پاکی کا غسل کرلوں اور عبادات نماز و روزہ انجام دوں اور عملاً میں طبیب کی نصیحت پر دو سال تک قائم رہی۔ لیکن بعض عورتوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں آٹھ دنوں تک انتظار کروں (یعنی حیض سمجھوں) لہٰذا آنجناب سے گذارش ہے کہ درست بات کی طرف میری رہنمائی فرمائیں۔

ج ⇦ مذکورہ تمام چار اور چھ دن، حیض کے ایام میں۔ پس تمہیں ان ایام میں نماز روزہ چھوڑ دینا چاہیئے اور تمہارے شوہر کے لئے مذکورہ ایام میں تمہارے ساتھ مجامعت کرنی حلال نہیں ہے۔ تم پر لازم ہے کہ چار دنوں کے بعد غسل کرلو اور نماز ادا کرو اور چار دن اور اخیر کے چھ دن کے درمیان حاصل ہونے والی طہارت کی مدت میں شوہر کی مجامعت کے لئے اپنے پاس آنے دو اور ان ایام میں روزہ بھی رکھ سکتی ہو اگر ماہ رمضان ہو تو اس درمیانی طہر میں روزہ رکھنا واجب ہے۔ اور جب اخیر کے چھ دن کے حیض سے پاک ہو جاؤ تو غسل کرو، نماز پڑھو اور روزہ رکھو جس طرح دوسری پاک عورتیں کیا کرتی ہیں، کیونکہ حیض زیادہ اور کم ہوا کرتا ہے اور اس کے ایام مجتمع اور متفرق بھی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اپنی رضا و خوشنودی کے کاموں کی توفیق بخشے اور ہمیں اور تم کو اور تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ اور اس پر ثابت قدمی نصیب فرمائے[1]۔

ماہواری کے ایام میں خون آنا اور منقطع ہو جانا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے دریافت کیا گیا جب عورت ماہواری کے ایام میں ایک دن خون دیکھے اور اس سے متصل دن میں پورے دن خون نہ دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

ج ⇦ بظاہر جو طہر یا خشکی ایام حیض کے دوران حاصل ہوئی ہے وہ حیض کے تابع ہے اور طہر شمار نہ ہوگی۔ اور اس بنا پر ان کاموں سے باز رہے گی جن سے حائضہ باز رہتی ہیں اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو عورت ایک دن خون اور ایک دن طہر دیکھتی ہے اس کا خون حیض اور صفائی طہر ہے۔ یہاں تک کہ یہ صورت حال پندرہ دنوں کے بعد اس کا خون دم استحاضہ کے حکم میں ہوگا اور یہی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب کا مشہور قول ہے[2]۔

---

[1] فتاوی الدعوۃ للشیخ ابن باز: (۱/ ۴۵)

[2] ۵۲ سؤالا عن أحکام الحیض للشیخ ابن عثیمین: (ص/ ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہواری کے ایام اور دیگر ایام میں قلیل مقدار میں آنے والا خون:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے پوچھا گیا کبھی کبھار عورت خون کا معمولی اثر یا بہت مختصر خون کے نقطے اور دھبے دن کے مختلف و متفرق اوقات میں دیکھتی ہے۔ کبھی تو یہ صورت ماہواری کے ایام میں ہوتی ہے حالانکہ ماہواری (کھل کر) نہیں ہوتی۔ اور کبھی ماہواری کے علاوہ ایام میں ہوتی ہے۔ ان دونوں حالتوں میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ اس طرح کے سوال کا جواب قریب ہی گذرا ہے۔ لیکن جہاں تک نقطوں اور دھبوں کا سوال ہے تو اگر یہ عادت کے ایام میں پائے جائیں جن کو عورت حیض کے معروف ایام شمار کرتی ہے تو یہ حیض شمار ہوں گے۔[1]

مختصر مدت کو چھوڑ کر خون کا مسلسل اور ہمیشہ جاری ہونا:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا بعض عورتوں کا خون ہمیشہ جاری رہتا ہے اور کبھی ایک یا دو دن کے لئے رک جاتا ہے پھر بہنے لگتا ہے ایسی حالت میں روزہ' نماز اور تمام عبادات کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ بہت سے اہل علم کا مشہور و معروف قول یہ ہے کہ جس عورت کی ماہواری کے ایام مقرر و متعین ہوں اور وہ ایام عادت گذر جائیں تو وہ غسل کرے اور نماز و روزہ ادا کرے اور جس خون کو دو یا تین دنوں کے بعد دیکھتی ہے وہ حیض نہیں ہے کیونکہ ان علماء کے نزدیک طہر کی کم از کم مدت تیرہ دن ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ عورت جب خون دیکھے تو وہ حیض ہے اور جب پاکی دیکھے تو وہ پاک سمجھی جائے گی اگرچہ دو حیض کے درمیان طہر کی مدت تیرہ دن نہ ہو۔[2]

ایک ہی مہینہ میں خون کا آنا اور رک جانا:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا جب عورت کو اس کی ماہواری آ گئی پھر پاک ہوگئی اور غسل کر لیا پھر نو دن نماز پڑھنے کے بعد خون تین دنوں کے لئے جاری ہوگیا جس میں اس نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں پھر پاک ہوگئی اور اس نے گیارہ دن نماز پڑھی پھر اس کی ماہواری عادت کے مطابق جاری ہوگئی۔ تو کیا وہ تین دنوں کی نمازوں کا اعادہ (قضا) کرے گی یا ان کی حیض کے دن شمار کرے گی؟

ج ⇐ حیض جب آئے وہ حیض ہے چاہے اس حیض اور سابقہ حیض کے درمیان کی مدت زیادہ ہو یا کم پس جب عورت حائضہ ہوئی اور پاک ہوگئی اور پانچ دن یا چھ دن یا دس دن کے بعد حیض عادت کے مطابق دوبارہ آ گیا تو وہ بیٹھ جائے گی اور نماز ادا نہیں کرے گی کیوں کہ وہ حیض ہے اور اسی طرح ہمیشہ جب پاک ہوگی پھر حیض جاری ہوگا عورت پر نماز وغیرہ سے بیٹھ جانا ضروری ہوگا مگر جب ہمیشہ خون جاری رہے یا بہت مختصر وقت

---

[1] مرجع سابق: (ص/۱۲) [2] ۵۲ سؤالاً عن احکام الحیض للشیخ ابن عثیمین: (ص/۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بند ہو تو وہ مستحاضہ ہوگی اور تب صرف ماہواری کے مقررہ ایام میں نماز وغیرہ چھوڑے گی۔[1]

مدت حیض کی زیادتی اور اس کے رنگ کا تغیر:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کی عادت دس دن حیض جاری رہنے کی ہے۔ ماہ رمضان میں یہ عادت چودہ دن تک بڑھ گئی اور وہ پاک نہ ہوئی اور اس سے کالا یا زردی مائل خون نکلنا شروع ہوا اور اس حال پر آٹھ دنوں تک باقی رہی مگر ان آٹھوں دنوں میں نماز ادا کرتی رہی اور روزے رکھتی رہی۔ کیا ان ایام کی نمازیں اور روزے صحیح ہوئے اور اس پر کیا واجب ہے؟

ج ⇦ حیض کا معاملہ عورتوں کے نزدیک واضح ہے۔ اس کی حقیقت کو وہ مردوں کے مقابلہ زیادہ جانتی ہیں اگر یہ عورت جس کا حیض عادت کے ایام سے زیادہ آیا' جانتی ہے کہ وہ خون حیض کی معروف صفت پر آیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ حیض میں باقی رہے اور نماز پڑھے نہ روزے رکھے۔ اِلا یہ کہ خون مہینہ کے اکثر دنوں تک جاری رہے تو ایسی صورت میں استحاضہ سمجھا جائے گا اور اس کے بعد وہ ماہواری کے مقررہ ایام کے علاوہ نماز وغیرہ نہ چھوڑے گی۔

اس قاعدہ کی بنا پر ہم اس عورت سے (جس کی بابت سوال پوچھا گیا ہے) کہتے ہیں کہ وہ ایام جن میں پاکی کے بعد اس نے روزہ رکھا ہے پھر اس نے متغیر خون دیکھا جسے وہ جانتی ہے کہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ وہ زردی مائل یا مٹیالا رنگ یا کبھی کالا رنگ کا خون ہے جو حیض شمار نہیں کیا جاتا اور ایسے خون کی حالت میں جو روزے رکھے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اور اسی طرح اس کی نمازیں بھی اس پر حرام نہیں ہیں۔[2]

ایسی عورت جس کے حیض کی عادت میں الٹ پھیر ہوتی ہے:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے سوال کیا گیا ایک عورت کی ماہواری کبھی پانچ دن کبھی چھ دن کبھی چار دن اور کبھی تین دن ہوتی ہے۔ کیا جب اس کا خون دو دن کے بعد ختم ہو جائے تو وہ نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی یا ایام حیض گذرنے کا انتظار کرے گی؟

ج ⇦ جب عورت کو ایک دن یا چند دن حیض آئے پھر اس کا خون بند ہو جائے اور پاکی دیکھ لے' تو وہ پاک ہے اور اس پر نماز کی ادائیگی لازم ہے۔ برخلاف حائضہ کے کہ وہ غسل کرے گی' نماز پڑھے گی' روزے رکھے گی اور پاکی دیکھنے کے بعد عادت کے مقرر ایام میں نہ بیٹھے گی کیونکہ وہ اپنے حیض کے ایام میں نماز نہیں پڑھتی اور نہ ہی روزے رکھتی ہے۔ اور جب اس کا خون دوبارہ آیا اس نے نماز و روزے ترک کر دیئے۔ تو

---

[1] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۷۸/۴)

[2] فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۷۹/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب پاک ہو جائے غسل کرلے اور نماز و روزہ ادا کرے۔[1]

ماہواری کے ایام میں دو دنوں کے بعد عورت پاک ہو جاتی ہے پھر ایک یا دو دنوں کے بعد خون جاری ہو جاتا ہے:

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے پوچھا گیا کبھی عورت حیض کے مقررہ اوقات میں ایک دن خون دیکھتی ہے پھر دو دنوں کے بعد خون بند ہو جاتا ہے اور مکمل پاک ہو جاتی ہے اور اس کے ایک یا دو دن کے بعد دوبارہ خون دیکھتی ہے تو کیا پہلے دو دنوں کا خون حیض شمار ہوگا' اور کیا اس پر نماز ادا کرنا ضروری ہے یا وہ کیا کرے گی؟

ج ⇐ وہ دو دن جس میں اس نے خون دیکھا اور وہ ماہواری کے مقررہ ایام میں آیا ہے' وہ حیض کا خون ہے اور ان دو دنوں میں عورت کے لئے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔ رہے وہ دو دن جن میں اس نے طہارت دیکھی ان میں وہ غسل کرنے کے بعد نماز پڑھے گی اور اسی طرح اخیر کے دو دنوں میں بیٹھی رہے گی' کیوں کہ ان دو دنوں میں جاری ہونے والا خون بھی حیض ہی کا خون ہے۔[2]

ایک لمبی مدت تک حیض بند رہا پھر خون کے معمولی نقطے اور دھبے نظر آئے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے پوچھا گیا۔ ایک عورت کو چھ ماہ سے ماہواری نہیں آئی اور وہ اس وقت عشرۂ اول سے اعتکاف میں ہے اور پانچویں دن تھوڑا خون آیا کیا وہ معتکف (اعتکاف کی جگہ) سے ہٹ جائے؟

ج ⇐ وہ اعتکاف کی جگہ کو نہیں چھوڑے گی' کیونکہ یہ قلیل خون ہے اور عورت حیض کے خون کو اس کے رنگ اور بو سے پہچانتی ہے۔[3]

جب عورت پر خون مشتبہ ہو جائے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا جب عورت پر خون کا معاملہ مشتبہ ہو جائے اور وہ حیض یا استحاضہ یا دوسرے خون کے درمیان تمیز نہ کر سکے تو وہ اپنے خون کو کیا شمار کرے؟

ج ⇐ عورت سے نکلنے والے خون میں اصل بات یہ ہے کہ وہ حیض ہے یہاں تک کہ اس کا استحاضہ ہونا واضح ہو جائے۔ اس بنا پر وہ اپنے خون کو حیض کا خون سمجھے جب تک کہ اس کا استحاضہ ہونا واضح نہ ہو۔[4]

کیا خون نہ دیکھنے سے عورت پاک ہو جائے گی:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا حیض کے آخری ایام میں اور طہر سے قبل عورت خون کا اثر

---

[1] فتاوى اللجنة الدائمة للإفتاء: (۳۸۹/۵) [2] مرجع سابق: (۳۹۰/۵)

[3] فتاوى و دروس الحرم المكى للشيخ ابن عثيمين: (۲۵٦/۳)

[4] دروس و فتاوى الحرم المكى للشيخ ابن عثيمين: (۲۷۵/٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیکھتی تو کیا وہ اس دن روزہ رکھ سکتی ہے حالانکہ ابھی اس نے سفید روئی یا اون وغیرہ (جس کے ذریعہ عورت اپنی پاکی معلوم کرتی ہے جبکہ اس پر سفید مادہ پایا جائے اور خون کا اثر بالکل نہ ہو) نہیں دیکھا اگر نہیں تو پھر وہ کیا کرے؟

ج ⇦ اگر عورت کی عادت ہو کہ پاکی کے بعد سفیدی نہیں دیکھتی جیسا کہ بعض دوسری عورتوں کا بھی یہی معاملہ ہے تو وہ روزہ رکھے گی اور اگر طہر حاصل ہونے پر سفید مادہ دیکھنے کی عادت ہے تو جب تک اس کو دیکھ نہ لے روزہ نہ رکھے۔[1]

طہر کے بعد مسلسل زرد سیال کا نکلنا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت جب پاک ہوتی ہے تو اس سے خالص سفید مادہ نہیں نکلتا بلکہ زرد سیال مادہ مسلسل جاری رہتا ہے اس کا کیا حکم؟

ج ⇦ جب عورت اس سفید سیال مادہ کو نہ دیکھے جو طہر کی علامت ہے تو زرد پانی ہی اس کے قائم مقام ہو گا' کیونکہ سفید پانی ایک علامت ہے اور علامت کسی ایک مخصوص چیز میں متعین و محصور نہیں ہوتی۔ کیونکہ مدلول کسی ایک دلیل میں منحصر نہیں ہوتا' ہو سکتا ہے کہ اس کی متعدد دلیلیں ہوں۔ اگرچہ اکثر عورتوں میں سفید پانی کا نکلنا طہر کی علامت ہے لیکن کبھی علامت اس کے سوا بھی ہو سکتی ہے۔ اور کبھی تو عورت نہ زردی پاتی ہے اور نہ سفیدی بلکہ خشکی قائم رہتی ہے یہاں تک کہ دوسرا حیض آئے اور ہر عورت کے لئے اس کے مقتضائے حال کے مطابق حکم ہے۔[2]

---

[1] ۵۲ سؤالاً عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (ص/١٦)

[2] دروس و فتاوى الحرم المكى للشيخ ابن عثيمين : (٢٤٧/٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض اور حمل

حمل کے دوران حیض:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے دریافت کیا گیا حمل کے دوران جاری ہونے والے حیض کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ حاملہ اور اس کے حمل کی معروف حالت کے دوران اگر حیض کا خون اپنے وقت وصفت کے ساتھ آئے تو وہ حیض ہے لیکن تغیر اور گڑبڑی کے ساتھ آنے والا خون فاسد خون ہوگا۔ کیونکہ بعض اوقات حاملہ کو حیض کے علاوہ بھی کچھ خون آجاتا ہے۔ اور وہ وہی خون ہوتا ہے جو جنین (حمل میں پلنے والا بچہ) کو پہنچتا ہے اور اس کا کچھ حصہ جنین کے ساتھ بہتا ہے یہی صحیح قول ہے جس پر محققین علماء فتویٰ دیتے آرہے ہیں[1]

جب حاملہ کو ماہواری کا خون آجائے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے پوچھا گیا جب عورت کا حمل ظاہر ہو جائے پھر عادت شہریہ (ماہواری کے مقررہ ایام) میں خون دیکھے تو کیا اس پر حیض کا حکم لگایا جائے گا؟

ج ⇦ ایسی عورت جس کا حاملہ ہونا ظاہر ہو پھر وہ عادت (حیض) کے ایام میں خون دیکھے تو اس سلسلہ میں مشہور اختلاف ہے کہ حاملہ کو حیض آسکتا ہے یا نہیں؟ پس وہ مذاہب جو بحالت حمل حیض آنے کو درست نہیں قرار دیتے وہ حاملہ کے خون کو فاسد خون کہتے ہیں جس کی بنا پر عورت عبادت نہیں چھوڑے گی۔ اور امام احمد کی دوسری روایت ہے کہ حاملہ کبھی حائضہ بھی ہوسکتی ہے اور یہی روایت صحیح ہے اور ایسا بہت دیکھا اور پایا گیا ہے۔ اس بنا پر وہ حیض کا خون ہوگا اور اس کے لئے حیض کے جملہ احکام ثابت ہوں گے اور اسی کو ہم بھی پسند کرتے ہیں[2] واللہ اعلم

حاملہ سے خارج ہونے والا خون:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا اس خون کا کیا حکم ہے جو حاملہ سے نکلتا ہے؟

ج ⇦ حاملہ حائضہ نہیں ہوتی جیسا کہ امام احمدؒ نے فرمایا ہے عورتیں حمل کو انقطاع حیض سے پہچانتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حیض کو شکم مادر میں پلنے والے بچہ کی غذا کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ پس جب حمل شروع ہوتا ہے حیض منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض عورتوں کا حیض دوران حمل آتا رہتا ہے جیسا کہ حمل سے قبل آیا کرتا تھا۔ تو ایسی عورت کے لئے حکم لگایا جائے گا کہ اس کا خون' حیض کا خون ہے کیونکہ یہ خون ہر ماہ جاری رہا اور حمل کی وجہ سے اس کے سیلان پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ لہٰذا یہ حیض ان تمام عبادات سے مانع ہوگا جن سے غیر حاملہ کا خون

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم : (۹۷/۲)

[2] المجوعة الکاملة لمؤلفات الشیخ ابن سعدی : (۹۸/۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانع ہوتا ہے اور ان تمام چیزوں کو واجب اور ساقط کرے گا جن کو غیر حاملہ کے لئے واجب و ساقط کرتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ وہ خون جو حاملہ سے خارج ہوتا ہے اس کی دو نوعیت ہے:

نوع اول ⇐ جس پر حیض کا حکم لگتا ہے اور وہ وہی خون ہے جو برابر ہر ماہ وقت مقررہ پر آتا رہا جس طرح حمل کے قبل آیا کرتا تھا۔ کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمل نے سیلان خون پر کوئی اثر نہیں ڈالا لہٰذا یہ خون' حیض ہوگا۔

نوع ثانی ⇐ وہ خون جو وقتی اور عارضی طور پر آتا ہے خواہ کسی نئے سبب کی وجہ سے آیا ہو یا کسی چیز کو اٹھانے یا کسی مقام سے پھسل کر گر جانے یا دیگر وجہوں سے آیا ہو تو ایسا خون' حیض نہ ہوگا' بلکہ وہ رگ سے بہنے والا خون سمجھا جائے گا اور اس بنا پر نماز و روزہ سے مانع نہ ہوگا۔ ایسی عورت پاک رہنے والی عورتوں کے زمرہ میں ہوگی[1]۔

حاملہ سے خارج ہونے والا خون اور عبادات پر اس کا اثر:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا کیا رمضان کے دن میں حاملہ کو خون آنا اس کے روزہ پر اثر انداز ہوتا ہے؟

ج ⇐ جب حیض کا خون آئے اور عورت روزہ سے ہو تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أليس إذا حاضت لم تصل و لم تصم)).

''کیا ایسی بات نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نماز نہیں پڑھتی اور نہ روزے رکھتی ہے''۔

اسی لئے ہم اس (خون جاری ہونے) کو روزہ توڑنے والی شے شمار کرتے ہیں۔ اور حیض ہی کے مثل نفاس ہے حیض اور نفاس کا خون روزہ کے لئے مفسد ہے۔ حاملہ سے رمضان کے دنوں میں حیض کا نکلنا اگر وہ وقت مقررہ اور صفت حیض پر اسی طرح آیا ہو جس طرح قبل حمل آیا کرتا تھا تو وہ حیض شمار ہوگا یعنی اس کے روزہ پر اثر انداز ہوگا اور اگر وہ حیض نہیں ہے تو روزہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ایسا حیض جو حاملہ کو آتا ہے وہ تبھی حیض کے حکم میں ہوگا جو ہمیشہ اوقات مقررہ پر آتا رہا اور حمل ہونے کے بعد بھی منقطع نہ ہوا تو راجح قول کی بنیاد پر حیض سمجھا جائے گا اور اس کے لئے حیض کے احکام ثابت ہوں گے۔ لیکن جب حمل کے بعد خون آنا رک گیا پھر غیر معتاد طریقہ پر اس نے خون پایا تو اس کا اثر روزہ پر نہ ہوگا کیونکہ وہ حیض کا خون نہیں ہے[2]۔

حاملہ حائضہ ہوتی ہے یا نہیں؟

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا حاملہ حائضہ ہوتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے دو طرح کی

[1] فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (٤/ ٢٧٠)

[2] ٥٢ سؤالا عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (ص/ ١٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایتیں دیکھی ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ حاملہ حائضہ نہیں ہوتی اور ان ہی سے دوسری روایت یہ ہے کہ جب حاملہ خون دیکھے تو نماز چھوڑ دے۔ دونوں روایتوں میں سے کون سی روایت زیادہ صحیح ہے؟

ج ⇦ حاملہ کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے کہ آیا وہ حائضہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟ صحیح قول یہ ہے کہ وہ ایام حمل میں حائضہ نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے مطلقہ کی عدتوں میں سے ایک عدت تین حیض مقرر کی ہے تا کہ اس کے ذریعہ اس کا غیر حاملہ ہونا ثابت ہو جائے اور اگر حاملہ حائضہ ہوسکتی تو حیض کو برأت رحم ثابت کرنے کے لئے بطور عدت مقرر کرنا صحیح نہ ہوتا[1]

جب حاملہ کو غیر معتاد طریقہ پر خون آئے:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے سوال کیا گیا ایک حاملہ عورت کو اس ماہ مبارک (رمضان) میں خون نکل آیا اور یہ خون ماہواری کا خون نہیں ہے۔ خون آنے کے باوجود عورت نماز ادا کرتی اور روزے رکھتی ہے۔ کیا یہ تصرف صحیح ہے؟

ج ⇦ مذکورہ عورت کو آنے والا خون' فاسد خون ہے' حیض نہیں۔ اس کو چاہیئے کہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے اور نماز ادا کرے اور اپنے شوہر کے لئے حلال ہو اور اس پر کسی قسم کی قضا نہیں ہے۔[2]

---

[1] فتاوىٰ اللجنة الدائمة : (٣٩٣/٥) [2] فتاوىٰ اللجنة الدائمة : (٣٩٣/٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حائضہ سے متعلق متفرق مسائل

حیض سے نا امیدی کا معنی اور اس کا وقت:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے پوچھا گیا (Meno Pause) یاس (حیض سے نا امیدی) کیا ہے؟ اور کیا یہ کسی متعینہ عمر سے جڑا ہوا ہے یا صرف حیض منقطع ہونا اس کی دلیل ہے؟

ج ⇦ حیض سے نا امیدی کی کوئی متعینہ عمر نہیں ہے۔ کیونکہ نا امیدی' امید کی ضد ہے' پس جب عورت کا حیض اس طرح ختم ہو جائے کہ اب اس کے دوبارہ آنے کی امید نہ ہو تو اسی کو یأس اور نا امیدی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے بہت سی عورتیں پچاس سال کی عمر پار کرنے کے بعد حائضہ ہوتی ہیں[1]۔

بحالت حیض عورت سے ہم بستری کرنے کا حکم:

س ⇦ سماحۃ الشیخ محمد ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا بحالت حیض مرد کا اپنی بیوی سے ہم بستری کرنا کیسا ہے؟

ج ⇦ مرد کا اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرنا کتاب و سنت کے صریح نص کی روشنی میں حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ﴾ [البقرۃ: ۲/۲۲۲]

''یعنی لوگ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں' کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے پس عورتوں کے مقام حیض سے (بحالت حیض) علیحدہ رہو''۔

آیت میں ''فی المحیض'' سے حیض کی جگہ یعنی فرج مراد ہے۔ اور آیت کا مطلب حائضہ سے جماع کو ممنوع قرار دینا ہے۔ اگر کوئی بے جا جسارت کرے اور حائضہ سے جماع کر لے تو اس کو توبہ اور آئندہ ایسی حرکت سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ نیز اس پر ایک دینار (اختیاری امر ہے) صدقہ کرنا لازم ہے۔ ابن عباس سے مرفوعاً ایسے شخص کے متعلق جو اپنی حائضہ بیوی سے مجامعت کرتا ہے' روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يتصدق بدينار او نصف دينار)).

''ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے''۔

اس حدیث کو احمد' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور دینار سے مراد ایک مثقال سونا ہے۔ اگر یہ

---

[1] دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین : (۲۳۷/۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پائے تو اس کی قیمت کے برابر چاندی خیرات کرنا کافی ہوگا۔[1] واللہ اعلم

کسی شخص کا اپنی بیوی سے حیض و نفاس کے بعد اور غسل کرنے سے قبل وطی کرنا:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے سوال کیا گیا ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض یا نفاس سے پاک ہونے اور غسل کرنے سے قبل لاعلمی کی بنا پر وطی کر لی تو کیا اس پر کفارہ لازم ہے؟ اور اس کی مقدار کیا ہے؟ اور اگر اس جماع سے عورت حاملہ ہو جائے تو کیا وہ بچہ جو اس جماع کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے حرامی بچہ کہلائے گا؟

ج ⇦ حائضہ سے اس کی فرج میں وطی کرنا حرام ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ﴾ [البقرة: ۲/ ۲۲۲]

''اور لوگ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ ناپاکی اور گندگی ہے۔ پس عورتوں سے حیض کی حالت میں الگ رہو اور ان سے قریب مت ہو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں''۔

اور جس نے ایسا کیا اس پر توبہ و استغفار لازم ہے ساتھ ہی آدھا دینار صدقہ کرنا اس جرم کے کفارہ میں جو اس سے سرزد ہوا ضروری ہے۔ جیسا کہ احمد اور اصحاب سنن نے بسند جید ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو اپنی حائضہ بیوی کے پاس آتا ہے فرمایا:

((يتصدق بدينار او نصف دينار)).

''ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے''۔

مذکورہ دونوں کفاروں میں سے جو اختیار کرے کافی ہوگا۔ دینار کی مقدار سعودی جنیہ کے سات حصوں میں سے چار حصے ۴/۷ ہے پس اگر سعودی جنیہ کی قیمت مثلاً ستر ریال کے برابر ہے تو آپ پر بیس ریال یا چالیس ریال بعض فقراء پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ اور مرد کے لئے عورت سے طہر کے بعد (یعنی حیض رک جانے کے بعد) بھی وطی کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ وہ غسل نہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ﴾ [البقرة: ۲/ ۲۲۲]

''اور حائضہ سے قریب نہ ہو یہاں تک کہ وہ طہارت حاصل کر لیں۔ جب وہ مکمل طہارت حاصل کر لیں تو ان کے پاس اس مقام میں آؤ جہاں آنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے''۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے حائضہ سے وطی کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک اس کا حیض بند نہ ہو جائے اور پاکی یعنی غسل نہ کر لے۔ لہٰذا جس نے غسل حیض سے قبل عورت سے مجامعت کر لی وہ گنہگار ہوگا اور

---

[1] فتاوی و رسائل الشيخ محمد بن ابراهيم : (۲/ ۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفارہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اگر عورت حالت حیض میں یا انقطاع حیض اور قبل غسل وطی کی جانے کی صورت میں حاملہ ہو جائے تو اس کے بچہ کو حرامی یا غیر شرعی بچہ نہ کہا جائے گا بلکہ وہ حلال اور شرعی بچہ ہوگا[1]

حائضہ سے وطی کرنا:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جماع کیا؟

ج ⇦ مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی سے جب وہ حیض میں ہو جماع کرے۔ اور اگر مجامعت کرلے تو اس پر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا اور کفارہ ادا کرنا واجب ہے[2]۔

عورت کی ماہواری شروع ہو جائے تو وہ کیا کرے جبکہ وہ اپنی نمازوں کی ادائیگی پر قدرت نہیں رکھتی:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جب عورت کی ماہواری شروع ہو جائے تو وہ کیا کرے جبکہ وہ نمازوں کی ادائیگی پر قادر نہیں ہے؟

ج ⇦ جب عورت کو حیض آنا شروع ہو جائے تو اس سے ایام حیض میں نمازیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ان ایام میں نمازوں کی ادائیگی حرام ہے۔ حیض سے پاک ہونے پر ان نمازوں کی قضا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی اور رحمت و مہربانی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے عورتوں سے فرمایا ''أليس إذا حاضت لم تصل و لم تصم فقلن بلى' قال فذلكن من نقصان دينها'' (متفق علیہ) (کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز و روزہ ادا نہیں کرتی عورتوں نے جواب دیا ہاں' آپ نے فرمایا یہی چیز عورتوں کے دین میں کمی اور نقصان کا سبب ہے)۔ اور معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور کہا:

ما بال الحائض تقضي الصوم و لا تقضي الصلاة فقالت عائشة رضي الله عنها : كان يصيبنا ذلك في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فنؤمر بقضاء الصوم و لا نؤمر بقضاء الصلاة.

(یعنی حائضہ کا کیا معاملہ ہے وہ روزہ کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی)۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''ہم عورتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا''۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے[3]۔

---

[1] فتاوى اللجنة الدائمة : (١٠٧/٥) [2] فتاوى اللجنة الدائمة : (١٠٧/٥)
[3] فتاوى اللجنة الدائمة : (٣٩٦/٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا حائضہ کے لئے نماز ادا کرنی جائز ہے اور حیض کے ایام میں وطی کا کیا حکم ہے؟

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا کیا حائضہ عورت کے لئے نماز ادا کرنا جائز ہے؟ اور کیا ایام حیض میں اس سے وطی جائز ہے۔ عید الاضحیٰ اور لیلۃ القدر میں وطی کا کیا حکم ہے اور کب مسلمان شخص پر اپنی بیوی سے وطی کرنا حرام ہے؟

ج ⇐ پہلی بات حائضہ کے لئے حالت حیض میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اس سے نمازیں ساقط ہیں اور حیض ختم ہونے کے بعد ان کی قضا بھی جائز نہیں ہے۔ اور جب اس کا حیض ختم ہو جائے تو اس پر غسل کرنا اور جو نماز سامنے ہو اس کی ادائیگی واجب ہوگی۔

دوسری بات شوہر پر حرام ہے کہ اپنی بیوی کی فرج میں بحالت حیض مجامعت کرے۔ اور فرج کے علاوہ دیگر اعضاء سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اور اس کو لپٹا و چمٹا سکتا ہے۔ شوہر کے لئے شب قدر اور عید الاضحیٰ کی رات میں مجامعت کرنی جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے نہ ہو۔ حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حج سے عید کے دن جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے سے فارغ اور حلال ہو جائے اور طواف افاضہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لے اور بالوں کو منڈ والے یا چھوٹا کروالے اور عمرہ کرنے والا طواف' سعی اور حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہو جائے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب عورت حالت احرام میں ہو' اور اس کا شوہر غیر محرم ہو۔[1]

حائضہ کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا ہم نے آپ کا فتویٰ سنا ہے کہ حائضہ کے لئے قرآن کی تلاوت نہ کرنا اولیٰ ہے مگر جب حاجت ہو یہ کیوں کر اولیٰ ہے جبکہ دلیلیں آپ کے فتویٰ اولویت کے خلاف ہیں؟

ج ⇐ میں نہیں جانتا کہ سوال کرنے والی خاتون' ان دلیلوں کو مراد لے رہی ہے جن سے منع کرنے والوں نے دلیلیں پکڑی ہیں یا ان دلیلوں کو جن سے قرأت قرآن کی اجازت دینے والوں نے جواز کا قول اخذ کیا ہے؟ بہر حال چند حدیثیں وارد ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تقرأ الحائض شيئاً من القرآن)).

''یعنی حائضہ قرآن سے کچھ بھی نہیں پڑھ سکتی''۔

---

[1] فتاویٰ اللجنة الدائمة : (٥/٣٩٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ حدیثیں جو حائضہ کو قرأت قرآن سے منع کرتی ہیں صحیح نہیں ہیں اور جب یہ صحیح نہیں ہیں تو ان کو منع قرأت پر دلیل و حجت نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ان کے مقتضی پر عمل کرنا ہی لازم ہے۔ لیکن یہ حدیثیں شبہ وارد کرتی ہیں۔ اسی بنا پر ہم نے کہا ہے کہ زیادہ بہتر ہے کہ حائضہ قرآن نہ پڑھے مگر جب ضرورت داعی ہو مثلاً معلّمہ اور طالبہ یا اسی جیسی دوسری حاجت مند عورتیں (تو وہ پڑھا کریں)[1]

جنبی کے لئے قرآن زبانی یا دیکھ کر پڑھنے کا حکم:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جنبی کے لئے زبانی یا دیکھ کر قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور جس کو حدث اکبر لاحق ہو اس کے لئے مسجد کو عبور کرنا کیسا ہے؟

ج ⇦ جنبی کے لئے غسل سے قبل قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے خواہ مصحف میں دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے۔ اور اس کے لئے آیات قرآنیہ کا مصحف سے تلاوت کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ حدث اکبر اور حدث اصغر (پیشاب پاخانہ وغیرہ) سے مکمل پاک نہ ہو[2]۔

حائضہ کے لئے ان کتابوں اور مجلّات کے چھونے کا حکم جن میں قرآنی آیات ہوں:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا کیا جنبی اور حائضہ کے لئے ایسی کتابوں اور مجلّات کا چھونا جن میں آیات قرآنیہ ہوں' حرام ہے؟

ج ⇦ جنبی' حائضہ اور غیر متوضی کے لئے ایسی کتاب یا مجلّہ کا چھونا جس میں آیات لکھی ہوں' حرام نہیں ہے کیوں کہ وہ مصحف (قرآن مجید) نہیں ہے[3]۔

کیا حیض طواف وسعی سے مانع ہے؟

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے سوال کیا گیا کیا حیض' طواف وسعی سے مانع ہے؟

ج ⇦ فتویٰ اور اہل علم کے مشہور قول کی بنا پر حیض' مجرد سعی سے مانع نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے پاکی مندوب و مستحب ہے۔ البتہ طواف کے لئے مشہور قول میں پاکی شرط ہے[4]۔

شدتِ گرمی کے سبب حائضہ کے لئے مسجد میں بیٹھنے کا حکم:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے پوچھا گیا ایک حائضہ عورت سخت گرمی اور دھوپ سے بچنے کے لئے مسجد کے علاوہ کوئی دوسری جگہ یا ٹھکانا نہیں پاتی۔ تو کیا ایسی حالت میں اس کا مسجد میں داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا جائز ہے؟

---

[1] دروس و فتاوی الحرم المکی لا بن عثیمین: (۲/ ۲۷۸) [2] فتاوی اللجنة الدائمة للإفتاء: (۵/ ۳۲۸)

[3] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین: (۴/ ۲۲۵)

[4] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم: (۲/ ۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇐ حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے' اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے۔ جس وقت آپ سے ذکر کیا گیا کہ ام المومنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "أحابستنا هي" کیا وہ ہمیں سفر سے باز رکھے گی" کیونکہ وہ ایسی حالت میں ہرگز طواف نہیں کر سکتی اور نبی ﷺ نے لوگوں کو صحابہ و صحابیات جو حجۃ الوداع میں آپ کے ہمراہ تھے) طواف وداع سے قبل مکہ مکرمہ سے نکلنے سے منع فرما دیا تھا۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "إلا أنه خفف عن الحائض لأنها لا يجوز لها أن تمكث في المسجد و يجوز أن تمر"۔ (یعنی طواف وداع (واجب) ہے مگر اس کی ادائیگی کے سلسلہ میں حائضہ سے تخفیف کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے صرف گذرنا جائز ہے"۔

اور اس طرح کی صورت حال جب پیش آئے جس کا ذکر سوال کرنے والی خاتون نے کیا ہے تو بربنائے ضرورت اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا جائز ہے[1]۔

کیا حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے؟

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا کیا حائضہ عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ اور اگر جائز ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

ج ⇐ حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ البتہ بوقت حاجت مسجد سے گذرنا جائز ہے۔ اور یہی حکم جنبی کا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَاجُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ﴾ [النساء: ٤/ ٤٣]

"اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کر لو' ہاں اگر راہ چلتے گذر جانے والے ہو تو اور بات ہے"[2]۔

کیا حائضہ کے لئے اپنے ہاتھ اور سر میں مہندی لگانا جائز ہے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا کیا عورت کے لئے حیض کی حالت میں اپنے ہاتھ اور سر میں مہندی لگانا جائز ہے اور کیا یہ صحیح ہے جب مر جائے تو اس کو اس حال میں دفن نہ کیا جائے کہ اس کے دونوں ہاتھ سفید ہوں؟

ج ⇐ حائضہ عورت کے لئے ہاتھ سر اور پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم: (٢/ ٩٧)   [2] فتاوی اللجنة الدائمة: (٥/ ٣٩٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی وہ بات جس کا ذکر سوال میں کیا گیا کہ عورت جب مرجائے اور اس کے ہاتھوں میں مہندی نہ لگی ہو تو اس کو دفن نہ کیا جائے تو یہ درست نہیں اور نہ اس کی کوئی اصلیت اور بنیاد ہے۔ پس عورت جب مرجائے اور وہ مسلمان ہو تو دوسرے مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ دفن کی جائے گی۔ اور جب غیر مسلمہ ہوگی تو غیر مسلموں کے ساتھ دفن کی جائے گی خواہ اس کے ہاتھ مہندی سے رنگے ہوئے ہوں یا نہ ہوں[1]۔

حائضہ کا اپنے سر کو دھونا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے پوچھا گیا اثناء حیض حائضہ کے لئے اپنے سر کو دھونے کا کیا حکم ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے۔

ج ⇦ حائضہ کے لئے اپنا سر دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لوگوں کا اس کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے۔ حائضہ اپنا سر اور جسم دھوسکتی ہے[2]۔

حیض آور گولیوں کے استعمال کا حکم:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا میری بیوی کی ماہواری پانچ ماہ سے زیادہ مدت سے بند ہے۔ ٹسٹوں اور طبی جانچ کے بعد بھی حمل کا نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ ڈاکٹر نے ماہواری لانے والی گولیوں کے استعمال کا نسخہ تجویز کیا ہے۔ کیا وہ ان گولیوں کو استعمال کرسکتی ہے؟

ج ⇦ جب ڈاکٹروں نے گولیوں کا استعمال تجویز کیا ہے اور یہ کہ اس سے بمقابلہ مصلحت زیادہ یا مساوی ضرر لاحق نہ ہوگا تو ایسی صورت میں عورت کے لئے حیض آور گولیوں کا استعمال جائز ہے[3]۔

حیض روکنے والی دواؤں کے استعمال کی سنگینی اور ان کے نقصانات:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا کچھ سالوں سے میں چھ دن حائضہ ہوتی تھی اور ساتویں دن پاکی دیکھتی تھی اور غسل کر لیتی تھی اور ان ایام کے اخیر میں زردی دیکھتی تھی اور چھ دن حیض۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ساتویں دن پاکی دیکھتی۔ لیکن ایک نئی چیز لاحق ہوگئی کہ زردی مزید سات دن یا اس سے زیادہ آنے لگی اور گذشتہ ماہ پورا مہینہ (زردی مائل سیاہ مادہ) جاری رہی۔ اور میں نے طہارت نہ دیکھی۔ خلاصۂ کلام یہ کہ زردی تقریباً پورے مہینہ باقی رہی اور بعض اوقات طہارت ہوئی بھی تو چند سیکنڈوں کے بعد زردی آگئی اور میری یہی حالت ہے اور اسی وجہ سے میں اپنا حیض' اصل سات دن شمار کرتی ہوں اور اس کے سوا ایام کو حیض شمار نہیں کرتی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ واضح ہو کہ قبل ازیں میں ساتویں دن کے شروع حصہ میں غسل

---

[1] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۸۸/٤) [2] مرجع سابق : (۲۸۸/٤)

[3] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للإفتاء : (٤٠١/٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کرتی تھی اور اب احتیاط ملحوظ رکھتے ہوئے ساتویں دن کے آخری حصہ میں غسل کرتی ہوں اور ساتویں دن میں نمازیں پڑھتی ہوں۔ ہمیں فتویٰ دیکر ماجور ہوں۔

ج ⇐ مذکورہ اور اس کے مثل صورت حال میں عام قاعدہ یہ ہے کہ طہارت حاصل ہونے کے بعد زردی اور مٹیالے رنگ کا مادہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے ''**کنالا نعد الصفرة و الكدرة بعد الطهر شيئا**'' یعنی ہم عورتیں زردی اور مٹیالے رنگ کے سیال مادہ کو طہارت کے بعد کچھ اہمیت نہ دیتی تھیں''۔ اسی طرح عام قاعدہ یہ بھی ہے کہ عورت خون رک جانے کے بعد جلدی نہ کرے یہاں تک کہ خالص سفید رطوبت دیکھ لے' اور جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان عورتوں سے فرمایا جو ان کے پاس کرسف یعنی روئی کا ٹکڑا دکھانے آتی تھیں ''**لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء**''' یعنی جلدی نہ کیا کرو یہاں تک کہ سفید رطوبت دیکھ لو''۔ اس طرح کے مسائل دقیق اور مشکل مسائل ہیں جو بہت سے اہل علم پر مخفی رہتے ہیں۔ لہٰذا عورت کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب اس کو اس قسم کی مشکلات پیش آئیں تو جس سے فتویٰ طلب کرنا چاہتی ہے اس سے براہ راست رابطہ کرے۔

میں اس موقع سے عورتوں کو سختی کے ساتھ تاکید کرتا ہوں کہ حیض روکنے والی گولیوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔ کیونکہ مجھے مشرقی اور مغربی علاقہ کے اطباء جو الحمدللہ سعودی ہیں اور وسطی علاقہ کے اطباء جو ملک میں دوسرے ملکوں سے طلب کئے گئے ہیں۔ ان سب بھائیوں سے یہ حقیقت معلوم ہوئی ہے کہ حیض کو روکنے والی گولیوں کا استعمال نقصان دہ ہے اور بعض اطباء نے ان کے نقصانات لکھے بھی ہیں انہوں نے مجھے ایک صفحہ میں چودہ نقصانات لکھ کر بھیجے ہیں۔ ان نقصانات میں سرفہرست جو نقصان ہے وہ یہ کہ گولیوں کے استعمال سے رحم میں زخم اور ماہواری کے ایام میں تغیر و بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور عورتوں کے بیشتر اشکالات (جو عورتوں کی جانب سے وارد ہوتے ہیں) اسی خرابی کا نتیجہ ہیں۔ اور آگے چل کر حمل میں پلنے والے بچوں کی خرابی شکل کا سبب ہے۔ اور اگر عورت غیر شادی شدہ ہے تو اس کے بانجھ پن کا خطرہ ہے۔

یہ عظیم نقصانات ہیں۔ پھر انسان اگر طبیب نہ بھی ہو اور فن طب سے اس کو واقفیت نہ ہو تو اپنی عقل سے سمجھ سکتا ہے کہ اس فطری شے کا روکنا جس کے لئے اللہ نے اوقات متعین فرمایا ہے' ضرر رساں ہے۔ جس طرح تمہارا پائخانہ قبض اور خشک ہونے کی صورت میں پیشاب روکنے کی کوشش کرنا یا پیشاب کرتے وقت پیشاب روکنا بلاشبہ مضرت رساں ہے۔ اسی طرح عورت کا اپنے خون کو وقت مقررہ پر آنے سے روکنا اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے میں اپنی عورتوں کو مانع حیض گولیاں استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ مرد اس پر توجہ دیں۔ بہر حال اگر آپ لوگ اس معاملہ میں اطباء سے رجوع کرنا مناسب سمجھیں تا کہ معاملہ کی حقیقت سے مطلع ہوں' تو اچھا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ ہم اس فطری امر سے کھلواڑ نہ کریں۔ عورت آتی ہے اور یہ گولیاں استعمال کرتی ہے۔ آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ رمضان میں اس کا روزہ نہ ٹوٹے یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ نبی ﷺ عائشہؓ کے پاس آئے اور وہ حجۃ الوداع میں عمرہ کا احرام باندھے ہوئی تھیں۔ آپ ان کے پاس آئے اور وہ رو رہی تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا ''ما يبكيك لعلك نفست قال : إن هذا شيء كتب الله على بنات ادم'' تم کیوں روتی ہو، شاید حیض آ گیا ہے؟ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے[1]۔

رمضان اور ایام حج میں مانع حیض گولیوں کا استعمال:

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا رمضان اور حج کے موقع پر مانع حیض گولیوں کا استعمال کیسا ہے؟ ہمیں جواب سے نوازیں تاکہ ہم عورتیں عبادت کی ادائیگی پر قادر ہو سکیں۔

ج ⇐ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ ان گولیوں کے استعمال کی غرض وہی ہو جس کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے اور اس کے استعمال سے صحت پر نقصانات مرتب نہ ہوتے ہوں[2]۔ واللہ اعلم

کیا مانع حیض دوا کا استعمال جائز ہے:

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا ماہ رمضان میں عورت کے لئے حیض روکنے والی دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

ج ⇐ عورت کے لئے رمضان میں حیض روکنے والی دواؤں کا استعمال جائز ہے جبکہ تجربہ کار امانت دار ڈاکٹر یا جوان کے حکم میں ہیں فیصلہ کریں کہ دوائیں نقصان دہ نہ ہوں گی اور نظام حمل پر ان کا منفی اثر نہیں پڑے گا۔ بہتر یہ ہے کہ عورت ان سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں حیض آنے پر عورت کو روزہ افطار کرنے کی رخصت دی ہے اور اس کو بحیثیت دین پسند فرمایا ہے۔

---

[1] دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین : (۲/ ۲۸۰)

[2] نقصانات ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا ابن عثیمین والا گذشتہ فتویٰ ہی درست ہے۔ (عبدالسمیع عاصم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاس کا بیان (مدت نفاس)

وہ مدت جس میں نفاس والی عورتیں باقی رہتی ہیں اور نماز ادا نہیں کرتیں:

س ⇐ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا نفاس والی عورتوں کی مدت جس میں وہ نماز نہیں پڑھتیں، کتنی ہے؟

ج ⇐ نفاس والی عورتوں کی متعدد حالتیں ہیں:

پہلی حالت ⇐ چالیس دن پورا ہونے سے قبل خون منقطع ہو جائے اور اس کے بعد دوبارہ نہ آئے جب اس کا خون رک جائے تو غسل کرے گی اور روزہ و نماز ادا کرے گی۔

دوسری حالت ⇐ چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے خون بند ہو جائے پھر چالیس کی مدت مکمل ہونے سے قبل دوبارہ خون آ جائے تو ایسی صورت میں پہلی مرتبہ جب خون منقطع ہو جائے تو غسل کرے اور روزہ و نماز ادا کرے اور جب پھر دوبارہ خون شروع ہو تو اس کو نفاس سمجھ کر بیٹھ جائے۔ روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے۔ بعد میں روزہ کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

تیسری حالت ⇐ چالیس دنوں تک مسلسل خون جاری رہے تو اس پوری مدت میں نماز و روزہ چھوڑے رہے اور جب خون بند ہو جائے تو طہارت حاصل کرے اور روزہ رکھے اور نماز ادا کرے۔

چوتھی حالت ⇐ نفاس چالیس دنوں سے متجاوز ہو، اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ پہلی صورت یہ کہ چالیس دن کے بعد ماہواری اپنی عادت کے مطابق شروع ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ماہواری (حیض) کے ایام، بغیر نماز و روزہ کے گذارے دوسری صورت یہ ہے کہ چالیس دنوں کے بعد آنے والا خون ماہواری کے ایام عادت کے موافق نہ ہو تو عورت چالیس دن پورا کر کے غسل طہارت کرے گی اور روزہ رکھے گی اور نماز ادا کرے گی اگر یہی عادت تین مرتبہ لگاتار دیکھے تو خون آنے کی کل مدت اس کی عادت نفاس سمجھی جائے گی اور اس درمیان رکھے گئے روزوں کی قضا کرے گی اور نمازوں کی قضا نہ کرے گی۔ اور اگر یہ عادت مکرر نہ ہو تو چالیس دن کے بعد آنے والے خون کا اعتبار نہ ہوگا یعنی وہ استحاضہ کا خون ہوگا۔[1]

نفاس کی مدت کے سلسلہ میں راجح قول:

س ⇐ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا نفساء کے سلسلہ میں راجح قول کیا ہے؟

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم : (۱۰۲/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇦ جب تک خون اس کے ساتھ باقی ہو وہ غسل طہارت نہ کرے یہاں تک کہ خون آنا بند ہو جائے اگرچہ خون چالیس دنوں کے بعد بھی دم نفاس سے متصل جاری رہے۔ اس سلسلہ میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ''کانت النفساء'' الخ یعنی نفاس والی عورتیں چالیس دن بیٹھتی تھیں'' یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے[1]۔

جب نفاس والی عورت چالیس دن سے قبل پاک ہو جائے اور روزہ رکھے:

س ⇦ سماحۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے سوال کیا گیا جب نفاس والی عورتیں پاک ہو جائیں اور چالیس دن پورا ہونے سے قبل روزہ رکھیں تو کیا ان کے روزے صحیح ہیں؟

ج ⇦ اس کے روزے صحیح ہیں۔ کیونکہ جب طہارت حاصل ہو جائے اگرچہ چالیس دن سے قبل ہی کیوں نہ ہو، عورت ہر لحاظ سے پاک عورتوں کے حکم میں ہو گی[2]۔

اگر نفاس والی عورتیں چالیس دن سے قبل پاک ہو جائیں تو کیا ان کے لئے عبادات کی ادائیگی واجب ہے؟

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین سے سوال کیا گیا کیا نفاس والی عورتوں پر چالیس دن سے پہلے نماز و روزہ واجب ہے؟

ج ⇦ ہاں، جب وہ چالیس دن سے قبل پاک ہو جائیں تو ان پر روزے رکھنا واجب ہے اگر یہ رمضان میں ہو اور نمازوں کی ادائیگی بھی واجب ہے اور شوہر کے لئے مجامعت جائز ہے۔ کیونکہ وہ پاک ہیں اور روزے، نماز اور مجامعت سے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے[3]۔

جب چالیس دن کے بعد بھی نفساء کے ساتھ خون لگا رہے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے نفاس والی عورتوں کے متعلق پوچھا گیا جب ان کے ساتھ خون چالیس دنوں کے بعد بھی لگا رہے تو کیا وہ روزے اور نماز ادا کریں گی؟

ج ⇦ جب نفاس والی عورتوں کا خون چالیس دنوں کے بعد بھی جاری رہے اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ ہو، تو اگر چالیس دنوں سے زائد مدت کا خون حیض کی سابقہ عادت سے موافقت کر جائے تو عورت بیٹھی رہے گی۔ اور اگر سابقہ عادت حیض کے موافق نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھے گی چاہے خون جاری رہے۔ اس لئے کہ اس وقت وہ

---

[1] مرجع سابق : (۲/۱۰۳) [2] المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ ابن سعدى : (۷/۱۰۰)

[3] ۵۲ سؤالاً عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (ص/۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحاضہ کے حکم میں ہوگی اور بعض نے کہا ہے کہ عورت ساٹھ دنوں تک نفاس میں باقی رہے گی۔ کیونکہ کچھ عورتیں ایسی بھی پائی گئی ہیں جو ساٹھ دنوں تک نفاس میں باقی رہتی ہیں۔ اس بنا پر وہ ساٹھ دنوں تک انتظار کرے گی۔ پھر اس کے بعد حیض کی معتاد مدت کی طرف پلٹے گی اور عادت کے ایام میں بیٹھے گی۔ پھر غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی، کیونکہ اس وقت وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی۔[1]

وہ مدت جس میں عورت ولادت کے بعد نماز قائم نہیں کرتی:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جب کسی عورت کو ولادت ہو تو کیا اس کے لئے نماز نہ پڑھنے کی کوئی مدت متعین ہے یا ولادت کے خون سے پاک ہونے کے بعد نماز ادا کرے گی؟

ج ⇦ جب نفاس کا خون عورت سے ختم ہو جائے تو طہارت کے بعد نماز ادا کرے گی چاہے خون چالیس دن سے قبل ہی کیوں نہ منقطع ہو۔[2]

جب چالیس دن سے قبل خون آنا بند ہو جائے تو کیا نماز جائز ہوگی چاہے دوبارہ خون چالیس دن کے اندر آ جائے؟

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جب نفاس کا خون چالیس دن سے قبل بند ہو جائے تو کیا عورت کے لئے جائز ہوگا کہ غسل کرے اور نماز ادا کرے اگرچہ خون دوبارہ چالیس دن سے قبل عود کر آ جائے؟

ج ⇦ جب نفاس والی عورت چالیس دن سے قبل طہارت حاصل کر لے تو وہ غسل کرے گی، نماز پڑھے گی اور روزے رکھے گی اور شوہر کے لئے مجامعت درست ہوگی۔ اور اگر چالیس دن کے بعد خون جاری رہے تو عورت خود کو پاک عورتوں کے حکم میں شمار کرے گی۔ کیونکہ نفاس کی آخری مدت علماء کے دو اقوال میں سے راجح قول کے مطابق چالیس دن ہے اور چالیس دن کے بعد آنے والے خون کو فاسد خون اعتبار کرے گی جس کا حکم، دم استحاضہ کا ہے۔ الا یہ کہ چالیس دن کے بعد عورت کی ماہواری شروع ہو جائے تو ماہواری کے ایام میں نماز و روزے چھوڑ دے گی اور اس کے شوہر پر اس سے مجامعت کرنی حرام ہوگی۔[3]

کیا نفاس چالیس دنوں سے زیادہ آ سکتا ہے؟

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا کیا عورت کا نفاس چالیس دنوں کے بعد بھی آ سکتا ہے؟ اور کیا عورت حیض یا نفاس کے ایام کی نمازوں کی قضا کرے گی؟

ج ⇦ وہ خون جسے عورت چالیس دنوں کے بعد دیکھتی ہے نفاس نہ ہوگا۔ بلکہ استحاضہ کا خون ہوگا۔ پس

---

[1] مجموع فتاوى و رسائل الشيخ ابن عثيمين : (٤/٢٨٩)

[2] مجلة البحوث، فتاوى اللجنة الدائمة : (١٩/١٥٢) [3] فتاوى اللجنة الدائمة : (٥/٤١٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت چالیس دنوں کے بعد غسل کرے گی اور نماز و روزے ادا کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور کپڑے کا کوئی ٹکڑا یا اس جیسی دوسری چیز اپنی شرم گاہ پر رکھ لے گی جو خون ٹپکنے سے مانع ہو۔ عورت پر حالت حیض یا نفاس کی نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے۔ صرف اس پر رمضان کے ان روزوں کی قضا لازم ہے جو حیض یا نفاس کے سبب فوت ہو گئے ہوں۔ البتہ چالیس دنوں کے نفاس کے بعد ماہواری عادت سابقہ پر شروع ہو جائے تو وہ ایام عادت (حیض) میں نہ روزے رکھے گی اور نہ نماز قائم کرے گی۔[1]

جب حاملہ عورت وضع حمل کرے اور خون نہ آئے تو کیا اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنی اور عورت کے لئے نماز ادا کرنی جائز ہے؟

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جب حاملہ وضع حمل کرے اور خون نہ آئے تو کیا اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنی جائز ہے؟ اور عورت نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی یا نہیں؟

ج ⇦ جب حاملہ وضع حمل کرے اور خون نہ آئے تو اس پر غسل کرنا اور نماز و روزہ ادا کرنا واجب ہے اور غسل کے بعد اس کے شوہر کو اس سے مجامعت کرنی جائز ہے۔ کیونکہ غالباً ولادت کی صورت میں بچہ کے ساتھ یا اس کے بعد اگرچہ قلیل مقدار میں کیوں نہ ہو خون نکلتا ہے۔[2]

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة : (٥/٤١٦) [2] فتاوی اللجنة الدائمة : (٥/٤٢٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسقاط حمل

جب حاملہ کو کسی تکلیف کے سبب زیادہ مقدار میں خون آ جائے اور بچہ ساقط نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

س ⇐ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے پوچھا گیا جب حاملہ کو کوئی ضرر لاحق ہو اور اس سے بہت سارا خون نکل جائے اور بچہ ساقط نہ ہو تو اس خون کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ یہ خون فاسد خون ہے اس کے سبب عورت نماز نہ چھوڑے گی بلکہ نماز ادا کرے گی اگرچہ خون نکلتا ہو اور اس پر نمازوں کا اعادہ نہیں ہے۔ لیکن وہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے گی۔[1] واللہ اعلم

جب حاملہ کو بحالت حمل ضرر و عیب لاحق ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ بچہ ساقط ہوا یا نہیں اور حیض کھل جائے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے سوال کیا گیا جب حاملہ کو ضرر و عیب لاحق ہو اور بچہ کے اسقاط کا علم نہ ہو اور وہ حائضہ ہو جائے اور دوائیں پی کر اپنی بیماری اور تکلیف کو زائل کر لے تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

ج ⇐ جب اسے اپنے حاملہ ہونے کا پتہ ہو تو اس امر کا یقین ہونا ضروری ہے کہ اس کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں ہے یا تو بچہ کا گر جانا معلوم ہو یا ایک طویل مدت گذر جائے جس سے اس کا غیر حاملہ ہونا ظاہر ہو جائے۔ اور یہ مدت بعض علماء کے نزدیک چار سال ہے اور یہی حنابلہ کا ظاہر مذہب ہے اور بعض علماء نے تیقن کو ضروری بتایا ہے خواہ چار سال یا اس سے کم یا زیادہ مدت گذرنے سے ہو اور یہی صحیح ہے۔[2] واللہ اعلم

عورت کے خون کا حکم جب جنین (حمل کا بچہ) خلقت مکمل ہونے سے قبل یا بعد ساقط ہو جائے:

س ⇐ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز سے سوال کیا گیا بعض حاملہ عورتیں کسی عارضہ کے سبب حمل کے سقوط وضیاع کا نشانہ بنتی ہیں اور حمل میں پلنے والے بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جن کی خلقت مکمل ہوتی ہے اور بعض کی ابھی نہیں ہوئی ہوتی۔ دونوں حالتوں میں نماز کے معاملہ کی وضاحت مطلوب ہے؟

ج ⇐ جب عورت ایسے بچے کو ساقط کر دے جس میں انسانی خلقت ظاہر ہو چکی ہے۔ سر یا ہاتھ یا پاؤں یا

---

[1] المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ ابن سعدى : (۱۰۰/۷) [2] ایضًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے اعضاء پیدا کر دیئے گئے ہیں تو وہ نفاس والی ہوگی اور اس کے لئے نفاس کے احکام ہوں گے وہ نہ نماز ادا کرے گی' نہ روزے رکھے گی اور نہ اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت حلال ہوگی تاوقتیکہ وہ پاک ہو جائے یا چالیس دن مکمل ہو جائیں اور جب چالیس دن سے قبل پاک ہو جائے تو اس پر غسل طہارت کرنا' نماز ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا واجب ہے۔ اور اس کے شوہر کے لئے اس سے جماع کرنا بھی حلال ہے۔ نفاس کی کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔ اگر ولادت کے بعد دس دن یا اس سے کم یا زیادہ دنوں میں عورت پاک ہو جائے تو اس پر غسل طہارت واجب ہوگا اور پاک عورتوں کے احکام جاری ہوں گے جیسا کہ آگے گذرا۔ چالیس دنوں کے بعد جاری ہونے والا خون' فاسد خون ہے۔ مستحاضہ کی طرح وہ روزے رکھے گی۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش کو جو مستحاضہ تھیں فرمایا "تَوَضَّئِیْ لِوَقْتِ کُلِّ صَلَاۃٍ" "یعنی ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لیا کرو"۔

اور اگر چالیس دن کی مدت گذرنے کے ساتھ حیض شروع ہو جائے یعنی ماہواری کے معتاد ایام شروع ہو جائیں تو عورت کے لئے حائضہ کا حکم ثابت ہوگا اور اس پر نماز و روزہ حرام ہوگا یہاں تک کہ وہ پاک ہو اور اس مدت میں اس کے شوہر پر اس سے مجامعت و ہمبستری کرنی حرام ہوگی۔

لیکن حمل سے ساقط ہونے والا بچہ اگر ناقص الخلقت ہو اور اس میں انسانی اعضاء تیار نہ ہوئے ہوں مثلاً گوشت کا لوتھڑا ہو جس میں کوئی انسانی ڈھانچہ یا نقشہ نہ پایا جائے یا خون کی شکل میں ہو تو ایسی عورت مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ نہ نفاس کا حکم جاری ہوگا نہ حیض کا۔ اور اس پر واجب ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے اور خون سے حفاظت کے لئے روئی یا کوئی دوسری چیز استعمال کرے جس طرح مستحاضہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ اور اس کے لئے دو نمازوں کو اکٹھا کر کے ادا کرنا بھی جائز ہے۔ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتی ہے اور ہر دو نماز کی ادائیگی کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور ایک غسل نماز فجر کے لئے اس کی دلیل حمنہ بنت جحش کی صحیح اور ثابت حدیث ہے۔ کیونکہ یہ (مذکورہ عورت) اہل علم کے نزدیک مستحاضہ کے حکم میں ہے[1]۔

اسقاط حمل کے بعد تیز اور زیادہ مقدار میں گرنے والے خون کا حکم' اگر چہ مدت دراز ہو:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا میری بیوی کو دو ماہ کا حمل تھا۔ لیکن تیز خون آنے کے سبب حمل ساقط ہو گیا اور اب تک خون آ رہا ہے تو کیا اس پر نماز و روزے واجب ہیں یا اس پر کیا لازم ہے؟

---

[1] کتاب فتاوی الدعوۃ للشیخ ابن باز : (۷۵/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇦ جب عورت دوسرے ماہ میں اپنا حمل ساقط کر دے تو یہ خون' فاسد خون ہے۔ یہ حیض ہے نہ نفاس۔ اور اس بنا پر اس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے اس پر نمازوں کی ادائیگی واجب ہے اور اس کی نمازیں صحیح ہیں۔ اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنی جائز ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اہل علم نفاس کی شرط یہ بتاتے ہیں کہ بچہ پیدا کر دیا گیا ہو یعنی اس کے اعضاء بنا دیئے گئے ہوں' پاؤں' ہاتھ اور سر ظاہر ہو گئے ہوں۔ پس جب خلقت ظاہر ہونے سے قبل عورت وضع حمل کر دے تو اس کا خون' نفاس کا خون نہیں۔

س ⇦ سوال ہے کہ بچہ کی خلقت کب ہوتی ہے؟

ج ⇦ بچہ کی تخلیق دو ماہ بیس دن گزرنے کے بعد ہوتی ہے۔ چار مہینے گذرنے کے بعد نہیں۔ جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث اس باب میں وارد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سچ بولنے والے اور سچے قرار دیئے گئے ہیں۔ فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ' ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ (فَهٰذِهِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ) يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ)). (الحديث)

''یعنی تم میں سے کسی کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک نطفہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ پھر وہ بستہ خون اتنی ہی مدت میں ہوتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' (پس یہ چار ماہ ہوئے) پھر اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے...... اخیر حدیث تک''۔

اور گوشت کے لوتھڑے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ وہ ''علقۃ'' بستہ خون ہوتا ہے اور اس میں خلقت نہیں بنائی جاتی۔ ایسی صورت میں اسی دنوں سے قبل جنین کی خلقت ممکن نہیں ہے۔ اسی دنوں کے بعد اس میں خلقت ہو سکتی ہے اور کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا۔ اور علماء نے کہا ہے کہ غالب امر یہ ہے کہ تخلیق نوے دنوں میں ہو جاتی ہے۔ یہ عورت (جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے) اتنی مدت کو نہیں پہنچی جس میں حمل انسانی شکل اختیار کر سکے کیوں کہ اس کے حمل کی مدت صرف ساٹھ دن ہے لہٰذا اس کا خون' فاسد خون ہوگا جو نماز' روزہ اور دیگر چیزوں سے نہیں روکتا[1]

جب عورت کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو جائے تو کیا وہ ادا کرے گی؟

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جس کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو جائے' وہ نماز پڑھے گی یا نماز چھوڑ دے گی؟

ج ⇦ اہل علم کے نزدیک معروف و مشہور یہ ہے کہ عورت جب تین مہینہ کا حمل ساقط کر دے تو اسقاط کے

---

[1] دروس و فتاوى الحرم المكي للشيخ ابن عثيمين : (٢٦٦/٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد نماز نہیں پڑھے گی کیونکہ جب عورت ایسے جنین کو ساقط کر دے جس میں انسانی تخلیق ظاہر ہو گئی ہو تو اس سے نکلنے والا خون' نفاس کا ہو گا جس میں وہ نماز نہیں ادا کرے گی۔

علماء نے کہا ہے کہ اکاسی دن پورے ہونے کے بعد جنین میں خلقت کا ظہور ممکن ہوتا ہے اور صورت مسئولہ میں تین مہینہ سے کم کی مدت حمل گذری ہے۔ پس اگر عورت کو یقین ہو کہ اس کا ساقط ہونے والا حمل تین ماہ کا ہے تو جو خون آیا ہے وہ حیض (یعنی نفاس) کا خون ہو گا۔ لیکن اگر اسقاط اُسی دنوں سے قبل ہو جائے تو عورت کو جاری ہونے والا خون' فاسد خون ہو گا۔ اس کی وجہ سے وہ نماز نہ چھوڑے گی۔ سوال کرنے والی خاتون اپنے معاملہ میں غور کرے اور یاد کرے کہ اگر اس کا جنین اُسی دنوں سے قبل ساقط ہوا تو اس کے بعد کی چھوڑی گئی نمازوں کی قضا کرے اور اگر نہیں جانتی کہ کتنی نمازیں چھوڑی ہیں تو اندازہ اور غور و فکر سے جتنی نمازوں کے چھوٹنے کا غالب گمان ہو اتنی نمازیں قضا کرے[1]۔

جنین کے ساقط ہونے کے بعد خارج ہونے والے خون کا حکم:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا اس خون کا کیا حکم ہے جو حمل ساقط ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے؟

ج ⇐ جب جنین ساقط ہو جائے اور اس کے بعد خون آئے تو اگر اس جنین میں خلقت انسانی ظاہر ہو چکی ہو' یعنی دونوں ہاتھ اور پاؤں اور بقیہ اعضاء ظاہر ہو گئے ہوں تو یہ خون' نفاس کا خون ہو گا۔ عورت نماز نہیں پڑھے گی اور نہ روزے رکھے گی یہاں تک کہ خون سے پاک ہو جائے۔ اور اگر خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو تو وہ خون' نفاس کا خون ہو گا اور عورت نماز اور روزے ادا کرے گی۔ الا یہ کہ خون کے وہ ایام' ایام عادت (ماہواری) سے موافقت کر جائیں تو وہ نماز و روزہ چھوڑ کر بیٹھے گی یہاں تک کہ ماہواری کے ایام ختم ہو جائیں[2]۔

خلقت کے ظہور سے قبل اور بعد حمل کا اسقاط:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا بعض عورتیں جو حمل ساقط کر دیتی ہیں ان کی دو حالتیں ہوتی ہیں' یا تو جنین کو خلقت ظاہر ہونے سے پہلے ساقط کر دیں یا خلقت ظاہر ہونے اور انسانی ڈھانچہ اور ساخت گذرنے کے بعد ساقط کریں۔ پس وہ دن (جس میں اسقاط ہو جائے) اور جن ایام میں خون جاری ہو' ان دنوں کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج ⇐ اگر جنین پیدا نہ کیا گیا ہو تو اس کا خون' دم نفاس نہیں ہے اور اس وجہ سے وہ روزے رکھے گی اور

---

[1] مجموع فتاویٰ و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۹۱/۴)

[2] مجموع فتاویٰ و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۹۲/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کرے گی۔ اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر جنین پیدا کر دیا گیا ہو تو خون' نفاس کا خون ہے عورت کے لئے خون کے دنوں میں نماز اور روزہ جائز نہیں۔ اس مسئلہ میں قاعدہ یا ضابطہ یہ ہے کہ اگر جنین میں خلقت ظاہر ہوگئی ہو تو خون' خون نفاس ہے اور اگر خلقت نہیں ہوئی تو نفاس کا خون نہیں۔ اور جب خون نفاس کا ہو تو عورت پر وہ تمام چیزیں حرام ہوں گی جو نفساء پر حرام ہوتی ہے' اور اگر نفاس کے علاوہ خون ہوگا تو اس پر وہ چیزیں حرام نہ ہوں گی۔[1]

جب خون کے تیز بہاؤ کے نتیجہ میں حمل ساقط ہو جائے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کسی حادثہ کا شکار ہوئی اور وہ حمل کے ابتدائی ایام میں تھی۔ خون کے تیز بہاؤ کے نتیجہ میں اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ کیا اس کے لئے افطار جائز ہے یا مسلسل روزے رکھنا ضروری ہے؟ اور کیا افطار کرنے کی صورت میں اس پر گناہ ہے؟

ج ⇦ ہم کہتے ہیں کہ حاملہ حائضہ نہیں ہوتی جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ بلکہ عورتیں انقطاع حیض کو حمل کی دلیل سمجھتی ہیں۔ اور جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حیض کو جنین کے لئے اس کی ماں کے پیٹ میں غذائی حکمت و مصلحت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ پس جیسے ہی استقرار حمل ہوا حیض آنا بند ہو گیا۔ لیکن بعض عورتوں کو عادت کے مطابق حمل کی حالت میں حیض آتا رہتا ہے جیسا کہ حمل سے قبل آیا کرتا تھا۔ ایسی عورت کے لئے حکم ہے کہ اس کا حیض' صحیح حیض ہے کیونکہ اس کا حیض اس کے ساتھ ہر مہینہ جاری رہا اور حمل سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ لہٰذا یہ حیض ان تمام چیزوں سے مانع ہوگا جن سے غیر حاملہ عورتیں رکتی ہیں۔ اور ان چیزوں کو واجب یا ساقط کرے گا جن کو غیر حاملہ کے لئے واجب اور ساقط کرتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حاملہ سے خارج ہونے والا خون دو نوعیت کا ہوتا ہے۔ ایک نوعیت پر حیض کا حکم لگتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگتا ہے جب حیض بحالت حمل سابقہ عادت کے مطابق آتا رہے گویا حمل کے استقرار سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ پس وہ حیض ہوگا۔

دوسری نوعیت اس خون کی ہے جو حاملہ پر طاری اور لاحق ہوتا ہے یا تو کسی حادثہ کے سبب یا کوئی چیز اٹھانے یا کسی مقام سے پھسل کر گرنے یا کسی اور سبب سے خون آنے لگتا ہے تو ایسی عورت کا خون' حیض نہیں ہے بلکہ وہ رگ سے بہنے والا خون ہے۔ اور بنا بریں یہ خون اس کو نماز روزہ سے نہ روکے گا بلکہ عورت پاک عورتوں کے حکم میں ہوگی۔ لیکن اگر حادثہ کے سبب بچہ گر جائے یا پیٹ سے حمل ساقط ہو جائے تو اس کا حکم جیسا کہ اہل علم نے بتایا ہے کہ اگر حمل ایسے وقت میں ساقط ہو کہ اس میں انسانی پیدائش ظاہر ہو چکی ہو تو اسقاط

---

[1] ٥٢ سؤالاً عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (ص/ ١٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد بہنے والا خون' نفاس کا خون سمجھا جائے گا۔ اس حالت میں عورت نماز و روزے چھوڑ دے گی اور اس سے اس کا شوہر اجتناب کرے گا یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔

اور اگر جنین خلقت ظاہر ہونے سے پہلے ہی خارج ہو جائے تو اس کو دم نفاس نہ سمجھا جائے گا بلکہ وہ فاسد خون ہو گا جو نماز و روزہ اور دیگر چیزوں سے نہیں روکتا۔ یہی اہل علم نے فرمایا ہے' اور کم سے کم مدت جس میں تخلیق ظاہر ہوتی ہے وہ اکاسی دن ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ' ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يكتب رِزْقُهُ وَ أجله وَ عمله وَ شقيٌّ أَوْسَعِيْدٌ)).

''یعنی تم میں سے کوئی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت میں بستہ خون ہوتا ہے پھر اسی کے مثل وہ گوشت کا چھوٹا سا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے روزی' موت' عمل اور شقی یا سعید (بدبخت یا نیک بخت) ہونا لکھا جاتا ہے''۔

اس مدت سے قبل تخلیق ممکن نہیں ہے اور غالب و قوی یہ ہے کہ نوّے دن سے قبل تخلیق ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسا کہ بعض اہل علم نے فرمایا ہے[1]۔

ایک عورت کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو گیا پھر پانچ دنوں کے بعد روزہ رکھا اور نماز ادا کی:

سوال ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا کسی عورت کا حمل تیسرے ماہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو ساقط ہو گیا اور واضح اسقاط کے بعد خون جاری ہونے کے سبب اس نے پانچ دن افطار کر لیا۔ پھر اس کے بعد بھی شرم گاہ میں خون باقی رہا اگرچہ باہر آنا بند ہو گیا۔ اور عورت نے باقی ماندہ پچیس دن نماز و روزے میں گذارے تو کیا ایسی حالت میں نماز و روزے صحیح ہوں گے؟ واضح ہو کہ عورت ہر نماز کے لئے ممکن وضو کرتی ہے اور تاہنوز جبکہ وہ فرج میں خون اور تر اوٹ پاتی ہے عبادات کی ادائیگی پر کاربند ہے اور بتاتی ہے کہ حمل سے قبل وہ مانع حمل و حیض گولیوں کا استعمال کیا کرتی تھی۔

جواب ⇐ اگر صورت حال وہی ہے جس کا سائلہ نے ذکر کیا ہے کہ اس کا حمل تیسرے مہینہ میں ساقط ہو گیا تو اس خون کو نفاس کا خون نہ سمجھے۔ کیونکہ اس کا جو حمل ساقط ہوا ہے وہ ابھی ''علقة'' بستہ خون تھا جس میں خلقت

[1] ۵۲ سؤالًا عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (ص/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر نہ کی گئی تھی اس بنیاد پر اس کے روزے اور نماز صحیح ہیں۔ اور وہ جب تک فرج میں خون کا اثر باقی رہے گی ہر نماز کے لئے نیا وضو کر کے نماز ادا کرے گی۔ اور اس پر رمضان کی شروع کے ان پانچ ایام کے روزوں اور نمازوں کی قضا واجب ہے۔ جن میں اس نے افطار کر لیا اور نمازیں بھی ادا نہ کیں۔ واضح ہو کہ یہ خون' دم استحاضہ معتبر ہوگا[1]

کیا عورت اسقاط کے وقت سے نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی؟

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا جب عورت حمل ساقط کر دے تو کیا اس پر نماز و روزہ کی ادائیگی قبل اسقاط خون جاری ہونے کے بعد سے لازم ہوگی یا اس کا حکم حائضہ کا حکم ہوگا؟ اور اگر بالفرض عیب و ضرر جس کے سبب خون آنے لگا' دوا اور علاج کے بعد مرتفع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ اور اسقاط حمل کی حالت میں اس کا خون' نفاس ہوگا یا نہیں؟

ج ⇦ جب عورت بستہ خون یا گوشت کا لوتھڑا ساقط کر دے جس میں ابھی خلقت نہیں کی گئی ہو تو اس پر نفاس کا حکم نہیں ہوگا۔ اور جو خون اسقاط سے کچھ قبل یا بعد میں آیا وہ فاسد خون سمجھا جائے گا۔ عورت ایسے خون کے ہوتے ہوئے بھی روزہ اور نماز ادا کرے گی۔ اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور خون سے تحفظ کی خاطر روئی یا اس جیسی دوسری چیز استعمال کرے گی۔ اگر ساقط ہونے والے حمل میں خلقت ظاہر کر دی گئی ہو تو اس پر نفاس والی عورتوں کا حکم جاری ہوگا۔ وہ نماز اور روزے ترک کر دے گی اور اس کا شوہر بھی اس سے علیحدہ رہے گا یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے یا چالیس دن گذر جائیں۔ اور جب چالیس دن سے قبل پاک ہو جائے تو غسل طہارت کرے اور نماز ادا کرے۔ اور اس کے لئے روزہ رکھنا حلال اور شوہر کے لئے وطی بھی جائز ہے۔ چاہے پاکی چالیس دن سے قبل ہو[2]۔

کب اسقاط حمل' نفاس سمجھا جائے گا:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے سوال کیا گیا جب عورت کا حمل پہلے' دوسرے' تیسرے یا چوتھے ماہ میں ساقط ہو جائے تو کیا وہ نفاس سمجھا جائے گا یا وہ اس میں نماز پڑھے گی؟

ج ⇦ جب چوتھے مہینہ میں عورت کا حمل ساقط ہو جائے جبکہ انسان کی خلقت مکمل ہو جاتی ہے تو اس کا خون' نفاس کا خون ہوگا۔ پس نہ نماز پڑھے گی اور نہ روزہ رکھے گی یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ اسی طرح اس کا شوہر اس کے ساتھ وطی نہ کرے گا۔ لیکن تین مہینوں کے اندر حمل ضائع ہونے سے اس کا خون' نفاس نہ ہوگا اور ایسی صورت میں نماز ادا کرے گی' روزے رکھے گی اور اس کا شوہر اس سے مجامعت کرے گا بشرطیکہ جنین میں خلقت انسانی ظاہر نہ ہوئی ہو[3]۔

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة : (٥/٤١٨) [2] فتاوی اللجنة الدائمة : (٥/٤١٩)

[3] مرجع سابق : (٥/٤٢٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادت سے قبل خون

جب نفاس والی عورت ولادت کے تین دن پہلے سے خون دیکھے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے سوال کیا گیا جب نفاس والی عورت بچہ کی ولادت کے تین دن پہلے سے خون دیکھے تو اس خون کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ فقہاء کرام کا صریح قول یہ ہے کہ ایسا خون جسے نفاس والی عورت ولادت سے تین دن سے زیادہ مدت قبل سے پاتی ہے تو وہ فاسد خون ہے جس کے لئے نفاس کا حکم ثابت نہ ہوگا خواہ اس کے ساتھ نفاس کی علامت کیوں نہ پائی جائے لیکن یہ قول محل نظر ہے' کیونکہ فقہاء کے کلام کی بنیاد عرف و عادت ہے تین دن کی تحدید شرعی یا عرفی طور پر منصوص نہیں ہے بلکہ اگر آپ نفاس کی تعریف پر غور کریں جو یہ ہے کہ نفاس ولادت کے بعد خارج ہونے والا وہ خون ہے جو حمل کی مدت میں رکا رہتا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ولادت کے ابتدائی امور کبھی کبھی تین دنوں سے پہلے بھی ظاہر ہونے لگتے ہیں جیسا کہ یہ امر واقعہ ہے۔ لہٰذا فقہاء کی ذکر کردہ نفاس کی تعریف اور عرف و عادت کی طرف پلٹنا تین دن کی تقیید کے مقابلہ جو بلا دلیل ہے' اولیٰ و ارجح ہے[1]۔ واللہ اعلم

جب عورت کو اس کے نفاس (ولادت) سے پانچ دن قبل ہی خون آ جائے:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے فتویٰ طلب کیا گیا ایک عورت کو اثناء حمل ولادت سے پانچ دن قبل ماہ رمضان میں خون آ گیا کیا یہ حیض یا نفاس کا خون ہوگا؟ اور اس پر کیا واجب ہوگا؟

ج ⇦ اگر معاملہ وہی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ عورت کو بحالت حمل ولادت سے پانچ دن قبل سے خون آنے لگا۔ پس اگر اس نے وضع حمل قریب ہونے کی کوئی علامت مثلاً دردِ زہ نہ پائی تو یہ حیض و نفاس کا خون نہیں بلکہ فاسد خون ہے' یہی قول صحیح ہے۔ اور اس بنا پر وہ عبادات نہ چھوڑے گی بلکہ روزہ نماز ادا کرے گی۔ اور اگر اس خون کے ساتھ وضع حمل قریب ہونے کی علامت دردِ زہ وغیرہ پائی جائے تو وہ نفاس کے حکم میں ہوگا اور اس کے سبب نماز و روزہ چھوڑ دے گی۔ پھر جب ولادت کے بعد پاک ہو جائے گی تو روزوں کی قضا کرے گی۔ نمازوں کی قضا نہیں ہے[2]۔

جب عورت ولادت سے ایک یا دو دن قبل خون دیکھے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا جب حاملہ ولادت سے ایک یا دو دن قبل سے ہی

[1] المجموعۃ الکاملۃ لمؤلفات الشیخ ابن سعدی: (۱۰۰) [2] مجلۃ البحوث الإسلامیۃ: (۲۵/۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون دیکھے تو کیا وہ اس کے سبب نماز و روزہ چھوڑ دے گی؟

ج ⇐ جب حاملہ ولادت سے ایک دو دن قبل سے خون دیکھے اور اس کے ساتھ ولادت کا درد بھی محسوس کرے تو وہ خون نفاس ہے۔ اس کے سبب وہ نماز و روزے ترک کر دے گی اور اگر دردزہ نہ ہو تو فاسد خون ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ نماز و روزے سے مانع ہے۔[1]

نفاس کے اختتام پر واجب ہونے والا عمل

انقطاع نفاس پر جو چیز عورتوں پر واجب ہے:

س ⇐ فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان نے اس چیز کے متعلق جو نفاس والی عورتوں پر نفاس ختم ہونے پر واجب ہے، فرمایا:

ج ⇐ ایسی عورتوں پر واجب ہے کہ غسل کریں جس طرح حائضہ پر انقطاع حیض کے بعد غسل واجب ہوتا ہے۔ اور اس کی دلیلیں درج ذیل ہیں:

(۱) ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا))[2]

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چالیس دن نفاس میں بیٹھتی تھیں''۔

(۱) ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِيْنَ لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ)).[3] [حاکم]

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے نفاس والی عورت چالیس دن تک نفاس میں رہتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مدت نفاس کی نمازوں کی قضا کا حکم نہ فرماتے تھے''۔

---

[1] ۵۲ سؤالا عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين : (۱۸) [2] احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔

[3] التنبيهات للشيخ الفوزان : (۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاس کے خون میں بگاڑ

جب چالیس دنوں کے بعد نفاس کا خون اپنی صفت پر دوبارہ آنے لگے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السعدی سے سوال کیا گیا جب عورت اپنے نفاس سے غسل کر لے پھر اس کا خون چالیس دنوں کے بعد عود کر آئے اور عورت پہچانتی ہے کہ یہ نفاس کا خون ہے تو کیا کرے؟

ج ⇦ جس قول کو ہم صحیح خیال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ عورت خون کے ایام میں بیٹھے گی۔ نہ روزے رکھے گی اور نہ نماز ادا کرے گی کیونکہ صحیح یہ ہے کہ نفاس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مذکورہ عورت مستحاضہ نہیں ہے۔ پس جب خون واضح ہو اور اس میں مٹیالا پن یا زردی نہ ہو تو وہ خون کے دوران بیٹھے گی۔ اور اس کا حکم نفاس کا حکم ہے[1]۔

جب خون دوبارہ آ جائے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن سعدی سے سوال کیا گیا اصحاب امام احمد رحمہ اللہ نے نفساء کے متعلق فرمایا ہے ''فَإِنْ عَاوَدَهَا الدَّمُ فَمَشْكُوكٌ فِيهِ'' اگر عورت کو دوبارہ خون آ جائے تو اس میں شک کیا گیا ہے'' (یعنی وہ نفاس ہے یا دم فاسد) یہ قول پسندیدہ ہے یا نہیں؟

ج ⇦ پسندیدہ نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اگر عورت کو دوبارہ خون آ جائے تو بلاشبہ وہ نفاس ہے۔ اور اس خون پر نفاس کے تمام احکام ثابت و جاری ہوں گے۔ اصحاب احمد رحمہ اللہ کے مذکورہ قول اور اس قول میں آخر کیا فرق ہے جس میں حائضہ کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ جس کی عادت حیض دس دن ہو پھر اس کو پانچ دن حیض آئے اور تین دن رک جائے پھر دس دنوں کے باقی ماندہ ایام میں (یعنی دو دن) دوبارہ حیض آئے تو بلاشبہ وہ حیض ہے۔ پس صورت مسئولہ (بسلسلۂ نفاس) حیض کے مذکورہ مسئلہ سے بہر طور مشابہ ہے' حالانکہ جو حکم انہوں نے مذکورہ نفاس والی عورت سے متعلق نماز و روزہ کی ادائیگی اور (دوبارہ انقطاع دم کے بعد) واجب کی قضا کے تعلق سے ذکر کیا ہے' وہ شریعت کے معروف قاعدہ واصول کے مخالف ہے۔ کیونکہ شارع نے کسی پر دو مرتبہ عبادت واجب نہیں کی ہے مگر یہ کہ مکلّف سے شروط و واجبات کی ادائیگی میں تقصیر و کوتاہی ہو جائے' اور یہ عورت اور اس جیسی دیگر عورتوں سے عبادت میں کوئی تقصیر نہیں ہوئی۔ لہٰذا اس کی نسبت شریعت کی طرف کرنی ممکن نہیں۔ اور یہ قول جسے ہم نے صحیح قرار دیا ہے اصحاب امام احمد کے دو اقوال میں سے ایک قول ہے۔ اللہ ان سب پر رحم فرمائے اور ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی جانب سے بہتر بدلہ عطا کرے[2]۔

خون بند ہو گیا پھر چالیس دن کے بعد دوبارہ آ گیا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے ایک ایسی عورت کے متعلق حکم دریافت کیا گیا جس کا خون

---

[1] المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ ابن سعدى : (۹۹)

[2] ايضا. المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ ابن سعدى (۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس دن پورا ہونے سے پانچ دن پہلے منقطع ہو گیا اس نے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے پھر چالیس دن کے بعد خون پلٹ آیا۔

ج ⇦ جب نفاس والی عورت چالیس دن مکمل ہونے سے قبل پاک ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ نماز ادا کرے اور اس پر روزے رکھنا' جبکہ یہ صورت ماہ رمضان میں پیش آئے' واجب ہے۔ اور اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنی جائز ہو گی۔ اگرچہ ابھی چالیس دن مکمل نہیں ہوئے۔ یہ خاتون جو پینتیس دنوں میں پاک ہو گئی اس پر نماز و روزہ کی ادائیگی واجب ہے۔ اور اس نے جو روزے رکھے اور نمازیں پڑھی ہیں وہ صحیح موقع و محل میں واقع ہوئے۔ اور اگر خون چالیس دن کے بعد پھر آ جائے تو وہ حیض ہو گا۔ اِلا یہ کہ عادت حیض سے زیادہ مدت تک جاری رہے تو ایسی صورت میں صرف حیض کے سابقہ مقررہ ایام میں نماز و روزہ چھوڑے گی۔ پھر غسل کر کے نماز شروع کر دے گی[1]۔

جب نفاس کا خون دوسرے مادہ میں تبدیل ہو جائے:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو نفاس کا خون دو ہفتہ تک دیکھتی رہی پھر بتدریج وہ لیس دار مادہ میں تبدیل ہو گیا جو زردی مائل تھا اور چالیس دن تک بہتا رہا تو اس مادہ پر جو واضح خون کے بعد آنا شروع ہوا نفاس کا حکم لگے گا یا نہیں؟

ج ⇦ یہ زردی یا لیس دار مادہ (ناک کی ریزش کے مثل) جب تک واضح پاکی ظاہر نہ ہو خون کے حکم کے تابع ہے۔ لہٰذا عورت پاک نہ سمجھی جائے گی جب تک اس سے چھٹکارا نہ مل جائے۔ اور جب وہ پاک ہو جائے اور واضح طہارت و صفائی دیکھ لے تو اس پر غسل کرنا اور نماز ادا کرنا واجب ہے۔ چاہے پاکی چالیس دن سے قبل ہی کیوں نہ دیکھ لے۔ لیکن بعض عورتوں کا یہ گمان کہ عورت چالیس دن تک نفاس میں باقی رہے گی خواہ اس سے قبل ہی پاکی حاصل ہو جائے' غلط گمان ہے بلکہ جب پاک ہو جائے خواہ دس دن ہی کیوں نہ گذرے ہوں تو اس پر نماز واجب ہو گی اور وہ تمام کام جائز ہوں گے جو پاک عورتوں کے لئے جائز ہیں[2]۔

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین: (۲۸۹/۴)

[2] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین: (۲۹۱/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاس والی عورتوں سے وطی کرنا

س ⇦ سماحۃ الشیخ بن ابراہیم آل الشیخ سے سوال کیا گیا مرد کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ بوقت نفاس کیا جائز ہے؟

ج ⇦ مرد کے لئے نفاس والی بیوی کے ساتھ فرج کے علاوہ مقامات سے استمتاع اور لذت حاصل کرنا جائز ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے انہوں نے فرمایا "إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَ أَنَا حَائِضٌ" "یعنی رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر مجھ سے لپٹ جاتے جبکہ میں حائضہ ہوتی" ۔ "مباشرت" سے اس جگہ فرج کے علاوہ مقامات سے لپٹنا اور چمٹنا مراد ہے۔ چالیس دن سے قبل وطی کرنا مکروہ ہے اگر چہ خون ختم ہو گیا ہو اور پاکی حاصل ہو گئی ہو۔

امام احمد نے فرمایا "مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ نفاس والی عورت کے پاس اس کا شوہر آئے (یعنی چالیس دن سے قبل) اس سلسلہ میں عثمان بن ابوالعاص کی حدیثیں ہیں کہ ان کی بیوی چالیس دن سے قبل ان سے قریب ہوئی تو فرمایا مجھ سے قریب مت ہو کیونکہ وطی کے زمانہ میں دوبارہ خون آ جانے کا اندیشہ ہے[1]۔

کیا مجامعت کے لئے چالیس دن گزر جانا شرط ہے:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا ہمارے ہاں ایک عورت ہے جس کے پیٹ کا بچہ بغیر کسی سبب کے (اللہ کے حکم سے) ساقط ہو گیا۔ کیا اس کا شوہر اس کے ساتھ اسقاط کے فوراً بعد جماع کر سکتا ہے یا چالیس دن گذرنے کا انتظار کرے گا؟

ج ⇦ اگر جنین اس حال میں ساقط ہوا ہو کہ اس میں انسانی تخلیق ظاہر ہو چکی ہو' یعنی اس کے اعضاء' ہاتھ پاؤں یا سر ظاہر ہو گیا ہو تو جب تک چالیس دنوں کے اندر خون جاری رہے' مرد پر عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔ اور اس کے لئے انقطاع خون کے بعد اگر چہ چالیس دن سے قبل ہو صحبت کرنی جائز ہو گی جبکہ عورت غسل کر لے' لیکن اگر جنین میں اعضاء انسانی ظاہر نہ ہوں تو اس کے سقوط کے ساتھ ہی مرد کے لئے مجامعت جائز ہو گی جبکہ عورت غسل کر لے' کیونکہ یہ خون' نفاس کا خون نہ سمجھا جائے گا بلکہ فاسد خون ہو گا جس کے جاری رہتے ہوئے عورت نماز و روزہ ادا کرے گی اور اس سے مجامعت حلال ہو گی اور عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی[2]۔

مرد کا اپنی عورت سے وضع حمل کے بعد تیس دن گزرنے پر مجامعت کرنا:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے سوال کیا گیا کیا مرد کے لئے اپنی بیوی سے وضع حمل سے تیس دن یا پچیس

---

[1] فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراھیم : (۲/ ۱۰۲) [2] فتاوی اللجنة الدائمة : (۵/ ۴۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن گزرنے پر صحبت کرنی جائز ہے یا چالیس دن گزرنے کے بعد ہی جائز ہوگی؟

ج ⇦ مرد کے لئے اپنی بیوی سے ولادت کے بعد نفاس کے ایام میں مجامعت کرنی جائز نہیں ہے یہاں تک کہ ولادت کی تاریخ سے چالیس دن گذر جائیں۔ الا یہ کہ جب چالیس دن سے قبل نفاس کا خون بند ہو جائے تو اس کے لئے مدت انقطاع میں عورت کے غسل کے بعد مجامعت کرنی جائز ہوگی۔ اور اگر چالیس دن پورا ہونے سے قبل دوبارہ خون آ جائے تو اس وقت جماع کرنا حرام ہوگا۔ عورت پر چالیس دن پورا ہونے یا خون منقطع ہونے تک نماز و روزہ ترک کرنا لازم ہوگا[1]

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة : (٥/٤١٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

بچہ جننے والی عورت (زچہ) کے خون کا حکم جبکہ بچہ آپریشن سے پیدا ہوا ہو:

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے پوچھا گیا بعض عورتوں کے لئے وضع حمل مشکل ہوتا ہے تو آپریشن کے ذریعہ تولید کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بسا اوقات بچہ کا خروج فرج کے علاوہ راستہ سے ہوتا ہے نفاس کے خون کے لحاظ سے ایسی عورتوں کا کیا حکم ہے اور ان کے غسل کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج ⇐ مذکورہ عورتوں کا حکم نفاس والی عورتوں کا ہے جب خون دیکھیں تو بیٹھ جائیں یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ اور اگر خون نہ دیکھیں تو دوسری پاک عورتوں کی طرح روزہ اور نماز ادا کرتی رہیں۔[1]

کیا نفاس والی عورتوں کا بدن ناپاک ہوتا ہے؟

س ⇐ افتاء کی دائمی کمیٹی سے پوچھا گیا ایک شخص کہتا ہے کہ میری بیوی کو ولادت ہوئی تو میرے ایک عزیز دوست نے میرے گھر میں داخل ہونا گوارہ نہ کیا اور حجت یہ پیش کی جب عورت نفاس والی ہوتی ہے تو انسان کے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حلال نہیں ہے۔ اور وہ ایسی عورت کو بدنی اور عملی طور پر ناپاک تصور کرتا ہے۔ اس کی اس بات نے مجھے میری زندگی اور معیشت و معاشرت میں شک میں مبتلا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ فائدہ پہنچائیں گے۔ میری معلومات کی حد تک نفاس والی عورتوں پر نماز' روزہ اور تلاوت قرآن ممنوع ہے۔

ج ⇐ عورت حیض و نفاس کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ کھانا اور فرج کے علاوہ جگہوں سے لطف اندوز ہونا یا چمٹنا حرام نہیں ہے۔ البتہ ناف اور گھٹنہ کے درمیان کی جگہ سے چمٹنا مکروہ ہے۔ امام مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

((إِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ)).

"یعنی یہود میں جب عورت حائضہ ہوتی تو وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کرو سوائے صحبت کے"۔

اور بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَ أَنَا حَائِضٌ)).

---

[1] مرجع سابق: (۴۱۹/۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ مجھے میرے حیض کے دنوں میں حکم دیتے تو میں تہہ بند باندھ لیتی پس آپ مجھ سے لگ کر سوتے''۔

حیض و نفاس کے دوران عورت کے لئے نماز' روزہ اور تلاوت قرآن کی حرمت کا اس کے ساتھ کھانے یا اس کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا تناول کرنے پر کوئی اثر نہیں پڑتا[1]

[1] مجلة البحوث الإسلامية فتاوى اللجنة الدائمة : (٦٣/٢٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحاضہ کے بیان میں (خون کا مسلسل جاری ہونا)

ایک عورت چھ دن حائضہ ہوتی تھی پھر اس کے ساتھ برابر خون لگا رہا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت ہر ماہ کے شروع میں چھ دن حائضہ ہوتی تھی پھر اس کا خون برابر جاری رہا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ یہ عورت جسے ہر ماہ کے شروع میں چھ دن حیض آتا تھا پھر اس پر خون طاری ہوا اور مسلسل آنے لگا' اس پر لازم ہے کہ ہر ماہ کے شروع میں عادت سابقہ کے مطابق چھ دن بیٹھے اور اس کے لئے حیض کے احکام ثابت ہوں گے۔ اور ان کے علاوہ ایام' ایام استحاضہ ہوں گے' پس غسل کرے گی اور نماز ادا کرے گی اور عادت کے ایام سے زائد ایام کے خون کی پرواہ نہ کرے گی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے کہا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ ؟ قَالَ : لَا اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلٰكِنْ دَعِيِ الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ.

(اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مستحاضہ ہوتی ہوں اور پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ رگ کا خون ہے لیکن تم ان ایام کی نمازیں چھوڑ دو جن میں تم حائضہ ہوا کرتی تھی۔ پھر غسل کرو اور نماز ادا کرو)۔ (بخاری) اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام حبیبہ بنت جحش سے فرمایا:

اُمْكُثِيْ قَدْرَ مَا كُنْتِ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَ صَلِّيْ.

''یعنی اس مدت میں رکی رہو جس میں تمہارا حیض تم کو روکتا تھا پھر غسل کرو اور نماز پڑھو''۔ [1]

جس کو تیز خون جاری رہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے ایسی عورت کے متعلق جس کو تیز خون آئے سوال کیا گیا کہ وہ کس طرح نماز پڑھے اور کب روزے رکھے؟

ج ⇦ اس طرح کی عورت جس کو خون آئے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ خونی عارضہ لاحق ہونے سے پہلے کی اپنی سابقہ عادت (حیض) کے ایام میں نماز و روزہ چھوڑ کر بیٹھے مثال کے طور پر اگر اس کی عادت ہر ماہ کے شروع میں چھ دن حیض آنے کی تھی تو وہ ہر ماہ کے شروع چھ دن حیض شمار کرے اور نماز و روزہ نہ ادا کرے اور

---

[1] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین : (۲۷۹/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مقررہ چھ دن گذار لے تو غسل کرے اور نماز ادا کرے۔ اور اس عورت اور اس جیسی عورتوں کے لئے نماز ادا کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ وہ اپنے فرج کو اچھی طرح دھولے پھر اس پر پٹی باندھ لے اور وضو کرے اور یہ عمل وقت نماز داخل ہونے کے بعد کرے۔ وقت نماز داخل ہونے سے پہلے نہ کرے' پھر نماز پڑھے۔ اور ایسا ہی فرض کے علاوہ اوقات میں نفل کی ادائیگی کے لئے کیا کرے۔ اور اگر اس صورت میں مشقت پیش آتی ہو تو اس کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ نماز ظہر کو عصر کے ساتھ جمع کرے یا اس کے برعکس عصر کو ظہر کے ساتھ پڑھ لے۔ اور نماز مغرب کو عشاء کے لئے کافی ہو اور ایک طہارت فجر کی نماز کے لئے کرے۔ اس طرح وہ پانچ مرتبہ طہارت کے بدلے میں تین طہارتوں سے پانچوں نمازیں ادا کرسکتی ہے۔[1]

ایک عورت کو خون جاری ہوا تو اس نے نماز چھوڑ دی پھر چند دنوں کے بعد اس کو حقیقی عادت (حیض) شروع ہوگئی:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کو نو (۹) دنوں تک خون آیا' تو اس نے ان ایام کو عادت (حیض) سمجھ کر ان میں نمازیں چھوڑ دیں۔ اور چند دنوں کے بعد حقیقی طور پر ماہواری آ گئی۔ ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟ کیا ان ایام کی نمازیں ادا کرے جنہیں اس نے چھوڑ دیا تھا۔

ج ⇦ افضل یہ ہے کہ پہلے ایام کی متروکہ نمازوں کو ادا کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور یہ اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس مستحاضہ عورت سے جس نے آپ سے عرض کیا کہ اسے بہت زیادہ استحاضہ کا خون جاری ہوتا ہے اور وہ ان میں نماز چھوڑ دیتی ہے' فرمایا کہ وہ چھ یا سات دن حیض شمار کرے اور مہینے کے بقیہ ایام میں نماز پڑھے۔ آپ نے اس کو متروکہ نمازوں کے اعادہ کا حکم نہیں دیا اور اگر وہ چھوڑی گئی نمازوں کا اعادہ کرلے تو بہتر ہے' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے مسئلہ دریافت کرنے میں دیر یا کوتاہی کی ہو' اور اگر اعادہ نہ کرے تو اس پر کوئی حرج و گناہ نہیں ہے۔[2]

ایک عورت کا آپریشن ہوا' آپریشن کے بعد اور ماہواری کی عادت سے قبل کالا خون آیا پھر اس کو ماہواری آئی:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کے رحم کا آپریشن کیا گیا اور اس عمل کے بعد اور ماہواری کے مقررہ ایام سے چار یا پانچ دن قبل عورت نے کالا خون دیکھا جو عادت کا خون نہیں تھا اور اس کے معاً بعد سات دنوں کے لئے ماہواری آئی تو کیا ماہواری شروع ہونے سے قبل کے ایام کو وہ حیض میں شمار

---

[1] مرجع سابق: (۲۹۳/۴) [2] مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین: (۲۷۵/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گی؟

ج ⇦ اس سلسلہ میں اطباء کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ کیونکہ ظاہری طور پر عورت کو آنے والا خون جراحتی عمل کا نتیجہ ہے۔ اور جو خون آپریشن کے نتیجہ میں آئے اس کا حکم' حیض کا حکم نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا'' إِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ '' (یہ رگ سے بہنے والا خون ہے)۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خون اگر رگ سے نکلتا ہے اور اسی میں آپریشن کے نتیجہ میں نکلنے والا خون بھی داخل ہے' تو وہ حیض معتبر نہ ہوگا اور اس کے سبب وہ چیزیں حرام نہ ہوں گی جو حیض کے سبب حرام ہوتی ہیں۔ اس صورت میں نماز واجب ہوگی اور اگر ماہ رمضان ہو تو روزہ بھی واجب ہوگا[1]

ایک عورت کا خون کبرسنی کی وجہ سے منقطع ہو گیا اسے دوران سفر خون آیا اور برابر جاری رہا:

س ⇦ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین سے سوال کیا گیا ہمارے ساتھ ایک عورت ہے جس کی عمر پچپن سال ہے اور اس کی ماہواری تقریباً دو سال پہلے سے بند ہے۔ ہمارے ریاض سے سفر کرنے کے دوران اس کو خون آیا وہ نہیں جانتی کہ یہ حیض کا خون ہے یا نہیں؟ اور جب ہم میقات پر پہنچے تو اس نے غسل کیا اور مناسک حج کی نیت کر لی اور اب تک اس کا خون بند نہیں ہوا ہے۔ اسی حالت میں دو دن گذر گئے اور اس نے ابھی تک عمرہ نہیں کیا۔ وہ کیا کرے؟ عمرہ ادا کرے یا نہیں؟ واضح ہو کہ وہ نماز بھی ادا نہیں کرتی۔

ج ⇦ بہت سے علماء نے حیض بند ہونے کی عمر پچاس سال بتائی ہے اس قول کی بنا پر عورت کو آنے والا خون حیض نہیں ہے اور وہ نماز' طواف اور روزہ سے مانع نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کے خون سے آلودگی کا خطرہ ہو تو اس کے لئے مسجد حرام یا دوسری مساجد میں داخل ہونا حلال نہیں ہے۔ لیکن ان علماء کے نزدیک جو حیض بند ہونے کی متعینہ عمر کے قائل نہیں اور جن کے خیال میں پچاس سال کی عمر کے بعد بھی حیض آنا ممکن ہے۔ اور (عملاً) اس کا حیض اس کے ساتھ برابر آتا رہا ہو تو وہ خون حیض ہی ہوگا۔ لیکن یہ عورت جس کا سائل نے ذکر کیا ہے کہ اس کا حیض دو سال قبل منقطع ہو گیا پھر اس کو خون آیا' اس کا معاملہ مشکل و مشتبہ ہے۔ کیونکہ اگر اس کا خون ہمیشہ آتا رہتا تو راجح قول میں اس کے حیض ہونے میں کوئی اشکال نہ ہوتا۔ لیکن جب حیض دو سال سے بند تھا پھر اس کو خون آ گیا' اس کا معاملہ منضبط نہیں ہے' تو ظاہر بات یہی ہے کہ وہ حیض کا خون نہیں ہے اور ایسی صورت میں اس کے لئے طواف کرنا' روزہ رکھنا اور نماز ادا کرنا درست ہے۔[2]

---

[1] مرجع سابق : (۲۷۷/۴) [2] دروس و فتاوی الحرم المکی للشیخ ابن عثیمین : (۲۶۲/۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کے رحم سے حیض ونفاس کے علاوہ نکلنے والے خون کا حکم:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے پوچھا گیا۔ اس خون کا کیا حکم ہے جو حیض ونفاس کے علاوہ عورت سے خارج ہو اور کیا وہ ان ایام (کی نمازوں اور روزوں) کی قضا کرے گی جن میں وہ خون ماہ رمضان میں دن کے وقت آیا ہو؟

ج ⇦ اگر عورت کا خون رمضان کے دنوں میں آیا ہو اور وہ حیض ونفاس کا نہ ہو تو اس پر روزہ ونماز واجب ہے۔ ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور روزوں ونمازوں کی قضا نہ کرے گی۔[1] (یعنی دوران خون ہی نمازیں ادا کرے گی اور روزے رکھے گی۔ ایسا نہیں کہ ان ایام میں چھوڑ دے اور پھر بعد میں قضا کرے۔ مترجم)۔

ایک عورت کو حیض نو یا دس دن آتا ہے پھر وہ پاک ہو جاتی ہے پھر متفرق اوقات میں خون آتا ہے:

س ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا میری عادت ماہواری جب شروع ہوتی ہے تو کبھی نو دن اور کبھی دس دن ہوتی ہے اور جب میں اس سے پاک ہوتی ہوں تو گھر کے کام کاج کے دوران دوبارہ خون متفرق اوقات میں آ جاتا ہے میں اس صورت حال سے حیران و پریشان ہوں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ ماہواری کی مدت کتنی ہے؟ اور کیا جب مجھے میری مقررہ عادت کے بعد دوبارہ خون آ جائے تو شرعی طور پر ان دنوں میں نماز و روزہ اور عمرہ کے لئے حرم کا رخ کرنا میرے لئے جائز ہوگا۔ اور کیا ماہ رمضان میں حیض روکنے والی گولیاں استعمال کرنی جائز ہے؟

ج ⇦ پہلی بات تمہارے لئے حیض کی مدت وہی ہے جس میں تم عادتاً حائضہ ہوتی ہو۔ اور وہ دس دن یا نو دن ہے۔ پس جب نو یا دس دنوں کے بعد حیض منقطع ہو جائے تو غسل کر لو اور نماز' روزہ اور حج یا عمرہ کے لئے کعبہ کا طواف یا نفلی طواف کرو۔ اور تمہارے شوہر کے لئے مقاربت و مجامعت جائز ہے۔ اور جو خون ماہواری کے بعد کوئی کام کرتے وقت یا کسی عارضی اور وقتی سبب سے آ جائے وہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ فاسد خون ہے جو تمہاری نماز' روزہ' طواف اور دیگر عبادات کی ادائیگی میں حارج نہیں ہوگا' بلکہ اس کو دوسری نجاستوں کی طرح اپنے جسم سے دھو لو اور ہر نماز کے لئے وضو کرو اور نماز' طواف کعبہ اور قرآن کی تلاوت کیا کرو۔

دوسری بات ماہ رمضان میں ماہواری کو روکنے کے لئے مانع حیض گولیوں کا استعمال تمہارے لئے جائز ہے بشرطیکہ ان کا استعمال صحت عامہ پر اثر انداز نہ ہو اور اس سے بانجھ پن یا ماہواری کی عادت مقررہ میں بگاڑ و فساد پیدا نہ ہو' کیونکہ گولیاں بعض اوقات مسلسل تیز خون جاری کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ مذکورہ خطرات کا

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة للإفتاء: (٥/ ٤٠٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندیشہ ہو تو گولیوں کا استعمال حرام ہے۔ مانع حیض دواؤں کا فائدہ یا نقصان تجربہ کار، ماہر، امانت دار اور قابل اطمینان ڈاکٹروں سے صلاح ومشورہ کے بعد معلوم کیا جا سکتا ہے[1]۔

ایک عورت کو رمضان میں خون کے چند معمولی دھبے آنا شروع ہوئے اور وہ اس کے ساتھ پورے ماہ باقی رہے:

سؔ ⇦ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین سے سوال کیا گیا ایک عورت کو رمضان کے دنوں میں خون کے معمولی نقطے یا دھبے آئے اور یہ خون اس کے ساتھ مہینہ بھر لگا رہا اور عورت روزے رکھتی رہی کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟

جؔ ⇦ ہاں اس کا روزہ صحیح ہے اور یہ دھبے یا قطرے کوئی معنی اور اعتبار نہیں رکھتے۔ کیونکہ یہ رگوں سے نکلے ہیں۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے ''وہ قطرات جو نکسیر کے مثل ہوتے ہیں وہ حیض نہیں ہیں''[2]

ایک عورت نے نفاس سے پاک ہونے کے دس دن بعد خون کے معمولی دھبے دیکھے اور وہ ماہواری کا وقت بھی نہ تھا:

سؔ ⇦ افتاء کی دائمی کمیٹی سے دریافت کیا گیا ایک عورت چالیس دن پورا کر کے نفاس سے بالکل پاک و صاف ہو گئی اور پھر دس دنوں کے بعد خون کے چند قطرے دیکھے۔ اس نے ظہر کی نماز چھوڑ دی اور پانچ اوقات نماز گذرنے کے بعد خون بند ہو گیا اور وہ اپنی ماہواری کے ایام میں بھی نہ تھی۔ اس کا سوال ہے کہ کیا وہ چھ وقت کی نمازوں کی قضا کرے گی اور جو دو تین قطرے ماہواری کے سوا دن میں دیکھے اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا یا وہ ان نمازوں کو چھوڑ دے گی جیسا کہ اس کا عمل اوپر ذکر کیا گیا؟

جؔ ⇦ جب نفاس والی عورتیں طہارت کے دس دنوں کے بعد خون کے چند قطرے دیکھیں اور ماہواری کے ایام سے ان کی موافقت بھی نہ ہو تو وہ نماز اور روزے نہ چھوڑیں گی۔ کیونکہ یہ خون، فاسد خون ہے۔ اور ان پر لازم ہے کہ ان ایام کی نمازوں کو جن میں خون کے چند قطرے دیکھے تھے، قضا کریں[3]۔

---

[1] فتاوی اللجنة الدائمة للإفتاء: (۵/۳۸۸)

[2] ۵۲ سؤالًا عن أحكام الحيض للشيخ ابن عثيمين: (ص/۱۰)

[3] فتاوی اللجنة الدائمة للإفتاء: (۵/۴۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحاضہ کی طہارت

جو چیز مستحاضہ کی پاکی کے لئے کافی ہے:

سؤال ⇦ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا کیا مستحاضہ کے لئے صرف فرج کا دھونا اور پٹی باندھنا اور نماز کے لئے وضو کر لینا کافی ہوگا یا غسل جنابت کی طرح ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب ⇦ مستحاضہ پر واجب ہے کہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد ایک غسل کر لے۔ اس کے بعد اس پر غسل کرنا واجب نہیں، یہاں تک کہ اگلے مہینہ پھر حیض آئے۔ مستحاضہ پر ہر نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے اور اس کی دلیل صحیحین میں وارد عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے انہوں نے فرمایا:

((جَآءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِیْ حُبَیْشٍ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ ؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَ لَیْسَ بِحَیْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰی یَجِیْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ)).

''یعنی فاطمہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک مستحاضہ عورت ہوں، میں پاک نہیں رہتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ رگ (سے نکلنے والا خون) ہے۔ حیض نہیں، جب تمہارا حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو اپنے جسم سے خون کو دھولو (یعنی مکمل غسل طہارت کر لو) پھر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو تاوقتیکہ دوبارہ حیض (اپنے وقت معتاد پر) آ جائے''۔

نیز صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ ام حبیبہ سات سالوں تک مستحاضہ رہیں۔ انہوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے غسل کا حکم دیا اور فرمایا ''هذا عرق'' (یہ رگ کا خون ہے)۔ تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔ ان دونوں حدیثوں کا وجہ الدلالت یہ ہے کہ ام حبیبہ کی روایت مطلق ہے اور فاطمہ کی روایت مقید ہے۔ لہٰذا مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ پس حیض منقطع ہونے پر غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے گی۔ اس طرح ہر نماز کے لئے غسل کرنا عدم وجوب کے اصل پر باقی رہے گا۔ کیونکہ اگر ہر نماز کے لئے غسل ضروری ہوتا تو نبی ﷺ کے لئے اس کا بیان فرمانا ضروری ہوتا اور خاص کر جبکہ یہ بیان وتوضیح کا موقع ومحل بھی تھا۔ علماء کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ کے لئے حاجت وضرورت کے وقت بیان میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ مذکورہ حدیثوں کے ذکر کے بعد امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے ''جان لو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحاضہ کے لئے کسی نماز کے لئے حیض منقطع ہونے پر غسل کر لینے کے بعد آئندہ حیض آنے تک کے درمیان میں کبھی بھی غسل واجب نہیں ہے اور اسی لئے سلف وخلف میں جمہور علماء نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور یہی قول علی‘ ابن مسعود‘ ابن عباس اور عائشہؓ سے اور عروہ بن زبیر‘ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن‘ مالک‘ ابوحنیفہ اور احمد (رحمہم اللہ اجمعین) سے مروی ہے۔ نووی کے کلام کا مدعا ومقصود ختم ہوا۔[1]

مستحاضہ سے وطی کرنا

مستحاضہ سے وطی کرنا:

س ⇦ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے سوال کیا گیا مستحاضہ عورت سے وطی کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ مذہب حنبلی کے قول ثانی کے مطابق‘ شوہر کے لئے مستحاضہ بیوی سے وطی کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ وہ اس کے پاس برائے مجامعت آئے گا اگرچہ برائی میں واقع ہونے کا ڈر نہ ہو۔ البتہ وطی کرنا مکروہ ہے۔ نبی ﷺ کے عہد میں مستحاضہ عورتوں کے شوہران سے مجامعت کیا کرتے تھے۔ یہ جواز کی دلیل ہے لہٰذا وطی کرنا مباح مع الکراہت ہوگا۔ عدم حرمت کا قول زیادہ راجح ہے۔ اور جس قدر اجتناب ممکن ہو اولیٰ واحسن ہے[2]۔ ❶

---

[1] فتاوی ورسائل الشیخ ابن ابراھیم: (۲/۱۰۰) [2] فتاوی و رسائل الشیخ بن ابراھیم: (۲/۱۰۱)

❶ کراہت والی بات بلا دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق

دم حیض اور دم استحاضہ کے درمیان فرق:

سوال ⇐ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز سے سوال کیا گیا بعض عورتیں حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق نہیں پاتیں' خاص کر جب کبھی خون مسلسل جاری رہتا ہو اور اس اثناء میں نماز سے رکی رہتی ہیں۔ اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب ⇐ حیض وہ خون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تقریباً ہر ماہ آدم کی بیٹیوں کے لئے مقدر فرمایا ہے' جیسا کہ اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث ثابت ہے۔ اس باب (مسئلہ) میں مستحاضہ کے تین احوال ہیں:

پہلی حالت عورت جب پہلی بار خون دیکھے تو ہر ماہ جب تک خون دیکھے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے' اور نہ اس کے شوہر کے لئے پاکی حاصل ہونے سے پہلے صحبت کرنی حلال ہے۔ بشرطیکہ خون جاری رہنے کی مدت پندرہ دن یا اس سے کم ہو' جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے۔ پس اگر خون پندرہ دنوں سے زیادہ جاری رہے تو وہ مستحاضہ ہے اور اس کو چاہئے کہ غور و فکر اور ہم عمر قریبی رشتہ دار عورتوں کو اپنے لئے مثال و نمونہ بناتے ہوئے چھ یا سات دن حیض شمار کرے' اگر وہ خود حیض اور دیگر خون کے درمیان تمیز نہ کر سکتی ہو۔

اور اگر تمیز کر سکتی ہو تو حیض کے خون کی مدت میں جو اپنے سیاہ رنگ اور بدبو سے پہچانا جاتا ہے' نماز و روزہ اور مرد سے صحبت کرنے سے باز رہے' پھر غسل کرے اور نماز پڑھے بشرطیکہ خون کی مدت پندرہ دنوں سے زیادہ نہ ہو' یہ مستحاضہ کی حالتوں میں سے دوسری حالت ہے۔

تیسری حالت یہ ہے کہ اس کی سابقہ عادت حیض معلوم و معروف ہو تو وہ عادت کے ایام میں بیٹھے' پھر غسل کرے اور اس کے بعد جب تک خون جاری رہے اس وقت تک ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے جب وقت نماز داخل ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے لئے بھی حلال ہے۔ یہاں تک کہ دوسرے مہینہ ماہواری کے ایام معتادہ شروع ہو جائیں۔ یہ خلاصہ ہے ان حدیثوں کا جو نبی ﷺ سے مستحاضہ کے سلسلہ میں ثابت ہیں۔ اور ان تمام روایتوں کو مؤلف بلوغ المرام حافظ ابن حجر اور صاحب المنتقی مجد بن تیمیہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے[1]۔

---

[1] فتاوی مهمة تتعلق بالصلاة لشیخ ابن باز: (ص/۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

عورت کے ساتھ بچپن سے لے کر
جوانی کی عمر تک
چند پیش آنے والے مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کے ساتھ بچپن سے لے کر جوانی کی عمر تک چند پیش آنے والے مسائل

لڑکپن اور جوانی:

بچپن گزر را اور لڑکپن کا زمانہ شروع ہوا یہ آغاز شباب کا دور ہے کم سن لڑکی کے لئے یہ سب سے مشکل دور ہوتا ہے گھر بھر کی نگاہیں اس کے بڑھتے اور بدلتے ہوئے جسم پر گڑی رہتی ہیں اور وہ خود اپنے اندر آنے والی تبدیلیوں پر حیران اور پریشان ہو کر رہ جاتی ہے اس دور میں قد بڑھنے کے علاوہ لڑکی کے بدن میں یہ تبدیلیاں رونما ہوتیں ہیں:

1. سینے پر پستان نمودار ہونے لگتے ہیں۔
2. بغلوں اور شرم گاہوں پر رواں پیدا ہو جاتا ہے۔
3. ماہواری کا آغاز ہوتا ہے یعنی حیض کا۔

یہ ایسے مراحل ہیں جن پر عموماً مائیں بھی پریشان ہو جاتی ہیں اور اپنی پریشانی سے وہ جوان ہوتی ہوئی بیٹی کو اور بھی ہراساں کر دیتی ہیں ان مسائل پر اکثر غلط فہمی بھی پائی جاتی ہے اس لئے ہم ترتیب وار ان کی کچھ تفصیلات ذکر کرتے ہیں۔

پستان، شرمندگی اور پریشانی!

پستان غالباً وہ واحد عضو ہیں جن کے بارے میں عورتیں سب سے زیادہ پریشان اور شرمندہ رہتی ہیں۔ یہ رویہ نہ صرف انہیں نفسیاتی طور پر پریشان رکھتا ہے بلکہ ان کی صحت پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔

بچی کے پستان نمودار ہونے سے کئی گھرانوں کی بزرگ خواتین اکثر پریشان ہو جاتی ہیں اور وہ اس پریشانی کو بچی سے چھپانے کی بھی کوشش نہیں کرتیں۔ اس طرح بچی بھی پریشان اور شرمندگی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بدن سے کوئی غلاظت چمٹ گئی ہے۔ ہمارے وطن میں اس عمر میں بہت سی لڑکیاں کندھے جھکا کر چلنے لگتی ہیں جو ان کے پھیپھڑوں کے لئے نقصان دہ ہے بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندانوں میں ایک عرصے تک یہ رواج رہا ہے کہ اس عمر میں لڑکیوں کو روئی کی بنڈی یا کوٹی پہنانے لگتے ہیں تا کہ سینے کا ابھار نظر نہ آئے۔ بے چاری لڑکیاں گرمی' سردی اور برسات میں یہ بنڈیاں پہنے رہتی تھیں۔ ان کا جسم گرمی دانوں سے بھر جاتا تھا مگر وہ شرم (بلکہ شرمندگی) کے باعث برسوں یہ بنڈیاں پہنے رہتی تھی۔

کچھ عورتوں نے شرم کے نام پر اس طرح کی باتیں خود اپنے اوپر مسلط کی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ عورت ذات خود کو خواہ مخواہ مسلط کی ہوئی اس تکلیف سے نجات دلائے۔ یہاں ہمیں شرم اور شرمندگی میں فرق محسوس کرنا چاہیئے۔

شرم:

شرم وحیا عورت اور مرد دونوں میں ہوتی ہے۔ یہ قدرتی بات ہے جس کے باعث وہ اپنا ستر پوشیدہ رکھتے ہیں۔ نسوانی جسم میں تبدیلی چونکہ زیادہ واضح ہوتی ہے اس لئے نوجوان لڑکیوں میں شرم وحیا کا ہونا عین فطری بات ہے جو انہیں اپنے جسم کی خواہ مخواہ نمائش کرنے سے روکتا ہے۔

شرمندگی:

شرمندگی ''شرم وحیا'' نہیں ہوتی۔ یہ ایک قسم کا احساس جرم ہوتا ہے۔ ہماری تربیت' لڑکیوں میں اپنے جسم کے لئے احساس شرمندگی پیدا کرتی ہے جو ان میں ہر طرح کا احساس کمتری پیدا کر سکتا ہے۔ وہ اپنی صحت کی طرف بھی از خود توجہ نہیں دیتیں۔ آخر اس جسم کی وہ کیوں پروا کریں جو انہیں صرف شرمندہ ہی کر سکتا ہے؟۔

ایک ماں کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی بیٹی کے پستانوں کی نمود پر گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں۔ اسے تسلی دیں اور پہلے سے زیادہ پیار اور محبت سے پیش آئیں۔ آپ کو حسب ذیل اقدامات کرنے چاہئیں:

1. آج کل بازار میں چھوٹی لڑکیوں کے لئے تربیتی بریزیئر (انگیا) بھی ملتی ہیں۔ آپ اپنی بیٹی کے لئے انہیں ایک دو بریزیئر خرید کر اسے پہنا دیں۔
2. اگر لڑکی کندھے جھکا کر بیٹھنے اور چلنے لگی ہے تو اسے فوراً ٹوکیں۔ اگر اسے یہ عادت پڑ گئی تو ساری زندگی کے لئے کمر میں خم آ جائے گا۔

دراصل ہمارے اطراف ایک روایتوں میں جکڑا ہوا معاشرہ ہے جو ایک طرف تو عورت کے جسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شرم ناک سمجھتا ہے اور دوسری جانب عورت کے جسم کا ایک غیر قدرتی خاکہ پیش کرتا ہے جس کے بغیر عورت پسندیدہ شخصیت نہیں ہو سکتی۔ یہ خاکہ عام طور پر یہ ہوتا ہے ''بے حد بڑی چھاتیاں' کمر اتنی پتلی کہ نہ ہونے کے برابر' کولہے کا ناپ بالکل چھاتیوں کے برابر' پیٹ اندر کی طرف پچکا ہوا' بے حد لمبی لمبی ٹانگیں''۔

اب حقیقت یہ ہے کہ بے حد لمبی لمبی ٹانگیں تو ہمارے ملک میں نہ مردوں کی ہوتی ہیں اور نہ عورتوں کی یہ تو صرف الیکٹرانک میڈیا پر تراشا ہوا عورتوں کا خاکہ ہے۔ عورتوں پر بہرحال یہ لازم ہے کہ وہ اپنے جسم کو نسوانی طور پر سالم رکھنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں انہیں سب سے زیادہ پریشانی اپنی چھاتی (پستانوں) کے بارے میں رہتی ہے جسے عورتیں کسی نہ کسی طرح بڑا کر لینا چاہتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ عورتوں کی اس آرزو اور تمنا کے بل بوتے پر عطائیوں اور نیم حکیم خطرہ جان قسم کے لوگوں کی چاندی ہو جاتی ہے۔ کئی رسالوں اور اخباروں میں ایسی دواؤں اور کریموں کے اشتہار چھپتے رہتے ہیں جو پستانوں کا سائز بڑا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پستانوں کا سائز کسی دوا سے بڑا نہیں ہو سکتا جسمانی ساخت کی طرح پستانوں کا سائز بھی موروثی ہوتا ہے۔ ایک لڑکی کے پستان اسی سائز کے ہوتے ہیں جس سائز کے اس کی ماں' نانی یا دادی کے ہوں گے بلکہ وراثت کا تسلسل بہت پیچھے بھی جا سکتا ہے۔

چربی:

پستانوں کی بناوٹ میں چربی اور غدود اہم ہوتے ہیں۔ اگر لڑکی فربہ اندام (یعنی موٹی) ہے اور اس کے جسم پر چربی کی موٹی تہہ ہے تو یہ پستانوں پر بھی ہو سکتی ہے اور ایسی لڑکی کے پستان باقی جسم کی مناسبت سے موٹے ہوں گے' حالانکہ یہ بھی ضروری نہیں۔ فربہ اندام لڑکیوں یا عورتوں کے جسم پر چربی کی تقسیم ہر جگہ برابر ہونا لازمی نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی لڑکی یا عورت موٹی ہو جائے لیکن اگر اس کے پستانوں کا سائز موروثی وجوہات سے چھوٹا ہے تو اس کے پستان باقی جسم کی مناسبت سے چھوٹے ہی رہیں گے۔

غدود:

پستانوں کے ابھار کا دوسرا عنصر غدود ہوتے ہیں جن کو بڑا کرنے کی کوئی ترکیب آج تک ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ یہ دودھ پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں۔ جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو ان غدود کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ بڑے بھی ہو جاتے ہیں اسی لئے اس دور میں عورت کی چھاتیاں بڑی ہو جاتی ہیں۔ اگر عورت بچے کو اپنا دودھ پلا رہی ہو تو یہ دودھ چھاتی میں بھٹنی (نپل) کے نیچے جمع ہوتا رہتا ہے اور بچے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوسنے پر باہر کی طرف بہتا ہے۔

دودھ پلانے کا زمانہ ختم ہونے کے بعد پستانوں کے غدود دوبارہ پہلی حالت پر واپس آجاتے ہیں اور عورت کی چھاتیاں بھی پہلے جتنی ہو جاتی ہیں۔

چھاتیاں بڑی کرنے کا طریقہ:

مرد یا عورت' انسان اپنی نسل کے اعتبار سے اپنے جسم کے کسی بھی عضو کی ساخت نہیں بدل سکتا۔ عام حالات میں ایک صحت مند جسم خوب صورت ہی ہوتا ہے۔ صحت مند لڑکی یا عورت کی چھوٹی چھاتیاں بھی خوب صورت ہوتی ہیں۔ ضروری یہ ہے کہ لڑکیاں چھاتیوں کے بارے میں اپنا رویہ بدل دیں۔ یہ ان کے پورے جسم کا ایک حصہ ہیں اور انہیں بقیہ جسم سے علیحدہ کر کے گھٹایا یا بڑھایا نہیں جا سکتا۔

چھاتیوں کی شکل میں سینے کے عضلات بھی شامل ہیں ورزش کے ذریعے انہیں مضبوط اور خوب صورت بنایا جا سکتا ہے۔

عام حالات میں پستانوں کی ورزشیں:

① کسی دیوار سے پیٹھ لگا کر سیدھی کھڑی ہو جائے۔ دونوں بازو دیوار کے ساتھ اس طرح سیدھے پھیلا لیجئے کہ ہتھیلیاں سامنے کی طرف ہوں اور ہاتھ کی پشت دیوار سے لگی ہو۔

اس عمل کو کئی بار دہرایئے۔ ورزش کے دوران آپ خود چھاتیوں کے عضلات میں حرکت محسوس کر سکتی ہیں۔

② سیدھی کھڑی ہو جایئے۔ بہتر ہے کہ کسی دیوار کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑی ہوں۔ اس طرح آپ خود بخود بالکل سیدھی کھڑی ہوں گی۔

دونوں ہاتھوں کو سینے کے سامنے جوڑ لیں۔

دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ دبائیں اور پھر ڈھیلا چھوڑ دیں۔

اس عمل کو کئی بار دہرائیں' اس ورزش میں بھی آپ سینے کے عضلات کی حرکت محسوس کر سکیں گی۔

پستان یا چھاتیاں نسوانی بدن میں نظام تناسل (Reproductive System) کا ایک حصہ ہیں۔ نسوانی پستان میں جلد کے نیچے عضلات کے علاوہ چربی اور غدود ہوتے ہیں۔ عام طور پر ماؤں اور لڑکیوں کے ذہن میں کچھ سوالات ہوتے ہیں کہ بچی کے پستان کس عمر میں بڑے ہونے شروع ہوں گے؟ وغیرہ تو اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اس کے لئے کوئی خاص عمر نہیں ہے اس کا انحصار کئی باتوں پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① بچی کی صحت: اگر بچی کی صحت اچھی ہے اور اس نے قد نکال لیا ہے تو اس کے پستان جلد بننے شروع ہو سکتے ہیں اور ان کا آغاز نو برس یا آٹھ برس کی عمر میں بھی ہو سکتا ہے۔

اگر بچی کی صحت اچھی نہیں ہے اور اس کا جسم بہت آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے تو ممکن ہے کہ اس کے پستان بارہ' تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں نمودار ہوں۔

② وراثت: پستانوں کے نمودار ہونے کا انحصار وراثت پر بھی ہوتا ہے۔ جلد کے رنگ اور قد کاٹھ کی طرح بچی میں پستانوں کی نمود موروثی ہو سکتی ہے اور وہ اس وقت بننا شروع ہو سکتے ہیں جس عمر میں اس کی ماں' نانی یا دادی کے پستان نمودار ہوئے تھے۔

ماہواری کیوں ہوتی ہے؟

رحم یا کوکھ میں اوپر کی جانب دو خم کھائی ہوئی نالیاں ہوتی ہیں۔ ان نالیوں کے سرے پر دو غدود ہوتے ہیں جنہیں بیضہ دانیاں (Ovaries) کہا جاتا ہے۔ یہ غدود ہارمونز اور نسوانی بیضہ (Ova) نسوانی جسم میں ان ہارمونز کا نام ایسٹروجن اور پروجیسٹرین ہے۔ نسوانی جسم میں ان ہارمونز کی مقدار میں باقاعدہ اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے' جو ایک ماہ میں اپنا دور (Cycle) مکمل کرتا ہے۔ اس دور کے پہلے دو ہفتوں میں رحم سے متصل بیضہ دانیاں ایسٹروجن پیداوار میں رفتہ رفتہ اضافہ کرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ رحم کی دیوار کی دبازت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی اندرونی سطح پر خلیاتی ساخت کی ایک موٹی تہہ نمودار ہو جاتی ہے۔

دو ہفتوں کے گزرنے کے بعد کسی بھی ایک بیضہ دانی سے بیضہ خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایسٹروجن کی افزائش میں فوراً کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس کے بجائے پروجیسٹرین کی سطح میں اضافہ شروع ہو جاتا ہے۔

اس مرحلے پر اگر رحم ٹھہر جائے تو یہ الگ بات ہے۔ دوسری صورت میں جب پروجیسٹرین کی سطح کم ہونے لگتی ہے تو ماہواری کا آغاز ہو جاتا ہے یعنی رحم کا استر بنانے والی تہہ نسوانی جسم سے نکل جاتی ہے۔

حیض اور مائیں:

لڑکیوں کے جوان ہونے سے قبل ماہواری آنے اور جسم میں دوسری تبدیلیوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے بیشتر لڑکیاں یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اگر ماں یا گھر کی کوئی بڑی عورت اسے صحیح صورت حال نہیں بتائے گی تو سکول کی سہیلیاں وغیرہ اپنی اپنی ناسمجھ عقل کے مطابق غلط سلط باتیں بتا کر اس کے ذہن کو اور زیادہ منتشر کر دیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کو اور دوسری سمجھ داری کی باتیں بتاتے ہیں اسی طرح اس اہم ترین معاملے میں بھی ماں کو خود ہی اپنی بیٹی کی ضروری معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔

حیض آنے کی عمر:

پاکستان میں ہر لڑکی کو اندازاً گیارہ سال سے لے کر تیرہ سال کی عمر تک پہلی ماہواری آتی ہے لیکن کچھ لڑکیوں کو دس برس کی عمر میں بھی ماہواری آ سکتی ہے اور یہ بالکل عام بات ہے۔ اسی طرح بعض لڑکیوں کو اٹھارہ سال تک بھی ماہواری نہیں آتی جو کہ ان کے لئے نارمل بات ہوتی ہے۔ لڑکی کی ماہواری شروع ہونے کا انحصار بہت سی چیزوں پر ہوتا ہے جس میں اس کا وزن اور قد بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی اس میں اس کے خاندان کی غذائیت کے معیار کا بھی دخل ہوتا ہے اس لئے اگر آپ کی بیٹی کو کم عمر میں حیض شروع ہو جاتا ہے یا پندرہ سولہ برس تک بھی شروع نہیں ہوتا تو دونوں صورتوں میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

ماہواری کا دورانیہ قدرت کا ایک عجیب مظہر ہے۔ ہر اٹھائیس دن یا ایک مہینے بعد ایک لڑکی جو سفر بارہ اور چودہ سال کی عمر کے دوران میں شروع کرتی ہے۔ وہ چالیس سال کی عمر تک جاری رہتا ہے' جب ماہواری کے عمل کا خاتمہ ہو جاتا ہے جسے (Menopause) کہتے ہیں جو دراصل کسی کی زندگی کی افزائش نسل کے دور کا خاتمہ ہوتا ہے۔ پہلے ایام کی اوسط عمر بارہ سے تیرہ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ صرف دس فی صد لڑکیاں بارہ سال سے قبل ایام کا آغاز کرتی ہیں اور دس فی صد پندرہ سال کے بعد۔ ایام عام طور پر اس وقت تک شروع نہیں ہوتے جب تک سترہ سے بیس فی صد تک جسمانی وزن چربی پر مشتمل نہ ہو۔ اس وجہ سے دبلی پتلی لڑکیوں میں ذرا دیر سے ماہواری کا آغاز ہوتا ہے۔ ماہواری کے ایام وقت کے ساتھ ساتھ ایک نارمل طریقہ کار اختیار کر جاتے ہیں۔ ابتدائی چند سالوں کے دوران یہ بے قاعدہ رہتے ہیں اور معمولی قسم کی بے چینی اور تکلیف ہوتی ہے۔ بہت سی لڑکیاں ایام کے مخصوص مسائل کا شکار ہوتی' ان میں سے عام یہ ہیں:

1. ایام سے قبل کا تناؤ یا سنڈروم (Syndrome)
2. تکلیف دہ ایام
3. ایام کا نہ آنا

ایام سے قبل کا تناؤ:

بہت سی لڑکیاں ایام کے آغاز سے قبل بجھی بجھی اور انتشار کا شکار رہتی ہیں۔ ایسا عام طور پر ایام سے قبل کے تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی علامات میں بے چینی' جھنجھلاہٹ' سر درد' بے قراری' نروس پن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈپریشن شامل ہیں۔ اندرونی و بیرونی کشمکش ان علامات کو جسمانی بیماری کی صورت میں بگاڑ سکتی ہیں۔ ستر سے اسی فی صد لڑکیوں کو قبل از ایام تناؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تکلیف دہ ایام:

اکثر لڑکیاں ایام کے دوران کچھ حد تک بے چینی اور درد محسوس کرتی ہیں۔ درد کی شدت ایک سے دوسرے تک میں مختلف ہو سکتی ہے۔ یہ عموماً ایام کے آغاز میں ایک سے دو سال بعد شروع ہوتی ہے اور پچیس سال کی عمر تک رہ سکتی ہے۔ اکثر لڑکیاں جانتی ہیں کہ ماہواری کے دوران انہیں اس کا سامنا کرنا پڑے گا اور یوں وہ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جسمانی اور ذہنی طور پر تیار رہتی ہیں۔ نفسیاتی اور جذباتی اتار چڑھاؤ ان علامات کو بڑھا کر اور زیادہ اثر پذیر ہو سکتے ہیں۔ ایام کے دوران اور ذرا پہلے لڑکیاں عموماً سست پڑ جاتی ہیں۔ اور بہت حساس ہو جاتی ہیں۔ درد کا احساس زیادہ تر پیٹ کے نیچے ہوتا ہے اور اندرونی اعضاء کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بے قراری' عام جسمانی کمزوری' قے اور الٹی آنا' پریشانی اور ڈپریشن وغیرہ کی علامات بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔

ایام کا نہ آنا:

تقریباً تین سے دس ہفتہ تک لڑکیوں میں بہت کم حیض آتا ہے یا بالکل نہیں آتا۔ ایسا خاندانی پس منظر کی وجہ سے ہو سکتا ہے اگر یہ کسی بیماری کی وجہ سے ہے تو تشخیص کے بعد بیماری کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اکثر لڑکیوں میں حیض سال یا دو سال بعد رونما ہو جاتا ہے اور ایام خود بخود نارمل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ پریشان ہونے اور ڈاکٹروں کے ہاں چکر لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

تکلیف دہ ایام سے کیسے نبٹا جائے:

بلوغت میں قدم رکھنے والی اکثر نو عمر لڑکیوں کو ماہواری کے دوران مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلوغت زندگی کا ایک اہم موڑ ہے۔ اور ایام ماہواری سے اس کا آغاز ہوتا ہے۔ ایام ماہواری کی تکالیف سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ماؤں کو مندرجہ ذیل باتیں بیٹیوں کو ذہن نشین کرانی چاہئیں۔

(۱) بلوغت میں قدم رکھتے ہوئے ایام کا آغاز ایک فطری' قدرتی اور سادہ عمل ہے۔ یہ ایک قدرتی اور انقلابی تبدیلی کا آغاز ہوتا ہے جو کہ ان کو ذمہ دار عورت بننے کے قابل بناتا ہے تاکہ وہ دنیا کا بہادری اور آسانی سے مقابلہ کر سکیں۔

(۲) ماہواری کا آغاز ایک قدرتی عمل ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ ماہواری کے آغاز اور اس کے دوران میں ہونے والے مسائل پر مختلف عناصر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے مختلف لڑکیوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہواری کا آغاز ذرا جلدی یا دیر سے ہونا کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ چنانچہ اگر ان کے ایام ذرا تاخیر سے شروع ہوئے ہوں یا کچھ عرصہ پہلے شروع ہو گئے ہیں تو وہ گھبرائیں نہیں۔ وہ اسے نارمل انداز میں لیں اور کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی ماں یا بڑی بہن سے اس سلسلے میں بات کریں کیونکہ انہوں نے بھی شاید ایسے مسائل کا سامنا کیا ہو اور اس طرح ان کی بہتر طریقے سے راہنمائی ہو سکے۔ کسی سہیلی یا کوئی اور جسے وہ اچھی طرح سے نہیں جانتی اس موضوع پر بات کرنے سے احتراز ضروری ہے کیونکہ ان معاملات میں دوستانہ مشورہ بعض اوقات نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

(۳) حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھنے اور اپنے اعضاء کی حفاظت کا ان میں شعور بیدار کریں۔ ماہواری کے دوران میں صاف اور جراثیم سے پاک روئی یا پیڈ کا استعمال کرائیں۔ پیڈوں کے غلط استعمال یا غیر صحت مندانہ ماحول میں رہنے سے الرجی کی شکایت ہوسکتی ہے اور اعضائے مخصوصہ میں کوئی خطرناک انفیکشن ہوسکتا ہے۔ صفائی کرنے والے اجزاء کا غیر ضروری اور مسلسل استعمال بھی اعضائے مخصوصہ میں جلن پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اچھی صحت کے لئے نارمل اور سادہ غذا ہلکی پھلکی ورزش' تازہ ہوا اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے سے تکلیف دہ ایام کا اچھے طریقے سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) کچھ درد کشا دوائیں ان ایام کے دوران درد دور کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہیے اور صرف ضرورت کے مطابق ان کا استعمال کیا جائے۔

(۵) کچھ نام نہاد ''جادوئی دوائیں'' بہت سے ناموں کے ساتھ ایام مخصوصہ کی درد کو دور کرنے کے لئے دستیاب ہیں۔ لیکن ایسی تمام دواؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ جب کوئی دوا استعمال کر رہا ہوتا ہے تو درحقیقت جسم میں کوئی کیمیکل داخل ہو رہا ہوتا ہے جس کے کچھ ذیلی یا مضر اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایسی مضر صحت اور نقصان دہ چیزوں سے بچا جائے۔

(۶) ایام کے دوران میں اور بعض اوقات نارمل دنوں میں کچھ لڑکیاں ایک سفید رطوبت کے خارج ہونے کی شکایت کرتی ہیں جسے عرف عام میں لیکوریا کہا جاتا ہے۔ اسے بہت خطرناک اور صحت کے لئے مضر سمجھا جاتا ہے۔ اس اخراج کے ساتھ بہت سی داستانیں وابستہ ہیں۔ اکثر بوڑھی عمر کی عورتیں اور لڑکیاں لیکوریا کو ایک خطرناک مرض تصور کرتی ہیں اور اسے صحت کے لئے بہت خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں لیکوریا سے جسم میں قوت اور توانائی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے نت نئے علاج تجویز کئے جاتے ہیں اور بے شمار دوائیں اس کے علاج کے لئے دستیاب ہیں لیکن ایک باشعور عورت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے آپ کو اس معاملے میں بہت شفاف ذہن ہونا چاہئے اور یاد رکھیں کہ سفید مائع کا اخراج یا لیکوریا ایک نارمل اور عام اخراج ہے جسے بارتھولین غدود (Bartholian Glands) خارج کرتے ہیں۔ یہ اخراج کسی صورت میں بھی نقصان دہ نہیں اور وقت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اس اخراج کے لئے کوئی ''دوائی'' لینے کی ضرورت نہیں۔ دوائیوں کا استعمال نہ صرف پیسے کا ضیاع ہے بلکہ دوائیوں کے مضر اثرات کی وجہ سے یہ صحت کے لئے بھی خطرناک ہے۔ دوائیوں کے استعمال سے دوسرے مسائل جنم لے لیتے ہیں اور لیکوریا بھی پہلے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اس رطوبت کے ساتھ ساتھ اگر کچھ اور علامات ہوں اور وہ کافی دنوں تک پیچھا نہ چھوڑیں تو کسی لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

لڑکپن کی شادی:

لڑکی کے جوان ہوتے ہی صرف ماں باپ ہی نہیں پورے خاندان کے ذہن میں اس کی شادی کا خیال منڈلانے لگتا ہے۔ بعض گھرانوں میں تو یہ سوچ بھی موجود ہے کہ ماہواری شروع کے بعد لڑکی کو کنوارا نہیں رکھنا چاہئے۔ لیکن شادی اور اس کے بعد ماں بننے کے لئے صرف جسمانی بلوغت ہی نہیں ذہنی بلوغت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

نوعمری اور لڑکپن میں جب بچیاں اپنے بچپن کا لطف لے رہی ہوتی ہیں اور جسمانی و ذہنی طور پر بالغ نہیں ہوتیں اس وقت اس قسم کے بندھن میں جکڑ لینا جو بہت ساری جسمانی' جذباتی اور نفسیاتی ذمہ داریوں کا مطالبہ کرتا ہے' بالکل مناسب نہیں ہے۔

ماہواری آنے کا یہ تصور کہ ماہواری آنے سے لڑکی مکمل عورت بن جاتی ہے' غلط ہے۔ اصل میں ماہواری نوجوان ہونے کے عمل میں ایک سنگ میل ہے لیکن لڑکی کی ذہنی پختگی کا عمل تعلیم وتربیت' گھر اور اردگرد کے ماحول سے پروان چڑھتا ہے جو ماہواری سے پہلے اور ماہواری کے بعد بھی کافی عرصہ تک جاری رہتا ہے۔

نوعمر لڑکیاں اگر حاملہ ہو جائیں تو ان کو بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ چونکہ ان کے جسم کی ابھی مکمل نشوونما نہیں ہوئی ہوتی اس لئے ان کی ہڈیاں چھوٹی ہوتی ہیں' اس لئے زچگی کے عمل میں انہیں بہت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اگر ایسی لڑکیوں کی زچگی دیہات میں دائی کے ہاتھوں ہو رہی ہو تو ان کی شرح اموات بڑھ جاتی ہے اگر ان کی زچگی شہر میں کسی ہسپتال میں ہو رہی ہو تو پھر ان کا آپریشن ہوتا ہے۔ ناپختہ ہونے کی وجہ سے وہ ایک سمجھدار اور ذمہ دار ماں بننے میں بھی عموماً ناکام رہتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردۂ بکارت:

ہمارے سماج میں جہاں بہت سی توہمات روایات کا درجہ حاصل کر چکی ہیں وہاں سب سے اہم وہم کنواری عورتوں کا پردہ بکارت محفوظ رہنا بھی ہے۔

پردۂ بکارت رحم کے منہ پر موجود ایک نامکمل جھلی کا نام ہے۔لڑکی کی پیدائش کے وقت یہ جھلی بالکل ثابت نہیں ہوتی اور ماہواری شروع ہونے سے قبل یہ کھینچ کر تھوڑی سی اور بھی پھٹ جاتی ہے تاکہ ماہواری کا خون خارج ہوسکے۔

اس کی شکل سب لڑکیوں میں یکساں نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں ایک جیسے سوراخ ہوتے ہیں اسی طرح جھلی کی دبازت (موٹائی) بھی ہر لڑکی میں مختلف ہوتی ہے، بعض موٹی اور بعض میں باریک ہوسکتی ہے۔

صدیوں سے پردۂ بکارت کنوار پن کی نشانی سمجھا جاتا ہے جاہل گھرانوں میں فرض کیا گیا ہے کہ اگر شادی کی رات پردہ بکارت پھٹ کر خون نہ نکلے تو لڑکی ہرگز کنواری نہیں ہوسکتی۔حالانکہ حقیقت اس سے کافی مختلف ہے۔

1. اول تو ماہواری ہونا ہی ثابت کرتا ہے کہ پردۂ بکارت میں سوراخ ہے اگر بعض (نہایت کم) صورتوں میں پردۂ بکارت میں سوراخ نہ ہو تو ڈاکٹر سے چیرا لگوانا ضروری ہوجاتا ہے۔
2. اگر پردۂ بکارت باریک ہے تو وہ شادی کی رات آسانی سے پورا پھٹ جاتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ خون نہ نکلے۔
3. شادی سے پہلے کسی لڑکی کا پردۂ بکارت کسی بھی اور وجہ سے پھٹ سکتا ہے۔اس کے لئے اندام نہانی میں کسی چیز کا داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ یہ جمپ دینے' کودنے وغیرہ سے بھی پھٹ جاتا ہے۔

پردۂ بکارت صدیوں سے عورتوں کی ذلت کی المناک علامت رہا ہے۔گاؤں اور قبائلی علاقوں میں اب بھی شادی کے دوسرے دن صبح کے وقت دلہن کی چادر پر خون کے دھبے سارے خاندان کو فخر یہ دکھائے جاتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں تو اس چادر کو لٹکا دیا جاتا ہے تاکہ آنے والے مہمان دلہن کے کنوار پن کا ثبوت دیکھ کر گھر والوں کو مبارکباد پیش کریں۔

اگر شادی کی رات دلہن کا خون نہ نکلے تو یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ لڑکی کنواری نہیں تھی۔بعض دیہاتوں اور قبائلی علاقوں میں اس بات پر لڑکی کو قتل تک کر دیا جاتا ہے اور ان کا معاشرہ اس سفا کی کو بالکل جائز سمجھتا ہے۔اسی وجہ سے صدیوں سے دیہات اور قبائلی علاقوں کی مظلوم مائیں شادی کی رات اپنی بیٹیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے لئے طرح طرح کی ترکیبیں کرتی آئی ہیں۔اس میں بھی قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ماں کو علم ہے کہ اس کا پردۂ بکارت پھٹ چکا ہے (یعنی اس کے کسی مرد سے تعلقات رہ چکے ہیں) تو وہ پیش بندی کے طور پر لڑکی کو بکری کی کلیجی یا ایسی ہی کوئی اور چیز دے دیتی ہے جس کو وہ اندام نہانی میں رکھ لے تاکہ خون نکلنے کا انتہائی ضروری مرحلہ خیر خوبی پورا ہو سکے (اور چادر لٹکا کر مبارک باد وصول کی جا سکے)۔

لیکن اگر بدنصیب لڑکی کے کسی مرد سے تعلقات نہیں رہے ہیں اور اس کا پردۂ بکارت جسم کے اندر کھنچنے سے پھٹ چکا ہے تو اس کا علم اس کو یا اس کی ماں کو نہیں ہو سکتا۔اس کے لئے کوئی پیش بندی بھی نہیں کی جاتی اور شادی کے دوسرے دن اسے بدکردار سمجھ کر قتل کرنا یا طلاق دے کر میکے واپس بھیج دینا لازمی ہو جاتا ہے۔

پردۂ بکارت کے بارے میں یہ رویہ صرف دیہاتوں اور قبائلی علاقوں تک محدود نہیں بلکہ شہروں میں اور اچھے خاصے پڑھے لکھے گھرانوں میں بھی یہ توہمات موجود ہیں۔

لڑکیوں کے اخلاقی دفاع کے لئے اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ روشن خیال والدین یہ علم حاصل کریں۔کہ شادی کی رات پردۂ بکارت کا نہ پھٹنا اور خون نہ نکلنا ہرگز اس بات کا ثبوت نہیں کہ لڑکی شادی کی رات کنواری نہیں تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ پنجم

1. نکاح (شادی) کے احکام و مسائل
2. طلاق اور عدت کے احکام و مسائل
3. میاں بیوی کے بعض مخصوص مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نکاح (شادی) کے احکام ومسائل

نکاح کیا ہے اور اس کا حکم:

نکاح کا لغوی معنی ملانا اور جمع کرنا ہے اور شرعی اصطلاح میں اکثر کے نزدیک نکاح کا معنی شادی کا عقد قائم کرنا ہے نیز جو بھی صاحب استطاعت ہو اور نکاح کے بغیر بدکاری اور دینی ضرر سے ڈرتا ہو اس پر نکاح واجب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))۔[1]

''اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھنا لازم پکڑ لے پس یقیناً روزہ اس کے لئے ڈھال ہے''۔

ثابت ہوا جو نکاح کے اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتا یا استطاعت تو رکھتا ہے لیکن بدکاری یا ضرر وغیرہ سے نہیں ڈرتا تو اس کے حق میں نکاح مستحب ہے۔ [واللہ اعلم]

شادی کی اہمیت وضرورت:

شادی ایک فطرتی 'معاشرتی اور اخلاقی وروحانی ونفسیانی اور ایک دینی ضرورت ہے۔ اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے ان تمام چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے شادی کا صرف حکم ہی نہیں دیا بلکہ ہر بالغ اور صاحب استطاعت کے لئے بعض حالات میں شادی کو فرض قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾ [النساء: ۴/ ۳]

''جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں ان سے نکاح کرو دو دو تین تین اور چار چار سے (نکاح کر سکتے ہو)''۔

دراصل انسان جب جوانی کی سطح کو چھو لیتا ہے تو اس میں طبعی طور پر شہوت کا بھڑکاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور اس بھڑکاؤ کا فطرتی علاج شادی ہے۔ یہ علاج خود دین فطرت نے تجویز کر رکھا ہے۔ اس کی مثال آپ یوں سمجھیں کہ جب انسان کو بھوک لگی ہو تو وہ ہر کام کو بھول کر صرف اپنی بھوک مٹانے کی فکر میں ہوتا ہے اور مناسب خوراک ہی اسے اس فکر سے نجات بخشتی ہے لیکن اگر مناسب خوراک تک رسائی ممکن نہ ہو تو صرف پانی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: (۵۰۶۵) و صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: (۳۳۹۸) و ابوداؤد: (۲۰۴۶) ابن ماجہ: (۱۸۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چند گھونٹ پی کر یا کوئی ہلکی پھلکی سی غذا کھا کر وقت کاٹا جاتا ہے۔اس سے بھوک کی شدت میں اگرچہ وقتی طور پر کمی ہو جاتی ہے مگر بھوک کا صحیح علاج مناسب خوراک ہی ہے۔

اسی طرح فطرتی طور پر بلوغت کے بعد انسان میں جنسی قوت یا دوسرے لفظوں میں جنسی بھوک کا احساس بیدار ہوتا ہے اور اسلام نے اس جنسی بھوک کو دور کرنے کی مناسب خوراک ''شادی'' تجویز کی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ جنسی ضرورت ہی پوری ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ دیگر ضروریات اور معاشرتی مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

جنسی ضروریات کی تکمیل کے لئے اگرچہ شادی کے علاوہ بھی کئی راستے ہیں مثلاً مشت زنی' بدکاری و زنا کاری' ہم جنس پرستی وغیرہ......لیکن اول تو یہ راستے جنسی بھوک کے خاتمے کے لئے غیر مناسب ہیں اور پھر ان میں سے ہر راستہ ان گنت مفاسد کو جنم دیتا ہے اس لئے اسلام شادی کے علاوہ ان تمام راستوں کا سدباب کرتے ہوئے انہیں حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیتا ہے مثلاً زنا کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۷/ ۳۲]

''اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ' بلاشبہ یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے''۔

اور شریعت نے اس کام کو بہت برا سمجھا اس کے لئے کڑی سزا متعین فرمائی کہ اگر مرد و زن زنا کرتے ہیں یعنی اپنی جنسی بھوک کو ناجائز طریقوں سے ختم کرتے ہیں اگر وہ کنوارے ہیں تو ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو۔[النور ۲/۲۴] اور اگر زناکاری کے مرتکب مرد و زن شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں پتھر مار مار کر قتل کر دیا جائے۔[1]

اسی طرح لواطت (لونڈے بازی) اور مشت زنی وغیرہ کو بھی اسلام نے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور حرام قرار دیا ہے جبکہ اس کے برعکس شادی کے ذریعے جنسی ضروریات کی تکمیل کو اسلام نہ صرف پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے بلکہ اسے باعث اجر و ثواب بھی قرار دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے پر بھی ثواب ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ تو ہم اپنی شہوت پوری کرتے ہیں پھر اس پر ثواب کیسا؟ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص حرام طریقے سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اسے گناہ نہیں ملتا؟ (یعنی ضرور ملتا ہے) اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کر لے تو اسے اجر و ثواب سے بھی نوازا جاتا ہے''۔[2]

---

[1] بخاري، كتاب الحدود، باب رجم الحبلى في الزنا: (٦٨٣٠) و مسلم: (١٦٩٨) و احمد: (٥/ ٩١)

[2] صحيح مسلم: (١٠٠٦) و ابوداؤد: (٥٢٣٤) و احمد: (٥/ ١٦٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شادی ایک معاشرتی ضرورت بھی ہے جس کی وجہ سے اس دنیا کی بقا ہے جب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور افزائش نسل ہوتی رہے گی تب تک نظام حیات قائم رہے گا اسی لئے نبی ﷺ نے اپنے فرمودات میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ اس شادی کے بغیر نہ تو انسان کی دنیاوی زندگی درست رہتی ہے اور نہ ہی اس کی دینی زندگی' بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا تم شادی کرو تو یہ دیکھ لو کہ اگر وہ بہت زیادہ بچے جننے اور محبت کرنے والی ہے تو پھر شادی کرو جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ وَالْوَلُوْدَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[1]

''خوب محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے روز قیامت دوسری امتوں پر فخر کروں گا''۔

اور آپ ﷺ نے ایمان کی تکمیل شادی کو قرار دیا ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِيْ مَا بَقِيَ))[2]

''جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے''۔

اور اس عظیم سنت کے انکاری کو خارج از امت سمجھا ہے اور جب ایک شخص نے شادی سے انکار کیا تو آپ ﷺ نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))[3]

''نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں''۔

البتہ جس روایت میں کچھ یوں الفاظ مروی ہیں وہ صحیح ہے:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))[4]

''جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''۔

سابقہ آیت وسنن سے معلوم ہوا کہ شادی ہر انسان کی ایک ضرورت ہے اس کے ترک پر اسے سزا اور اس عظیم سنت کی ادائیگی سے اسے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔

---

[1] سنن سعید بن منصور، باب الترغیب فی النکاح: (۴۹۰) مسند احمد: (۱۵۸/۳) وبیہقی: (۸۱/۷)

[2] المعجم الاوسط: (۱۶۲/۱) و شعب الایمان: (۵۴۸۶) شیخ البانیؒ نے اس کی سند کو شواہد کی بناء پر حسن کہا ہے دیکھیے۔ السلسلة الصحیحة: (۶۲) اور مشکوٰۃ للالبانی، کتاب النکاح، الفصل الثالث۔

[3] ابن ماجه کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح: (۱۸۴۶) امام بوصیریؒ اسے ضعیف کہتے ہیں۔

[4] بخاری، کتاب النکاح: (۵۰۶۳) مسلم: (۱۴۰۱) و احمد: (۲۴۱/۳) نسائی: (۶۰/۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخاب رشتہ:

زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں ایک مرد اور ایک عورت جب تک یہ دونوں ہم پلہ اور صحیح و سالم نہ ہوں گے گاڑی چل نہیں سکے گی یعنی شریک حیات کے انتخاب میں انسان ان اشیاء کو ترجیح دے جن کو اسلام نے وجوہ ترجیح قرار دیا ہے تاکہ اللہ اور اس کے بندے اس کے انتخاب پر اسے داد دیں۔

گلشن حیات سے ایسے گلوں کو چن

کہ سب داد دیں تیری نظر انتخاب کو

اسلام نے شریک حیات کے انتخاب کے وقت دین داری و تقویٰ کو ترجیح دی ہے تاکہ شادی کے بعد شروع ہونے والی ایک نئی زندگی کا آغاز و افتتاح بھی اسلام پر ہو اور انجام و اختتام بھی ایمان پر ہو۔

اور اسلام نے انتخاب کے لئے چار وجوہ کو بنیادی حیثیت دی ہے ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَ لِحَسَبِهَا وَ لِجَمَالِهَا وَ لِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ))[1]

''عورت سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال و دولت، حسب و نسب، جمال و کمال (خوب صورتی) اور دین داری کی وجہ سے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو''۔

شریک حیات (خاوند ہو یا بیوی) دینداری کے ساتھ دیگر اوصاف (خوبصورتی، مالداری اور حسب و نسب وغیرہ) سے بھی متصف ہو تو یہ انسان کی خوش قسمتی ہے لیکن ترجیح وہ دین کو ہی ہونی چاہئے۔

ایک مثال:

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا بڑی با کمال اور جرأت مند صحابیہ تھیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مدینہ ہی میں مسلمان ہو گئیں مگر ان کے شوہر مالک بن نضر نے اسلام کی بجائے اپنے آبائی مذہب ہی کو ترجیح دی جس کی وجہ سے میاں بیوی میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور مالک بن نضر انہیں چھوڑ کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے اس کے بعد ابوطلحہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا اَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَ لٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَ اَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین: (۵۰۹۰) مسلم کتاب الرضاع: (۱۴۶۶) ابوداؤد: (۲۰۴۷) ترمذی: (۱۰۸۶) و بیہقی: (۷/۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ اَتَزَوَّجَكَ فَاِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِی وَلَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَاَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرُهَا))[1]

''اللہ کی قسم! ابوطلحہ! تمہارے جیسے شخص کا پیغام نکاح رد نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بات یہ ہے کہ تم ایک کافر شخص ہو اور میں ایک مسلمان عورت ہوں میرے لئے یہ حلال نہیں کہ میں تم سے شادی کروں۔ ہاں البتہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے شادی کرلوں گی اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا حق مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتی چنانچہ (غور وفکر کے بعد) ابوطلحہ نے بھی اسلام قبول کرلیا (اور ام سلیم نے حسب وعدہ اس سے نکاح کرلیا) جب کہ ان کا مہر یہی قبول اسلام تھا''۔

اسی روایت کے ایک راوی ثابت (تابعیؒ) بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ام سلیم کے مہر (یعنی اسلام) سے زیادہ معزز ہو۔

---

[1] سنن نسائی، کتاب النکاح، باب التزوج علی الاسلام: (۳۳۴۳) الاصابہ: (۲۴۴/۸) طبقات ابن سعد وغیرہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

س ⇦ نکاح میں کفایت کیا ہے اور اس کی کتنی صورتیں ہیں اور معتبر کون سی ہے؟

ج ⇦ کفایت کا مطلب برابری ہے اور اس کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) دین میں برابری: تمام علماء کے نزدیک یہی معتبر ہے' پس مسلمان عورت کا کافر مرد کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور نہ ہی یہ درست ہے کہ پاک دامن عورت کا فاجر آدمی کے ساتھ نکاح کیا جائے' اور اس سلسلے میں کتاب وسنت میں بہت سارے دلائل ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ...... ﴾ [البقرة: ۲/ ۲۲۱]

''اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں''۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ﴾

''پلید عورتیں پلید مردوں کے لئے اور پلید مرد پلید عورتوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں''۔ [النور: ۲۴/ ۲۶]

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا' وَلِحَسَبِهَا' وَلِجَمَالِهَا' وَلِدِينِهَا' فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ))[1]

''عورت سے چار چیزوں کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے' مال' حسب ونسب' خوب صورتی اور دین کی بناء پر پس تو دین والی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جا۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں''۔

ہاں یہ روایت:

''کہ جب تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں جن کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو انہیں رشتہ دے دو ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد برپا ہو گا''۔

یہ ضعیف ہے اس کی کوئی سند بھی صحیح ثابت نہیں۔

(۲) نسب میں برابری: جمہور علماء اس کے معتبر ہونے کے قائل ہیں' لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ معتبر نہیں کیونکہ اس کے معتبر ہونے میں ایک صحیح حدیث بھی موجود نہیں' بلکہ احادیث صحیحہ اس کے برعکس ثابت ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث:(۵۰۹۰) وصحیح مسلم، کتاب النکاح حدیث:(۳۶۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک روایت صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (جو کہ آزاد کردہ غلام تھے) کا نکاح فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کیا (جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا قریشیہ تھیں)۔[1]

(۳) مال میں برابری: بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ بھی معتبر ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ معتبر نہیں اور اس کے معتبر نہ ہونے کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ [النور: ۲۴/۳۲]

''اور نکاح کراؤ بے بیاہوں کا تم میں سے اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا' اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے''۔

اور دوسری دلیل حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے جو بخاری و مسلم میں موجود ہے جس میں وضاحت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت قرآن سکھانے کے عوض ایک شخص کے نکاح میں دے دی (یعنی اس شخص کو جتنا قرآن یاد تھا وہ عورت کو سکھلا دے یہی حق مہر مقرر کیا گیا) اور اس شخص کی ملکیت میں اس تہبند کے سوا کچھ نہیں تھا[2] اور اس کے علاوہ اور دلائل بھی موجود ہیں۔

(۴) حسن و جمال میں برابری: یہ بھی معتبر نہیں اور اس کے غیر معتبر ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ''فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی گذشتہ حدیث میں یہ بھی موجود ہے کہ فاطمہ کہتی ہیں کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پسند نہ کیا (کیونکہ وہ انتہائی سیاہ رنگ کے تھے اور ویسے بھی مولیٰ تھے) لیکن اس کے باوجود نبی ﷺ نے فاطمہ کو اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نکاح میں حسن و جمال کی برابری معتبر نہیں اسی طرح برابری کی اور بھی کئی قسمیں ہیں جو کہ غیر معتبر ہیں۔

سوال ⇦ کیا کوئی مسلمان لڑکی اپنا شوہر بنانے کے لئے کسی مرد کا انتخاب کر سکتی ہے؟ اگر بیٹی شادی کے معاملے میں اپنی پسند پر اصرار کرے تو والدین کو کیا کرنا چاہئے؟ اور کیا باپ اپنی بیٹی کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کر سکتا ہے جسے وہ ناپسند کرتی ہو؟

جواب ⇦ مسلمان (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی پسند کی شادی کر سکتے ہیں لیکن قواعد و ضوابط کے مطابق جو اسلام نے وضع کئے ہیں اور اگر کوئی لڑکی اپنی پسند اور رضا کا کسی کے متعلق اظہار کرے تو والدین اس شخص کے متعلق جانچیں اگر وہ کفائت اور دین و خلق میں بہتر ہے تو پھر اس کی شادی وہاں کر دیں کیونکہ لڑکی کی رضا شادی میں ضروری ہے جیسا کہ شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ باپ ہو یا کوئی اور شخص اپنے زیر کفالت بچی کو اس کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث: (۳۶۹۲)

[2] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث: (۵۱۲۶) صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث: (۳۴۸۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر پسندیدہ شخص سے شادی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا بلکہ اس بارے میں لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے۔ (اور اس کی رضا کا خیال رکھا جائے گا) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ وَ فِيْ لَفْظٍ آخَرَ ' قَالَ: إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ فِي اللَّفْظِ الثَّالِثِ وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوْهَا وَ إِذْنُهَا سُكُوْتُهَا))[1]

''جب تک بیوہ عورت سے مشورہ نہ کر لیا جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اور جب تک کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اس پر لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت کی کیا صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کی خاموشی''۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ ''اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے''۔

تیسری روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ ''کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت لے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے''۔

اگر لڑکی بالغہ ہے تو اس کے باپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اجازت حاصل کرے ورنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا کیونکہ نکاح میں میاں بیوی کی رضامندی شرط ہے۔

اور اگر والدین اس کی مرضی کے خلاف زبردستی مار پیٹ کر یا سنگین نتائج کی دھمکی دے کر اس کا نکاح کرتے ہیں تو بھی نکاح صحیح نہیں ہوگا ہاں صحیح مذہب کی رو سے اگر بچی نابالغہ ہے تو والدین اس کی شادی کرتے ہیں تو درست ہے البتہ بالغ ہونے کے بعد اسے اگر ناپسند ہو تو اسے فسخ کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نوجوان کنواری لڑکی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح کر دیا ہے مگر مجھے یہ نکاح پسند نہیں تو نبی ﷺ نے اسے اختیار دے دیا (کہ چاہو تو نکاح رد کر دو اور چاہو تو برقرار رکھو)''۔[2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک نوجوان لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے باپ نے میرے ذریعہ اپنی ذلت مٹانے کے لئے یہ کام کیا کہ اپنے بھائی کے بیٹے کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے لیکن مجھے یہ نکاح پسند نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکی سے کہا کہ یہاں بیٹھی رہو۔ حتیٰ کہ اللہ کے

---

[1] صحیح مسلم فی کتاب النکاح: (۱۴۱۹) بخاری کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضا ھما و ابوداؤد: (۲۰۹۴) و ترمذی: (۱۱۰۹) و احمد: (۲/۲۳۴)

[2] ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستأمرھا: (۲۰۹۶) احمد: (۱/۲۷۳) ابن ماجہ: (۱۸۷۵) دار قطنی: (۳/۲۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ تشریف لے آئیں پھر اللہ کے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اس نے اپنا ماجرا رسول اللہ ﷺ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے اس لڑکی کے والد کو بلایا اور اس کے سامنے اس کا معاملہ اس لڑکی کی رضامندی کے ساتھ مشروط کر دیا (کہ اگر اسے پسند ہے تو ٹھیک ورنہ اسے فسخ کیا جائے گا) اس پر وہ لڑکی کہنے لگی کہ اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے والد کے کیے ہوئے اس نکاح کو برقرار رکھتی ہوں۔ میں نے تو اس لئے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ نکاح کے معاملے میں لڑکی کی رضامندی بھی شامل ہے یا نہیں (اور اسے معلوم ہو گیا کہ واقعی نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے)۔[1]

ایک اور روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو اختیار دیا تو وہ کہنے لگی ''کہ میں اپنے والد کے کیے ہوئے اس نکاح کو برقرار رکھتی ہوں میں تو اس لئے آپ ﷺ کے پاس آئی تھی تاکہ میں دیگر عورتوں کو باخبر کر سکوں کہ نکاح کے معاملہ میں سارا اختیار اولیاء ہی کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔[2]

چنانچہ (شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ) ہم لڑکی کو بھی نصیحت کریں گے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ اس کا باپ اگر اس کی شادی کرنا چاہتا ہو اور منگنی کا پیغام دینے والا شخص اخلاقی طور پر پسندیدہ اوصاف کا حامل ہو تو اسے چاہیے کہ اس پر موافقت کا اظہار کر دے اگر باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی اس کی شادی کرنا چاہے تو بھی اسے ایسا ہی کرنا چاہئے کیونکہ نکاح میں بڑی برکات اور مصلحتیں پنہاں ہوتی ہیں جبکہ مجرد زندگی بسر کرنے میں بے شمار خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ہم تمام نوجوان لڑکیوں کو نصیحت کریں گے کہ وہ مناسب رشتے آنے پر اپنی موافقت کا اظہار کر دیں۔ [شیخ ابن بازؒ]

منگنی کے احکام:

س ⇐ کیا آدمی منگیتر (جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) کو دیکھ سکتا ہے' اور کتنا دیکھ سکتا ہے؟

ج ⇐ ہاں! آدمی اپنی منگیتر کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی ''اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دوں' تو رسول اللہ ﷺ نے سر سے پاؤں تک ایک نظر اسے دیکھا......''۔[3]

نیز محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی پھر میں اسے چھپ کر دیکھنے کی کوشش کیا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے اس کے کھجور کے باغ میں دیکھ ہی لیا۔ محمد بن مسلمہ سے کہا گیا کہ آپ

---

[1] سنن نسائی، کتاب النکاح، باب البکر یزوجها ابوها وهی کارهة: (۳۲۷۱) و احمد: (۶/۱۳۶)

[2] ابن ماجه، کتاب النکاح من زوج ابنته وهی کارهة: (۱۸۷۳)

[3] صحیح بخاری، کتاب النکاح: (۵۱۲۶) و مسلم، کتاب النکاح: (۳۴۸۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی رسول ہو کر ایسا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ:

((اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا))[1]

''جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں کسی عورت سے شادی کا ارادہ پیدا فرمادے تو اس کے لئے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں''۔

''حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا چاہتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور اسے دیکھ لو اس طرح تمہارے درمیان دائمی محبت پیدا ہونے کا زیادہ چانس ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک انصاری عورت کے گھر گیا اور اس کے والدین سے اس کا رشتہ مانگا علاوہ ازیں انہیں اس سے بھی مطلع کیا کہ نبی ﷺ نے مجھے لڑکی دیکھنے کے بارے میں کہا ہے لیکن لڑکی کے والدین نے لڑکی دکھانا ناپسند کیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے پردے والی جگہ میں تھی اور اس نے میری بات سن لی اور کہنے لگی کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے تجھے یہ حکم دیا ہے کہ تم مجھے دیکھو تو تم مجھے دیکھ سکتے ہو ورنہ میں تمہیں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے نہ دیکھنا گویا اس لڑکی نے اس چیز کو بڑا اہم سمجھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا اور پھر اس سے شادی کر لی اور اس کے ساتھ میرا خوب نباہ رہا''۔[2]

اور نظر ڈالنے کی مقدار میں علماء کا اختلاف ہے ''جمہور کا موقف یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ دیکھ سکتا ہے''۔ بعض علماء کے نزدیک گردن، بال اور پنڈلیاں بھی دیکھ سکتا ہے اس کے علاوہ کئی اقوال ہیں۔

میں کہتا ہوں دوسرا قول درستگی کے زیادہ قریب ہے (ویسے حدیث پر غور کیا جائے تو چہرے اور ہاتھ پاؤں کی بات ہی زیادہ سمجھ میں آتی ہے نیز ہمارے معاشرے میں اس سلسلے میں دوطرفہ مبالغہ ہے ایک طرف کچھ لوگ تو دیکھنے ہی نہیں دیتے اور دوسری طرف بعض برادریوں میں نکاح سے پہلے منگیتر کے ساتھ کھلی گپ شپ اور میل ملاقات کا رواج ہے اور یہ دونوں انداز غلط ہیں)۔

س ⇐ کیا منگیتر کے ساتھ خلوت میں ملاقات جائز ہے؟

ج ⇐ منگیتر کے ساتھ خلوت میں ملاقات حرام ہے۔

کیونکہ نبی ﷺ نے غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت سے منع فرمایا ہے اور منگیتر نکاح سے پہلے اجنبی

---

[1] ابن ماجه، كتاب النكاح باب النظر الى المرأة اذا اراد ان يتزوج: (١٨٦٤) احمد: (٤/ ٢٢٥) شرح معاني الآثار: (٣/ ١٣) معجم الكبير: (١٩/ ٢٢٣)

[2] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب النظر الى المرأة اذا اراد ان يتزوج: (١٨٦٦) ترمذی: (١٠٨٧) نسائی: (٥٢٣٥) امام بوصیری نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کی حیثیت رکھتی ہے اور شریعت نے صرف نظر ڈالنے کی اجازت دی ہے اور آج کل ہمارے معاشرے میں منگیتر کے ساتھ میل جول' سفر' گپ شپ اور خلوت کا جو رواج پایا جاتا ہے یہ سراسر خلاف شرع ہے اور یہ کہنا کہ یہ ضروری ہو گیا ہے تاکہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح جان لیں' یہ درست نہیں' کیونکہ یہ میل جول تعارف کا ذریعہ نہیں بلکہ خطرناک اور مہلک گناہوں میں واقع ہونے کا ذریعہ ہے ویسے بھی دوران منگنی دونوں تکلف والی روش اختیار کرتے ہیں جس سے اصل طبیعت معلوم ہی نہیں ہوتی' نکاح کے بعد ہی اصل طبیعت معلوم ہوتی ہے اور میل ملاقات کی بجائے عزیز و اقارب کے ذریعے اصل طبیعت معلوم کرنا آسان اور ممکن ہے۔

س ⇦ کیا منگنی کے بعد نکاح دونوں فریقوں کے لئے واجب اور لازم ہے؟

ج ⇦ نہیں! منگنی تو نکاح کا وعدہ ہے اور اسے پورا کرنا جمہور علماء کے نزدیک واجب نہیں۔ ہاں مستحب اور افضل ہے اور وہ بھی اس وقت جب کوئی مانع موجود نہ ہو اسی لئے شریعت نے اس وعدے کی خلاف ورزی کی کوئی مالی یا بدنی سزا مقرر نہیں کی۔

(لیکن آج ہمارے معاشرے میں منگنی کا ٹوٹنا بہت خطرناک حد تک برا سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کی بناء پر پوری زندگی بائیکاٹ کر لیا جاتا ہے' جو کہ شرعاً درست نہیں)۔

س ⇦ منگنی پر منگنی کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ))[1]

''کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے''۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب نکاح، حدیث:(۵۱۴۴) صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث:(۳۴۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کے مسائل

نکاح ایک سنت ہے جو رحمت و برکت کا سبب بنتی ہے البتہ نکاح کرنے سے پہلے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

1. ولی کی اجازت۔
2. لڑکی کی رضامندی۔
3. گواہوں کی موجودگی۔
4. ایجاب وقبول۔

❶ ولی کی اجازت:

نکاح میں ولی کی اجازت ضروری ہے جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ))[1] ”ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں“۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ))۔[2]

”جس کسی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے اگر مرد نے اس عورت سے صحبت کر لی تو اس صحبت کی وجہ سے اس عورت کو حق مہر دیا جائے گا اگر وہ (اولیاء) آپس میں اختلاف اور جھگڑا کریں تو حاکم وقت ہر اس عورت کا ولی ہوگا جس کا کوئی ولی نہیں ہے“۔

امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ:

ابن رشد لکھتے ہیں کہ ”امام مالک کا موقف یہ ہے کہ ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں اور ولی کی اجازت و رضامندی صحت نکاح کے لئے شرط ہے“۔[3]

---

[1] ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی: (۲۰۸۵) ترمذی: (۱۱۰۱) ابن ماجه: (۱۸۸۱) احمد: (۳۹۴/۴) حاکم: (۱۷۹/۲) دار قطنی: (۲۱۸/۳) شرح السنه: (۳۲/۵) ارواء الغليل: (۲۳۵/۶) وتاريخ بغداد: (۲۱۳/۲) [2] ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی: (۲۰۸۳) ترمذی: (۱۱۰۲) احمد: (۴۷/۶) دارمی: (۱۳۷/۲) طيالسی: (۱۴۶۳) شافعی: (۱۱/۲) حاکم: (۱۶۸/۲) [3] بداية المجتهد: (۷/۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ کا فتویٰ:

امام شافعی سے منقول ہے کہ: ''ولی کے بغیر عقد نکاح باطل ہے''۔[1]

امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ:

امام ابن قدامہ حنبلی اپنے فقہی مسلک کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''بلا شبہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح صحیح نہیں ہے''۔[2]

❷ لڑکی کی رضا:

ولی کی اجازت کے ساتھ ساتھ لڑکی کی رضامندی بھی صحت نکاح کے لئے شرط ہے۔عورت کے لئے ولی کی شرط کا یہ معنی نہیں کہ ولی جیسے اور جہاں چاہے اپنی زیر ولایت لڑکی یا بیٹی کی شادی کردے بلکہ اسلام نے بالغ لڑکی کی رضامندی بھی نکاح کے لئے شرط بنائی ہے اور اگر والدین ایسا سختی سے کرتے ہیں تو ایسی صورت میں لڑکی عدالت میں جا کر نکاح فسخ کروانے کی مجاز ہے۔

جیسا کہ خنساء بنت حذام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بیوہ تھی اور میرے والد نے میرا نکاح کر دیا مگر مجھے وہ نکاح پسند نہ تھا چنانچہ میں نبیؐ کے پاس آئی اور شکوہ کیا تو آپؐ نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔[3]

❸ گواہوں کی موجودگی:

نکاح کے موقع پر دولہا کے علاوہ کم از کم دو نیک صالح اور عادل مسلمان گواہوں کی موجودگی ضروری ہے:

① حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَ شَاهِدَيْ عَدْلٍ)).[4]

''نکاح تب منعقد ہوتا ہے جب ولی اور دو عادل گواہ موجود ہوں''۔

② عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں اور جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوگا''۔[5]

③ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ عورتیں بدکار ہیں جو اپنا نکاح بغیر دلیل (گواہ) کے کرتی ہیں''۔[6]

---

[1] کتاب الام: (۱۳/۵) والمغنی: (۳۴۵/۹) [2] المغنی: (۳۴۵/۹)

[3] صحیح بخاری، کتاب الامرأۃ، باب لا یجوز نکاح المکرہ: (۶۹۴۵) وابوداؤد: (۲۱۰۱) ابن ماجہ: (۱۸۷۳) نسائی: (۸۶/۶) [4] مصنف عبدالرزاق: (۱۰۴۷۳) دارقطنی: (۲۲۵/۳)

[5] صحیح ابن حبان: (۱۲۴۸) مسند طیالسی: (۱۵۵۳)

[6] ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء لا نکاح الا ببینۃ: (۱۱۰۳) بیھقی: (۱۲۵/۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

س ⇐ کیا عورت کے ولی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیں؟

ج ⇐ عورت کے ولی کے لئے جائز نہیں کہ وہ عورت کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے بلکہ اجازت لینا ضروری ہے خواہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ ہو۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ))[1]

''ثیبہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مشورہ کر لیا جائے اور باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے''۔

لوگوں نے عرض کیا باکرہ سے اجازت کس طرح لی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَسْكُتَ)).

''باکرہ کی اجازت اس کی خاموشی ہے''۔

اور باکرہ کی اجازت خاموشی اس لئے ہے کہ باکرہ میں شرم و حیاء انتہائی زیادہ ہوتی ہے۔

لیکن ثیبہ کے لئے ضروری ہے کہ بول کر صراحۃً اجازت دے۔

نیز بعض علماء نے چھوٹی باکرہ اور بڑی باکرہ کے درمیان فرق کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ فرق نہیں، کیونکہ حدیث عام ہے۔

س ⇐ اگر ولی زبردستی نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟

ج ⇐ اس شکل میں نکاح مردود ہوگا، کیونکہ حدیث میں ہے کہ خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا (جو ثیبہ تھیں) کا نکاح ان کے باپ نے زبردستی کر دیا، اس نے یہ ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح رد کر دیا۔[2]

س ⇐ کیا ایسی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے جسے ابھی تک حیض نہیں آیا؟

ج ⇐ ہاں! ایسی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے جسے ابھی حیض نہ آیا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ﴾ [الطلاق: ۶۵/ ۴]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث: (۵۱۳۶) وصحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث: (۳۴۷۳)

[2] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث: (۵۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تم شک کرتے ہو تو ان کی عدت ۳ ماہ ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض نہیں آیا (ان کی عدت بھی ۳ ماہ ہے)''۔

اب اس آیت مبارکہ میں ان عورتوں کی عدت بیان کی گئی ہے جنہیں حیض آنا بند ہو چکا ہے یا ابھی تک حیض آیا ہی نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ ایسی عورت کا نکاح جائز ہے۔ جسے ابھی حیض آیا ہی نہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا جب آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۶ برس تھی اور پھر رخصتی ہوئی جب عمر ۹ برس تھی۔[1]

س ⇦ کیا شروطِ نکاح کا پورا کرنا واجب ہے؟

ج ⇦ ہاں شروط نکاح کا پورا کرنا واجب ہے کیونکہ بخاری ومسلم میں عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ)).[2]

ایجاب وقبول:

نکاح کے موقع پر دلہا اور دلہن کا ایجاب وقبول ضروری ہے دلہن کی طرف سے رضا مندی وقبولیت کی ضمانت اس کا ولی دے گا جبکہ لڑکا بذات خود گواہوں کی موجودگی میں عقد نکاح پر رضامندی ظاہر کرے گا خواہ یہ رضامندی قولی ہو یا عملی طور پر۔

نکاح پڑھانے کا طریقہ:

مرد وزن کا نکاح پڑھاتے وقت سب سے پہلے مسنون خطبہ پڑھا جائے جو یہ ہے:

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران: ۳/ ۱۰۲]

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ [النساء: ٤/ ١]

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، حدیث: (۳۸۹٤)

[2] صحیح البخاری کتاب الشروط، حدیث: (۲۷۲۱) صحیح مسلم، کتاب النکاح حدیث: (۳٤۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۳/ ۷۰-۷۱] [1]

نیز یاد رہے یہ مختلف روایات کا مجموعہ ہے جس میں بعض روایات ضعیف بھی ہیں لیکن مجموعہ کا تقاضا ''حسن'' کا ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس تمام روایات پر صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے دیکھیں ان کا رسالہ: "خطبہ الحاجة التی كان رسول الله ﷺ يعلمها الصحابة".

خطبہ پڑھنے کے بعد نکاح پڑھانے والا یہ کہے کہ ''میں فلاں بنت فلاں (لڑکی کا پورا نام لے کر) کا نکاح اس کے ولی کی اجازت و رضامندی سے ''فلاں بن فلاں (لڑکے کا پورا نام لے کر) کے ساتھ ان گواہوں کی موجودگی اور اتنے حق مہر کے عوض (جو مقرر ہو چکا ہے) کرتا ہوں۔ پھر لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر پوچھے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ جب لڑکا یہ کہہ دے کہ قبول ہے تو نکاح ہو جائے گا البتہ لڑکی سے ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی وکالت اس کا ولی کر رہا ہوتا ہے۔

نیز یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے چاہئے کہ نکاح سے پہلے کسی کاغذ پر لڑکی اور لڑکے کا نام اور مہر کی تفصیل لکھ لیں تا کہ غلطی کا اندیشہ نہ رہے۔

اور پھر دلہا دلہن کو سب مل کر دعا دیں تا کہ ان کی ازدواجی زندگی پرسکون اور خوشیوں سے بھری رہے۔

دلہا و دلہن کی دعا:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ شادی کرنے والے شخص کو ان الفاظ میں خیر و برکت کی دعا دیتے تھے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ. [2]

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بہتری کریں اور تم پر برکت نازل فرمائیں اور تم دونوں (میاں بیوی) کے درمیان بھلائی اور اتفاق پیدا فرمائے''۔

ٹیلی فون پر نکاح:

سوال ⇦ کیا ایک ہی مجلس میں روبرو جمع ہونے میں کسی مشقت کے پیش نظر ٹیلی فون پر نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب ⇦ نکاح دراصل گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کا نام ہے اس لئے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا کسی شخص سے نکاح کرنے کے لئے ٹیلی فون پر اظہار رضامندی کر دے اور دوسری طرف سے لڑکا یا اس کا

---

[1] ابوداؤد كتاب النكاح باب في خطبة النكاح: (۲۱۱۷) ترمذی: (۱۱۰۵) نسائی: (۳/ ۱۰٤) احمد: (۲/ ۱۸۲) حاکم: (۲/ ۱۸۲) بیهقی: (۷/ ۱٤٦) مجمع الزوائد: (٤/ ۲۸۸) ابویعلی: (۱/ ۳٤۲)

[2] ابوداؤد، كتاب النكاح، باب مايقال للمتزوج: (۲۱۳۰) ترمذی كتاب النكاح: (۱۰۹۱) ابن ماجه: (۱۹۰۵) ابن حبان: (٤۵۲) نسائی فی عمل اليوم و اللية: (۲۵۹) و لا بن السنی: (٦۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکیل دو عادل گواہوں کی موجودگی میں اس نکاح کو قبول کرے تو یہ نکاح ہو جائے گا لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ روبرو پیش ہو کر نکاح کیا جائے۔[1]

عورت کا نکاح پڑھانا:

سوال ⇐ پچھلے دنوں دستک نامی ادارے کی سربراہ عاصمہ جہانگیر نے ایک جوڑے کا نکاح پڑھایا ہے۔ اس پر مختلف حلقوں میں بڑی لے دے ہوئی اور کہا گیا کہ نکاح منعقد کرنے میں مرد و عورت کی کوئی قید نہیں۔ قرآنی آیات و احادیث پڑھنا بھی سنت ہے لیکن یہ بھی نکاح کے لئے کوئی شرط اور ضروری نہیں صرف ایجاب و قبول اور گواہ ضروری ہیں۔ اس معاملے کی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب ⇐ (شیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ) شریعت اسلامیہ میں فحاشی و عریانی کی روک تھام کے لئے بہت سے قواعد و اصول موجود ہیں جن پر چل کر انسان اپنے آپ کو برائی و بدکاری سے بچا سکتا ہے' ان قوانین میں سے ایک نکاح کا معاملہ بھی ہے' جو انسان کی نگاہ کی حفاظت اور شرم گاہ کا تحفظ کرتا ہے۔ نکاح کے ضروری مسائل سے آگاہ ہونے کے لئے کتاب و سنت میں بہت سے دلائل موجود ہیں لیکن امت مسلمہ کو راہ راست سے ہٹانے اور انہیں بدکاری و فحاشی کے سیلاب میں بہانے کے لئے مختلف یہودی ادارے اور تنظیمیں اپنے حواریوں سمیت عروج پر ہیں۔ جنہوں نے انسانی حقوق کے تحفظ اور آزادی نسواں کے نام پر کئی ایک ادارے اور سوسائٹیز قائم کر کے مسلم ممالک میں بے حیائی کو عام کر دیا ہے۔ انہیں یہودی تنظیموں کے توسط سے ملک پاکستان میں عاصمہ جہانگیر نامی عورت نے ''دستک'' کے نام پر فحاشی و عریانی کا اڈا قائم کر رکھا ہے جہاں پر بہت سے گھروں کی لڑکیاں جو اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہو کر آتی ہیں پناہ پکڑتی ہیں اور عاصمہ باقاعدہ انہیں تحفظ فراہم کرتی ہے اور اسلامی شعائر کا مذاق و استہزاء کرتی ہے۔ عاصمہ جہانگیر کا خود نکاح قائم کرنے کا شاخسانہ بھی اسی استہزاء کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے نکاح کے قواعد و ضوابط جو بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایجاب و قبول' دو عادل گواہ اور ولی کی موجودگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس نکاح کا ذکر سوال میں کیا گیا اخبارات یا عوام الناس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عورت کا ولی بھی موجود نہیں۔ حالانکہ نکاح کے قیام کے لئے عورت کے ولی کا ہونا ازحد ضروری ہے' جس کے بارے میں رسول مکرم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)).[2] ''ولی کے بغیر نکاح نہیں''۔

---

[1] ٹیلی فونک نکاح قرآن وسنت کی رو سے درست نہیں۔ واللہ اعلم [عبدالسمیع] [2] ابوداؤد مع عون: (۱۰۲،۱۰۱/۶) ترمذی: (۲۲۶/۴) ابن ماجہ: (۵۸۰/۱) ابن حبان: (۱۲۴۳) وغیرھا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کے لئے ولی کا ضروری ہونا کئی ایک ادلہ سے معلوم ہوتا ہے۔تفصیل کے لئے راقم الحروف کی کتاب ''آپ کے مسائل اوران کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں'' جلد اوّل کا صفحہ ۳۲۵ تا ۳۳۶ ملاحظہ ہو۔ شریعت اسلامیہ میں عورت کواس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ اپنا نکاح خود کرلے یا کسی دوسری عورت کا نکاح کرے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا))[1]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہے''۔

علامہ محمد بن اسماعیل الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

((فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ الْمَرْاَةَ لَیْسَ لَهَا وَلَایَةٌ فِی الْاِنْكَاحِ لِنَفْسِهَا وَلَا لِغَیْرِهَا فَلَا عِبَارَةَ لَهَا فِی النِّكَاحِ اِیْجَابًا وَلَا قَبُوْلًا فَلَا تُزَوِّجُ نَفْسَهَا اِلَّا بِاِذْنِ الْوَلِیِّ وَلَا غَیْرِهٖ وَلَا تُزَوِّجُ غَیْرَهَا بِوَلَایَةٍ وَلَا بِوَكَالَةٍ وَلَا تَقْبَلُ النِّكَاحُ بِوَلَایَةٍ وَلَا وَكَالَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ)).[2]

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو اپنا یا کسی دوسری عورت کا نکاح کرانے کا اختیار نہیں ہے۔لہٰذا نکاح کے سلسلے میں ایجاب وقبول کے بارے میں عورت معتبر نہیں ہے۔ولی وغیرہ کی اجازت کے ساتھ اپنی شادی خود نہ کرے۔اور نہ ہی کسی دوسری عورت کی شادی ولایت ووکالت کے ساتھ کرے اور عورت کی ولایت ووکالت کے ساتھ نکاح قبول نہیں کیا جائے گا اور یہی جمہور علماء محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے''۔

علامہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ عورت ایجاب وقبول کے بارے معتبر ہے اور نہ ہی نکاح میں عورت کی ولایت اور وکالت کو قبول کیا گیا ہے نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

تزویج نکندزن زن رایعنی زن را ولایت نمی باشددر انکاح نفس خود و انکاح غیر خود پس نیست اور اعبارت در نکاح نہ ایجاباً و نہ قبولاً.

''عورت عورت کی شادی نہ کرے یعنی عورت کو اپنا یا کسی دوسری عورت کا نکاح کرانے میں ولایت حاصل نہیں ہے لہٰذا نکاح کے سلسلے میں ایجاب وقبول کے متعلق عورت معتبر نہیں ہے''۔

---

[1] السنن الکبری للبیهقی: (۷/ ۱۱۰) دار قطنی: (۳/ ۲۲۷) سنن ابن ماجه: (۱۸۸۲)

[2] سبل السلام: (۳/ ۱۳۲۱) طبع مکتبه نزار ریاض.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز بیہقی میں ''لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ'' یعنی عورت عورت کا نکاح نہ کرے''۔ کے الفاظ بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَ قَدْ صَحَّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اَخِيْهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمْ بِسِتْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا الْعَقْدُ اَمَرَتْ رَجُلًا فَاَنْكَحَ ثُمَّ قَالَتْ لَيْسَ اِلَى النِّسَاءِ نِكَاحٌ[1]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کے بیٹوں میں سے ایک آدمی کے نکاح (کا بندوبست) کیا انہوں نے ان کے درمیان پردہ لگا دیا پھر بات کی۔ یہاں تک کہ جب عقد کے علاوہ کوئی معاملہ باقی نہ رہا تو انہوں نے ایک مرد کو حکم دیا اس نے نکاح کر دیا پھر فرمایا نکاح کا قائم کرنا عورتوں کا کام نہیں ہے''۔[2]

ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق کے مطبوعہ نسخے میں ہے:

فَاِنَّ النِّسَاءَ لَا يُنْكِحْنَ. ''عورتیں نکاح نہیں کرا سکتیں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے انتظامات وغیرہ میں عورت اپنا کردار پردے کے اندر رہ کر ادا کر سکتی ہے لیکن نکاح پڑھانے کی اسے اجازت نہیں۔ اس لئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب عقد نکاح کا معاملہ ہوا تو مرد کے سپرد کر دیا۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جیسی پاکباز خاتون ام المومنین یہ کام نہیں کر سکتیں تو عاصمہ جہانگیر جیسی خبیث النفس عورت کو اس کا اختیار کہاں ہے کہ وہ بدون ولی خود ولایت کا اختیار بھی لے لے اور نکاح بھی پڑھا دے۔

اس مسئلہ کی مزید تائید سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی اس قول سے بھی ہوتی ہے انہوں نے فرمایا:

لَا تَشْهَدُ الْمَرْاَةُ يَعْنِي الْخُطْبَةَ وَلَا تُنْكِحُ.[3]

''عورت خطبہ نہ دے اور نہ نکاح کرائے''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ الْعَقْدُ بِيَدِ النِّسَاءِ وَ اِنَّمَا الْعَقْدُ بِيَدِ الرِّجَالِ.[4]

''عقد نکاح عورت کے ہاتھ میں نہیں' عقد نکاح صرف مرد کے ہاتھ میں ہے''۔

---

[1] اخرجه عبدالرزاق، فتح الباری: (۱۸۶/۹) تحت باب من قال لا نكاح الا بولی۔

[2] نیز ملاحظہ ہو: ابن ابی شیبه باب من قال ليس للمراة ان تزوج المراة و انما العقد بيد الرجال: (۴۵۸/۳، ۱۵۹۵۹) و عبدالرزاق باب النكاح بغير ولی: (۲۰۱/۶) المحلی لا بن حزم و غيرها۔

[3] ابن ابی شیبه (۴۵۸/۳، ۱۵۹۶۳)

[4] ابن ابی شیبه: (۴۵۸/۳، ۱۵۹۵۸) موسوعة فقه ابراهيم النخعی: (۶۷۷/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۳۷ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ''الذی بیده عقدة النكاح'' کہہ کر عقد نکاح مرد کے حق میں ذکر کیا ہے۔ نیز شروع سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اجماع و تعامل بھی یہی ہے کہ نکاح کرانا مرد کا حق ہے مندرجہ بالا احادیث صحیحہ اور ائمہ محدثین کی توضیحات سے معلوم ہوا کہ عقد نکاح مرد کے اختیار میں ہے اور نکاح کا خطبہ پڑھنا جو کہ مسنون ہے اور ایجاب وقبول کرانا' یہ مرد کا حق ہے عورت اس باب میں معتبر نہیں ہے۔

حق مہر کے احکام:

س ⇐ حق مہر کیا ہے؟ اس کا حکم کیا ہے؟ اور وہ کسے دیا جائے؟

ج ⇐ حق مہر بیوی کا حق ہے اور وہ فرض ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ [النساء: ٤/٤]

''اور عورتوں کو ان کے حق مہر راضی خوشی ادا کرو''۔

﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ﴾ [النساء: ٤/ ٢٤]

''پس جن عورتوں سے بھی تم فائدہ اٹھاؤ تو انہیں ان کے حق مہر دو یہ فرض ہے''۔

رہی یہ بات کہ حق مہر کس کو دیا جائے تو حق مہر بیوی کا حق ہے بیوی کو ہی ادا کیا جائے' ولیوں کے لئے اس میں کوئی حق نہیں' ہاں اگر عورت وصول کر کے خود خوشی سے ولی کو دے تو کوئی حرج نہیں۔

س ⇐ کیا شادی کے بعد حق مہر مؤخر کرنا جائز ہے؟

ج ⇐ ہاں! حق مہر مؤخر کرنا جائز ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً ﴾ [البقرة: ٢/ ٢٣٧]

''اور اگر تم عورتوں کو طلاق دو انہیں چھونے سے پہلے اور تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر کیا ہو......''۔

اس آیت میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ اگر عقد نکاح کر لیا ہو اور حق مہر بھی مقرر کر لیا ہو اور ابھی ادا نہ کیا ہو اور عورت کو چھوا بھی نہ ہو اور اس حالت میں طلاق دے تو اس میں کوئی حرج نہیں' تو اس سے ثابت ہوا کہ حق مہر مؤخر کرنا جائز ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک عورت قرآن مجید کی چند سورتیں سکھانے کے عوض ایک شخص کے نکاح میں دے دی تھی (یعنی حق مہر یہ مقرر کیا تھا کہ وہ اسے قرآن مجید کی وہ سورتیں سکھلائے جو اسے آتی ہیں)۔[1]

اب ظاہر ہے کہ اس نے بھی نکاح کے بعد ہی سورتیں سکھلا کر یہ حق مہر پورا کرنا تھا۔

لیکن حق مہر جلدی دینا اور مؤخر نہ کرنا بہتر اور افضل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، حديث: (٢١٢٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ﴾ [الممتحنة: ٦٠ / ١٠]

''اور تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب انہیں ان کے حق مہر ادا کر دو''۔ (اس آیت میں فوراً حق مہر دینے کی ترغیب ہے)۔

اور نبی ﷺ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ میں نے جو سورتیں تجھے یاد ہیں وہ سورتیں اسے سکھلانے کے عوض یہ عورت تیرے نکاح میں دی' آپ ﷺ نے اس شخص کو پہلے یہی حکم دیا تھا کہ جاؤ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی ڈھونڈ لاؤ۔

س ⇐ کیا حق مہر کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی مقدار مقرر ہے؟

ج ⇐ حق مہر کی حد مقرر نہیں' کیونکہ قرآن مجید میں بہت بڑا خزانہ حق مہر میں دینے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ حق مہر مرد کی استطاعت کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ حدیث میں لوہے کی انگوٹھی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ بعض ممالک میں لڑکی والوں کی طرف سے بہت زیادہ حق مہر کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہاں مردوں کے لئے نکاح مشکل ہو گیا ہے اور نکاح کے مشکل ہونے کی بناء پہ بے حیائی و بدکاری کا دروازہ کھل گیا ہے۔ (آج کل لوگوں نے جو حق مہر کی مقدار مقرر کی ہے اسے شرعی حق مہر کا نام دیا ہے وہ شریعت اسلامیہ سے ثابت نہیں' شرعی حق مہر وہی ہے جو طاقت کے مطابق ہو)۔

س ⇐ کیا حق مہر مال کی شکل میں ہونا ضروری ہے؟

ج ⇐ حق مہر میں یہ شرط نہیں کہ وہ مال ہی ہو اور اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد (جو پیچھے گذر چکا ہے)

((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

''میں نے یہ عورت تیرے نکاح میں دی اس حق مہر کے عوض کہ تجھے قرآن میں سے جتنا آتا ہے اسے سکھلا دے''۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور آزاد کرنے کو حق مہر قرار دیا۔[1]

اور مدین کے نیک بزرگ نے اپنی بیٹی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نکاح میں دے دی اور حق مہر یہ مقرر فرمایا کہ آٹھ سال میری خدمت میں رہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ﴾ [القصص: ٢٨ / ٢٧]

''میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک آپ کے نکاح میں دے دوں اس مہر پہ کہ آپ آٹھ سال میرا کام کاج کریں''۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، حديث: (٥٠٨٦) و صحيح مسلم، كتاب النكاح: (٣٤٩٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی بیاہ کی جہلانہ رسومات

مائیوں بٹھانے کی رسم:

شادی سے چند دن پہلے گھر کی عورتیں دلہن کو گھر کے ایک کونے میں محبوس کر دیتی ہیں اسے مائیوں بٹھانا کہا جاتا ہے جو کہ خالص ہندوانہ رسم کی ادائیگی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ لڑکی کو ایک چوکی پر بٹھا دیا جاتا ہے اور اسے گھر کے کام کاج حتیٰ کہ گھر والوں سے بول چال تک سے منع کر دیا جاتا ہے اور اس کا گھر سے باہر جانا مکروہ گردانا جاتا ہے تاوقتیکہ اس کی شادی ہو جائے۔ اسلام میں اس رسم کی کوئی گنجائش نہیں۔

تیل مہندی کی رسم:

شادی سے کچھ دن پہلے لڑکے والوں کی طرف سے عورتیں دلہن کے لئے مہندی لے کر جاتی ہیں اسی طرح لڑکی والوں کی طرف سے دولہا کے لئے مہندی بھیجی جاتی ہے۔

مہندی بھیجنے کا انتظام اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح بہت بڑے جلوس کا کیا جاتا ہے۔ پھر مہندی کی رسم میں ناچ گانے کا بھی بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے اگرچہ دلہن کی مہندی لگانا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب بھی ہے لیکن اس کے لئے اجتماع، کھانے پینے کا انتظام اور ناچ گانے میں مہندی کا استعمال درست نہیں علاوہ ازیں دولہا کے ہاں مہندی کی رسم دلہن کی بنسبت زیادہ قبیح اور بدتر ہے۔

منگنی کی انگوٹھی:

مرد کے لئے صرف چاندی کی اور عورت کے لئے سونا اور چاندی دونوں طرح کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ اس لئے اگر تعلقات بڑھانے کے لئے انگوٹھی کا تحفہ دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تحفے کی نسبت سے ایسا کیا جائے۔ رسم و رواج کا بت پوجنے کے لئے ایسا نہ کیا جائے۔

لیکن ہمارے ہاں انگوٹھی کو منگنی کی خاص علامت اور رسم بنا لیا گیا ہے حالانکہ اول تو شادی سے پہلے منگنی کرنا کوئی ضروری نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اسے جائز ہی قرار دیا جا سکتا ہے اور پھر منگنی کا تعلق دوطرفہ عہد و پیمان کا سا ہے۔ اس عہد و پیمان کی شہادت خود عہد و پیمان کرنے والوں کی زبان ہے نا کہ وہ انگوٹھیاں جو لڑکے اور لڑکی کو پہنائی جاتی ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انگوٹھی کی فضول رسم کا خاتمہ کیا جائے بالخصوص اس لئے بھی کہ یہ عیسائیوں کی رسم ہے عندالالبانی "[1]

---

[1] آداب الزفاف از شیخ البانی ؒ ص: (۱۴۰ تا ۱۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال اور اس کا جواب:

س ⇐ کیا منگنی کی انگوٹھی کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟

ج ⇐ منگنی کی انگوٹھی بدعات میں سے ایک بدعت ہے اور نصرانیوں کی تقلید ہے' نصرانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بنصر (چھنگلی کے ساتھ والی انگلی) میں ایک رگ ہے جو دل سے ملتی ہے' اس لئے وہ انگوٹھی کے اندر والے حصے میں عورت کا نام بھی لکھتے ہیں اور اسے محبت میں تأثیر کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔

اور خصوصاً جب یہ انگوٹھی سونے کی ہو تو انتہائی خطرناک جرم ہے کیونکہ مردوں پر سونا حرام ہے' اور نبی ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے''۔[1]

سہرا بندی کی رسم:

شادی کے روز خطبہ نکاح سے کافی پہلے ہی دولہا کو شاہانہ لباس پہنا کر اور سر پر سہرا سجا کر بٹھا دیا جاتا ہے اور پھر سہرہ بندی کی رسم پوری کی جاتی ہے کہا جاتا ہے (یعنی اس کی ابتداً اس وقت ہوئی) کہ یہ رسم سب سے پہلے ایران کے آتش پرستوں نے ایجاد کی آتش پرست اسے ''پنجہ آفتاب'' کہتے تھے کیونکہ جب دولہا اپنے سر پر سہرا باندھتا تو اس کا چہرہ آفتاب کا پنجہ یعنی سورج کی آگ (روشنی) کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ یہ رسم بڑھتے ہوئے جب بادشاہوں تک پہنچی تو وہ اپنی شادیوں پر سونے کی تاروں اور قیمتی نگینوں سے مرصع سہرے تیار کرنے لگے پھر حالات کی تبدیلی کے ساتھ سہرے میں بھی تبدیلی واقع ہوتی چلی گئی۔ اور اب تو سہرے کی جگہ ایسی ٹوپیاں تیار کی جاتی ہیں جو خوبصورتی کے علاوہ سستی اور ہلکی پھلکی ہونے کے ساتھ بیک وقت ٹوپی' پگڑی' (کلاہ) اور سہرے کا کام دیتی ہے ہر صورت اس رسم سے شرک کی بو آتی ہے۔ ہر صاحب ایمان اس بو سے دور رہے۔

بارات اور بینڈ باجے والے ساتھ لے کر جانا:

شادی کے موقع پر لڑکے والے حسب ضرورت چند ایک متعلقہ لوگوں کو لے کر لڑکی والوں کے گھر جا سکتے ہیں مگر سینکڑوں کی تعداد میں دور و نزدیک کے تمام رشتہ داروں اور دوستوں' بچوں' عورتوں پر مشتمل بسوں اور گاڑیوں کا قافلہ لے کر لڑکی والوں کے ہاں جانا اسلام کی سادہ و پاکیزہ تعلیمات کے یکسر منافی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ہندووانہ رسم ہے باقی رہا چند لوگوں کا شادی کے موقع پر جمع ہونا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور بارات کے ساتھ گانے بجانے اور بینڈ باجے کا انتظام کرنا گناہ ہے بینڈ باجے سارنگیاں طبلے اور ڈھول ڈھمکے وغیرہ فضولیات ولغویات میں شامل ہیں جو اسلام کی نظر میں حرام ہیں جیسا کہ نیچے ایک سوال کے جواب میں مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی مدظلہ نے بتلایا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب اللباس: (٥٤٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کی رسومات میں شمولیت کیسی ہے؟

س ⇐ ہمارے رشتہ داروں میں بہت سے ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں گانا بجانا' تصویریں کھینچنا' ڈھولک اور رقص وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے اور ہمیں بھی ان میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تو کیا ایسی دعوت میں شریک ہونا شرعاً جائز ہے یا اس کا انکار کر دینا مناسب ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں کیونکہ ہماری رشتہ داری کا معاملہ ہے اور سنا ہے کہ رشتہ داری کو توڑنا بھی حرام ہے۔ بینوا و توجروا

ج ⇐ ایسی دعوت جو اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی پر مشتمل ہو اس میں شریک ہونا جائز نہیں' ہاں اگر وہاں پر برائی کو روکنے اور اس پر نکیر کرنے کے لئے جائیں تو درست ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ وہ مجالس ومحافل جن میں ڈھول' طبلے' سارنگیاں اور آلات طرب' رقص وسرود' گانا بجانا اور تصویر سازی جیسی محرمات موجود ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہیں بلکہ احکامات شرعیہ کا مذاق ہیں۔ ان میں شرکت ناجائز وحرام ہے۔ جس طرح ان محرمات کا مرتکب وعید شدید کا مستحق ہے' اسی طرح ان کے اس فعل پر رضامندی کا اظہار کر کے مجلس میں شامل ہونے والا اور مجلس منعقد کرنے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴾ [لقمان: ۳۱/۶-۷]

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو گانے بجانے کا سامان خریدتے ہیں' تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کریں اور اسے ہنسی و مذاق بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے اس طرف منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے۔ آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیں''۔

اس آیت کریمہ میں ﴿ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ کا مطلب گانا بجانا ہے جیسا کہ صحابی رسول ﷺ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ کہتے ہیں:

((اَلْغِنَاءُ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))[1]

''اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت کریمہ میں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾

---

[1] تفسير طبري: (۲۱/ ۶۲) ابن ابي شيبه: (۶/ ۳۰۹) مستدرك حاكم: (۲/ ۴۱۱) بيهقي: (۱۰/ ۲۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد گانا بجانا ہے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی''۔

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے۔

اسی طرح مفسر قرآن صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی فرماتے ہیں کہ'' ﴿لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ سے مراد گانا بجانا اور اس جیسی دیگر اشیاء ہیں''۔[1]

یہی تفسیر جابر، عکرمہ، سعید بن جبیر، قتادہ، ابراہیم نخعی، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی مروی ہے۔[2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ سلف صالحین کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور اس کے آلات کی خریداری بالکل ناجائز وحرام ہے۔ اس پر ﴿عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ کی وعید سنائی گئی ہے اور ایسے امور محرمہ جہاں موجود ہوں، وہاں پر شرکت کرنے والا بھی انہی کے حکم میں ہے کیونکہ گناہ کرنے والا اور گناہ پر راضی رہنے والا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾ [النساء: ۴/ ۱۴۰]

''اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں۔ ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے''۔

اس آیت کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ اگر تم ایسی مجالس ومحافل اور پروگراموں میں شرکت کرو گے جہاں احکامات الٰہیہ کا مذاق اڑایا جارہا ہو اور تم اس پر نکیر نہیں کرو گے تو تم بھی گناہ میں ان کے برابر کے شریک رہو گے۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام: ۶/ ۶۸]

''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر طبری: (۲۱/ ۶۱، ۶۲) بیہقی: (۱۰/ ۲۲۱) الادب المفرد: (۷۸۶) کشف الاستار: (۲۶۶۴) ابن ابی شیبہ: (۶/ ۳۱۰) تفسیر عبدالرزاق اس روایت کی سند حسن ہے۔

[2] ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر: (۳/ ۴۸۶) اور المنتقی النفیس ص: (۳۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارہ کش ہو جائیں' یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں''۔

تفسیر احسن البیان ص: ۱۷۷ میں ہے کہ آیت میں خطاب اگرچہ نبی ﷺ سے ہے لیکن مخاطب امت مسلمہ کا ہر فرد ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی حکم ہے جسے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے' اس سے ہر وہ مجلس مراد ہے جہاں اللہ و رسول کے احکام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو یا عملاً ان کا استخفاف کیا جا رہا ہو یا اہل بدعت و اہل زیغ اپنی تاویلات رکیکہ اور توجیہات سخیفہ کے ذریعے آیات الٰہی کو توڑ مروڑ رہے ہوں' ایسی مجالس میں غلط باتوں میں تنقید کرنے اور کلمۂ حق بلند کرنے کی نیت سے تو شرکت جائز ہے بصورت دیگر سخت گناہ اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔

ایسی مجالس جہاں پر منکرات و منہیات ہوں یا ایسی دعوتیں جہاں پر احکام خداوندی کی قولاً یا فعلاً خلاف ورزی ہو رہی ہو' وہاں پر شرکت کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں ناپسندیدہ اور قابل نفرت تھا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے:

((عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَآءَ فَدَخَلَ فَرَاٰى سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَخَرَجَ وَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ))[1]

''علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کھانا تیار کیا نبی ﷺ کی دعوت کی' آپ آئے' گھر میں داخل ہوئے تو ایک تصویروں والا پردہ دیکھا۔ آپ ﷺ گھر سے نکل گئے اور فرمایا ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں''۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جس دعوت میں آپ کو شریک ہونے کی دعوت دیں۔ اگر آپ کے علم میں ہو کہ وہاں پر منکرات و منہیات ہیں تو ایسی دعوت پر نہ جائیں اور اگر وہاں پہنچنے پر علم ہو تو وہاں سے خارج ہو جائیں کیونکہ اس مجلس میں حاضر و شریک رہنا جائز نہیں۔

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ: مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَ تُوَسِّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوَرُ)).[2]

---

[1] سنن النسائی: (۸/۲۱۳، ۵۳۶۶) ابن ماجہ مختصراً: (۳۳۵۹) مسند ابی یعلیٰ: (۴۳۶، ۵۵۱، ۵۵۶)

[2] بخاری: (۵۹۵۷، ۲۱۰۵، ۵۹۶۱، ۷۵۵۷) مسلم: (۶۱۰۷/۹۶) مسند احمد: (۶/۴۶) مؤطا مالک: (۷۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا گدیلا خریدا' اس میں تصاویر تھیں (نبی ﷺ جب باہر سے آئے) تو دروازے پر کھڑے ہو گئے' اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے کہا' میں اپنے جرم کی توبہ اللہ کی طرف کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے کہا' یہ گدیلا کیا ہے؟ میں نے کہا' اس لئے کہ آپ ﷺ اس پر بیٹھیں' اس کو اپنے نیچے رکھیں فرمایا: ان تصویروں کو بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے۔ انہیں کہا جائے گا جو تم نے پیدا کیا' اس میں روح ڈالو اور یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں''۔

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جہاں پر احکامات شرعیہ کی خلاف ورزی ہو' آپ وہاں شرکت نہ کریں۔ اگر جائیں تو ان منکرات پر نکیر کریں اور دعوت دے کر سمجھائیں۔ نبی ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ))[1]

''جو آدمی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ ایسے دستر خوان پر ہرگز نہ بیٹھے جہاں شراب پیش کی جارہی ہو''۔

امام حاکم نے اسے صحیح کہا' امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی' امام ترمذیؒ نے اسے حسن کہا اور علامہ البانی حفظہ اللہ نے ارواء الغلیل ۷/۲ (۱۹۴۹) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مجالس ومحافل جہاں پر شراب کے دور چل رہے ہوں' ان میں شرکت حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی نافرمانی پر مشتمل ہے۔ سلف صالحین رحمتہ اللہ علیہم کا بھی اس بات پر عمل تھا کہ جہاں اللہ کی نافرمانی ہوتی اس مجلس میں شرکت نہیں کرتے تھے:

((عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَصَنَعَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰى فَقَالَ لِعُمَرَ إِنِّيْ أُحِبُّ اَنْ تَجِيْئَنِيْ وَ تُكْرِمَنِيْ اَنْتَ وَ اَصْحَابُكَ وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الشَّامِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا))[2]

''اسلم جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب شام میں آئے تو ایک عیسائی نے آپ کے کھانے کی دعوت کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا' میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی آمد کو

---

[1] مسند احمد: (۱/۱۲۶-۳/۳۳۹) مسند ابی یعلی: (۱۹۲۵) ترمذی: (۱۹۲۵) ترمذی: (۲۸۰۳) مستدرك حاكم: (۴/۲۸۸-۱/۱۶۲)

[2] بیهقی: (۷/۲۶۸) فتح الباری: (۱/۵۳۱) صحیح بخاری، کتاب الصلوٰة باب الصلوٰة فی البیعة معلقا الادب المفرد: (۲۲۷-۱۲۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں اور مجھے شرف بخشیں۔ وہ شام کے علاقے کا بڑا چودھری تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے معبد خانوں میں تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے''۔

((عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا صَنَعَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَالَ اَفِی الْبَیْتِ صُوْرَةٌ قَالَ نَعَمْ فَاَبٰی اَنْ یَّدْخُلَ حَتّٰی کُسِرَ الصُّوْرَةُ ثُمَّ دَخَلَ))[1]

''ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا۔ پھر انہیں دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ گھر میں تصویر ہے تو اس نے کہا ہاں تو انہوں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اس نے تصویر کو توڑا پھر آپ داخل ہوئے''۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَا نَدْخُلُ وَلِیْمَةً فِیْهَا طَبْلٌ وَّلَا مِعْزَافٌ[2]

''ہم ایسے ولیمے میں داخل نہیں ہوتے جس میں طبلے سارنگیاں ہوں''۔

مندرجہ بالا آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عمل سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم سے معلوم ہوا کہ وہ دعوتیں اور مجلسیں جن میں اللہ کی نافرمانی پر مشتمل امور سرانجام دیئے جاتے ہوں' آلاب طرب' ڈھولک' طبلے' سارنگیاں' بانسریاں' مزامیر' دھمال اور رقص وسرود' تصویر سازی' گانے بجانے جیسے غیر شرعی امور پر عمل کیا جاتا ہو' وہاں پر شرکت کرنا' ان کے ساتھ بیٹھنا' ایسے پروگرام سننا' اس کا بندوبست کرنا ناجائز و حرام ہے۔ اگر وہاں سے یہ امور قبیحہ وشنیعہ ختم کر دیئے جائیں تو پھر شرکت جائز و درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں عزیز و اقارب اور رشتہ داری کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ جس آدمی کو اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتہ داری' کنبہ' برداری' خاندان' قبیلے' دوست واحباب اور مال ومتاع وغیرہ زیادہ پیارے اور عزیز ہیں' اسے اللہ کے عذاب کا منتظر رہنا چاہئے' جیسا کہ سورۂ توبہ کی آیت: ۲۴ اور سورۂ نور کی آیت: ۶۳ میں مذکور ہے۔

آتش بازی کرنا:

آتش بازی خواہ شادی بیاہ پر کی جائے یا کسی اور موقع پر اس میں اپنے سرمائے کو اپنے ہاتھ سے نذر آتش کرنے والی بات ہے شادی بیاہ کے موقع پر بعض لوگ آتش بازی کا خصوصی مظاہرہ کرتے ہیں اور بسا اوقات کوئی نہ کوئی شخص آتش بازی کی نذر بھی ہو جاتا ہے بہر حال اسلام ایسی مسرفانہ رسم کی بھی اجازت نہیں دیتا۔

بوقت نکاح دلہا و دلہن کو کلمے پڑھانا:

اس رسم کی ادائیگی میں عوام کا اتنا قصور نہیں جتنا ان نام نہاد ''علماء'' کا ہے جنہوں نے اسے دینی

---

[1] بیہقی: (۲۶۸/۷) فتح الباری: (۲۴۹/۹) و سندہ صحیح۔ [2] الفوائد المنتقاۃ، لابی الحسن الحربی: (۱/۳/۴) بحوالہ آداب الزفاف للشیخ الالبانی حفظہ اللہ ص: (۱۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ متصور کر کے عوام پر مسلط کر رکھا ہے حالانکہ اول تو قرآن وسنت میں دور دور تک بھی اس کا کوئی نام و نشان نہیں کہ دولہا اور دلہن کو بوقت نکاح کلمے پڑھائے جائیں۔

باقی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کلمہ تو اس شخص کو پڑھایا جاتا ہے جو دائرہ اسلام میں داخل ہو رہا ہوتا ہے اس لئے اگر تو دولہا و دلہن پہلے غیر مسلم تھے اور اب انہیں مسلمان کیا جا رہا ہے تو پھر انہیں ضرور کلمہ پڑھایا جائے لیکن پھر بھی ایک کلمہ پڑھایا جائے کیونکہ نبی ﷺ کے ہاتھوں جتنے لوگ مسلمان ہوئے وہ ایک کلمہ شہادت ہی پڑھ کر مسلمان ہوئے آپ ﷺ نے کسی شخص کو چھ کلمے نہیں پڑھائے البتہ چھ کلموں کے الفاظ مختلف موقعوں کی دعائیں اور اذکار ہیں لیکن انہیں یکجا کر کے چھ کلموں کا رنگ دینا اور پھر اسلامی شعار کے طور پر انہیں پیش کرنا بلاشبہ کسی بدعت سے کم نہیں!

نیوتہ بازی (نیوندرا):

ولیمہ کے موقع پر جو لوگ دعوت طعام میں شریک ہوتے ہیں ان سب سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں جیسے نیوتہ (نیوندرا) کہا جاتا ہے یہ رسم اتنی ضروری سمجھ لی گئی ہے کہ نیوتہ وصول کرنے والا باقاعدہ رجسٹر کر بیٹھتا ہے اور پیسوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ حالانکہ یہ انتہائی کمینگی کی بات ہے کہ آپ ایک شخص کو دعوت پر بلا کر کھانا کھلائیں اور کھانے کے بعد اس کی قیمت کا مطالبہ کریں لیکن طرفہ تماشہ یہ ہے کہ نیوندرا نہ دینے والے کو کمینہ اور خسیس سمجھا جاتا ہے اور اس پر اکثر لڑائی جھگڑا بھی پیدا ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ نیوندرا نہ دینے والے کو برادری کے رجسٹر سے بھی کاٹ دیا جاتا ہے۔

بعض لوگ نیوندرا کو تعاون کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بلا دلیل دل کو مطمئن کرنے والی بات ہے ورنہ تعاون کا یہ طریقہ تو اسلام نے مقرر نہیں کیا کہ کھانا کھلا کر اس کی قیمت وصول کی جائے اور پھر اس پر یہ کہا جائے کہ ہم نے تمہارے بچے کی شادی پر اتنا نیوندرا دیا تھا لہٰذا تم اس سے ڈبل یا کم از کم اتنا ہی واپس دو جبکہ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ [مدثر: ٧٤/٦]

''اس نیت سے احسان نہ کرو کہ تم زیادہ طلب کرسکو''۔

البتہ اگر کوئی اپنی مرضی سے تحفہ کے طور پر کوئی چیز پیش کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ اسے نیوندرا نہ سمجھا جائے۔ اور نہ ہی اس کی بنیاد پر نیوندرا دینے والا نیوندرا وصول کرنے کی غرض سے دوسرے کو مدعو کرے۔

سر بالہ اور دلہا کے ساتھ غیر اخلاقی حرکتیں:

ہندوؤں کے ہاں شادی بیاہ کی رسومات میں چونکہ دولہا کے ساتھ مختلف شرارتیں کی جاتی تھیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک سمجھ دار بچے کو خصوصی طور پر دولہے کے ساتھ رکھا جاتا جسے سربالہ کا نام دیا گیا۔

اس کا کام یہ ہے کہ یہ دولہا کو ''خطرات'' سے آگاہ کرتا رہے مثلاً اگر دولہا کو دودھ کا گلاس پیش کیا گیا ہے تو پہلے سربالہ اس کا ذائقہ دیکھ کر دولہا کو ہاں یا ناں میں بتائے۔

اسلام چونکہ اس طرح کی غیر اخلاقی حرکتوں کی اجازت ہی نہیں دیتا اس لئے سربالے کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی یہی وجہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں شادی بیاہ کے واقعات میں ''سربالہ'' کا کوئی کردار دکھائی نہیں دیتا!

البتہ آج کل ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر دولہا کے ساتھ بعض غیر اخلاقی حرکتیں بھی شادی کا حصہ بن چکی ہیں مثلاً دولہا کو ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بٹھا کر گرایا جاتا ہے۔ اسے ایسا دودھ یا مشروب پیش کیا جاتا ہے جس میں مرچیں یا بہت زیادہ نمک ملایا گیا ہو' اسی طرح دولہا کی جوتی چرانے کی کوشش کی جاتی ہے اور جوتا واپسی کی رقم طلب کی جاتی ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ تمام حرکتیں دولہا کی سالیاں اور دوسری غیر محرم لڑکیاں کرتی ہیں۔

دروازے کی چوکھٹوں پر تیل:

دلہن کو رخصت کرتے وقت اور دوسری طرف دولہا اور دلہن کے نئے گھر میں داخل ہوتے وقت دروازے کی چوکھٹوں پر تیل ڈالا جاتا ہے۔ یہ بھی جاہلانہ رسم ہے جس کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔

منہ دکھائی کی رسم:

دلہن کو لڑکے والے گھر لے جا کر ایک کمرے میں بٹھا دیتے ہیں اور پھر منہ دکھائی کی رسم پوری کی جاتی ہے جس میں خاندان کی کوئی بوڑھی عورت سب سے پہلے بہو کا منہ دیکھتی ہے اور اس کے ساتھ بہو کو منہ دکھلائی کی کوئی چیز پیش کرتی ہے اسی طرح معاشرے کی دوسری خواتین کرتی ہیں حتیٰ کہ جس کے پاس کوئی پیش کرنے کی چیز نہیں ہوتی اسے منہ نہیں دکھلایا جاتا پھر اس میں ایک بیہودگی کی بات یہ ہے کہ بعض غیر محرم مثلاً لڑکی کے دیور' جیٹھ...... وغیرہ بھی اس منہ دکھلائی کی رسم میں شریک ہوتے ہیں جو اسلامی قدروں کی پامالی کرتے ہیں۔

س ⇦ کیا شادی کی تقریبات میں دلہا و دلہن عورتوں کے سامنے جلوہ گر ہو سکتے ہیں؟

ج ⇦ ایسا کرنا جائز نہیں ہے یہ بے حیائی اور اخلاق باختہ لوگوں کی تقلید کی دلیل ہے دلہن تو عام لوگوں کے سامنے آنے سے شرماتی ہے پھر وہ دلہا کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے عام مجمع میں کیسے آ سکتی ہے؟ [شیخ ابن جبرین]

وٹہ سٹہ کی شادی:

س ⇦ ہمارے معاشرے میں بے شمار رسم و رواج ایسے ہیں کہ ان سے نجات پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خاندان وکنبہ والے افراد سے بائیکاٹ کرنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے نکاح کے مسائل میں سے ایک مسئلہ درپیش ہے کہ وٹہ سٹہ کی شادی کا شرعی طور پر کیا حکم ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی سے وضاحت فرمائیں۔

ج ⇦ نکاح وٹہ سٹہ کو شرعی طور پر شغار کہا جاتا ہے اور شغار کی ممانعت نبی اکرم ﷺ کی کئی ایک احادیث میں موجود ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)) [1]

''اسلام میں نکاح شغار (وٹہ سٹہ) نہیں ہے''۔

یہ روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ)). [2]

''رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا''۔

نیز یہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم، سنن نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور مسند احمد میں بھی مروی ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان وابن ابی شیبہ، مسند طیالسی اور مسند احمد میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسلم، بیہقی اور مسند وغیرہ میں موجود ہے۔

غرض اس صحیح ترین حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وٹہ سٹہ کی شادی شرعی طور پر ناجائز وحرام ہے اور نکاح شغار کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کی زیر ولایت ہو اس شرط پر کسی سے بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کی زیر ولایت ہو اس کے خاندان کے کسی مرد سے بیاہ دے۔ اور یہ شرط شرعاً ناجائز ہے کیونکہ ایسی کوئی شرط کتاب وسنت میں موجود نہیں اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ)).

''ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے''۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار و بطلانه: (۱۰۳۵/۲-۱۴۱۵) مسند احمد: (۹۱/۲، ۳۵)

[2] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار و بطلانه: (۱۰۳۴/۲-۱۴۱۵) مؤطا الامام مالك، باب جامع مالا يجوز من النكاح: (۲۴) كتاب الامام للشافعي: (۷۶/۵) صحيح بخاري، كتاب النكاح باب الشغار: (۵۱۱۲) و كتاب الحيل: (۶۹۶۰) ابوداؤد كتاب النكاح، باب الشغار: (۲۰۷۴) ابن ماجه: (۱۸۸۳) مسند احمد: (۷/۲، ۱۹، ۳۵، ۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد ۲/۲۱۳، ۱۸۳ نیز بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشترط فی البیع شرطا لاتحل (۲۱۶۸) صحیح مسلم کتاب العتق (۱۵۰۴) وغیرہ میں یہ حدیث اس طرح مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ)).

''ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں؟ ایسی شرط جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے۔ اگر چہ وہ سو (۱۰۰) شرطیں ہی کیوں نہ ہوں''۔

امام ابن حزم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا يَحِلُّ نِكَاحُ الشِّغَارِ وَهُوَ أَنْ يَتَزَوَّجَ هٰذَا وَلِيَّةَ هٰذَا عَلَيْهِ أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ وَلِيَّتَهُ أَيْضًا سَوَاءٌ ذَكَرَا فِي كُلِّ ذٰلِكَ صَدَاقًا بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَوْ لِأَحَدَاهُمَا دُونَ الْأُخْرٰى أَوْلَمْ يَذْكُرَا فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ صَدَاقًا۔ كُلُّ ذٰلِكَ سَوَاءٌ. [المحلی ۹/۱۱۸]

''نکاح وٹہ سٹہ حلال نہیں اور وٹہ سٹہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی زیر ولایت لڑکی سے اس شرط پر شادی کرے کہ دوسرا آدمی بھی اپنی زیر ولایت لڑکی کو اسی طرح اس کے ساتھ بیاہ دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ انہوں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے مہر ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو یا ایک کا مہر ذکر کیا ہو اور دوسری کا نہ کیا ہو۔ یا دونوں میں سے کسی کا بھی حق مہر ذکر نہ کیا ہو۔ یہ تمام صورتیں برابر ہیں''۔

البتہ شغار (وٹہ سٹہ) کی جو تفسیر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں آئی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی اس شرط پر دوسرے کو بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دے گا تو ان دونوں کا مہر نہ ہو تو یہ نافع رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے جیسا کہ صحیح بخاری کتاب الحیل (۶۹۶۰) میں ہے کہ عبیداللہ (راوی حدیث) فرماتے ہیں:

قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ۔ قَالَ يُنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَ يُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَ يُنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَ يُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ.

''میں نے نافع سے کہا شغار کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا شغار یہ ہے کہ کوئی شخص کسی آدمی کی بیٹی سے اس طرح نکاح کرے کہ دوسرا اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے اور درمیان میں مہر نہ ہو اور آدمی کی بہن سے اس طرح نکاح کرے کہ وہ اسے اپنی بہن نکاح میں دے دے اور درمیان میں حق مہر نہ ہو......''۔

اگر چہ شغار کی اس تعریف میں یہ اختلاف کیا گیا ہے کہ آیا یہ امام مالک یا نافع یا رسول اللہ ﷺ کی تشریح ہے؟ لیکن صحیح تر قول یہ ہے کہ یہ نافع کی تشریح ہے اور اس میں مہر کی قید اتفاقی ہے۔ شغار میں اصل نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مشروط کرنا ہے کہ دوسرا بھی اپنی زیر ولایت لڑکی کا نکاح اس سے کر دے اور یہ تفسیر رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث کے ساتھ ثابت ہے۔عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

((إِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَ أَنْكَحَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنَتَهُ وَ كَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلٰى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ هٰذَا الشِّغَارُ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ))[1]

''عباس بن عبداللہ بن عباس نے عبدالرحمٰن بن الحکم کو اپنی بیٹی نکاح میں دی اور عبدالرحمٰن بن الحکم نے عباس کو اپنی بیٹی نکاح میں دے دی اور دونوں نے مہر بھی مقرر کیا تو امیر معاویہ رحمتہ اللہ علیہ نے (امیر مدینہ) مروان کو خط لکھ کر حکم دیا کہ دونوں نکاحوں میں جدائی کر دی جائے اور اپنے خط میں لکھا کہ یہی وہ شغار ہے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا''۔

امام ابن حزم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَهٰذَا مُعَاوِيَةُ بِحَضْرَةِ الصَّحَابَةِ۔ لَا يُعْرَفُ لَهُ مِنْهُمْ مُخَالِفٌ...... يَفْسَخُ هٰذَا النِّكَاحَ وَ إِنْ ذَكَرَا فِيْهِ الصَّدَاقَ وَ يَقُوْلُ إِنَّهُ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَفَعَ الْإِشْكَالُ جُمْلَةً. [المحلی ۹/ ۱۲۲]

''یہ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس نکاح شغار کو فسخ کرتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ان کی مخالفت کرنے والا نہیں۔ اگرچہ اس میں دونوں نے مہر کا ذکر بھی کیا ہو اور فرماتے ہیں یہ وہ نکاح ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے روکا ہے۔ اس سے تمام اشکال اٹھ جاتے ہیں''۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جسے شغار قرار دیا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے مطابق ان دونوں نکاحوں میں تفریق کروا دیتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے مہر کا ذکر کیا تھا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نکاح شغار میں اصل چیز شرط ہے اور مہر ایک اتفاقی قید ہے۔ یہ لگائی جائے یا نہ لگائی جائے نفس مسئلہ پر اثر انداز نہیں ہوگی اور اس شرط کی بنیاد پر یہ نکاح حرام ہے۔ ایسے مشروط نکاح میں تفریق کروا دینی چاہیے۔

ہاں اگر کسی آدمی نے اپنی زیر ولایت لڑکی کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کر دیا اور کوئی رشتہ کی شرط نہیں لگائی پھر بعد میں دوسرے آدمی کا پروگرام بن جائے کہ وہ پہلے آدمی کو رشتہ دے دے تو اسے شغار (وٹہ سٹہ) نہیں کہا جاتا اور نہ ہی اس کی ممانعت حدیث میں کہیں وارد ہوئی ہے۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب النکاح باب فی الشغار: (۲۰۷۵) مسند احمد: (۹۴/۴) ابن حبان: (۱۲۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہاگ رات (شب زفاف)

شادی کے موقع پر لڑکی خواہ کتنی ہی خوش کیوں نہ ہو مگر اس کے باوجود فطری طور پر اسے ایک گھبراہٹ ضرور ہوتی ہے کیونکہ وہ والدین کے گھر سے اب ایک نئے گھر میں نئے خاندان اور اجنبی شریک حیات کے ساتھ پوری زندگی کے لئے وابستہ ہونے کی نیت سے آئی ہے۔

پھر عورت ذات ہونے کے ناطے اس کی کیفیت طبعی شرم وحیا' خوف' گھبراہٹ کمزوردلی' واحساس کمتری کی وجہ ایسے اضطراب سے دوچار ہوتی ہے کہ شادی جیسا مزح وسرور کا موقع بھی بلاوجہ اس کے لئے غمگینگی وسراسیمگی پیدا کئے ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے مناسب طریقے سے دلہن کی دلجوئی کی جائے گھر کی عورتیں یا خاوند نئی نویلی دلہن کے لئے خوشی کا ماحول پیدا کریں اور اس کی بلاوجہ گھبراہٹ پریشانی خوف کو دور کرنے کی کوشش کریں اسی موقع پر قابل توجہ ایک روایت۔

ایک مثال ایک سبق:

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے موقع پر حضرت عائشہ کا بناؤ سنگھار کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کا دیدار کرنے کے لئے بلایا آپ تشریف لائے اور حضرت عائشہ کے پہلو کی طرف بیٹھ گئے پھر دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دودھ تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مارے شرم کے سر جھکا لیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھڑکتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیالہ پکڑ لو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیالہ لے کر اس سے کچھ دودھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اپنی سہیلی (یعنی اسماء) کو پیالہ دے دو۔ مگر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آپ اس سے (مزید دودھ) پی لیجیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیجیے گا چنانچہ پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے سے دودھ تناول فرمایا اور پھر مجھے دیا اور میں نے بھی اسی پیالے سے دودھ پیا۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورتیں تمہارے اردگرد جمع ہیں انہیں بھی اس سے دودھ پینے کی دعوت دو تو عورتیں (ازراہ تکلف) کہنے لگیں کہ ہمیں طلب نہیں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ مزاح) فرمایا کہ جھوٹ اور بھوک ایک ساتھ جمع نہ کرو۔ (یعنی تمہیں طلب بھی ہے مگر اس کے باوجود تم انکار کر رہی ہو)[1]

---

[1] مسند احمد: (۶/ ۴۳۸، ۴۵۲) مسند حمیدی: (۲/ ۶۱) الترغیب والترهیب: (۴/ ۲۹) وآداب الزفاف ص: (۲۰) قوی عندالالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہاگ رات (شب زفاف) کے آداب:

س ⇦ شب زفاف کے وقت جب شوہر اپنی بیوی کے پاس داخل ہو تو کیا کہے۔ اور شب زفاف کے شرعی آداب کیا ہیں؟

ج ⇦ (۱) شوہر کے لئے مستحب ہے کہ جب اپنی بیوی پر داخل ہو تو اس کے ساتھ بڑی نرم اور پیار محبت والی گفتگو کرے اور کوئی کھانے پینے والی شے یا کوئی اور چیز بطور تحفہ پیش کرے۔

(۲) شوہر کے لئے یہ بھی مستحب ہے کہ بیوی کے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھے اور برکت کی دعا ان الفاظ میں پڑھے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ))[1]

''یا اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر جس پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں' اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے''۔

س ⇦ شوہر قبل از مباشرت کیا کرے۔

ج ⇦ شوہر قبل از جماع تدریجی طور پر عورت کے قریب ہو۔ یعنی اس کی شرم وحیا کی کیفیت کو آہستہ آہستہ کم کرے۔ اس سے ہنسی مذاق' بوس و کنار اور دل لگی کرے حتیٰ کہ جب اسے اندازہ ہو جائے کہ عورت کے جنسی جذبات ابھر آئے ہیں اور وہ جماع کے لئے بالکل تیار ہے تو پھر اس سے قربت کرے اس طرح مرد و زن دونوں کو نہ صرف جنسی تسکین صحیح معنوں میں حاصل ہوگی بلکہ باہمی پیار و محبت میں بھی بے حد اضافہ ہوگا۔

اور پھر مجامعت کے وقت یہ دعا ضرور پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)).[2]

''اللہ کے نام سے' یا اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں (اولاد) دے اسے بھی شیطان سے بچا''۔

(۳) میاں بیوی اپنے سارے کپڑے اتار سکتے ہیں' اور دونوں ایک دوسرے کا سارا بدن دیکھ سکتے ہیں' شرم گاہ کو دیکھنے سے منع والی کوئی حدیث نہیں۔

(۴) جب آدمی اپنی بیوی سے ایک دفعہ ہمبستری (مباشرت) کرلے اور پھر دوبارہ مباشرت کرنا چاہیے تو درمیان میں وضوء کرنا بہتر ہے۔ امام الانبیاء ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا)).[3]

---

[1] سنن ابی داؤد النکاح، باب فی جامع النکاح: (۲۱۲۰) والحاکم: (۲/۱۸۵)

[2] صحیح بخاری کتاب الوضوء باب التسمية على كل حال وعند الوقاع (۱۴۱) ومسلم (۱۴۲۴)

[3] صحیح مسلم کتاب الطهاره: (۷۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی سے مباشرت کرلے پھر دوبارہ مباشرت کا ارادہ کرے تو درمیان میں وضوء کرلے''۔

(۵) میاں بیوی ایک جگہ اکٹھے غسل بھی کرسکتے ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ''میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے پانی لے کر اکٹھے غسل کرلیتے تھے اور وہ برتن میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوتا تھا[1]

س ⇦ میاں بیوی پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟

ج ⇦ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے تو انزال کے بغیر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).[2]

''جب آدمی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور شرم گاہ سے شرم گاہ چھو جائے تو غسل واجب ہو گیا''۔

اور اس مسئلے کے اور بھی بہت سارے دلائل موجود ہے۔

س ⇦ کیا مجامعت اور ہم بستری کے راز فاش کرنا جائز ہے؟

ج ⇦ میاں بیوی کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ آپس کی مجامعت کے راز لوگوں کو بتائیں' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَ تُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)).[3]

''یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بڑھ کر مرتبے میں برا وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے (اور دونوں آپس میں مجامعت کرتے ہیں) پھر وہ اس کے راز فاش کرتا ہے''۔

س ⇦ حائضہ سے مجامعت کا کیا حکم ہے' نیز کیا عورت سے دبر میں مجامعت جائز ہے؟

ج ⇦ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ

---

[1] صحیح البخاری کتاب الغسل، حدیث: (۲۶۱) وصحیح مسلم، کتاب الطهارة حدیث: (۷۳۱)

[2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، حدیث: (۷۸۳)

[3] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، حدیث: (۷۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُتَطَهِّرِيْنَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [البقرۃ: ۲/۲۲۲، ۲۲۳]

''اور لوگ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو! وہ گندگی ہے پس حیض کے درمیان عورتوں سے الگ رہو (مجامعت نہ کرو) اور ان کے قریب (بغرض جماع) نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں (یعنی غسل کر لیں) تو ان کے پاس آؤ (یعنی مباشرت کرو) جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت صاف ستھرا رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں' پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جہاں سے تم چاہو''۔

علامہ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارکہ میں حیض کو گندگی قرار دیا ہے تو جب حیض گندگی ہے تو پھر حکمت یہی ہے کہ صرف گندگی کی جگہ سے منع کیا جائے' اسی لئے ﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ﴾ کا معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ حیض کی جگہ میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔ یعنی دوران حیض مجامعت اور مباشرت نہ کرو تو دوران حیض عورت سے مباشرت کی حرمت پر تمام علماء کا اجماع ہے۔

ہاں دوران حیض میاں بیوی بوس وکنار کر سکتے ہیں اور جسم سے جسم ملا سکتے ہیں جبکہ عورت نے تہمند باندھا ہو۔

اور جب تک عورت حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل نہ کرے اس وقت تک مجامعت جائز نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ (یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائیں) اور ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ (پھر جب غسل کر لیں) دو شرطیں مقرر فرمائی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے کہ حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد صرف وہاں مجامعت جائز ہے جہاں مباشرت کرنا اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے۔

اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح کھیتی میں بیج ڈال کر پیداوار حاصل کی جاتی ہے اس طرح عورت کے رحم میں جوہر حیات ڈال کر اولاد حاصل کی جاتی ہے۔ لہٰذا آدمی کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے مباشرت کرے لیکن اس بات کو ملحوظ رکھے کہ صرف اولاد حاصل کرنے والی جگہ کو استعمال کرنا ہے' پاخانہ والی جگہ (دُبر) کو استعمال نہیں کرنا۔

لہٰذا اس آیت سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ عورت سے دبر میں مباشرت کرنا (دخول کرنا) حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف پیداوار والی جگہ استعمال کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے علاوہ بہت ساری احادیث مبارکہ میں بھی عورت سے دبر میں مجامعت کی حرمت مذکور ہے اور ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ⇐ کیا بیوی اپنی مرضی سے خاوند کو ہمبستری سے روک سکتی ہے؟

جواب ⇐ میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کو جنسی جذبات کی تسکین کے لئے بلائے تو اسے بلا عذر شرعی ہرگز انکار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں انکار کرنے والے کے بارے میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور یہی نفرت آگے چل کر ازدواجی زندگی میں ناخوشگواری کو جنم دیتی ہے۔ نفرت اور ناخوش گواری کے سدباب کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْا امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِھَا فَتَابٰی عَلَیْہِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا))[1]

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو (قربت) کے لئے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے اس (بیوی) سے اس وقت تک ناراض رہتی ہے جب تک کہ اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے''۔

دوسری حدیث میں ہے کہ:

''جب آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ (ہمبستری سے) انکار کردے' تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔[2]

سوال ⇐ کیا ہمبستری کا کوئی خاص وقت ہے؟

جواب ⇐ ہمبستری کے لئے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا بلکہ دن رات جس وقت طلب ہو قربت کی جا سکتی ہے بشرطیکہ بیوی حالت حیض یا نفاس میں نہ ہو۔ بعض لوگ ہمبستری کے لئے رات اور بعض دن اور بعض صبح کا وقت تجویز کرتے ہیں لیکن ہمبستری کا مناسب وقت وہی ہے جب انسان کو اس فعل کی طلب و آرزو پیدا ہو' اس وقت ہمبستری کرنا سب سے زیادہ مناسب اور پرلذت ہوتا ہے۔ چونکہ ہمبستری کی طلب خاوند کو دن کے وقت بھی ہو سکتی ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

((لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ))[3]

''عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے''۔

البتہ جمعہ کے دن ہمبستری کرنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

(۱) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز غسل

---

[1] مسلم، کتاب النکاح باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا : (۱۴۳۶)

[2] بخاری کتاب النکاح باب اذا باتت المرأۃ مھاجرۃ فراش زوجھا : (۱۹۳)

[3] بخاری کتاب النکاح : (۵۱۹۵) مسلم : (۱۰۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور (بیوی سے ہمبستری کرے اسے بھی) غسل کرائے' (جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں) جلدی آئے اور خطبہ میں جلدی شریک ہو' خطیب کے قریب بیٹھے' خطبہ غور سے سنے اور خاموش ہو کر بیٹھا رہے' تو اسے (مسجد میں جانے اور آنے والے) ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (یعنی رات کی عبادت) کا ثواب ملے گا۔[1]

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز غسل جنابت کرے پھر جمعہ کے لئے آئے تو گویا (اجر و ثواب کے لحاظ سے وہ ایسے ہے جیسے) اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی۔ پھر جو دوسری گھڑی میں جمعہ کے لئے آئے وہ ایسے ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی دی۔ پھر تیسری گھڑی میں آنے والا ایسے ہے جیسے اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں آیا اس نے گویا مرغی اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں آیا اس نے گویا انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔[2]

س ⇐ کیا شب زفاف کی (خلوت) کی باتیں اپنے دوستوں و سہیلیوں کو بتانی درست ہیں کیا اس میں کوئی شرعی قباحت تو نہیں؟

ج ⇐ خلوت کی پر لطف باتیں اپنے دوستوں واحباب کو بتانا حرام ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِىْ اِلَى امْرَأَتِهٖ وَ تُفْضِىْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُهَا)).[3]

''قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کے راز کی باتیں لوگوں کو بتائے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی کو اپنی خلوت کی باتیں' ایک دوسرے کا حسن یا عیب اور آپس میں بیتنے والے جنسی واقعات کو دوسروں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے لیکن افسوس بعض مرد اپنے دوستوں اور بعض عورتیں اپنی سہیلیوں کو اپنے اور شوہر کے درمیان بیتے ہوئے ایسے واقعات بالخصوص سہاگ رات کی پر لطف باتیں بتانے میں مزہ محسوس کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض بے غیرت اور دیوث قسم کے لوگ اپنی بیوی کا حسن و جمال بھی غیروں کے سامنے عیاں کرتے ہیں جس سے ان کے دلوں میں بھی اس عورت کو دیکھنے' اس سے باتیں کرنے اور عشقیہ تعلقات قائم کرنے کے جذبات انگڑائیاں لینے لگتے ہیں' پھر اس کے نتیجہ میں جو المناک

---

[1] ترمذی کتاب الجمعة باب ماجاء فی فضل الغسل یوم الجمعة: (۴۹۶) و نسائی: (۹۷/۳)

[2] بخاری کتاب الجمعة باب فضل الجمعه: (۸۸۱) و مسلم کتاب الجمعه: (۸۴۹) ترمذی: (۴۹۹) نسائی: (۳/ ۹۸) [3] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سر المرأة: (۱۴۳۷) ابوداؤد: (۴۸۷۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات پیش آتے ہیں وہ بھی اہل بصیرت سے مخفی نہیں۔

س ⇦ کیا ایک رات میں شوہر کئی مرتبہ جماع کرسکتا ہے اور چستی پیدا کرنے کے لئے کیا کرے؟

ج ⇦ یہ شوہر کی طلب پر منحصر ہے شریعت نے کوئی پابندی عائد نہیں کی البتہ اگر شوہر دوبارہ صحبت کا ارادہ رکھتا ہو تو درمیان میں وضوء یا غسل کرنا اس کی چستی اور لذت کو بڑھا دیتا ہے جیسا کہ مروی ہے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاءْ))۔[1]

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرلے پھر وہ دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو اسے وضو کرلینا چاہئے''۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ:

((فَاِنَّهٗ اَنْشَطُ لِلْعَوْدِ))۔

''اس سے دوبارہ جماع کے لئے خوب چستی پیدا ہو جاتی ہے''۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تمام بیویوں کے پاس گئے اور ہر بیوی کے ہاں (صحبت کے بعد) غسل فرماتے رہے۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایک ہی بار (یعنی آخر میں) غسل کرلیتے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس طرح (یعنی ہر مرتبہ) غسل کرنا زیادہ پاکیزہ صاف ستھرا اور بہتر ہے۔[2]

س ⇦ میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا کیسا ہے اور مسنون غسل جنابت کا طریقہ کیا ہے اور اگر غسل کرنے سے پہلے سونا ہو تو کیا کیا جائے؟

ج ⇦ میاں اور بیوی بعد از مباشرت (جماع) اکٹھے غسل کرسکتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرلیا کرتے تھے۔[3]

اس روایت سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت کو محض چھونے (یعنی ہاتھ لگانے) سے وضو نہیں

---

[1] مسلم، کتاب الحیض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له: (۳۰۸) ابوداؤد: (۲۲۰) ترمذی: (۱٤۱) بیهقی: (۱/۲۰۳، ۲۰٤) حاکم: (۱/۱۰۲)

[2] ابوداؤد کتاب الطهارة: (۲۱۹) ابن ماجه: (۵۹۰) احمد: (۸/٦)

[3] بخاری، کتاب الغسل، باب هل یدخل الجنب یده فی الاناء ...... (۲٦۳) مسلم، کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة: (۳۲۱) نسائی: (۱/۲۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹتا کیونکہ اگر اس طرح وضو ٹوٹتا ہے تو پھر مسنون غسل بالاولی ٹوٹنا چاہئے کیونکہ اس میں بھی وضو کیا جاتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اکٹھے غسل کرنے سے ایک دوسرے کو ہاتھ تو ضرور ہی لگے گا اس لئے اگر ہاتھ لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکٹھے غسل نہ فرمایا کرتے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ میاں بیوی ایک دوسرے کا ستر (یعنی مخفی مقامات) دیکھ سکتے ہیں کیونکہ اکٹھے غسل میں یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک دوسرے کے ستر پر نظر نہ پڑے اور ویسے بھی میاں بیوی کا آپس میں کوئی ستر نہیں ہوتا۔ البتہ وہ روایت جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

مَا رَاَیْتُ عَوْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَطُّ.

''میں نے کبھی اللہ کے رسول ﷺ کی شرم گاہ نہیں دیکھی''۔

یہ روایت باطل اور جھوٹی ہے کیونکہ اس کی سند میں برکۃ بن محمد حلبی کذاب راوی ہے۔[1]

ویسے بھی ازدواجی زندگی میں عملی طور پر یہ ممکن نہیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ستر نہ دیکھیں۔ یاد رہے کہ ستر نہ دیکھنے کے بارے میں جتنی روایات مروی ہیں' شیخ البانیؒ ان سب کو ضعیف بتاتے ہیں۔

غسل جنابت کا مسنون طریقہ:

غسل جنابت کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے بہت سی روایات مروی ہیں اور ان میں سے ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اس طرح کرتے کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرم گاہ دھوتے پھر اسی طرح وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے ہیں پھر ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے پھر اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے پھر اپنے دونوں پاؤں دھو لیتے۔[2]

غسل جنابت سے متعلقہ تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

① سب سے پہلے شرم گاہ کو دھویا جائے اور جہاں کہیں نجاست لگی ہو اسے صاف کیا جائے۔

② پھر مسنون وضو کیا جائے۔ البتہ دونوں پاؤں وضو کے آخر یا غسل کے آخر دونوں طریقوں سے دھوئے جا سکتے ہیں۔

---

[1] تفصیلاً ملاحظہ کریں: آداب الزفاف للالبانی ص: (۳۷) [2] مسلم، کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة: (۳۱۷،۳۱۶) نیز دیکھئے: بخاری کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل: (۲۴۹،۲۳۹) باب الغسل مرة: (۲۵۷) نیز دیکھئے: (۲۸۱،۲۷۶،۲۸۴،۲۶۰،۲۵۹،۲۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ سر کے مسح کی بجائے تین مرتبہ چلو بھر کر سر میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرنا چاہئے۔

④ عورت کے لئے غسل جنابت میں سر کے بال کھولنا ضروری نہیں البتہ حیض و نفاس کے غسل کے لئے بال کھولنا ضروری ہیں۔

⑤ پھر آخر میں سارے جسم پر پانی بہا لیا جائے۔

غسل جنابت سے پہلے سونا ہو تو وضو کر لینا مستحب ہے:

ہمبستری کے بعد اور غسل جنابت سے پہلے سونے کا ارادہ ہو تو وضو کر لینا مستحب و پسندیدہ امر ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ)) [1]

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرم گاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرماتے اور سو جاتے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم حالت جنابت میں (بغیر غسل کئے) سو سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سو سکتے ہو البتہ سونے سے پہلے وضو کر لو۔[2]

س ⇦ عزل کیا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج ⇦ عزل یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی سے مجامعت کے دوران انزال کے وقت عضو مخصوص باہر نکال لے اور باہر انزال کرے۔

مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ عزل جائز ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن کریم اتر رہا تھا''۔[3]

لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے علم پر محمول کیا جا سکتا ہے' کیونکہ دوسری احادیث میں عزل کی ممانعت منقول ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسْمَةٍ كَائِنَةٍ اِلَّا وَ هِيَ كَائِنَةٌ'' تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو جو جان بھی قیامت کے دن تک آنے والی ہے وہ آ کر ہی رہے گی۔

---

[1] بخاری کتاب الغسل، باب الجنب یتو ضائم ینام : (۲۸۸) مسلم، کتاب الحیض : (۳۰۵)

[2] مسلم، کتاب الحیض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له ..... (۳۰۶) ابن حبان : (۲۳۲)

[3] صحیح البخاری کتاب النکاح حدیث : (۲۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ عزل کرنے میں حرج اور گناہ ہے' کیونکہ آپ ﷺ نے ایک تو یہ فرمایا کہ عزل نہ کرنے میں حرج نہیں ہے اور دوسرا یہ فرمایا کہ اس کا فائدہ کوئی نہیں جس نے آنا ہے آ کر ہی رہنا ہے۔

اور صحیح مسلم میں جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ'' یہ تو خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔

بالفرض اگر عزل کو جائز مان لیا جائے تو بھی اس کا موجودہ منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ منصوبہ بندی کی بنیاد وسائل کی کمی اور بھوک کے اندیشے پر ہے اس لئے مذکورہ غرض سے منصوبہ بندی شریعت اسلامیہ میں ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے نیز مذکورہ احادیث میں وضاحت ہے کہ کسی بھی طریقے سے کسی پیدا ہونے والی جان کو روکا نہیں جا سکتا' لہٰذا منصوبہ بندی کے طریقے اختیار کر کے آدمی صرف گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' نتیجہ صفر ہے۔ اور آج کے بہت سارے واقعات وشواہد بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کسی بھی طریقے سے آنے والی جان کو روکا نہیں جا سکتا' جو محکمہ منصوبہ بندی میں کام کرتے ہیں ان کے اپنے بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

نیز نکاح کے مقاصد میں ایک بہت بڑا مقصد ہی اولاد حاصل کرنا ہے' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[1]

''محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو' یقیناً میں روز قیامت تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا''۔

جس طرح مال ومنال کی کثرت اور بہتات نعمت ہے اسی طرح اولاد کی کثرت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ قرآن وحدیث میں مال واولاد دونوں کو اکثر اکٹھا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دونوں کی کثرت کو نعمت قرار دیا گیا ہے' لیکن انسان کثرت مال کے لئے تو دوڑتا پھرتا ہے' اور کثرت اولاد سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔

ایک عظیم نمونہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کا خادم انس اس کے لئے دعا فرمائیں' تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ''اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ'' ''یا اللہ! اس کا مال اور اس کی اولاد زیادہ فرما''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری اولاد اور اولاد دالاولاد ۱۰۰ سے تجاوز کرتی ہے۔[2]

---

[1] مسند احمد: (۱۵۸/۳) و بیهقی: (۸۱/۷) [2] صحیح البخاری کتاب الدعوات. (عبدالسمیع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س ⇦ کیا مستحاضہ عورت سے مباشرت کرنا جائز ہے؟

ج ⇦ سب سے پہلے مستحاضہ کی وضاحت ضروری ہے' مستحاضہ وہ عورت ہے جسے حیض کے علاوہ خون جاری رہتا ہے یہ ایک بیماری ہے ایسی عورت سے مباشرت جائز ہے کیونکہ حیض اور استحاضہ کے احکامات مختلف ہیں اسی لئے مستحاضہ عورت نماز بھی پڑھے گی روزہ بھی رکھے گی اور اس کا شوہر اس سے مباشرت بھی کرے گا' کیونکہ اسے آنے والا خون' خونِ حیض نہیں ہے۔

س ⇦ کیا آدمی کے لئے بیوی سے مجامعت کرنے میں اجر وثواب بھی ہے؟

ج ⇦ ہاں! آدمی کے لئے بیوی سے مباشرت کرنے میں اجر وثواب بھی ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَ فِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ)).

''تم میں سے کسی کے عضو مخصوص میں بھی صدقہ ہے''۔

لوگوں نے کہا'' اے اللہ کے رسول! کیا کوئی شہوت پوری کرتا ہے اور اس کے لئے اس میں اجر ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَرَأَیْتُمْ اِنْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْھَا وِزْرٌ ؟ فَکَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ))[1]

''بتاؤ اگر وہ حرام ذریعے سے خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ کا بوجھ نہیں پڑتا تھا؟ تو اب وہ حلال ذریعے سے خواہش پوری کر رہا ہے تو اسے ثواب کیوں نہ ملے''۔

س ⇦ حالت حیض ونفاس میں کیا مرد اپنی اہلیہ سے جماع کر سکتا ہے اگر ممنوع ہے اور کر لیا ہے تو کفارہ کیا لازم آئے گا؟

ج ⇦ حالت حیض ونفاس میں جماع کرنے کا کفارہ: حالت حیض ونفاس میں شریعت نے جماع کرنے سے منع کیا ہے (جیسا کہ پہلے تفصیل گزر چکی ہے)۔

البتہ اگر کوئی شخص جنسی جذبات سے مغلوب ہو کر حالت حیض یا حالت نفاس میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ حدیث نبوی کے مطابق ''ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے''[2]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب (حیض یا نفاس والی عورت) کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور جب خون کا رنگ زرد ہو تو پھر (جماع کرنے کا) کفارہ آدھا دینار سونا ہے''۔[3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، حدیث: (۲۳۲۹) [2] ابوداؤد کتاب النکاح: (۲۱۶۸) ترمذی: (۱۳۶) احمد: (۱/ ۲۲۹) [3] ترمذی کتاب الطہارۃ: (۱۳۷) ابوداؤد: (۲۱۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ حالت حیض ونفاس میں جماع کی ممانعت میاں بیوی ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ طبی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دوران حیض جماع کرنے سے ایک طرف عورت کی اندام نہانی میں سوزش پیدا ہوتی ہے جس سے بیضہ دانی میں نقص پیدا ہونے اور عورت کے بانجھ ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے اور دوسری طرف مرد کے عضو تناسل میں حیض کا فاسد مواد اور گندے جراثیم پیوست ہو کر مختلف امراض (مثلاً آتشک' سوزاک وغیرہ) کا سبب بنتے ہیں اور اگر کوئی زہریلا مادہ پیشاب کی نالی کے ذریعے خصیہ تک پہنچ جائے تو مرد کے بانجھ ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہی دینوی واخروی کامیابی کا باعث ہے!

س ⇦ کیا حالت حمل یا حالت رضاعت (دودھ پلانے کی مدت) میں عورت سے جماع کیا جا سکتا ہے؟

ج ⇦ **حالت حمل یا رضاعت میں بیوی سے جماع کرنا** : قرآن وسنت میں بیوی سے جماع کی ممانعت صرف اسی صورت میں بتائی گئی ہے جب وہ حالت حیض یا نفاس میں ہو' اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں مباشرت پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ماسوائے اس کے عورت کو طبعی طور پر کوئی رکاوٹ ہو۔ لہٰذا حالت حمل یا حالت رضاعت میں بیوی سے ہمبستری کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اسے کوئی تکلیف نہ ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَ فَارِسَ فَاِذَا هُمْ يَغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ شَيْئًا))[1]

''میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ (یعنی دوران رضاعت جماع کرنے) سے منع کر دوں مگر میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا (تو میں نے بھی غیلہ سے منع کرنے کا ارادہ چھوڑ دیا)''۔

---

[1] مسلم، كتاب النكاح، باب جواز الغيلة...... (١٤٤٢) ابوداؤد: (٣٨٨٢) ترمذی: (٢٠٧٦) ابن ماجه: (٢٠١١) نسائی: (١٠٦/٦) مؤطا: (٦٠٧/٢) احمد: (٣٦١/٦) دارمی: (١٤٦/٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت ولیمہ

نکاح کے اگلے روز دولہا کی طرف سے کھانے کی جو دعوت کی جاتی ہے اسے ولیمہ کہتے ہیں۔البتہ دعوت ولیمہ واجب ہے یا سنت اس کے متعلق علماء وفقہاء کا اختلاف ہے۔

❶ بعض فقہاء مثلاً اہل ظواہر اور بقول قرطبیؒ امام مالکؒ کے نزدیک ولیمہ کرنا واجب ہے[1]

❷ اسی طرح امام شافعیؒ کی طرف منسوب ایک قول کے مطابق ولیمہ واجب ہے۔[2]

❸ امام احمد بن حنبلؒ کی طرف بھی اسی طرح منسوب ہے مگر ابن قدامہؒ نے اس مسئلہ میں حنابلہ کی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ:

''ہمارے نزدیک دعوت ولیمہ دیگر خوشی کی دعوتوں کی طرح ایک عام خوشی کی دعوت ہے (یعنی جس طرح خوشی کی دیگر دعوتیں فرض نہیں اسی طرح یہ بھی فرض نہیں) اور جو حدیث مبارکہ میں حکم ہے اس کو استحباب پر محمول کیا جائے گا''۔[3]

علاوہ ازیں ابن قدامہؒ نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ ''اکثر اہل علم کا موقف یہی ہے کہ ولیمہ کی دعوت فرض نہیں ہے''۔[4]

لیکن اصل بات یہی ہے کہ شادی کے اگلے روز دعوت ولیمہ کرنا فرض ہے جیسا کہ واضح احادیث میں حکم ہے اور عہد نبوت اور عہد صحابہ میں کوئی شادی بغیر ولیمہ کے نہیں ہوئی۔

ولیمہ کی دعوت کن لوگوں کو دی جائے:

دعوت ولیمہ میں اپنے عزیز واقارب اور ہر امیر وغریب کو حسب توفیق دعوت دینی چاہئے البتہ اتنا خیال ضرور رکھیں کہ نیک لوگوں کو دعوت دینی چاہیے جیسا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ)).[5]

''تم صرف مومن شخص کو دوست بناؤ اور تمہارا کھانا بھی وہی کھائے جو متقی ہو''۔

نیز دعوت میں کہیں ایسا نہ ہو کہ امیروں اور مال داروں کو تو دعوت دی جائے لیکن فقراء اور مساکین سے اعراض کیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

---

[1] المحلی ابن حزم: (۱۱/ ۲۲) نیل الاوکار: (۴/ ۲۶۰) [2] فتح الباری: (۱۰/ ۲۸۸)

[3] المغنی: (۱۰/ ۱۹۳) [4] المغنی: (۱۰/ ۱۹۳)

[5] ابوداؤد کتاب الادب: (۴۸۶۴) ترمذی (۲۳۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ))[1]

''کھانوں میں سے بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا ہے جس میں مال دار لوگوں کو بلایا جائے اور فقیر لوگوں کو محروم رکھا جائے''۔

شریک دعوت ولیمہ کے لئے ضروری باتیں:

شادی کرنے والے کو خیر و برکت کی دعا دینی چاہیے (جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے)۔

اسی طرح یہ دعائیں بھی دعوت ولیمہ میں شمولیت اختیار کرنے والا دے۔

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)).[2]

''یا اللہ! انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما اور ان کے رزق میں برکت نازل فرما''۔

((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ)).[3]

''یا اللہ! اس کو تو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو تو پلا جس نے مجھے پلایا''۔

---

[1] بخاری، کتاب النکاح باب من ترك الدعوة فقد عصى الله و رسوله: (۵۱۷۷) مسلم: (۱۴۳۶) مؤطا: (۲/۵۴۲) ابن ماجه: (۱۹۱۳) [2] مسلم کتاب الاشربه: (۲۰۴۲) ابوداؤد: (۳۷۲۹)

[3] مسلم کتاب الاشربه باب اکرام الضيف و فضل ایثاره: (۲۰۵۵) احمد: (۶/۲) طبقات ابن سعد: (۱/۱۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جواب

س ⇦ ولیمہ کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ ولیمہ واجب ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ہے:

((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ))[1] "ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی پکالو"۔

ولیمے کے متعلق چند باتیں ملحوظ رکھیں:

① ولیمہ حسب استطاعت ہونا چاہیے۔

② ولیمہ میں گوشت ضروری نہیں' بلکہ گوشت کے بغیر ستو' کھجور یا کسی بھی کھانے پینے والی چیز کے ساتھ ولیمہ ہو سکتا ہے۔

③ دعوتِ ولیمہ اگر عین وقت پہ دی جائے تب بھی قبول کرنی چاہیے۔

س ⇦ ولیمہ کا وقت کیا ہے؟

ج ⇦ ولیمہ میاں بیوی کے باہمی ملاپ کے بعد ہونا چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو شب زفاف کے بعد ولیمہ کرنے کا حکم دیا تھا' اور نبی ﷺ نے جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو خلوت اختیار کرنے کے بعد ولیمہ کیا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ ہاں! یہ جائز ہے کہ ادھر میاں بیوی خلوت اختیار کرلیں اور ادھر کھانا شروع کروادے۔

س ⇦ کیا دعوت ولیمہ قبول کرنا واجب ہے؟

ج ⇦ ہاں دعوت ولیمہ قبول کرنا واجب ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا))[2]

"جب تم میں سے کسی ایک کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے"۔

لیکن یاد رہے' کہ دعوت ولیمہ قبول کرنا اس وقت واجب ہے جب شرعی عذر نہ ہو اگر شرعی عذر ہو تو دعوت ولیمہ چھوڑا جا سکتا ہے۔

(خصوصاً جب دعوت ولیمہ میں خلافِ شرع کام ہوں تو اس وقت تو دعوت قبول نہ کرنا ضروری ہے۔ جس طرح آج کل مووی' کھڑے ہو کر کھانا وغیرہ عام ہو چکا ہے)۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث: (٥١٥٥) و صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث: (٣٤٩٠) [2] بخاری کتاب النکاح: (٥١٧٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل (حرام وفاسد) نکاح

شریعت اسلامی نے تین قسم کے نکاح کو باطل قرار دیا ہے۔

1. نکاح متعہ
2. نکاح شغار
3. نکاح حلالہ

(۱) نکاح متعہ:

متعہ کا لغوی معنی ہے فائدہ اٹھانا جبکہ اصطلاح فقہ میں متعہ کا معنی یہ ہے کہ ''ایک خاص مدت کے لئے کسی عورت سے باقاعدہ معاوضہ پر نکاح کرنا خواہ یہ مدت چند گھنٹے ہو یا چند دن اور مدت مقررہ کے بعد عورت کو چھوڑ دینا''۔

ابتدائے اسلام میں ایسے نکاح کی اجازت تھی اور یہ اجازت بھی شدید ضرورت کے تحت تھی جیسا کہ امام حازمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ''متعہ کی حلت صرف حالت سفر میں تھی اور ہمیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں یہ ہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے حالت حضر (اقامت) میں بھی متعہ کی اجازت دی ہو[1]

جبکہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی وابدی طور پر متعہ کو حرام قرار دے دیا اگرچہ بعض صحابہ کرام کو متعہ کی حرمت کا علم نہ ہو سکا اور وہ اسے جائز سمجھتے رہے مگر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں سختی کے ساتھ حرمت متعہ کے قانون پر عمل کرایا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے متعہ کو حلال نہ سمجھا۔

واضح رہے کہ شیعہ حضرات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یہ بات کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نکاح متعہ کے جواز کے قائل تھے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ابن عباس کو پہلے حرمت متعہ کے حکم کا علم نہ تھا اور جب انہیں اس کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور حرمت کے قائل ہو گئے۔[2]

نیز امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

((هِيَ الزِّنَا بِعَيْنِهِ)).[3] ''یہ تو خالص زنا ہے''۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

س ⇦ نکاح متعہ کیا ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

---

[1] الاعتبار ص: (٤٢٦) [2] تفسير احكام القرآن لابى بكر جصاص: (٥١٢/٢)
[3] السنن الكبرى بيهقى: (٢٠٧/٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ⇦ نکاح متعہ یہ ہے کہ آدمی کسی عورت سے کچھ مال ومنال کے عوض محدود مدت کے لئے نکاح کرے پس جب وہ مدت ختم ہو جائے تو دونوں طلاق اور وراثت کے بغیر جدا ہو جائیں۔

اور نکاح متعہ کا حکم یہ ہے کہ وہ قطعاً حرام ہے ابتداء اسلام میں جائز تھا پھر اس کے جواز کو منسوخ کر دیا گیا اور دائمی طور پر اسے حرام کر دیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال نکاح متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا[1]

(۲) نکاح شغار (وٹہ سٹہ):

اس کا بیان پیچھے ہو چکا ہے۔

(۳) نکاح حلالہ:

اگر کوئی شخص وقفہ در وقفہ مختلف مجلسوں میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالے تو ایسی عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا دوبارہ رجوع یا نیا نکاح جائز نہیں۔ ماسوائے اس صورت کے کہ تین طلاق یافتہ عورت کسی نئے شخص سے مستقل بنیادوں پر شادی کرے مگر اتفاقی طور پر وہ نیا شوہر بھی اسے طلاق دے دے یا وہ فوت ہو جائے تو اب اس عورت کا اپنے پہلے خاوند سے نکاح جائز ہے جیسا کہ (سورۃ بقرہ ۲/۲۳۰) سے ثابت ہے۔

یاد رہے کہ یہ عمل اتفاقی ہے اسے حلالہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ حلالہ یہ ہے کہ تین طلاق یافتہ عورت کسی شخص سے اس عہد ونیت سے نکاح کرے کہ وہ ایک دو راتوں کے بعد اسے طلاق دے دے گا تاکہ وہ پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کے لئے حلال ہو سکے۔

حلالہ کیا ہے:

لغت حدیث کی معروف کتاب ''النھایۃ فی غریب الحدیث'' میں ہے ''حلالہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالے پھر کوئی دوسرا آدمی اس عورت کے ساتھ اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اس کے ساتھ جماع کرنے کے بعد اسے طلاق دے ڈالے گا تاکہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو سکے''[2]

حلالہ ایک ملعون اور حرام فعل ہے جس کی اسلام میں کسی صورت بھی اجازت نہیں حلالہ کی حرمت سے متعلق چند روایات ملاحظہ ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ هُوَ الْمُحَلُّ

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث:(۵۱۱۵) صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث:(۳۴۳۵)

[2] النھایۃ: (۴۳۱/۱) قاموس، المحیط، المعجم الوسیط.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الْمُحَلِّلُ) لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ))[1]

''کیا میں تمہیں ادھار سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں ضرور بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادھار سانڈ وہ شخص ہے جو حلالہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے پر لعنت کی ہے''۔

اسی طرح کی بہت زیادہ روایات کتب احادیث میں حلالہ کی حرمت کی موجود ہیں لیکن بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ حلالہ فی الواقع تو حرام اور باعث گناہ ہے مگر حلالے کے ذریعے مطلقہ ثلاثہ اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ضرور ہو جائے گی البتہ حلالہ کرنے اور کرانے والے کو گناہ ہوگا۔ دور حاضر میں بھی انہی فقہاء کے اقوال کی روشنی میں بعض اہل علم اس حیلے کو استعمال کرتے ہوئے نہ صرف حلالے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں بلکہ اس قبیح فعل کو انجام دینے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس ملعون فعل کی کوئی مثال نہیں بلکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تو موقف یہ تھا کہ ''حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ میں نے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''وَاللّٰهِ لَا اُوْتٰی بِمُحِلٍّ وَلَا مُحَلَّلَ لَهٗ اِلَّا رَجَمْتُهُمَا'' اللہ کی قسم میرے پاس اگر ایسا شخص لایا گیا جس نے حلالہ کیا یا حلالہ کروایا تو میں ان دونوں کو رجم (سنگسار قتل) کردوں گا''۔[2]

اس لئے ہمیں چاہئے کہ حلالے کی حرمت سے متعلقہ قرآن وسنت کے واضح نصوص اور دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف حیلوں بہانوں اور مشکوک راستوں سے اجتناب کریں۔

حلالے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

اس لئے کہ بعض اہل علم ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیتے ہیں حالانکہ ایک مجلس میں اگر ہزار مرتبہ بھی طلاق طلاق...... کہہ دیا جائے تو اس سے صرف ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوگی نا کہ تین جیسا کہ علماء اہل حدیث کا موقف ہے جو کہ قرآن وسنت کے دلائل سے مزین ہے اس کا حل یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے فتویٰ لے کر ازدواجی زندگی کو بحال کیا جائے نیز اس کا تذکرہ ہم آگے باب الطلاق میں تفصیلاً کریں گے۔ ان شاء اللہ

محرماتِ ابدیہ:

س ⇦ کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟

ج ⇦ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] ابن ماجه، كتاب النكاح باب المحلل و المحلل له: (١٩٣٢) دار قطني: (٢٥١/٣) حاكم: (١٩٩/٢) صحيح. [2] مصنف عبدالرزاق كتاب النكاح باب التحليل: (٢٦٥/٦) سنن سعيد بن منصور: (٤٩/٢) بيهقي: (٢٠٨/٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا وَ سَآءَ سَبِيْلًا حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [النساء: ٤/ ٢٢، ٢٣]

''اور نہ نکاح کرو ان سے جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو پہلے گذر چکا یقیناً یہ کھلی بے حیائی اور اللہ کی ناراضگی کا سبب اور بہت برا راستہ ہے حرام کر دی گئی ہیں تمہارے اوپر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری وہ ربیبہ (ربیبہ اس بچی کو کہا جاتا ہے جو عورت کے پہلے شوہر سے ہو اور دوسرے شوہر کی پرورش میں آ جائے) جو تمہاری پرورش میں ہیں جو تمہاری ان بیویوں سے ہیں جن کے ساتھ تم نے خلوت کی ہے پس اگر تم نے خلوت نہیں کی تو تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں، اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو ایک کے نکاح میں جمع کرو، مگر جو پہلے گذر چکا، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے''۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ))[1]

''رضاعت (دودھ پینے) سے بھی وہ سارے رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں (یعنی جس طرح نسبی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ حرام ہیں اسی طرح رضاعی ماں، بیٹی اور بہن بھی حرام ہیں''۔

((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ خَالَتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ عَمَّتِهَا)).[2]

''عورت اور اس کی خالہ اور عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے''۔

اور ارشاد باری ہے:

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ﴾ [البقرة: ٢/ ٢٢١]

---

[1] صحيح البخاری، كتاب النكاح، حديث: (٥٠٩٩) وصحيح مسلم، كتاب الرضاع، حديث: (٣٥٢٩) [2] صحيح البخاری، كتاب النكاح، حديث: (٥١٠٩) وصحيح مسلم، كتاب النكاح، حديث: (٣٤٣٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں''۔

ہاں اہل کتاب کی عورت سے مسلمان آدمی کا نکاح کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔[1]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ [المائدہ: ۵/۵]

''آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا (ذبیحہ) بھی تمہارے لئے حلال ہے جنہیں (تم سے پہلے) کتاب دی گئی اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور مؤمنہ پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں''۔

اور ''محصنات'' کے لفظ کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے ''بعض کے نزدیک اس سے پاک دامن عورتیں مراد ہیں اور بعض کے نزدیک آزاد عورتیں (یعنی لونڈیاں نہ ہوں) لیکن پہلا موقف ہی راجح اور بہتر ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ﴾ [سورۃ النبیاء: ۲۱/ ۹۱]

''اور وہ جس نے اپنی شرمگاہ کو زنا سے بچالیا''۔

س ⇐ کیا چار سے زیادہ عورتوں کے ساتھ بیک وقت نکاح جائز ہے؟

ج ⇐ اہل السنہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ چار سے زیادہ عورتوں کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں اور اس مسئلے میں جن لوگوں نے اختلاف کیا ہے ان کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس بات پر امت کا اجماع ہے (یعنی قرونِ اولیٰ اور بعدازاں اہل علم کا اس امر پر اجماع رہا ہے) کہ مرد ایک سے زیادہ شادیاں کرسکتا ہے جن کی ایک وقت میں آخری حد چار بیویوں کی ہے علامہ شمس الدین السرخسی لکھتے ہیں کہ:

وَلَمْ يَنْقُلْ عَنْ اَحَدٍ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا بَعْدَهٗ اِلَى يَوْمِنَا هٰذَا اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ اَكْثَرِ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ نِكَاحًا.[2]

''رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کسی ایک سے بھی منقول نہیں ہے اور نہ ان کے بعد آج تک ثابت ہے کہ کسی نے چار سے زائد عورتوں کو نکاح میں جمع کیا ہو''۔

---

[1] مجموع الفتاوی: (۲۱۳/۳۵) [2] السرخسی، شمس الدین، المبسوط، طبع بیروت باب النکاح فی العقود المتفرقه المجلد الثالث جزء الخامس ص: (۱۶۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوال اور ان کے جواب

س ⇐ کیا ایک سے زائد بیویاں رکھنا مستحب ہے؟

ج ⇐ ہاں! ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا مستحب ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾ [النساء: ۴/ ۳]

''پس نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں' دو دو' تین تین' یا چار چار سے''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دو' تین تین اور چار چار کا تذکرہ فرمایا اور ترغیب دی' پھر فرمایا:

﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً ﴾ [النساء: ۴/ ۳]

''اگر تم ڈرو کہ تم عدل نہیں کر سکو گے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرو''۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں (نو بیویوں کا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا' امتیوں کو صرف چار بیویاں زیادہ سے زیادہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ ' وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)).

''دنیا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے''۔ (اس حدیث میں بھی ایک سے زائد بیویوں کی ترغیب ہے)[1]

اور اسی طرح پیچھے حدیث گزر چکی ہے کہ عضو مخصوص یعنی مباشرت میں بھی صدقہ اور اجر و ثواب ہے۔ (اس حدیث میں بھی تعدد ازواج کی ترغیب ملتی ہے)۔

لیکن یاد رہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا اس وقت مستحب ہے جب آدمی ان کے درمیان عدل پر قادر ہو اور ان کی وجہ سے کسی فتنے میں پڑنے سے بے خوف ہو اور ان کی وجہ سے اللہ کے حق کو ضائع کرنے سے بھی محفوظ ہو اور اسی طرح انہیں پاک دامن رکھنے کے لئے جسمانی قوت بھی موجود ہو' اور ان سب کے خرچے کی بھی استطاعت ہو۔ [واللہ اعلم]

س ⇐ ایک عورت نے اپنی بچی کے علاوہ دوسری عورت کے بچے کو کئی بار دودھ پلایا' بچے نے خوب سیر ہو کر ہر بار دودھ پیا' ظاہر ہے اس بچہ اور دودھ شریک بچی کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا' دریافت طلب مسئلہ یہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، حديث: (٣٦٤٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بچی کے بہن بھائی اور بچے کے دیگر بہن بھائی آپس میں نکاح کر سکتے ہیں؟ قرآن وسنت کی رو سے واضح کریں۔

ج ⇐ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں محرمات کی تفصیل ذکر کی ہے جن میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ ﴾ [النساء: ۴/۲۳]

''تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں''۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ))[1]

''رضاعت وہ رشتے حرام کرتی ہے جو رشتے ولادت حرام کرتی ہے''۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ:

((وَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)).

''جو چیز نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے''۔

یعنی جس طرح آدمی کے لئے نسباً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی حرام ہیں۔ اسی طرح رضاعی ماں بہن وغیرہ بھی حرام ہیں۔ رضاعی ماں اور بہن تو بنص قرآن حرام اور باقی رضاعی رشتے بنص حدیث صحیح حرام ہیں۔

اور رضاعت صرف اس آدمی کے لئے ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ اس کے بھائی بہنوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ رضاعت متعدی نہیں ہوتی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری ۱۴۱/۸ میں رقم طراز ہیں کہ:

((وَلَا يَتَعَدَّى التَّحْرِيْمُ إِلَى اَحَدٍ مِّنْ قَرَابَةِ الرَّضِيْعِ فَلَيْسَتْ أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ أُخْتًا لِأَخِيْهِ وَلَا بِنْتًا لِأَبِيْهِ إِذْ لَا رَضَاعَ بَيْنَهُمْ وَالْحِكْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ سَبَبَ التَّحْرِيْمِ مَا يَنْفَصِلُ مِنْ اَجْزَاءِ الْمَرْأَةِ وَ زَوْجِهَا وَهُوَ اللَّبَنُ فَإِذَا اغْتَذٰى بِهِ الرَّضِيْعُ صَارَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَائِهِمَا فَانْتَشَرَ التَّحْرِيْمُ بَيْنَهُمْ بِخِلَافِ قَرَابَاتِ الرَّضِيْعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْمُرْضِعَةِ وَلَا زَوْجِهَا نَسَبٌ وَلَا سَبَبٌ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ)).

---

[1] بخاری مع فتح الباری: (۱۴۰/۹) مؤطا: (۶۰۱،۶۰۷/۲) مسلم: (۱۴۴۴) نسائی: (۹۹/۶) دارمی: (۷۸/۲-۷۹) احمد: (۱۷۸/۶) بیہقی: (۱۵۹/۷) ابویعلی: (۴۳۷۴) عبدالرزاق: (۱۳۹۵۴) ابوداؤد: (۲۰۵۵) ترمذی: (۱۱۴۷) سنن سعید بن منصور: (۹۵۳) ابن حبان: (۴۲۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دودھ پینے والے بچے کے قریبی رشتہ داروں کی طرف حرمت متعدی نہیں ہوتی۔ اس دودھ پینے والے بچے کی رضاعی بہن اس کے بھائی کی رضاعی بہن نہیں ہے اور نہ اس کے باپ کی بیٹی ہے اس لئے کہ ان کے درمیان رضاعت نہیں ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ حرمت کا سبب وہ دودھ ہے جو عورت اور اس کے خاوند کے اجزاء سے جدا ہوتا ہے۔ اور جب دودھ پینے والا بچہ اس دودھ کے ذریعے غذا حاصل کرتا ہے تو وہ ان دونوں کے اجزاء میں سے ایک جزو ہوتا ہے تو ان کے درمیان حرمت منتشر ہو جاتی ہے۔ دودھ پینے والے بچے کے قریبی رشتہ داروں میں یہ بات نہیں ہوتی' اس لئے کہ ان کے درمیان اور دودھ پلانے والی اور اس کے خاوند کے درمیان نہ نسبی رشتہ ہے اور نہ حرمت کا سبب ہے''۔

امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ أَرْضَعَتِ ابْنَهُ وَ كَذٰلِكَ يَتَزَوَّجُ ابْنَةَ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ هِيَ رَضِيْعُ ابْنِهِ وَلِأَخِيْ هٰذَا الْغُلَامِ الْمُرْضِعِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ أَرْضَعَتْ أَخَاهُ وَ يَتَزَوَّجُ ابْنَهَا الَّتِيْ هِيَ رَضِيْعُ أَخِيْهِ[1]

''اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنے بیٹے کی رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کر لے اسی طرح اس کا بھائی بھی اس کی رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کر سکتا ہے''۔

امام ابن قدامہ المقدسیؒ رقم طراز ہیں:

فَأَمَّا الْوَلَدُ الْمُرْتَضِعُ فَإِنَّ الْحُرْمَةَ تَنْتَشِرُ إِلَيْهِ وَ إِلٰى أَوْلَادِهِ وَ إِنْ نَزَلُوْا وَلَا تَنْتَشِرُ إِلٰى مَنْ فِيْ دَرَجَتِهِ مِنْ إِخْوَانِهِ وَ إِخْوَاتِهِ وَلَا إِلٰى أَعْلٰى مِنْهُ كَأَبِيْهِ وَ أُمِّهِ وَ أَعْمَامِهِ وَ عَمَّاتِهِ وَ أَخْوَالِهِ وَ خَالَاتِهِ وَ أَجْدَادِهِ وَ جَدَّاتِهِ فَلَا يَحْرُمُ عَلَى الْمُرْضِعَةِ نِكَاحُ أَبِي الطِّفْلِ الْمُرْتَضِعِ وَلَا أَخِيْهِ وَلَا عَمِّهِ وَلَا خَالِهِ وَلَا يَحْرُمُ عَلٰى زَوْجِهَا نِكَاحُ أُمِّ الطِّفْلِ الْمُرْتَضِعِ وَلَا أُخْتِهِ وَلَا عَمَّتِهِ وَلَا خَالَتِهِ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أَوْلَادَ الْمُرْضِعَةِ وَ أَوْلَادَ زَوْجِهَا إِخْوَةُ الطِّفْلِ الْمُرْتَضِعِ وَ أَخَوَاتِهِ۔[2]

''رضاعت کی بنا پر حرمت دودھ پینے والے لڑکے اور اس کی اولاد کی طرف منتشر ہوتی ہے اور اگر چہ نیچے تک ہوں (یعنی اس کے پوتے اور پڑپوتے وغیرہ) یہ حرمت اس کے بھائیوں اور بہنوں کی طرف اور نہ اس سے اوپر رشتوں کی طرف منتشر ہوتی ہے جیسے دودھ پینے والے کا باپ'

---

[1] الاقناع: (۳۰۸/۱) [2] المغنی: (۳۱۷/۱۱، ۳۱۹) طبع قاھرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں، چچا، پھوپھیاں، ماموں، خالائیں، دادے، نانے، دادیاں، نانیاں، دودھ پلانے والی، دودھ پینے والے کے باپ بھائی، چچا اور ماموں کے ساتھ نکاح حرام نہیں اور نہ ہی اس کے خاوند پر دودھ پینے والے کی ماں، بہن، پھوپھی اور خالہ حرام ہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ دودھ پلانے والی کی اولاد اور اس کے خاوند کی اولاد پینے والے کے بھائیوں اور بہنوں سے نکاح کریں''۔

یہی بات نواب صدیق الحسن خان قنوجی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الروضہ الندیہ'' ۲۵/۲ پر شاہ ولی اللہ کی کتاب ''المسوی'' شرح مؤطا کے حوالے سے تحریر کی ہے لہٰذا وہ اولاد جن کا آپس میں رضاعت کا تعلق ہے ان کے دیگر بہن بھائیوں کا آپس میں ایک دوسرے کے گھر ازدواجی تعلق قائم ہوسکتا ہے، شرعاً کوئی مانع موجود نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق اور عدت

کے

احکام و مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق کا بیان

اسلام میں نکاح ایک معاہدہ ہے جس میں دونوں فریق بعض حقوق کے حامل ہیں اور ان پر بعض ذمہ داریاں بھی ہیں خاندانی زندگی میں آئے دن گھریلو معاملات کی وجہ سے ایسے مسائل درپیش رہتے ہیں جن کی وجہ سے باہم رنجش اور جھگڑا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے سب سے پہلے ایسے موقعہ پر حکم دیا کہ میاں بیوی کو صلح صفائی سے رہنا چاہیے فریقین میں سے جس کا قصور ہو وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرلے۔ اور دوسرے کا فرض یہ ہے کہ وہ زیادتی نہ کرے اور قصوروار کے اظہار ندامت کے بعد صلح کرنے میں لیت ولعل سے کام نہ لے۔ پھر فرمایا کہ اگر تمام کوششوں کے بعد بھی وہ مفاہمت نہ کرسکیں تو خاوند چاہے تو بیوی کو آزاد کردے جسے شریعت میں ''طلاق'' کہتے ہیں یعنی یہ اعزاز فقط اسلام کو حاصل ہے کہ میاں بیوی اگر آپس میں کسی رنجش کے باعث اکھٹے رہنا نہیں پسند کرتے تو طلاق یا خلع کی صورت میں جدائی اختیار کرسکتے ہیں لیکن اسلام میں حلال ہونے کے باوجود جو افعال اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں ان میں سے ایک طلاق ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ الْمَذْنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ إِمْرَأَةً فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا طَلَّقَهَا وَ ذَهَبَ بِمَهْرِهَا))[1]

''اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ بہت بڑا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر جب اپنی ضرورت (شہوت) اس سے پوری کرلے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے''۔

بلا وجہ طلاق طلب کرنا:

اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے بلاوجہ بغیر کسی عذر کے علیحدگی چاہتی ہے اور طلاق (علیحدگی) کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ اس کے لئے ناجائز اور حرام ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَاسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ))[2]

''جس عورت نے بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق (خلع) کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے''۔

---

[1] السلسلة الصحيحة: (۹۹۹) حاكم: (۲/۱۸۲) [2] ابوداؤد، كتاب الطلاق، باب في الخلع: (۲۲۲۶) ترمذی: (۱۱۸۷) احمد: (۵/۲۷۷) ابن حبان: (۴۱۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلع کیا ہے؟

جس طرح اسلام نے مرد کو حق دیا ہے کہ وہ کسی معقول عذر کی بناء پر بیوی سے ''طلاق'' کی صورت میں علیحدگی اختیار کرسکتا ہے اسی طرح عورت کو بھی حق دیا ہے کہ وہ کسی معقول عذر کی بناء پر ''خلع'' (میاں سے علیحدگی) کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

اور خلع کا یہ معنی نہیں جس طرح یورپی معاشرے میں قانونی طور پر ہوتا ہے کہ عورت مرد کو طلاق دے ڈالے بلکہ یہ ہے کہ خاوند سے علیحدگی کا مطالبہ کرے اور اگر وہ قبول نہ کرے تو پھر عدالت کی طرف رجوع کرے اور عدالت اسے خلع کرنے کا حکم دے اگر وہ عدالت کی بات پر بھی علیحدگی کے لئے تیار نہیں تو پھر عدالت اسے اس کا حق مہر لوٹا کر فسخ نکاح کا حکم صادر کرے گی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''(اے خاوند) تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم ان (عورتوں) کو جو (مہر) دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو' ہاں البتہ یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو اس لئے اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ یہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت (جدائی کے لئے) کچھ (یعنی مہر واپس) دے ڈالے تو اس میں دونوں پر گناہ نہیں''۔ [البقرۃ: ۲/۲۲۹]

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کسی معقول عذر کی بناء پر عورت خاوند سے خلع طلب کرسکتی ہے۔

ایک مثال:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی! ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں ثابت رضی اللہ عنہ کے دین و اخلاق پر نکتہ چینی اور عیب جوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی (یعنی خاوند کو پسند نہیں کرتی' اس لئے اس کی ناشکری اور حق تلفی کر بیٹھوں گی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ثابت کا باغ (جو انہوں نے بطور مہر دیا تھا) اسے واپس کرتی ہو؟ اس نے کہا ''جی ہاں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ باغ واپس لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو''[1]

خلع لینے والی عورت کی عدت:

خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض (ماہواری) ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں کچھ اس طرح ہے کہ جب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اس سے خلع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

---

[1] صحیح بخاری کتاب الطلاق باب الخلع و کیف الطلاق فیہ: (۵۲۷۳) ابن ماجہ: (۲۰۵۶) نسائی: (۶/۱۶۹) شرح السنۃ: (۵/۱۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا[1]

خلع طلاق ہے یا فسخ نکاح؟

اس بات میں اہل علم کا کافی اختلاف ہے کہ خلع طلاق کی مانند ہے یا صرف نکاح فسخ ہوتا ہے۔

تو قرآن وسنت کے قریب تر موقف یہی ہے کہ خلع طلاق نہیں بلکہ فسخ نکاح ہے اور اس کے طلاق سے ہٹ کر الگ اپنے احکام ہیں مثلاً:

1. خلع کے بعد خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں۔
2. خلع میں نکاح کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے چاہے تو خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرا لے اور چاہے تو خلع نہ لے۔
3. اور اگر عورت چاہے تو خلع لینے کے بعد دوبارہ اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔
4. خلع بذریعہ طلاق بھی ہو سکتا ہے اور بذریعہ فسخ بھی۔
5. جیسے طلاق دینے میں مرد کو کچھ قربانی دینا پڑتی ہے یعنی وہ بیوی سے مہر یا دوسرے مال کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح عورت خلع کی خواہش مند ہے تو وہ بھی کچھ قربانی دے گی اور خاوند کا دیا ہوا مال (مہر) یا اس کا کچھ حصہ واپس کرے گی۔

6. خلع میں بھی (طلاق کی طرح) قاضی یا عدالت کی ضرورت نہیں ہوگی ہاں اگر باہمی طور پر فیصلہ نہ کر سکیں تو قاضی یا عدالت فیصلہ کرے گی۔

طلاق ایک ناپسندیدہ عمل:

اسلام اگرچہ مرد وزن دونوں کو کسی معقول عذر پر علیحدگی اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن اس کام کو ایک ناپسندیدہ فعل سمجھتا ہے۔

جیسا کہ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کی بداخلاقی و بدزبانی کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسی عورت کو طلاق دے دو۔ اس پر لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ مجھے اس سے بڑی محبت ہے اور اس سے میری اولاد بھی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اسے وعظ و نصیحت کرو اگر اس میں خیر و بھلائی ہوئی تو وہ تمہاری بات مانے گی۔[2]

---

[1] ترمذی، کتاب الطلاق باب ماجاء فی الخلع: (۱۱۸۵) ابوداؤد کتاب الطلاق: (۲۲۲۶)

[2] ابوداؤد، کتاب الطهارة باب فی الاستنثار: (۱۴۲) احمد: (۲/۲۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اگر مرد کو طلاق دینی پڑ جائے تو اسے کس انداز سے اس فعل کو ادا کرنا ہے ہم تفصیلاً باب ذکر کرتے ہیں۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ:

اگر عورت کو طلاق دے کر جدا کرنا ضروری ہو جائے تو اس کا یہ طریقہ نہیں کہ بلا سوچے سمجھے فوراً طلاق دے دی جائے بلکہ خوب غور وفکر کے بعد دو عادل گواہوں کی موجودگی میں عورت کو اس وقت طلاق دی جائے جب وہ حیض سے پاک ہو کر حالت طہر میں چلی جائے اور اس حالت طہر میں عورت سے مباشرت بھی نہ کی جائے۔ یا پھر عورت کو اس وقت طلاق دی جائے جب کہ وہ حالت حمل میں ہو۔ البتہ حالت حیض میں یا حالت طہر میں جماع کے بعد طلاق دینا غیر مسنون طریقہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ ان کے والد حضرت عمر نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو کہ:

((فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا))۔[1]

''وہ رجوع کرلے اور پھر (اگر طلاق دینا چاہے تو) اسے حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دے''۔

ایک روایت میں ہے کہ:

((وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ))۔[2]

''پھر اگر حالت طہر میں وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو مجامعت کیے بغیر طلاق دے دے''۔

واضح رہے کہ طلاق یا رجوع کے موقع پر دو عادل گواہوں کی موجودگی سورۃ الطلاق کی آیت نمبر ۲ سے ثابت ہے تاہم گواہوں کی موجودگی کے بغیر بھی طلاق ہو جاتی ہے البتہ ان کی موجودگی مبنی بر احتیاط ہے۔ اسی طرح اگر طلاق کی نیت سے لفظ طلاق کی جگہ کوئی اور لفظ بولے جائیں (مثلاً میرے گھر سے نکل جا' میں تمہیں رکھنا نہیں چاہتا) تو اس طرح کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے غصے میں بھی اس طرح کے الفاظ سے اجتناب کریں۔

طلاق دینے کے بعد مرد کا اپنی مطلقہ بیوی سے ازدواجی تعلق حرام ہو جاتا ہے تاوقتیکہ اس سے رجوع یا عدت کے بعد نکاح ثانی نہ کرلیا جائے۔ اور یاد رہے کہ پہلی اور دوسری طلاق (رجعی) کے بعد عدت کے دوران مطلقہ بیوی کی رہائش اور نان ونفقہ طلاق دینے والے خاوند ہی کے ذمہ ہے۔ البتہ تیسری طلاق کے بعد

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض: (۱۴۷۱) ابوداؤد: (۲۲۸۳) نسائی (۶/۳۱۳) دارمی: (۲/۱۶۰)

[2] بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللہ تعالی یایھا النبی اذا طلقتم النساء......: (۵۲۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کی رہائش اور نان ونفقہ صرف اس وقت خاوند کے ذمہ ہوگا جب عورت حاملہ ہو ورنہ نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴾

[الطلاق: ٦٥/ ١-٢]

”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لئے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک حساب رکھا کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے (عدت میں) انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص حدود الٰہی سے تجاوز کرے تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا (اے مخاطب) تو نہیں جانتا شاید اللہ اس کے بعد موافقت کی صورت پیدا کر دے۔ پھر جب یہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں معروف قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا پھر دستور کے مطابق الگ کردو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ بنا لو“۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ طلاق کے بعد عورت طلاق دینے والے خاوند ہی کے گھر میں عدت گزارے گی اور دوران عدت نان ونفقہ خاوند ہی کے ذمہ واجب ہوگا۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ مطلقہ رجعیہ جب خاوند کے قریب رہ کر عدت گزارے گی تو ممکن ہے کہ خاوند کا دل نرم ہو جائے اور اس میں رجوع کرنے کی رغبت پیدا ہو جائے۔ بالخصوص اگر اس عورت سے بچے بھی ہوں تو پھر رجوع کا امکان زیادہ قوی ہے۔ لیکن افسوس! ہمارے ہاں طلاق کے فوراً بعد یا تو خاوند ہی مطلقہ کو دھکے دے کر نکال دیتا ہے یا لڑکی والے اسے اپنے گھر لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک طرف قرآنی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور دوسری طرف کشیدگی بڑھ جانے کی وجہ سے رجوع کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔

البتہ تیسری طلاق کے بعد عورت کی رہائش اور نان ونفقہ خاوند کے ذمہ واجب نہیں کیونکہ اب خاوند کو اس عورت سے رجوع یا نکاح کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا ایسی عورت کو طلاق کے فوراً بعد خاوند سے جدا کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلقہ مروی ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا نَفَقَةَ لَكِ وَ لَا سُكْنٰى))[1]

''تیرے لئے اب نہ نان ونفقہ ہے اور نہ رہائش''۔

البتہ اگر تیسری طلاق کے وقت عورت حاملہ ہو تو پھر وضع حمل تک اس کی رہائش اور نان ونفقہ کی ذمہ داری بدستور خاوند پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ٦٥/٦]

''اگر وہ (مطلقہ عورتیں) حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو تو جائے انہیں خرچ دیتے رہو''۔

اسی طرح حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے متعلقہ حدیث ہی میں ہے کہ جب ان کے خاوند نے انہیں آخری (تیسری) طلاق دے دی تو حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہما سے اس کے خاوند نے کہا کہ اس (مطلقہ) کو نان ونفقہ مہیا کردیں۔ تو وہ کہنے لگے کہ اس کا نان نفقہ آپ کے ذمہ نہیں ہے الا یہ کہ یہ حاملہ ہوتی۔ (تو پھر اس کا نان ونفقہ وضع حمل تک آپ کے ذمہ ہوتا) چنانچہ وہ عورت (یعنی فاطمہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور حارث اور عیاش کی یہی بات اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (ان کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ تجھے اب (خاوند) کی طرف سے خرچہ نہیں ملے گا''۔ (کیونکہ وہ اس وقت حاملہ نہیں تھیں۔ ورنہ آپ اسے خرچہ دلواتے)۔[2]

پہلی طلاق کے بعد رجوع:

پہلی طلاق کے بعد عدت کے دوران خاوند کو رجوع کر لینے کا حق حاصل ہے یہ رجوع مطلقہ سے صلح کر لینے کے مفہوم میں ہے۔ اس میں کسی نئے نکاح کی ضرورت نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ﴾ [البقرۃ: ٢٢٨/٢]

''اور ان کے خاوند اگر موافقت کرنا چاہیں تو اس (عدت) میں وہ ان (مطلقہ) کو اپنی زوجیت میں واپس لینے کے حق دار ہیں''۔

البتہ اگر عدت گزر جائے اور میاں بیوی دوبارہ ملنے کی نیت سے جمع ہونا چاہیں تو انہیں از سر نو نکاح کرنا ہوگا اور محض رجوع اب کافی نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [٢٣٢/٢]

---

[1] مسلم: (١٤٨٠) ابوداؤد: (٢٢٨٤) ترمذی: (١١٣٥) ابن ماجہ: (٣٠٣٥) نسائی: (٦/٧٥) احمد: (٦/٤١٢) ابن حبان: (٤٢٩١)

[2] صحیح مسلم: (١٤٨٠) ابوداؤد: (٢٢٩٠) احمد: (٦/٤١٤) نسائی: (٦/٦٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق (نکاح کے لئے) رضا مند ہوں''۔

دوسری طلاق:

دوسری طلاق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ پہلی طلاق کے بعد خاوند نے رجوع یا (عدت کے بعد نیا نکاح) کیا ہو مگر کچھ عرصہ بعد پھر میاں بیوی میں تعلقات کشیدہ ہو جائیں اور صلح وصفائی کی کوئی صورت متوقع نہ ہو تو خاوند دوسری طلاق بھی اسی طرح دے دے جس طرح پہلی مرتبہ حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دی تھی۔ دوسری طلاق کی دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی طلاق کے بعد رجوع کئے بغیر عدت ختم ہونے سے پہلے دوسری طلاق دے دی جائے۔ اسی طرح بھی طلاق ہو جائے گی جیسا کہ حافظ عبدالمنان نور پوری رقم طراز ہیں کہ ''الطلاق مرتان'' (طلاق دو مرتبہ ہے) یہ فرمان دونوں طلاقوں کے درمیان رجوع ہونے اور نہ ہونے والی صورتوں کو شامل ہے۔ اس آیت کریمہ کو دونوں طلاقوں کے درمیان رجوع ہونے والی صورت کے ساتھ مخصوص قرار دینے یا مخصوص ہونے کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں۔ پھر دونوں طلاقوں کے درمیانی وقفے کے دنوں، راتوں، گھنٹوں اور منٹوں میں تعین کہیں وارد نہیں البتہ اتنی بات شریعت سے ثابت ہوتی ہے کہ یکبارگی دو یا تین یا زیادہ طلاقیں ایک ہی طلاق شمار کی جائے گی۔[1]

واضح رہے کہ دوسری طلاق کے بعد بھی مطلقہ عورت کی رہائش اور نان ونفقہ خاوند کے ذمہ ہے تاوقتیکہ اس کی عدت ختم ہو جائے۔ اور صلح کی کوئی صورت نہ نکلے۔

تیسری طلاق:

تیسری طلاق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ دوسری طلاق کے بعد خاوند نے رجوع یا عدت گزرنے پر نکاح کر لیا مگر کچھ عرصہ بعد پھر تعلقات کی کشیدگی پر عورت کو تیسری طلاق دے دی تو یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ تیسری طلاق کی دوسری صورت یہ ہے کہ دوسری طلاق کے بعد رجوع کئے بغیر اور عدت ختم ہونے سے پہلے تیسری طلاق دی جائے۔ اس طرح بھی طلاق ہو جائے گی۔ اب اس عورت اور مرد کا نکاح ایک اتفاقی صورت کے علاوہ کبھی نہیں ہو سکتا اور وہ اتفاقی صورت یہ ہے کہ وہ عورت مکمل بسنے اور رہنے کی نیت سے کسی اور شخص سے شادی کر لے مگر وہ شخص فوت ہو جائے یا اپنے طور پر اس عورت کو طلاق دے ڈالے تو اب ایسی اتفاقی صورت میں اس عورت کا اس پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں اس پر راضی ہوں اور عورت نے حلالے کی نیت سے نکاح کروا کے طلاق نہ لی ہو۔ اس کی دلیل درج ذیل آیت ہے۔

[1] احکام و مسائل حصہ اوّل ص: (۳۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴾[البقرۃ: ۲/ ۲۳۰]

''پھر اگر خاوند اس عورت کو (آخری یعنی تیسری) طلاق دے دے تو اب یہ اس کے لئے حلال نہیں رہے گی حتیٰ کہ وہی عورت اس کے علاوہ کسی اور مرد سے (مستقل بسنے کی نیت سے نہ کہ حلالہ کی نیت سے) نکاح کرے پھر اگر وہ بھی (اتفاقی طور پر) اسے طلاق دے دے (یا فوت ہو جائے) تو اب ان دونوں کو (یعنی اس عورت اور پہلے خاوند کو باقاعدہ نکاح کے ذریعے) میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں''۔

واضح رہے کہ حلالے کی نیت سے نکاح کرنا حرام ہے اس کی تفصیل ''نکاح حلالہ'' کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

تحریری اور ٹیلی فونک طلاق کی شرعی حیثیت:

طلاق خواہ زبانی دی جائے یا تحریری بہر دو صورت طلاق واقع ہو جائے گی خواہ عورت نے طلاق کا لفظ سنا ہو یا نہ اور مرد نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر طلاق دی ہو یا ٹیلی فون پر۔ اس طرح اسے طلاق نامہ موصول ہوا ہو یا نہ بہرحال طلاق واقع ہو جائے گی۔ البتہ اگر خاوند نے طلاق دینے کی نیت کر رکھی ہو مگر زبانی یا تحریری طور پر اس پر عمل پیرا نہ ہوا ہو تو محض ارادے اور نیت سے طلاق واقع نہیں ہوتی تاوقتیکہ قولی یا تحریری طور پر اس کا اظہار نہ کر دیا جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ اَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ)).

''اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے تجاوز (صرف نظر) کر لیا ہے جن کا صرف دل میں وسوسہ گزرے یا دل میں ان کے کرنے کا ارادہ پیدا ہوا ہو مگر اس پر عمل نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی اس کے متعلق بات کی گئی ہو''۔[1]

گویا جب تک طلاق کا ارادہ زبانی یا تحریری طور پر پیش نہ کیا ہو تب تک طلاق واقع نہ ہو گی اور جب اس ارادے کا اظہار کر دیا جائے تو پھر طلاق ہو جائے گی خواہ طلاق کا اظہار مذاق' جھوٹ اور دھوکے کی نیت سے کیا جائے یا سنجیدگی سے بہرحال طلاق ہو جائے گی۔ البتہ نشے اور جنون کی حالت میں یا جبری طور پر دلوائی جانے والی طلاق' طلاق شمار نہیں ہو گی۔[2]

اس کی مزید تفصیل آئندہ سطور میں بھی آ رہی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب اذ حنث ناسیافی الایمان: (٦٦٦٤) مسلم: (١٣٧)

[2] صحیح بخاری کتاب الطلاق، باب الطلاق فی الانحلاق و الکرہ و السکران.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مجلس میں طلاق ثلاثہ کی شرعی حیثیت:

ایک ہی مجلس میں یا ایک ہی طلاق نامہ پر اکٹھی تین طلاقیں لکھ کر دی جائیں تو از روئے شریعت وہ ایک ہی رجعی طلاق شمار ہوگی نا کہ تین۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ))[1]

''اللہ کے رسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو جس کام میں وسعت دی گئی تھی اس میں انہوں نے جلد بازی شروع کر دی ہے۔ کاش! میں ان پر تینوں طلاقیں (یعنی ایک وقت کی تین طلاقوں کو ایک کی بجائے) تین ہی جاری کر دوں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ جاری فرما دیا (کہ جو شخص جلد بازی کی وجہ سے اکٹھی تین طلاقیں دے گا اس کی تین ہی طلاقیں شمار کر کے میاں بیوی کے درمیان ہمیشگی کی جدائی کرا دی جائے گی)''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہد رسالت' عہد ابوبکر اور عہد عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالوں تک اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اور شرعی فیصلہ وہی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں طے ہوا کیونکہ دین اللہ کے رسول ﷺ پر مکمل ہوا اور آپ ﷺ کے بعد نزول وحی کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا باقی رہا یہ معاملہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقوں کو ایک کی بجائے تین کیوں شمار کیا؟ تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ حکم شرعی ہی ایسے تھا بلکہ آپ نے بحیثیت خلیفہ سزا کے طور پر یہ تدبیری حکم نافذ کیا تھا تاکہ جلد بازی کی وجہ سے طلاق کی شرح جو بڑھتی جا رہی تھی' کم ہو سکے۔[2]

اور تدبیری طور پر حاکم وقت اگر مناسب سمجھے تو ایسا کر سکتا ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہو سکی اور اس پر آپ پشیمان بھی ہوئے۔[3]

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں

---

[1] مسلم، کتاب الطلاق، باب الثلاث: (١٤٧٢) احمد: (١/٣١٤) ابوداؤد: (٢٢٠٠)

[2] دیکھئے حاشیہ: طحطاوی ص: (١١٥) ج (٢)

[3] دیکھئے: اغاثة اللهفان ص: (٣٣٢) ج (١)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین طلاقیں دے دیں اور اس پر شدید غمگین ہوئے آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے کیسے طلاق دی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے تین طلاقیں یکبارگی دے دی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ؟'''' کیا ایک مجلس ہی میں تین طلاقیں دی تھیں؟''۔

انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا ''فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ'' (وہ ایک ہی واقع ہوئی ہے لہٰذا اگر تو رجوع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر رکانہ نے رجوع کر لیا۔[1]

اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ یکبارگی کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے۔ البتہ بعض فقہا کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں مگر ہمارے خیال میں یہ رائے درست نہیں اس لئے کہ دور جاہلیت کی یہ رسم قبیح تھی کہ مرد جب اور جتنی مرتبہ چاہتا عورت کو طلاق دے دیتا اور ہر مرتبہ عدت سے پہلے رجوع کر لیتا جس کی وجہ سے عورت کی زندگی اجیرن بنی رہتی۔ اسلام نے اس کا خاتمہ کرتے ہوئے طلاقوں کی تعداد (یعنی زیادہ سے زیادہ تین) مقرر کر دی۔

پہلی اور دوسری طلاقوں کے بعد مرد کو رجوع کا اختیار دیا جبکہ تیسری طلاق کے بعد اس اختیار کو ختم کر دیا۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ تیسری طلاق کے بعد عورت پہلے مرد سے مکمل طور پر آزاد ہو جاتی ہے حالانکہ دور جاہلیت میں عورت کے لئے ایسا ممکن نہ تھا۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ مرد کو بھی اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے دو موقع مل گئے۔ یعنی پہلی اور دوسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد اسی عورت سے رجوع یا عدت گزر جانے کے بعد نکاح کرنے کی اسے گنجائش دی گئی مگر تیسری مرتبہ اس گنجائش کو ختم کر دیا گیا۔ لیکن اگر ایک ہی مجلس کی تین طلاقوں کو ایک کی بجائے تین قرار دے دیا جاتا تو یہ مرد پر ظلم ہوتا کیونکہ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ طلاق دیتے وقت آدمی غصہ میں آ کر تین کی بجائے ہزار ہزار طلاق بھی کہہ دیتا ہے مگر بعد میں اسے پشیمانی اور رجوع کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے شریعت نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق قرار دیا جیسا کہ گزشتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

باقی رہے وہ فقہا جو مجلس واحد کی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیتے ہیں تو اس مسئلہ میں ہمیں ان کا موقف اقرب الی السنۃ اور مبنی بر احتیاط معلوم نہیں ہوتا۔ اور پاک و ہند میں جو لوگ ان فقہا کی پیروی میں یکبارگی کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرتے ہوئے فتویٰ دیتے ہیں۔ اکثر و بیشتر اس بات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ

---

[1] مسند احمد: (۱/۲۶۵) فتح الباری: (۹/۳۶۳) ابوداؤد: (۲۲۰۵ تا ۲۲۰۷) ترمذی: (۱۱۷۷) حاکم: (۲/۱۹۹) ابن حبان: (۴۲۷۴) بیہقی: (۷/۳۴۲) مسند ابی یعلی: (۲۴۹۵) اغاثۃ اللھفان: (۱/۳۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی تین طلاقوں کے بعد ننانوے فی صد مرد و زن رجوع کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اس مشقت کے پیش نظر وہ انہیں حلالہ جیسے قبیح فعل سے گزارتے ہیں! حالانکہ اگر اس مسئلہ میں اقرب الی السنۃ موقف (جو اوپر ہم نے ثابت کیا ہے) کو اپنا لیا جائے تو پھر حلالہ کی قباحت کا بھی سامنا نہیں ہوگا اور بہت سے گھر بھی اجڑنے سے بچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

رخصتی سے قبل طلاق:

ایسی عورتیں جن کو خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے ڈالی ہو' ان کی عدت نہیں ہوتی۔ اس لئے رجوع کرنے والا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ طلاق رجعی کا تعلق عدت کے ساتھ ہے۔ یہ ایک طلاق بائنہ ہے اب ازسرنو نکاح پڑھ کر دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴾ [الاحزاب: ۳۳/ ۴۹]

''اے ایمان والو جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے ڈالو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں جس کے پورا ہونے کا تم مطالبہ کر سکو۔ انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کرو''۔

اس آیت کریمہ میں عدت کے ساقط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے اور عورت کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ طلاق کے فوراً بعد جس سے چاہے نکاح کروا سکتی ہے۔ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

((هٰذَا اَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِهَا لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَذْهَبُ فَتَزَوَّجُ فِي فَوْرِهَا مَا شَاءَ تْ))[1]

''اس مسئلہ پر علماء کے درمیان اجماع ہے کہ جب عورت کو دخول سے قبل طلاق دے دی جائے تو اس پر کوئی عدت نہیں۔ طلاق کے فوراً بعد جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے''۔

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مرد اگر اپنی بیوی کو چھونے سے قبل طلاق دے دے تو مرد کا حق رجوع باقی نہیں رہتا بلکہ ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اب اگر وہی آپس میں اکٹھے رہنا چاہیں اور ازدواجی تعلقات استوار کرنے کے خواہش مند ہوں تو ازسرنو نکاح کر کے اپنی زندگی بسر کر سکتے ہیں اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر: (۳/ ۵۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبری طلاق کا حکم:

اگر خاوند اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا چاہتا ہو مگر دیگر رشتہ دار وغیرہ جبر وتشدد کے ذریعے اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلوادیں تو شرعی اعتبار سے یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے باب طلاق المکرہ و الناسی میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ))[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے سینوں کے خیالات و وساوس کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ ان خیالات کو عملی جامہ پہنا نہیں لیتے یا بات نہیں کر لیتے اور اس بات کو بھی معاف کر دیا ہے جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبراً طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا طَلَاقَ وَ لَا عِتَاقَ فِيْ إِغْلَاقٍ)).[2]

''طلاق اور آزادی زبردستی نہیں ہوتی''۔

امام ابوعبید اور امام قتیبی فرماتے ہیں اغلاق کا معنی اکراہ ہے اسی طرح ابن درید اور ابوطاہر نحویین کے نزدیک بھی اس کا معنی اکراہ ہے۔[3]

صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ)).[4]

''نشے والے آدمی اور مجبور کی طلاق جائز نہیں''۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ طَلَاقَ الْمُكْرَهِ لَا يَقَعُ وَ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَّ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَ بِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ وَ عِكْرَمَةُ وَالْحَسَنُ وَ جَابِرُ

---

[1] سنن ابن ماجه: (۱/۶۵۹ـ۲۰۴۴) [2] ابن ماجه: (۱/۶۶۰ـ۲۰۴٦) ابوداؤد: (۱/۵۰۷)

[3] ملاحظہ ہو: المغني لابن قدامه: (۱۰/۳۵۱) شرح السنه: (۹/۲۲۲)

[4] صحيح البخاري: (۲/۷۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنُ زَيْدٍ وَ شُرَيْحٌ وَعَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَابْنُ عَوْنٍ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَ مَالِكٌ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَ إِسْحَاقُ وَ اَبُوْ ثَوْرٍ وَ اَبُوْ عُبَيْدٍ)).[1]

''جبراً طلاق واقع نہیں ہوتی یہ مذہب سیدنا عمر' سیدنا علی' سیدنا عبداللہ بن عمر' سیدنا عبداللہ بن عباس' سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اور یہی بات امام عبداللہ بن عمیر' امام عکرمہ' امام حسن بصری' امام جابر بن زید' امام شریح' امام عطاء بن ابی رباح' امام طاؤس امام عمر بن عبدالعزیز' امام ابن عون' امام ابوثور اور امام ابوعبید رحمۃ اللہ علیہم نے کہی ہے''۔[2]

کتاب وسنت کی نصوص صریحہ اور ان ائمہ کرام کی تصریحات کے مطابق جبراً طلاق واقع نہیں ہوتی۔ بصورت دیگر اگر خاوند کی رضامندی سے طلاق دی گئی ہو تو پھر بھی مجلس واحدہ کی متعدد طلاقیں ایک طلاق رجعی کے حکم میں شمار ہوتی ہیں۔ صحیح مسلم میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اِنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ)).[3]

''رسول کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھیں پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھیں پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کام میں لوگوں کے لئے سوچ و بچار کی مہلت تھی' اس میں انہوں نے جلدی سے کام لیا اگر ہم ان پر تینوں لازم کر دیں تو کیا حرج ہے تو انہوں نے ان پر اسے لازم کر دیا''۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ دور نبوی اور صدیقی بلکہ خود دور فاروقی کے ابتدائی دو سالوں میں مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی شمار ہوتی تھی۔ رسول مکرم ﷺ کے دور کا فیصلہ ایک شرعی اور حتمی فیصلہ ہے جس سے بڑھ کر کسی کا فیصلہ حجت شمار نہیں ہوتا جبکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ایک سیاسی وتہدیدی فیصلہ تھا جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب طحطاوی حاشیہ درمختار ۶/۱۱۵ جامع الرموز ۱/۵۰۶ مجمع الانہر شرح ملتقی الابہر ۲/۶ طبع بیروت میں ہے کہ:

وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّدْرِ الْاَوَّلِ إِذَا اُرْسِلَ الثَّلَاثُ جُمْلَةً لَمْ يُحْكَمْ اِلَّا بِوُقُوْعِ وَاحِدَةٍ إِلٰى زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ حَكَمَ بِوُقُوْعِ الثَّلَاثِ لِكَثْرَتِهٖ بَيْنَ النَّاسِ تَهْدِيْدًا.

---

[1] المغنی: (۱۰/ ۳۵۰) [2] مزید ملاحظہ ہو: شرح السنہ للامام بغوی رحمۃ اللہ علیہ: (۹/ ۲۲۲)

[3] مسلم، الطلاق باب الثلاث: (۱/ ۴۳۴،۲۳۳) مسند احمد: (۱/ ۳۱۴) مستدرک حاکم: (۲/ ۱۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابتدائی دور سے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک جب اکٹھی تین طلاقیں بھیجی جاتیں تو ان پر ایک طلاق رجعی کا حکم لگایا جاتا تھا پھر جب یہ عادت لوگوں میں کثرت سے پھیل گئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاقوں کا حکم تہدیدی طور پر لگا دیا''۔

اور الدر المنتقی فی شرح الملتقی ۲/۶ میں ہے کہ:

وَاعْلَمْ أَنَّهُ ...... ثُمَّ حَكَمَ بِوُقُوْعِ الثَّلَاثِ سِيَاسَةً لِكَثْرَتِهِ مِنَ النَّاسِ.

فقہ حنفیہ کی اس صراحت سے واضح ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ایک سیاسی، وقتی اور تہدیدی تھا جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ شرعی اور حتمی ہے جس کی بنا پر اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی کا حکم رکھتی ہیں جس میں خاوند دوران عدت اپنی بیوی سے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات کے جوابات (شیوخ عرب کی طرف سے)

ضرورت کے پیش نظر طلاق طلب کرنا:

سوال ⇐ میرے خاوند نے دوسری شادی کا پروگرام بنایا' اس نے مجھے اس سے آگاہ کیا تو میں نے اس کے اس فیصلے کو رد کر دیا' اس بارے میں میری حجت (دلیل) یہ ہے کہ میں نے اس کے بچوں کو جنم دیا اور میں اس کے تمام حقوق بدرجۂ اتم ادا کرتی ہوں' لہٰذا اسے دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جب اس نے شادی پر اصرار کیا تو میں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا' کیا میں حق پر ہوں؟

ج ⇐ خاوند کے ساتھ آپ کا سلوک جو بھی ہو اسے دوسری شادی سے روکنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ اسے مزید اولاد کی ضرورت ہوگی' یا وہ کسی عورت کو عفیف بنانا چاہتا ہوگا' یا وہ سمجھتا ہوگا کہ ایک عورت اسے پاک دامن نہیں رکھ سکتی۔ بہر حال موجودہ بیوی اسے دوسری شادی سے نہیں روک سکتی۔ ہاں اگر موجودہ بیوی دوسری شادی کی صورت میں خاوند کی طرف سے جور و ستم سے ڈرتی ہو یا وہ سوکن کے ساتھ نباہ نہ کر سکتی ہو تو ضرورت کے پیش نظر طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ ضرورت کے علاوہ طلاق کا مطالبہ جائز نہیں ہے۔

(نوٹ) ⇐ خاوند کا ظلم ستم یا سوکن کے ساتھ نباہ نہ کر سکنا' یہ تمام چیزیں وقت ظہور سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتیں لہٰذا ایک ایسی چیز کو جواز بنانا جو ابھی تک واقع نہیں ہوئی اور اس کے واقع ہونے یا نہ ہونے کے امکانات برابر ہیں۔ جائز نہیں ہے۔ اس لئے طلاق کا مطالبہ قبل از وقت ہے۔ واللہ اعلم[1]

اگر مرد اولاد کے قابل نہ ہو تو طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے:

سوال ⇐ ایک خاتون کافی مدت سے شادی شدہ ہے' مگر وہ بے اولاد ہے۔ میڈیکل چیک اپ (یعنی طبی معائنے) کے بعد معلوم ہوا کہ نقص خاوند میں ہے اور اس سے اولاد کا ہونا محال ہے' کیا اس صورت میں بیوی کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے؟

ج ⇐ جب واضح ہو گیا کہ بانجھ پن صرف مرد میں ہے تو عورت کو اس خاوند سے طلاق طلب کرنے کا حق ہے۔ اگر وہ طلاق دے دے تو بہتر ورنہ قاضی نکاح کو فسخ کرا دے گا اس لئے کہ عورت کو بھی بچے پیدا کرنے کا حق حاصل ہے۔ اکثر عورتیں صرف بچوں کے لئے ہی شادی کرتی ہیں۔ جب عورت کا خاوند اولاد کے قابل نہ ہو تو عورت کو طلاق طلب کرنے اور فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔ اہل علم کا راجح قول یہی ہے۔[2]

---

[1] شیخ ابن جبرین۔ [2] شیخ محمد بن صالح عثیمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کے ایام مخصوصہ میں طلاق کا حکم:

س ⇐ ایک خاتون دو بچوں کی ماں ہے۔ جب اس کے خاوند نے اسے طلاق دی تو وہ ایام مخصوصہ گذار رہی تھی مگر اس نے خاوند کو اس سے آگاہ نہ کیا۔ وہ قاضی کے پاس کورٹ میں گئے تو وہاں بھی اس نے اس بات کو چھپائے رکھا' صرف عورت کی ماں کو اس بات کا علم تھا۔ اس نے بیٹی سے کہہ رکھا تھا کہ عدالت کو اس بات سے آگاہ نہ کرنا ورنہ طلاق قطعاً مؤثر نہیں ہوگی اس کے بعد عورت میکے چلی گئی۔ پھر اس نے بچوں کے ضائع ہونے کے خوف سے خاوند سے رجوع کرنا چاہا۔ اس طلاق کے متعلق شرعی حکم کیا ہے جو دوران حیض دی گئی؟

ج ⇐ دوران حیض ہونے والی طلاق کے بارے میں علماء کا لمبا چوڑا اختلاف ہے کہ آیا یہ طلاق مؤثر ہوگی یا لغو قرار پائے گی؟ جمہور علماء کا کہنا ہے کہ ایسی طلاق مؤثر ہوگی اور ایک طلاق شمار ہو جائے گی' ہاں خاوند سے کہا جائے گا کہ وہ بیوی سے رجوع کر لے' پھر اسے آئندہ سے آئندہ طہر تک ایسے ہی چھوڑے رکھے' پھر اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے چاہے تو بیوی بنا کر روک لے۔ ائمہ اربعہ امام احمد' امام شافعی' امام مالک اور امام ابوحنیفہ سمیت جمہور علماء کا یہی مذہب ہے جبکہ ہمارے نزدیک شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب راجح ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ ایام حیض کے دوران دی گئی طلاق غیر مؤثر ہوگی کیونکہ یہ طلاق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)). [متفق عليه]

''جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے''۔

خاص طور پر اس مسئلے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث دلیل ہے کہ انہوں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی' رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ))[1]

''اسے حکم دو کہ وہ بیوی سے رجوع کرے پھر اسے آئندہ سے آئندہ طہر تک اسی حالت پر چھوڑے رکھے' پھر چاہے تو اسے چھوئے بغیر طلاق دے دے اور اگر چاہے تو بیوی بنا کر روک لے اور یہ وہ مدت ہے کہ جس کے اندر عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے''۔

پس وہ عدت جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے یہ ہے کہ انسان اپنی بیوی کو طہر کی حالت میں بغیر جماع کیے طلاق دے۔ چنانچہ اس بنا پر اگر خاوند نے دوران حیض بیوی کو طلاق دی تو چونکہ

---

[1] متفق عليه و اللفظ لمسلم، كتاب الطلاق حديث: (١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق طلاق نہیں دی اس لئے وہ مردود ہوگی۔ لہٰذا یہ طلاق جو اس عورت کو دی گئی تھی ہماری رائے میں غیر مؤثر ہے اور عورت ابھی تک خاوند کے عقد میں ہے۔ آدمی کو طلاق دیتے وقت اس کے طاہر ہونے کا علم تھا یا نہیں' اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر خاوند کو اس کے غیر طاہر ہونے کا علم تھا تو گناہ گار بھی ہوگا اور طلاق بھی واقع نہیں ہوگی' اور اگر اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو نہ وہ گناہ گار ہوگا نہ طلاق نافذ ہوگی۔[۱][۲]

میں اس سے طلاق چاہتی ہوں:

س ⇦ میرے بڑے بھائی نے میری مرضی کے بغیر میرا نکاح کر دیا' اس کے باوجود میں چھ سال تک اپنے خاوند کے ساتھ رہی' ہماری کوئی اولاد بھی نہیں' میں اب بھی اس کے پاس ہوں۔ اسے چاہتی نہیں ہوں بلکہ میں تو اس سے طلاق حاصل کرنا چاہتی ہوں' لیکن میں نے ایک حدیث سن رکھی ہے کہ جو عورت بلا وجہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے جنت میں داخل نہ ہوگی۔ اس کا حل کیا ہے؟

ج ⇦ جب آپ کوئی اعتراض کئے بغیر خاوند کے ساتھ چلی گئیں اور ایک عرصے تک اس کے ساتھ رہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے اپنے بھائی کے تصرف کو سند جواز عطاء کی۔ لہٰذا یہ نکاح صحیح ہے' کیونکہ نکاح سند جواز کی وجہ سے درست قرار پاتا ہے' مگر جب ایک خاوند کے ساتھ آپ ناخوش اور غیر مطمئن ہیں اور کراہت و تنگی محسوس کرتی ہیں اور اس کے بارے میں تقصیر حقوق کا خوف بھی لاحق رہتا ہے اور اس سے اولاد بھی نہیں تو یہ تمام اسباب و وجوہات اس سے مطالبۂ طلاق کو جائز ٹھہرانے کے لئے کافی ہیں۔[۳]

۱۔ شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ کو غلطی لگ گئی ہے' انہوں نے خود اپنے فتویٰ میں جو حدیث لکھی ہے اس میں موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرنے کا حکم دیا' اگر طلاق مؤثر ہی نہیں تو رجوع کا کیا مطلب؟ اس لئے جمہور والا فتویٰ ہی درست ہے۔ (عبدالسمیع)

۲۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین۔ ۳۔ شیخ ابن جبرین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدت کے مسائل

خاوند سے مفارقت اور جدائی کے بعد عورت کا ایک مخصوص مدت تک انتظار کرنا اور نئے نکاح سے رکے رہنا ''عدت' کہلاتا ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) وہ مطلقہ عورت جسے حیض آتا ہے اس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ﴾ [بقرة: ۲/۲۲۸]

''اور مطلقہ عورتیں تین حیض آنے تک اپنے آپ کو روک کر رکھیں''۔

(۲) وہ مطلقہ عورت جسے بڑھاپے یا کمسنی کے سبب حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی (یہی عدت) جنہیں ابھی حیض شروع نہیں ہوا''۔[الطلاق:۶۵/۴]

(۳) وہ مطلقہ عورت جو حالت حمل میں ہو اس کی عدت وضع حمل (یعنی بچے کی پیدائش تک) ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ۶۵/۴]

''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے''۔

(۴) خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ (جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے)

(۵) وہ عورت (جیسا کہ پیچھے گزر چکا جسے دخول سے پہلے ہی طلاق ہو جائے اس پر کوئی عدت نہیں ہے) البتہ اگر دخول سے پہلے اس کا خاوند فوت ہو جائے تو پھر اسے چار ماہ دس دن تک عدت گزارنا ہوگی۔

(۶) لونڈی کی عدت دو حیض ہے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو پھر اس کی عدت ڈیڑھ یا دو ماہ ہے''۔[1]

(۷) اگر طلاق رجعی کی عدت ہی میں خاوند دوسری طلاق دے دے تو پھر پہلی عدت ختم اور دوسری طلاق کی عدت شروع ہو جائے گی اسی طرح اگر طلاق رجعی کی عدت کے دوران خاوند فوت ہو جائے تو پھر عدت طلاق عدتِ وفات (یعنی چار ماہ دس دن) کی طرف منتقل ہو جائے گی۔[2]

(۸) اسی طرح وہ مطلقہ عورت جو مہینوں یا ایام ماہواری کے حساب سے عدت گزار رہی ہو اگر اس اثنا میں

---

[1] بدایة المجتهد: (۲/۱۵۸) [2] منهاج المسلم از ابوبکر جابر الجزائری مترجم ص: (۶۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل کی طرف منتقل ہو جائے گی[1]

(۹) جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کتنی ہے اور وہ عدت کہاں گزارے گی تفصیل نیچے درج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾

''اور تم میں جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن عدت میں رکھیں''۔ [البقرة: ۲/ ۲۳۴]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عدت وفات چار ماہ دس دن بیان فرمائی ہے۔ یہ آیت کریمہ ہر طرح کی عورت خواہ وہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور جوان ہو یا بوڑھی کی عدت وفات کو شامل ہے۔ صرف حاملہ عورت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ سورۃ الطلاق میں اس کی عدت وضع حمل بتائی گئی ہے۔ تو جب عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اسی گھر میں عدت گزارے گی جہاں اس کا خاوند فوت ہوا یا جہاں اس کے خاوند کی وفات کی خبر اس کے پاس پہنچی۔

فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس کا خاوند اپنے بگوڑے غلاموں کی طلب میں نکلا تو اس نے طرف قدوم میں ان کو پا لیا انہوں (غلاموں) نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کی وفات کی خبر آ چکی ہے۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے گھر بنو خدرہ میں واپس چلی جاؤں، جہاں میرے والدین رہتے ہیں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے اپنا ذاتی گھر کوئی نہیں چھوڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً اسے رخصت دی پھر بلا کر فرمایا:

((اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ)).

''تو اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہ یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے''۔

تو انہوں نے وہاں پر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ فرماتی ہیں جب عثمان بن ابی عفان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے مجھے پیغام بھیجا۔ میں نے انہیں اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے بھی یہی فیصلہ صادر فرمایا۔[2]

اس صحیح حدیث کی رو سے عورت کو اسی گھر میں عدت گزارنی چاہئے جس گھر میں اس کا خاوند فوت ہو جائے یا جس گھر میں اسے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اور دوران عدت عورت کو زیب و زینت کرنا

---

[1] منهاج المسلم ايضا۔ [2] مؤطا امام مالك: (۲۶۲) ابوداؤد: (۲۳۰۰) مسند احمد: (۶/ ۳۷۰، ۴۲۰، ۴۲۱) الرسالة للشافعی: (۱۲۱۴) ترمذی: (۱۲۰۴) ابن ماجه: (۲۰۳۱) دارمی: (۲/ ۱۶۸) مسند طیالسی: (۱۶۶۴) موارد الظمان: (۱۳۳۲) مستدرك حاكم: (۲/ ۲۰۸) ارواء الغليل: (۲۱۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع ہے۔ جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((إِنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَلٰى عَيْنَيْهَا فَاَتَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاسْتَاْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكْتَحِلُ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرٌ))۔[1]

''ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو انہیں اس کی آنکھیں خراب ہونے کا ڈر لاحق ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' آپ سے سرمہ کی اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سرمہ نہ لگائے (کیا وہ دور اچھا تھا جب جاہلیت کے زمانے میں) عورت ایک سال کے لئے خراب کپڑے یا برے سے جھونپڑے میں پڑی رہتی تھی۔ جب سال پورا ہوتا تو وہ اونٹ کی مینگنی اس وقت پھینکتی جب کتا سامنے سے گزرتا (اگر کتا نہ گزرتا تو وہ کمبخت اسی طرح پڑی رہتی) دیکھ چار ماہ تک سرمہ نہ لگائے''۔

((قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا))۔[2]

''زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ام حبیبہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئی جب ان کے باپ ابوسفیان فوت ہوئے تو ام حبیبہ نے زرد رنگ کی خوشبو وغیرہ منگوائی تو اس میں سے کچھ ایک چھوٹی بچی کو لگائی۔ پھر اپنے رخساروں پر لگائی' پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں (کیونکہ وہ بیمار تھیں) مگر میں نے اس لئے لگائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے اوپر زینت ترک کرے' سوائے بیوی کے کہ وہ چار ماہ دس دن زینت ترک کرے''۔

ان احادیث صریحہ سے معلوم ہوا کہ ایسی عورتیں جن کے خاوند وفات پا جائیں' وہ دوران عدت زیب و زینت مثلاً خوشبو لگانا' سرمہ ڈالنا' نیا لباس پہننا' زیورات زیب تن کرنا وغیرہ جیسے امور سے اجتناب کریں اور جس گھر میں خاوند فوت ہوا ہو اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزارے یا وہاں جہاں اسے خاوند کی فوتگی کی اطلاع ملے اس کے بعد وہ اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے۔ یا نئی شادی کرنی ہو تو کروا سکتی ہے۔ دوران عدت ان امور سے اجتناب لازم ہے۔

---

[1] بخاری: (۵۳۳۸) مسلم: (۱۴۸۸) [2] بخاری: (۵۳۳۸، ۵۳۴۵، ۵۳۳۴، ۱۲۸۱) مسلم: (۱۴۸۶) ابوداؤد: (۲۲۹۹) ترمذی. (۵۰۰/۴) نسائی: (۲۰۱/۶) احمد: (۲۳۵/۶، ۲۳۶، ۴۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات اور ان کے جوابات

حاملہ عورت خاوند کی وفات پر کتنی عدت گزارے؟

س ⇦ ایک سائل دریافت کرتا ہے کہ اس کے باپ کی بیوی حاملہ ہے' کیا وہ سائل کے باپ کی وفات پر چار ماہ دس دن عدت گذارے گی یا وضع حمل تک؟

ج ⇦ فتویٰ دینے والی کمیٹی نے ہر طرح سے سوال کا جائزہ لینے کے بعد فتویٰ جاری کیا کہ اس عورت کی عدت وضع حمل تک ہے۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ [دار افتاء کمیٹی]

بوڑھی عورت کی عدت اور اس کی حکمت:

س ⇦ ایک ایسی ستر سالہ عورت کا خاوند فوت ہو گیا جو کہ چنداں عقل و شعور کی حامل نہ تھی' اور خاوند کی خدمت کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی' جب اس کا خاوند فوت ہوا تو وہ اس کے عقد میں تھی' کیا اس پر بھی عام عورتوں کی طرح عدت گزارنا واجب ہے؟ اور اگر بوڑھی عورت پر عدت دوسری عورتوں کی طرح واجب ہے تو اس کی حکمت کیا ہے؟ جب عدت کی مشروعیت کا مقصد عورت کے حاملہ یا غیر حاملہ ہونے کا تیقن ہے تو ایسی عورت کے لئے تو حمل کا امکان ہی نہیں' پھر عدت کس لئے؟

ج ⇦ سوال میں مذکورہ عورت عدت گذارے۔ اس کی عدت کے لئے چار ماہ دس دن اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے عموم میں داخل ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روکے رکھیں''۔ [البقرة: ۲/ ۲۳٤]

عورت کے معمر ہونے اور حمل کی صلاحیت نہ رکھنے کے باوجود اس کے عدت گذارنے کی حکمت عقد نکاح کی تعظیم اس کی قدر و منزلت اور شرف و بزرگی کا اظہار' نیز خاوند کے حق کی ادائیگی اور تزئین و تجمیل سے پرہیز کر کے اس کی وفات کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے' اسی لئے شریعت نے باپ اور بیٹے سے کہیں زیادہ خاوند کی وفات پر ترک زینت کو مشروع قرار دیا ہے۔ حاملہ عورت کی عدت فقط وضع حمل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے:

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ٦٥/ ٤]

''اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ آیت اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کے عمومی حکم کی تخصیص کر رہی ہے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روکے رکھیں''۔[البقرة: ۲/ ۲۳٤]

وضع حمل سے عدت ختم ہونے کی حکمت یہ ہے کہ چونکہ حمل پہلے خاوند کا حق ہے' اگر حاملہ عورت نے خاوند کی وفات یا کسی اور وجہ سے جدائی کے بعد فوراً نکاح کر لیا تو دوسرے خاوند نے اپنا پانی غیر کی کھیتی کو پلایا اور یہ جائز نہیں ہے' کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ مُسْلِمٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ أَنْ یَّسْقِیَ مَاءَهُ زَرْعَ غَیْرِهِ))[1]

''کسی ایسے مسلمان کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا پانی غیر کی کھیتی کو پلائے''۔

ایک مسلمان پر شرعی احکام کی تعمیل کرنا ضروری ہے' اسے ان احکام کی حکمت کا علم ہو یا نہ ہو۔ اسے اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جملہ مشروعات میں حکیم ہے' جسے اللہ تعالیٰ حکمت کی معرفت عطا فرما دے تو یہ نور علیٰ نور اور خیر الیٰ خیر ہے و باللہ التوفیق۔ [دارالافتاء کمیٹی]

بوڑھی عورت اور نابالغ منکوحہ لڑکی پر عدت:

سوال ⇦ کیا مردوں سے بے نیاز بوڑھی عورت یا نابالغ منکوحہ لڑکی کے لئے خاوند کے فوت ہونے پر عدت گذارنا لازم ہے؟

ج ⇦ ایسی بوڑھی عورت جسے مردوں کی ضرورت نہیں اور ایسی منکوحہ لڑکی جو ابھی نابالغ ہے' دونوں پر خاوند کی وفات پر عدت گذارنا ہے۔ اگر بیوہ ہو جانے والی عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے' اور اگر وہ غیر حاملہ ہے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اس کی دلیل اس ارشاد باری تعالیٰ کا عموم ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روکے رکھیں''۔[البقرة: ۲/ ۲۳٤]

اسی طرح اس ارشاد باری تعالیٰ کا عموم ہے:

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ٦٥/ ٤]

''اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔

۔۔دارالافتاء کمیٹی۔۔

[1] سنن ابی داؤد، کتاب النکاح حدیث: (۲۱۵۸) و احمد بن حنبل: (٤/ ۱۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدت گزارنے والی کا اپنے گھر سے والدین کے ہاں منتقل ہونا:

س ⇦ ایک خاتون نے ایک شخص سے شادی کی' شادی کے بعد خاوند فوت ہو گیا۔ اس سے نہ تو عورت کی کوئی اولاد ہے اور نہ خاوند کے شہر میں عورت کے رشتے دار ہیں۔ کیا ان حالات میں عورت عدت گذارنے کے لئے اپنے خاوند کے شہر سے اپنے ولی کے شہر منتقل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج ⇦ ایسی عورت کے لئے اپنے ولی کے شہر منتقل ہونا جائز ہے نیز اس کے علاوہ وہ کسی بھی ایسی پرامن جگہ پر منتقل ہو سکتی ہے جہاں وہ خاوند کی وفات کے بعد عدت کے دن گذار سکے۔ اگر عورت فوت شدہ خاوند کے گھر اپنی جان یا عزت وآبرو کے لئے خطرہ سمجھتی ہے۔ اور اس کے پاس ایسا کوئی شخص بھی نہیں جو اسے تحفظ فراہم کر سکے تو اسے کہیں بھی منتقل ہونے کا حق حاصل ہے اور اگر وہ صرف اپنی فیملی کے قریب رہنے کی غرض سے خاوند کا گھر چھوڑتی ہے تو اس مقصد کے لئے اسے ایسا کرنے کا حق حاصل نہیں ہے' اسے اپنے مکان میں رہ کر ہی عدت گزارنا ہوگی اس کے بعد وہ جہاں چاہے جا سکتی ہے۔ [دارالافتاء کمیٹی]

کیا زیر تعلیم لڑکی دوران عدت تعلیم جاری رکھ سکتی ہے؟

س ⇦ زیر تعلیم لڑکی کا خاوند فوت ہو گیا' اس بنا پر اسے عدت گذارنا ہے۔ کیا اس کے لئے تعلیم جاری رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ⇦ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس پر اسی گھر میں عدت گذارنا واجب ہے جو کہ چار ماہ دس دن ہے' اسی گھر میں سوئے' اس دوران اسے خوب صورتی کا باعث بننے والی جملہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہئے جیسا کہ خوشبو لگانا' سرمہ لگانا' خوب صورت کپڑے زیب تن کرنا اور بدن کو خوب صورت بنانا وغیرہ' یعنی اس کے لئے ایسی تمام اشیاء سے پرہیز کرنا ضروری ہے جو اسے حسن و جمال عطا کریں۔

دوران عدت عورت کسی ضرورت کے پیش نظر گھر سے باہر جا سکتی ہے' اس بنا پر مذکورہ طالبہ کا حصول تعلیم اور فہم مسائل کی غرض سے سکول جانا جائز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے ان تمام اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے کہ جن سے سوگ منانے والی عورت پرہیز کرتی ہے۔ یعنی ایسی تمام اشیاء جو مردوں کو ورغلانے والی اور پرکشش ہوں اور انہیں منگنی کا پیغام دینے پر آمادہ کرنے والی ہوں' سے اجتناب ضروری ہے۔ [دارالافتاء کمیٹی]

نکاح کے بعد اور دخول سے قبل خاوند فوت ہو جائے تو عورت کے لئے عدت کا حکم:

س ⇦ ایک شخص نے ایک خاتون سے شادی کی مگر وہ دخول سے قبل ہی فوت ہو گیا۔ کیا اس کی بیوہ پر عدت لازم ہے؟

ج ⇦ جس عورت کا خاوند عقد نکاح کے بعد دخول سے قبل فوت ہو جائے اس پر سوگ منانا واجب ہے' اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ عورت صرف عقد نکاح سے بیوی بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روکے رکھیں''۔ [البقرة: ۲/ ۲۳۴]

نیز اس لئے بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا)).

''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ ترک زینت نہ کرے سوائے خاوند کے کہ اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے''۔[1]

اور اس لئے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق نامی عورت' جس کے خاوند نے اس سے نکاح کیا اور وہ دخول سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اس پر عدت گذارنا لازم ہے اور وہ وراثت کی حق دار بھی ہوگی۔ [دارالافتاء کمیٹی]

عدت گزارنے والی عورت کے احکام:

س ⇦ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے کن احکامات کا التزام کرنا چاہئے؟

ج ⇦ حدیث کی رو سے سوگ منانے والی عورت پر چند امور کا التزام کرنا ضروری ہے:

① جس گھر میں عورت کا خاوند فوت ہوا عدت ختم ہونے تک وہ اسی گھر میں مقیم رہے گی عدت کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں اس کی عدت وضع حمل ہے۔ وضع حمل کے ساتھ ہی عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق: ۶۵/ ۴]

''اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔

عورت دوران عدت ضرورت کے علاوہ گھر سے نہیں نکل سکتی' مثلاً بیماری کی وجہ سے ہسپتال جانا' بازار سے اشیاء خوردونوش خریدنا وغیرہ' یہ بھی اسی صورت میں کہ کوئی اور شخص ایسے امور کی انجام دہی کے لئے اس کے پاس موجود نہ ہو' اسی طرح اگر رہائشی مکان گر جائے تو دوسرے گھر منتقل ہو سکتی ہے' اگر اس کے پاس جی بہلانے کے لئے اور کوئی نہ ہو یا اسے اپنی جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں بھی دوسرے گھر میں جا کر رہنا جائز ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: (۵۳۳۸) و صحيح مسلم: (۱۴۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② عورت عدت کے ایام میں خوب صورت لباس زیب تن کرنے سے پرہیز کرے' وہ زرد یا سبز رنگ کا لباس نہ پہنے بلکہ اسے سادہ لباس استعمال کرنا چاہیے اگرچہ وہ سیاہ ہو یا سبز وغیرہ' مقصد یہ ہے کہ کپڑے خوب صورت نہیں ہونے چاہئیں' نبی ﷺ کا یہی فرمان ہے:

③ عورت عدت کے دوران سونے' چاندی' ہیروں اور موتیوں کے زیورات پہننے سے اجتناب کرے' ایسے زیورات ہار کی صورت میں ہوں' کنگن کی صورت میں یا انگوٹھی وغیرہ کی صورت میں (سب ممنوع ہیں)۔

④ خوشبو سے پرہیز کرنا' اس دوران عدت کسی طرح کی خوشبو استعمال نہیں کر سکتی وہ دھونی ہو یا خوشبو کی کوئی اور قسم' ہاں وہ ایام مخصوصہ سے فراغت کے بعد بعض خوشبودار اشیاء کی دھونی لے سکتی ہے۔

⑤ سرمہ لگانے سے اجتناب کرنا' عورت دوران عدت سرمہ بھی نہیں لگا سکتی' چہرے کے میک اپ کے لئے استعمال ہونے والا سامان' جو کہ مردوں کے لئے باعث فتنہ ہو' بھی سرمے کا حکم رکھتا ہے۔ لہٰذا میک اپ کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے' البتہ عام استعمال والی اشیاء مثلاً پانی اور صابن وغیرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن وہ سرمہ جو آنکھوں کو خوب صورت بنا دیتا ہے اور دوسری ایسی چیزیں جو بعض خواتین اپنی چہرے کے حسن کے لئے استعمال کرتی ہیں' یہ سب ناجائز ہے۔

یہ پانچ اشیاء ہیں جن کا اہتمام کرنا ہر اس عورت پر واجب ہے جو خاوند کی وفات پر عدت کے دن گذار رہی ہو۔ باقی رہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ کسی سے گفتگو نہیں کر سکتی' ٹیلی فون پر کسی سے بات نہیں کر سکتی' ہفتے میں ایک سے زائد بار غسل نہیں کر سکتی' گھر میں ننگے پاؤں نہیں چل سکتی اور نہ چاندی کی روشنی میں باہر نکل سکتی ہے' تو یہ سب خرافات ہیں' اس طرح کی فضولیات کا اسلام میں کوئی وجود نہیں۔ وہ گھر میں ننگے پاؤں چل سکتی ہے' اور جوتے پہن کر بھی گھر کے کام کاج کر سکتی ہے' خود اپنا اور مہمانوں کا کھانا وغیرہ تیار کر سکتی ہے۔ چھت پر یا گھر کے باغیچے میں جہاں چاہے چاندی کی روشنی میں چل پھر سکتی ہے' جب چاہے غسل کر سکتی ہے' جس سے چاہے شریفانہ اور باوقار گفتگو کر سکتی ہے اپنی محرم اور دوسری عورتوں سے مصافحہ کر سکتی ہے' ہاں غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہیں کر سکتی۔ غیر محرم کی عدم موجودگی میں سر سے چادر وغیرہ اتار سکتی ہے۔ مہندی اور خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتی' اسے زعفران سے بھی پرہیز کرنا چاہئے اس کا استعمال نہ تو کپڑوں میں کرے اور نہ قہوہ میں' کیونکہ زعفران بھی ایک طرح کی خوشبو ہے۔ کسی شخص کو صراحتاً منگنی کا پیغام نہیں دے سکتی ہاں اشارے کنائے میں کوئی حرج نہیں وباللہ التوفیق۔ [شیخ ابن باز]

عدت کے دوران گھڑی پہننا:

س ⇦ کیا عورت کے لئے عدت کے دوران گھڑی پہننا جائز ہے' جبکہ مقصد صرف وقت دیکھنا ہو نہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحسین وتجمیل؟

ج ⇦ ہاں ایسا کرنا جائز ہے' کیونکہ حکم کا دار و مدار نیت پر ہے' لیکن گھڑی کا نہ باندھنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ یہ زیور سے ملتی جلتی ہے۔

عدت کے لئے سیاہ لباس پہننا:

س ⇦ کیا کسی فوت شدہ شخص' خاص طور پر خاوند کے لئے غم میں سیاہ لباس پہننا جائز ہے؟

ج ⇦ مصائب کے وقت سیاہ لباس پہننا باطل اور بے اصل شعار ہے۔ مصیبت کے وقت انسان کو شریعت کے مطابق ہی سب کچھ کرنا چاہئے۔

مثلاً: "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا چاہیے۔

((اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَ أَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا))[1]

کہنا چاہئے' جب وہ بحالت ایمان اور ثواب کی نیت سے ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر وثواب اور نعم البدل عطا فرمائے گا' رہا کوئی مخصوص لباس مثلاً سیاہ وغیرہ تو یہ ایک بے اصل' باطل اور قابل مذمت چیز ہے۔ (شیخ محمد بن صالح عثیمین)

عذر شرعی کے بغیر عدت مؤخر کرنا:

س ⇦ میری عمر چالیس سال ہے میں شادی شدہ ہوں اور پانچ بچوں کی ماں۔ میرا خاوند بارہ مئی ۱۹۸۵ء کو فوت ہو گیا' لیکن میں خاوند اور اولاد سے متعلقہ بعض امور کی انجام دہی کی بناء پر عدت نہ گذار سکی۔ اس کی وفات کے ٹھیک چار ماہ بعد یعنی بارہ ستمبر ۱۹۸۵ء کو میں نے عدت گذارنا شروع کی' لیکن ایک ماہ بعد پھر مجھے مجبوراً گھر سے نکلنا پڑا' کیا یہ ایک ماہ عدت میں شمار ہو گا؟ اور کیا خاوند کی وفات کے چار ماہ بعد عدت گذارنا صحیح ہے یا نہیں؟ اس امر سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ مجھے گھر کے بعض ضروری کاموں کی وجہ سے گھر سے باہر جانا پڑتا ہے' میرے گھر میں ایسا کوئی فرد نہیں ہے جس پر میں گھریلو معاملات کے بارے میں اعتماد کر سکوں۔

ج ⇦ آپ کا یہ عمل ایک ممنوع (حرام) عمل ہے' کیونکہ خاوند کی وفات کے ساتھ ہی عورت پر عدت واجب ہو جاتی ہے اسے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب مایقول عند المصیبۃ : (۹۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روکے رکھیں''۔[البقرۃ: ۲/ ۲۳۴]

آپ کا چار ماہ تک انتظار کر کے پھر عدت شروع کرنا' گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اور کثرت سے نیک عمل بجا لانے چاہیں۔شائد اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرما دے۔عدت کا وقت گذر جانے پر اس کی قضا نہیں دی جا سکتی۔(شیخ محمد بن صالح عثیمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

میاں بیوی

کے بعض

مخصوص مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں بیوی کے بعض خاص مسائل

میاں بیوی کے چند خاص (آپس) کے مسائل ہم باب النکاح میں سہاگ رات کے تحت بیان کر چکے ہیں البتہ چند اس جگہ بھی ہم ذکر کریں گے۔

مباشرت سے پہلے دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو اسے چاہیے کہ اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَ خَیْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ مِنْ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ))[1]

''یا اللہ میں تجھ سے اس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا بھی سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس عورت کے شر سے اور جس طبیعت پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔

اس دعا میں چونکہ اہلیہ کی خیر و برکت کا سوال کیا جاتا ہے اس لئے یہ دعا ضرور پڑھ لینی چاہیے۔ البتہ شوہر کو چاہیے کہ دعا پڑھنے سے پہلے دلہن کو بتا دے کہیں ایسا نہ ہو کہ دلہن اس دعا کے عمل سے ناواقفیت کی بناء پر کوئی برا تاثر لے لے۔

سہاگ رات اور جماع:

بیوی سے قربت اور جماع سے پہلے ہمیشہ یہ دعا (جو آگے مذکور ہے) پڑھنی چاہیے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ہمبستری کے لئے اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.

''اللہ کے نام سے یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس اولاد کو بھی (شیطان سے محفوظ رکھ) جو تو ہمیں عطا فرمائے''۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب النکاح باب فی جامع النکاح: (۲۱۶۰) و النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: (۲۴۰) حاکم: (۲/۱۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کے بعد اگر اس ہمبستری کے دوران میاں بیوی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔[1]

بیوی سے قربت و مجامعت کے حوالہ سے یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس موقع پر عورت کی بنسبت مرد جنسی ملاپ کے لئے اس قدر بے تاب ہوتا ہے کہ جنسی و شہوانی جذبات سے مغلوب ہو کر فی الفور اپنا مطلب پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت محبت و الفت کے لحاظ سے تشنگی محسوس کرتی ہے کیونکہ اگر مرد جنسی اعتبار سے عورت کا محتاج ہے تو عورت بھی مرد سے سکون حاصل کرتی ہے اور جنسی جذبات کی تسکین کے لئے وہ بھی مرد سے اسی چیز کی توقع رکھتی ہے جو مرد عورت سے رکھتا ہے۔ اس لئے خاوند کو چاہئے کہ فی الفور اپنی حاجت پوری کر کے عورت سے الگ ہو جانے کی بجائے اس بات کو یقینی بنائے کہ عورت کی حاجت بھی پوری ہو اور اسے کوئی تشنگی محسوس نہ ہو۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے تدریجی طور پر عورت کو قریب کرے۔ اس کی شرم و حیا کی کیفیت کو آہستہ آہستہ کم کرے اس سے ہنسی مذاق، بوس و کنار اور دل لگی کرے حتیٰ کہ جب اسے اندازہ ہو جائے کہ عورت کے جنسی جذبات ابھر آئے ہیں اور وہ جماع کے لئے بالکل تیار ہے تو پھر اس سے قربت کرے۔

اس طرح مرد و زن دونوں کو نہ صرف جنسی تسکین صحیح معنوں میں حاصل ہو گی بلکہ باہمی پیار و محبت میں بھی بے حد اضافہ ہو گا۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے کا جسم دیکھنا:

سؤال ⇦ محمد صالح عثیمینؒ سے سوال کیا گیا کہ مرد کا اپنی بیوی کا پورا جسم (شرم گاہ سمیت) دیکھنا اور اسی طرح بیوی کا اپنے خاوند کا پورا جسم دیکھنا شرعی اعتبار سے جائز ہے؟ جبکہ حلال چیز سے فائدہ اٹھانے کی نیت بھی ہو؟

جواب ⇦ شیخ جواب دیتے ہیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کا پورا جسم دیکھ سکتے ہیں اس کی مزید تفصیل اور وضاحت ضروری نہیں۔ ایک دوسرے کو دیکھنے اور لطف اندوز ہونے کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾ [المؤمنون: ۲۳/ ۷]

''اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کے قبضہ میں ہیں کیونکہ ان کے معاملہ میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ ان کے سوا جو کوئی اور ذریعہ چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں''۔[2]

---

[1] بخاری، کتاب الوضوء، باب التسمیة علی کل حال و عندالوقاع: (۱۴۱) مسلم: (۱۴۳۴) ابو داؤد (۲۱۶۱) ترمذی: (۱۰۹۲) ابن ماجه: (۱۹۱۹) عمل الیوم و اللیلة للنسائی: (۱۴۴)

[2] فتاوی الشیخ عثیمین: (۲/ ۷۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کا پستان (چوسنا) منہ میں ڈالنا کیسا ہے؟

شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی فرط محبت سے اپنی بیوی کا پستان اپنے منہ میں ڈالتا ہے تو کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

آپ جواب دیتے ہیں کہ اگر تو وہ آدمی بیوی کا پستان منہ میں ڈالنے کے ساتھ دودھ نہیں پیتا تو پھر اس فعل میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر وہ دودھ پیتا ہے تو یہ بات مناسب نہیں تاہم دودھ پینے سے اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی خواہ تھوڑا دودھ پیا ہو یا زیادہ کیونکہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

((لا يحرم الرضاع الا ما فتق الامعاء و كان قبل الفطام)). [ترمذی]

"اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جو آنتوں کو پھاڑ دے (یعنی جس رضاعت سے دودھ سے آنتیں بھر کر ایک دوسری سے جدا ہو جائیں) اور یہ دودھ پلانا دودھ پلانے کی مدت کے اندر اندر ہو"۔[1]

اسی طرح محمد بن صالح عثیمینؒ سے ایک نوجوان عورت نے سوال کیا کہ میں نے اپنے چچا زاد سے شادی کی ہے ہم دونوں ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے ہیں۔ ہماری شادی کو ابھی محض چھ ماہ ہی گزرے ہیں اور اس دورانیے میں ہم جب بھی سونے لگتے ہیں میرا خاوند بچوں کی طرح میرا دودھ پینے لگتا ہے۔ میں اسے کہتی ہوں کہ یہ عیب ہے لیکن وہ اس عمل سے باز نہیں آتا جبکہ میں اس کے لئے اس عمل میں تنگی پیدا نہیں کرتی تو اس مسئلہ کے بارے میں راہنمائی فرمائیں۔

شیخ جواب دیتے ہیں کہ "اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ زوجین ایک دوسرے سے ہر وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جسے اللہ نے حرام نہیں کیا۔ البتہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے صرف وہی حرام ہے۔ مثلاً جماع فی الدبر یا حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری یا حالت عبادت میں مباشرت یا حالت ظہار میں کفارے سے پہلے ہمبستری وغیرہ اور یہ چیزیں اہل علم کے ہاں معروف ہیں۔ صرف انہیں چیزوں میں ہمبستری حرام ہے۔ اس کے علاوہ میں نہیں۔ (اور مذکورہ مسئلہ اس تحریم میں شامل نہیں ہے)۔[2]

باہم بوس و کنار سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی روزہ:

میاں بیوی کے باہم بوس و کنار اور ایک دوسرے کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ شہوت سے ایسا کیا جائے یا بغیر شہوت کے جیسا کہ درج ذیل دلائل سے ثابت ہے۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

---

[1] فتاوی و رسائل سماحة الشيخ محمد بن ابراهيم: (۱۱/۱۸۸)

[2] فتاوی المرأة المسلمة ص: (۲۲٦) ج (۲) مرتب، ابومحمد اشرف بن عبدالمقصود.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ان النبی ﷺ قبلها و لم یتوضا))[۱]

''نبی اکرم ﷺ نے ان کو بوسہ دیا مگر پھر وضو نہیں کیا''۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ایک بیوی کو بوسہ دیا پھر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے گئے مگر وضو نہ کیا۔[۲]

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آنحضرت ﷺ کی سجدہ والی جگہ پر ہوتے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو مجھے ہاتھ لگاتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔[۳]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ' حضرت علی رضی اللہ عنہ ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ' عطا' طاؤس' حسن بصری' سعید بن جبیر' قتادہ' شعبی' مجاہد' ثوری' مقاتل' امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین کا بھی یہی موقف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[۴]

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت...... ''اولا مستم النساء...... یا تم نے عورتوں کو لمس کیا ہو'' (تو اس صورت میں بھی طہارت حاصل کرو)...... کے بموجب بوس و کنار سے وضو کرنا چاہئے حالانکہ یہاں ''لمس'' سے مراد جماع ہے جیسا کہ مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور گزشتہ بیان کردہ روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے راجح موقف یہی ہے کہ بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[۵]

اور مباشرت سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جماع نہ کیا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((کان النبی ﷺ یقبل و یباشرو هو صائم و کان املککم لا ربه)).[۶]

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب الوضو من القبلة: (۱۷۷) نسائی: (۱۷۰) احمد: (۶/۲۱۰) دارقطنی: (۱/۱۴۰) بیهقی: (۱/۱۲۷) [۲] ابوداؤد، ایضاً: (۱۷۸) واضح رہے کہ بعض اہل علم نے مذکورہ دونوں روایتوں پر جرح کی ہے تاہم حافظ ابن کثیر' امام شوکانی اور شیخ ناصر الدین البانی انہیں صحیح قرار دیتے ہیں۔ دیکھئے: تفسیر ابن کثیر: (۱/۷۶۲) نیل الاوطار: (۱/۱۹۴) صحیح ابوداؤد، علاوہ ازیں آئندہ مذکور دیگر دلائل سے بھی ان احادیث کی تائید ہوتی ہے۔ [۳] بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاه علی الفراش: (۳۸۲) مسلم: (۱۱۴۰) ابوداؤد: (۷۱۴،۷۱۲) ابن ماجه: (۹۵۶) نسائی: (۱/۰۱۲) [۴] ملاحظہ ہو: نیل الاوطار: (۱/۱۹۴) تفسیر طبری: (۸/۳۸۹ تا۳۹۱) عون المعبود: (۱/۳۰۲) تحفه الاحوذی: (۱/۲۸۲) [۵] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر: (۱/۷۲۱) [۶] بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة الصائم: (۱۹۲۷) مسلم: (۱۱۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے رسول ﷺ حالت روزہ میں اپنی بیویوں سے بوس و کنار کرتے اور ان کے جسم سے جسم ملا لیتے اور آنحضرت ﷺ تم سب سے بڑھ کر اپنی حاجت پر قابو رکھنے والے تھے''۔

البتہ اگر خاوند روزہ کی حالت میں جماع کر بیٹھے تو اسے روزے کی قضا کے ساتھ کفارہ دینا ہوگا۔ کفارے کی صورت یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے' اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے جائیں۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں ایک شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہی کفارہ بتایا تھا۔[1]

اگر کوئی شخص کسی طرح بھی کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث ہی میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تو غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس نے کہا نہیں۔ اسی طرح دو ماہ کے روزے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر بھی اس نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آنحضرت ﷺ ابھی خاموش ہی تھے کہ کوئی شخص برائے صدقہ کھجوروں کا ایک ٹوکرہ لے آیا۔

آپ ﷺ نے اس (کفارہ کی استطاعت نہ رکھنے والے) شخص سے کہا کہ پھر یہ لے جاؤ اور لوگوں میں اسے صدقہ کر دو۔ اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ان دو ٹیلوں کے درمیان مجھ سے زیادہ فقیر کوئی نہیں۔ تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ پھر اسے لے جاؤ اور گھر والوں کو کھلا دو۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں بھی ہے کہ:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ [البقرة: ٢/ ٢٨٦]

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف (ذمہ دار) نہیں بناتے''۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو غسل مرگ دینا:

س ⇦ ہم نے عوام الناس سے اکثر یہ سنا ہے کہ وفات کے بعد بیوی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بیوی کی وفات کے بعد خاوند نہ تو بیوی کو دیکھ سکتا ہے۔ نہ غسل دے سکتا ہے اور نہ ہی اسے لحد میں اتار سکتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج ⇦ شرعی دلائل سے ثابت ہے کہ بیوی خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔ اسی طرح خاوند بھی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور اسے دیکھ بھی سکتا ہے۔ اسماء بنت عمیسؓ نے اپنے خاوند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تھا۔

---

[1] بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع في رمضان و لم یکن له ...... (١٩٣٦) و مسلم: (١١١١) ابوداؤد: (٢٣٩٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کے شوہر یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں غسل دیں۔ واللہ ولی التوفیق !......[1]

(گویا اگر غسل دے سکتا ہے تو چھو بھی سکتا ہے اور قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور اگر یہ واقعی منع ہوتا تو صحابہ کرامؓ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے!)۔

شوہر سے الگ گھر کا مطالبہ کرنا؟

سوال ⇦ میرے خاوند کا بھائی شادی کر کے ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہنا چاہتا ہے جبکہ اسے معلوم ہے کہ میں اس کے سامنے چہرہ ننگا نہیں کرتی' نہ اس کے پاس بیٹھتی ہوں اور نہ کبھی اسے دیکھتی ہوں' پھر واقعتاً اس نے شادی کر لی۔ اس پس منظر میں تنگی حالات کی بناء پر کیا میرا اپنے خاوند سے الگ گھر کا مطالبہ کرنا دو بھائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے سے تعبیر تو نہیں کیا جائے گا؟ کیا ایسا مطالبہ کرنا حرام ہے یا نہیں؟ اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ میرا خاوند تو یہ سمجھتا ہے کہ دونوں بھائیوں کا الگ الگ رہنا بہتر ہے' جبکہ میری ساس جو ہمارے ساتھ رہتی ہے ہمارے ایک جگہ رہنے کو پسند کرتی ہے۔

جواب ⇦ ان حالات میں اگر مکمل پردہ اور عدم خلوت کا ماحول میسر آ سکے تو ساس کی خوشی کے لئے ایک جگہ رہنا بہتر ہے اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو الگ الگ رہنا بہتر ہے۔ اگر ایک بھائی کی بیوی سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاوند کے بھائی کے ساتھ بے حجاب رہتی ہے یا اس کے ساتھ گھر میں خلوت اپناتی ہے یا ایک بھائی دوسرے کی بیوی کے متعلق غیر اطمینان بخش رویہ اپناتا ہے' اس کے پیچھے جاتا ہے' اس کی غفلت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر اجازت اس کے پاس چلا جاتا ہے' یا اسے بے پردہ دیکھتا ہے' تو ایسے حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ تنگی اور مشقت سے بچنے کے لئے خاوند سے الگ گھر کا مطالبہ کر سکتی ہیں...... [مفتی شیخ ابن جبرین][2]

شوہر حالت حیض اور نفاس میں جماع نہ کرے:

عورت حالت حیض میں ہو تو اس سے جماع کرنا حرام ہے تاوقتیکہ خون ختم ہو جائے اور عورت پاک ہو جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ [البقرة: ۲/ ۲۲۲]

---

[1] مفتیء اعظم سعودی عرب شیخ ابن بازؒ فتاوی برائے خواتین ص: (۱۲۹)

[2] فتاوی برائے خواتین ص: (۲۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نیز وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ﷺ کہیے کہ وہ ایک گندگی ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہولیں ان کے قریب تک نہ جاؤ جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جا سکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے، علاوہ ازیں اس کی حرمت کی تائید درج ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے صحبت کرے یا عورت کی دبر میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس آئے، تو اس نے گویا اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے[1]

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "جب یہودیوں کے ہاں کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ اسے گھر سے نکال (کر علیحدہ کر) دیتے اور اس سے کھانا پینا اور میل ملاپ بھی ختم کر دیتے۔

جب آنحضرت ﷺ سے اس فعل کی شرعی حیثیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو سورۃ بقرۃ کی یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ "حائضہ عورتوں کو گھروں ہی میں رکھو اور جماع کے علاوہ ان سے ہر طرح کا میل ملاپ قائم رکھو"[2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت سے جماع کے علاوہ ہمبستری، بوس و کنار اور پیار و محبت کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔

اس کی مزید تائید مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے:

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض سے ہوتی تو آنحضرت ﷺ اسے حکم دیتے اور وہ لنگوٹ باندھ لیتی اور آپ ﷺ اس سے (جماع کے علاوہ) میل ملاپ کرتے۔[3]

حالت حیض میں چونکہ جماع (فرج میں دخول) حرام ہے اس لئے شادی کی تاریخ مقرر کرتے وقت یہ چیز مدنظر رکھی جائے کہ ان دنوں لڑکی حالت حیض سے نہ ہو۔ لیکن اگر بالفرض لڑکی کے ماہواری کے دن میں

---

[1] ترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی کراهية إتيان الحائض: (١٣٥) و ابو داؤد: (٣٩٠٤) و ابن ماجه: (٦٣٩) واحمد: (٤٠٨/٢) ودارمی: (٢٥٩/١)

[2] مسلم كتاب الحيض باب مباشرة الحائض: (٣٠٢) ابوداؤد: (٢١٦٥)

[3] صحيح بخاری، كتاب الحيض باب مباشرة الحائض: (٣٠٢) نسائی: (٢٨٦) احمد: (٥٥٨٦) ابن ماجه: (٦٣٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہاگ رات آ جائے تو پھر ہمبستری کے علاوہ جماع سے اجتناب کیا جائے۔

واضح رہے کہ حالت نفاس میں بھی جماع اسی طرح حرام ہے جس طرح حالت حیض میں۔ اس لئے ولادت کے بعد اس وقت تک عورت سے مقاربت نہ کی جائے جب تک کہ وہ نفاس کے خون سے پاک نہ ہو جائے اور یاد رہے کہ احادیث کی رو سے نفاس کا خون زیادہ سے زیادہ چالیس دنوں تک جاری رہتا ہے اور اگر بالفرض اس کے بعد بھی خون آ تا رہے تو وہ نفاس کا خون متصور نہیں ہوگا۔ اور اگر چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی یہ خون رک جائے تو پھر عورت سے جماع کیا جا سکتا ہے تاہم اس سلسلہ میں طبی لحاظ سے عورت کی صحت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

لوگوں کے سامنے عورت کا بوسہ لینے کا حکم:

س ⇦ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کے سامنے عورت کا بوسہ لینے کا کیا حکم ہے؟

ج ⇦ بعض آدمی سوء معاشرت کے نتیجہ میں بعض مرتبہ عورت (بیوی) کو اپنے جسم سے چمٹا کر لوگوں کے سامنے بوسہ لیتے یا اس قسم کی دوسری نازیبا حرکتیں کرتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں [1]

دولہے کا دلہن کے ساتھ عورتوں کے درمیان شب زفاف منانا:

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جبیرین سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فعل جائز نہیں ہے کیونکہ یہ حیا باختگی ہے اور بے حیا قسم کے شرپسندوں کی تقلید کی دلیل ہے جبکہ معاملہ واضح ہے کیونکہ جب دلہن لوگوں کے سامنے آنے سے شرماتی ہے تو وہ کیوں کر مجمع عام کے سامنے شب زفاف منانے کے لئے تیار ہوگی۔

شریعت اسلامیہ میں تو اس بات کی اجازت نہیں کہ میاں بیوی اپنے مخصوص اعمال دوستوں اور سہیلیوں کے سامنے بیان کریں تو یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ میاں بیوی علی الاعلان برسر عام بوس و کنار کریں اگر کوئی بے حیا دلہن آمادہ ہو بھی جائے تو شرعاً ایسا کرنا حرام اور شیطانی فعل ہے۔ [عبدالسمیع]

---

[1] فتاوی فضیلة الشيخ محمد بن ابراهيم: (١٠ / ٢٧٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ ششم

گھریلو مطب

۱

قرآن وحدیث سے علاج

اور

وظائف واذکار

۲

پھلوں اور سبزیوں سے علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

قرآن وحدیث سے علاج

اور

وظائف واذکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث سے علاج اور وظائف واذکار

سانپ کے ڈسنے کا علاج:

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ بعض صحابہ نے سفر کی حالت میں ایک بستی کے سردار کو جسے سانپ نے ڈسا تھا سورۃ فاتحہ سے دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔[1]

بچھو کے کاٹے کا علاج:

نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران بچھو نے کاٹ لیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا بچھو پر اللہ کی مار پڑے کہ وہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس مقام پر جہاں بچھو نے کاٹا تھا ڈالنے لگے اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھ کر دم کرنے لگے۔[2]

بیمار آدمی کے لئے وظیفہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض موت والی شروع بیماری میں خود معوذات پڑھ کر ان کی برکت کی امید پر اپنے ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر ہاتھ بدن مبارک پر پھیر لیتے۔ پھر جب بیماری سخت ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر دم کرتی تھی۔[3]

جادو کی دوری کے لئے وظیفہ:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔[4]

درد جسم کا علاج:

جسم میں درد کے وقت ہاتھ رکھ کر یہ دم نبی کریم ﷺ نے عثمان بن ابوالعاص کو بتایا' طریقہ تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ دعا:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ.

---

[1] صحیح بخاری الطب، باب النفث فی الرقیۃ: (۵۷۴۹)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطب: (۲۳۵۴۳/۲۲)

[3] بخاری کتاب فضائل القرآن: (۵۰۱۶/۱۴)

[4] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن: (۵۰۱۶/۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت' قدرت اور اس کی سلطنت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں''۔[1]

زہریلی چیز اور پھوڑے و پھنسیوں کا مداوا:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا .[2]

''اللہ کے نام کے ساتھ (میں دم کرتا ہوں) ہماری زمین کی مٹی کے ساتھ اور ہم میں سے بعض کے لعاب کے ساتھ تا کہ ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم کے ساتھ صحت یاب ہو جائے''۔

طبیعت کے ناساز ہونے کا علاج:

جب بھی کبھی نبی کریم ﷺ کی طبیعت ناساز ہوتی تو جبریلؑ آپ کو یہ دم کیا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَ عَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ .[3]

''اور اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے ایذاء پہنچاتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد نظر سے' اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا دے گا''۔

قید سے رہائی پانے کا وظیفہ:

ایک قیدی کی رہائی کا یہ بہترین وظیفہ ہے جو یونسؑ نے ایک سخت ترین قید میں کیا تو رہائی نصیب ہوئی۔

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [انبیاء : ۲۱/ ۸۷]

''نہیں ہے کوئی الٰہ مگر تو ہی بیشک میں ظالموں میں سے تھا''۔

دائمی بیماری سے نجات کا وظیفہ:

ایسے انسان کے لئے یہ وظیفہ مجرب ہے جس کو کسی دائمی بیماری نے جکڑ رکھا ہو جیسے ایوبؑ تھے انہوں نے اسے اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا:

﴿ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [انبیاء: ۲۱/ ۸۳]

''اے میرے رب مجھے بیماری نے جکڑ رکھا ہے۔ اور تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطب، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء.

[2] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبیؐ : (۵۷۴۵) ومسلم : (۲۱۹۴)

[3] مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی: (۲۱۸۶) سنن الترمذی کتاب الجنائز : (۴/ ۷۷۷) صحیح عند الالبانی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحم کرنے والا ہے‘‘۔

مریض کے لئے وظیفہ:

نبی ﷺ مریض پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِهٖ وَ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا[1]

’’اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے تو اسے شفاء عطا فرما تو ہی شفاء دینے والا ہے تیری ہی شفاء شفاء ہے تو ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے‘‘۔

خطرے سے بچاؤ کی دعا:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف وخطرہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

’’اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور تیرے ذریعے سے ان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں‘‘۔[2]

ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کا وظیفہ:

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ اس دعا کو کسی منزل میں اتر کر پڑھے تو کوچ کرنے تک اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی!

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[3]

’’میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں‘‘۔

ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ کا وظیفہ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول نے فرمایا جو بندہ ہر روز کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الطب باب رقية النبيﷺ: (۵۷۴۳)

[2] أبوداؤد الصلاة، باب مايقول الرجل اذا خاف قوما: (۱۵۳۷) النسائي بإسناد صحيح.

[3] صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء رقم: (۲۷۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے نام کے ساتھ جس اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے''۔[1]

ہر شر سے پناہ کی دعا:

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھلائیں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ .[2]

''اے اللہ! میں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔

ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ بتلایا ہے۔ وہ یہ ہے:

''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ''۔[البقرۃ:۲/۱۵۶]

گم شدہ چیز اور بیوہ عورت کے لئے وظیفہ:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ وظیفہ مصیبت کے وقت (وہ کسی بھی صورت میں کیوں نہ ہو) پڑھے گا اللہ اس کو اس مصیبت پر اجر دے گا اور اس سے بہتر عطا کرے گا:

اَللّٰھُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ أَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا .[3]

''اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایا''۔

بچھو سے بچاؤ کا وظیفہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ رات مجھے بچھو نے ڈس لیا تو آپ نے فرمایا ''اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا تو بچھو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا''۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ.

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔

---

[1] ابوداؤد الادب، باب مایقول اذا اصبح: (۵۰۸۸) حاکم نے (۱/ ۵۱۴) میں صحیح کہا ہے اور ذہبی نے بھی۔

[2] ابوداؤد کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذہ رقم: (۱۵۵۱) حاکم نے (۵۳۳،۵۳۲) میں صحیح کہا ہے۔

[3] صحیح مسلم، الجنائز، باب مایقول عند المصیبۃ: (۹۱۸) واحمد (۱۶۳۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آندھی وطوفان کے وقت کا وظیفہ:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھا۔ جب ہم مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان پہنچے تو اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہم کو ڈھانپ لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر پناہ مانگنے لگے اور مجھے فرمانے لگے اے عقبہ! تو بھی یہی سورتیں پڑھ کر پناہ مانگ کیونکہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان دونوں (سورتوں) سے بہتر تعوذ نہیں کیا۔[1]

طلب اولاد کا بہترین وظیفہ:

طلب اولاد کے لئے یہ وظیفہ ابراہیم نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسماعیل جیسا فرزند عطا کیا۔

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ [الصافات: ۳۷/ ۱۰۰]

"اے میرے رب مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما"۔

انسان کو طلب اولاد کے لئے اللہ سے دعا کرنی چاہئے کیونکہ انسان کو اپنی معاونت' سلسلہ نسب کے تسلسل اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اولاد کی ضرورت ہوتی ہے اس کو انبیاء کرام بھی شدت سے محسوس کرتے رہے اور اللہ ہی سے طلب کرتے رہے جیسے حضرت زکریاؑ نے یہ وظیفہ کیا:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ [آل عمران: ۳/ ۳۸]

"اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ (صالح) اولاد عطا فرما بیشک تو دعا کو سننے والا ہے"۔

بہتر رشتوں کی طلب کے لئے وظیفہ:

قرآن مجید روحانی' جسمانی اور دیگر مسائل کا حل ہے جو شخص یہ وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بیٹے بیٹیوں کے لئے بہترین رشتے عطا فرمائے گا۔ میں نے مایوس والدین کو یہ وظیفہ بتلایا تو اللہ تعالیٰ نے بہترین اسباب پیدا فرمائے:

﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا﴾ [الفرقان: ۲۵/ ۵۴]

"اور وہی ذات ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کو نسبی اور سسرالی رشتوں والا بنا دیا۔ اور تیرا رب بہت قدرت والا ہے"۔

اللہ کی پسندیدہ دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں زبان پر ہلکے' میزان میں وزنی اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں ...... وہ یہ ہیں:

---

[1] صحیح سنن ابوداؤد: (۱۲۹۹/۳۵۴) صحیح عند الالبانی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.[1]

''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں اور خوبیوں کے ساتھ اللہ پاک ہے عظمتوں والا''۔

شیطان سے بچاؤ کا وظیفہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو بندہ دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹ جائیں گی اور اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[2]

''کوئی معبود برحق نہیں مگر اکیلا اللہ ہی اسی کے لئے بادشاہی اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

جنت کا خزانہ حاصل کرنے کا وظیفہ:

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ تو میں نے کہا! کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[3]

''نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کے پاس''۔

جسم کی تکلیف وشکایت کا مداوا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی تکلیف کی شکایت کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اٹھا کر فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

''میں برکت حاصل کرتا ہوں خدا کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب سے تاکہ ہمارے مریض کو اللہ کے حکم سے شفا ہو جائے''۔[4]

سخت درد میں پڑھنے کا وظیفہ:

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس جگہ درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ (بسم اللہ) پڑھیں اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الايمان رقم: (٦٦٨) [2] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: (٣٢٩٣)

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات رقم: (٢٤٠٩)

[4] صحيح بخاری، كتاب الطب، باب رقية النبیؐ: (ح/٥٧٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ.

''میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس شر (درد) سے پناہ چاہتا ہوں' جس کو میں محسوس کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں''۔[1]

یہ عمل انتہائی سریع الاثر اور مجرب ہے۔

سخت بخار کو دور کرنے کا وظیفہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو بخار ہو جائے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو پانی سے ٹھنڈا کرے' یعنی آب رواں میں داخل ہو جائے اور پانی کے بہاؤ کے رخ کھڑے ہو کر (مندرجہ ذیل) دعا پڑھے۔

یہ عمل صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے کرے اور اس میں تین مرتبہ غوطہ لگائے' تین دن تک اس طرح کرے' اگر آرام نہ آئے تو پانچ دن کرے' اگر پھر بھی آرام نہ آئے تو سات دن کرے' اگر پھر بھی آرام نہ آئے تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ اللہ کے فضل سے بخار نو دن سے زیادہ نہیں رہے گا' وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَ صَدِّقْ رَسُوْلَكَ.[2]

''میں اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ شفا چاہتا ہوں' اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو سچا کر''۔

غموں اور پریشانیوں کا مداوا:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو کسی کام (پریشانی اور غم تکلیف) کے لئے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ (یعنی مصیبتیں' پریشانیاں) دور کر دیتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ.[3]

''(اے اللہ!) تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو (ہر عیب سے) پاک ہے' بے شک میں ظالموں میں سے ہوں''۔

یہ نہایت سریع التاثیر عمل ہے اور بہترین مجرب عمل ہے۔

غم میں ڈوبے شخص کے لئے بہترین وظیفہ:

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غم میں مبتلا شخص کے لئے یہ دعا بیان

---

[1] مسلم، کتاب الاسلام، باب استحباب وضع يده على موضع الالم مع الدعاء: (ح/ ۲۲۰۲)

[2] ترمذی، الفرائض باب كيفية بريدالحمى بالماء: (ح/۲۰۸٤) [3] مسند احمد: ج (۱) ص (۱۷۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی (جسے وہ پڑھے):

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس میرے نفس کی طرف تو مجھے سپرد نہ کر' اور میرے تمام کام (اپنی رحمت سے) درست فرما۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے''۔

مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو شخص کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھے (یعنی فالج زدہ' کوڑھا اور پھلبہری والے آدمی کو) تو یہ دعاء پڑھے تو اس آدمی کو اس طرح کی بیماری نہیں آئے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا. [2]

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے محفوظ رکھا اس مصیبت سے جس میں تو گرفتار ہے اور مجھے بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی''۔

غم سے نجات حاصل کرنے کا وظیفہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی معاملہ غمگین کرتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. [3]

''اے زندہ اور قائم رہنے والے میں تیری رحمت کے واسطے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں''۔

ناگہانی بلاؤں اور مصیبتوں سے بچاؤ کا وظیفہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح اور شام اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے تو (موت) کے علاوہ اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی آنے والی تمام پریشانیاں اور مصیبتیں دور کردی جائیں گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. [4]

---

1. بخاری، کتاب الادب المفرد، باب الدعا عند الكرب: (ح/٧٠٢)
2. ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رأى مبتلى و صحيح عند الالبانی: (ح/٣٤٣١)
3. ترمذی، کتاب الدعوات، باب منه: (ح/٣٥٢٤)
4. مسند احمد: ج (١) ص (٦٢) ابوداؤد: (ح/٥٠٨٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شروع اللہ کے نام کے ساتھ وہ ذات کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی آسمان وزمین کی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

جادو کا علاج:

قرآن مجید ہی جادو کا علاج ہے۔ چنانچہ رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [الاسراء: ۱۷/ ۸۲]

''ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مؤمنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے''۔

درج ذیل وظائف پر عمل کرنے سے جادو بفضل اللہ ختم ہو جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان وظائف پر ہیشگی اختیار کی جائے۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دم کیا جائے اور مکمل بچاؤ کے لئے صبح وشام یہ وظائف کئے جائیں۔ ان شاء اللہ یہ وظائف انتہائی سریع الاثر ہیں۔

بشرطیکہ ایمانی قوت موجود ہو:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

① سورۃ الفاتحہ مکمل۔

② سورۃ البقرۃ کی ابتدائی پانچ آیات۔

③ آیت الکرسی۔

④ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات۔

⑤ سورۃ آل عمران کی ۱۸ تا ۱۹ آیات۔

⑥ سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۶۹۔

⑦ سورۃ الحشر کی آخری چار آیات۔

⑧ سورۃ الجن کی ابتدائی نو آیات۔

⑨ سورۃ الاخلاص مکمل۔

⑩ سورۃ الفلق مکمل۔

⑪ سورۃ الناس مکمل۔

⑫ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''.
(روزانہ سو مرتبہ)

⑬ ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ''. (صبح وشام تین تین مرتبہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ''. (یہ عمل کرنے سے ان شاء اللہ مرض جاتا رہے گا)

جادو کا عجیب توڑ:

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب احبار نے بیان فرمایا کہ اگر میں یہ کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے (جادو کے ذریعے) ان سے پوچھا گیا کہ وہ کلمات کون سے ہیں تو آپؒ نے فرمایا:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَ بِأَسْمَاءِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَأَ[1]

''میں اللہ تعالیٰ کی بڑی ذات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں جس سے عظیم تر کوئی ذات نہیں اور اس کے کامل کلمات کے ذریعے سے کہ ان سے کوئی نیکی اور کوئی بدی آگے نہیں جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان پاک ناموں کے ذریعے سے جن کو میں جانتا ہوں اور جن سے میں ناواقف ہوں اس کی چیز کی برائی سے اور پراگندہ سے اور برابری سے''۔

جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں:

درج ذیل میں چند ایک علامات ذکر کی گئی ہیں۔ اگر یہ علامات علاج کرنے والے آدمی میں پائی جائیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شخص جادوگر ہے اور اس سے علاج بھی نہیں کروانا چاہیے:

① ماں کا نام پوچھنے والا۔
② مریض کی قمیص، کپڑے وغیرہ کا مطالبہ کرنے والا۔
③ کسی جانور کو بغیر ''بسم اللہ'' پڑھے ذبح کرنے والا اور اس کے خون کو مریض کے جسم سے مل کر کسی غیر آباد جگہ میں پھینکنے والا۔
④ تعویذ پر ایسی لکھائی کرے جو کہ پڑھی نہ جا سکے۔
⑤ مریض کو کچھ ایسی چیزیں دے کہ جسے وہ زمین میں دفن کرے۔
⑥ مریض کو کچھ ایسے کاغذات دے کہ جسے وہ جلا کر اس کے دھوئیں سے دھونی دے۔
⑦ غیبی چیزوں کا دعویٰ کرنے والا۔
⑧ چوریاں بتانے والا۔
⑨ میاں بیوی کے درمیان محبت یا نفرت کے تعویذ لکھنے والا۔

---

[1] مؤطا امام مالك، كتاب الجامع، باب مايؤ مربه من التعوذ، (ح/ ١٤٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس آدمی میں ان علامات میں سے کوئی بھی علامت پائی جائے اور آپ کو یقین ہو جائے کہ یہ جادوگر ہے' تو آپ اس سے ہرگز علاج نہ کروائیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی کسی نجومی کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کئے ہوئے دین سے کفر کیا''۔[1]

نظر بد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو' کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے''۔[2]

نظر بد کا علاج:

جس شخص کی نظر لگی ہو (یعنی جس پر آپ کو یقین ہو یا اس پر شک ہو) تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے۔ اور پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہے وہ پانی مریض پر بہا دیا جائے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے غسل کا ارادہ کیا' جب اپنی قمیص اتاری تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوب صورت تھی۔ عامر رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا کہ میں نے آج تک اتنی خوب صورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سہل رضی اللہ عنہ کو شدید بخار ہو گیا۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپ ﷺ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہلؓ کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں کسی پر شک ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ پر شک ہو سکتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ کیا تم "بارك الله" نہیں کہہ سکتے تھے۔ اس لئے غسل کرو۔ چنانچہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا (یعنی ہاتھ کہنیاں' چہرہ' گھٹنے' پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے) اور پھر اس پانی کو آپ ﷺ نے سہل رضی اللہ عنہ کے اوپر پیچھے سے بہا دیا۔ چنانچہ سہلؓ فوراً شفایاب ہو گئے۔[3]

نظر بد لگنے کا وظیفہ:

① بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.[4]

---

[1] البزار، احمد، حاکم۔ [2] ابن ماجہ: (ح/۳۵۰۸)

[3] احمد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح الجامع: (ح/۳۹۰۸) [4] مسلم: (ح/۲۱۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ کے نام سے تجھ کو دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے جو تجھے تکلیف دے۔ اور ہر حاسد نفس یا آنکھ سے اللہ تجھ کو شفا دے' اللہ کے نام سے میں تجھ کو دم کرتا ہوں''۔

② اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔[1]

''اے اللہ! تو ہی لوگوں کا رب ہے۔ تکلیف کو لے جا اور شفا عطا فرما' تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے''۔

③ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.

''میں تجھے اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ پناہ دیتا ہوں ہر شیطان کی برائی سے اور ہر موذی جانور کی برائی سے اور ہر تکلیف دینے والی نظر کی برائی سے''۔

ذلت اور محتاجی سے بچنے کا وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.[2]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ افلاس سے نیکیوں میں کمی سے' مال میں کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے''۔

نیند میں ڈرنے کا علاج:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[3]

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں خدا کے غضب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ میرے پاس شیطان آئیں''۔

ادائیگی قرض کا وظیفہ:

② رسول اللہ ﷺ مقروض میت کی نماز جنازہ اس وقت تک نہ پڑھتے جب تک کوئی شخص اس کا قرض اپنے ذمے نہ لے لیتا۔

② مقروض شہید بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتا جب تک اس کے ورثاء اس کی طرف سے قرضہ ادا

---

[1] بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبیؐ: (۵۷۴۳)

[2] ابوداؤد، الصلاۃ، باب فی الاستعاذہ: (۱۵۴۴) وصحیح عند الالبانی۔

[3] مسند احمد: (ج/۲۔ ص/۱۸۱) ابوداؤد کتاب الطب، باب کیف الرقی وصحیح ابی داؤد: (۳۲۹۴) ح (۳۸۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کر دیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقروض شخص کو فرمایا کہ میں تمہیں وہ کلام سکھا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے خدا تیرا غم اور قرض دور کر دے گا۔ صبح شام یہ دعاء پڑھا کرو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر وغم سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بخل اور بزدلی سے' اور تیری پناہ میں آتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے''۔

پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو دور کرنے والا وظیفہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غلام نے عرض کیا کہ میں اپنے مالک کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں تجھے دو کلمے سکھا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ . [2]

''اے اللہ! میری حاجتیں حلال روزی سے پوری فرما اور حرام سے بچا اور مجھے اپنے خاص فضل کے ساتھ اپنے علاوہ ہر چیز سے بے پرواہ کر دے''۔

گم شدہ چیز کی واپسی کے لئے وظیفہ:

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو اس دعا کو کامل یقین سے پڑھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ راہنمائی فرمائے گا:

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّالَّةِ وَ هَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّةً بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَ فَضْلِكَ . [3]

''اے اللہ! گم شدہ چیز کے واپس لانے والے اور گمراہ کو راہ دکھانے والے' تو ہی گمشدہ کو راہ دکھانے والا ہے۔ میری گمشدہ چیز مجھے واپس دلا دے اپنی قدرت کے ساتھ اور اپنی طاقت کے ساتھ بے شک وہ چیز تیری عطا اور تیرے فضل سے ہے''۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الصلوۃ باب الاستعاذہ: (ح ۱۰۰۰)

[2] مسند احمد: ج (۱) ص (۱۵۳) ترمذی کتاب الدعوات: ح (۳۰۶۳)

[3] مجمع الزوائد: ج (۱) ص (۱۳۳) طبرانی صغیر: ح (۶۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسم کے اعضا کی تندرستی کا وظیفہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صبح، شام یہ کلمات پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[1]

''اے اللہ! میرے بدن کو تندرست رکھ، اے اللہ! میرے کان کو بھی تندرست رکھ، اے اللہ! میری آنکھ کو بھی تندرست رکھ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں''۔

ننانوے بیماریوں کی دوا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے معمولی بیماری غم ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[2]

''گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی مدد سے ممکن ہے''۔

رزق میں زیادتی کے لئے قرآنی وظیفہ:

﴿ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴾ [الطلاق: ۶۵/۲-۳]

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لئے تنگیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بے شک اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہتا ہے۔ یقیناً اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے''۔

طلب رزق کی دعا:

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے اپنی امت کے لیے طلب رزق کے لئے کی تھی۔ چنانچہ اللہ نے قبول فرما کر ان کے لئے آسمان سے کھانا نازل فرمایا:

(۱) ﴿ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴾ [اعراف: ۵/۱۱۴]

''اے ہمارے رب! تو ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اتار جو کہ ہمارے پچھلوں اور اگلوں کے لئے عید ہو جائے اور مزید برآں تیری جانب سے نشانی ہو جائے اور ہم کو روزی عطا فرما اور تو

---

[1] ابوداؤد: ح (۵۹۰) [2] بیهقی، كتاب الدعوات: ح (۱۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب عطا کرنے والوں میں سے بہتر عطا کرنے والا ہے''۔

(۲) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔اور طلب رزق کے لئے مجرب ہے:

﴿ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴾ [قصص: ۲۸/ ۲۴]

''اے میرے رب! جو بھی چیز تو میری طرف نازل فرمائے میں اس کا محتاج ہوں''۔

تھکن دور کرنے کا وظیفہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی وجہ سے تھک جانے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو تمہاری تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔[1]

دانت اور کان کے درد کا مداوا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چھینک کے وقت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ '' ''ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے'' کہہ لیا کرے تو وہ دانت اور کان کی تکلیف سے محفوظ رہے گا''۔[2]

پتھری کو دور کر کے پیشاب کو جاری کرنے کا وظیفہ:

حضرت ابوالدارداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پیشاب بند ہونے اور پتھری کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ ؐ نے فرمایا تو یہ دعا پڑھا کر:

رَبَّنَا اَنْتَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ۔[3]

---

[1] صحیح البخاری: ص (۳۷۰۵) مسلم، باب الذکر و الدعاء: ص (۲۷۲۷)

[2] مصنف ابن شیبہ: ج (۲) ص (۹۸۶۰) الادب المفرد للبخاری: (۹۲۶)

[3] نسائی، باب عمل الیوم: (۱۰۳۷) ص (۵۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! تو ہی آسمان میں ہے۔ تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم آسمان وزمین دونوں میں جاری ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح تو اس کو زمین میں بھی کردے اور ہماری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما دے۔ تو ہی پاکیزہ لوگوں کا رب ہے۔ چنانچہ تو اپنی شفاؤں میں سے شفا اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت اس تکلیف پر نازل فرما''۔

سخت بخار کے وقت کا وظیفہ!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درد اور بخار کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.[1]

''میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ بہت بڑا ہے' میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے''۔

آگ سے جلے ہوئے شخص کے لئے وظیفہ:

اگر کوئی آگ سے جل جائے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا:

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيْ اِلَّا اَنْتَ.[2]

''سب لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کردے۔ تو شفا عطا فرما' تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے''۔

کوڑھ' برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کا وظیفہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوڑھ' برص وغیرہ بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ.[3]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ برص جذام اور جنون سے اور دوسری تمام بیماریوں سے''۔

صبح وشام کے اذکار:

① آیۃ الکرسی صبح وشام ایک ایک مرتبہ پڑھنے سے انسان جنات (اور شریر لوگوں سے) محفوظ ہو جاتا ہے۔[4]

---

[1] الترمذی، الطب باب دعا الحمی والأوجاع كلها' (٢٠٧٥)

[2] نسائی فی عمل اليوم: (١٨٧) ص (٢٢٥) احمد: ص (٢٥٩)

[3] ابوداؤد، الصلاة باب فی الاستعاذه: (١٥٥٤) نسائی: ص (٢٧١) ج (٨) باب الاستعاذة.

[4] صحيح الترغيب و الترهيب: (١/٢٧٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② صبح وشام تین تین مرتبہ یہ تینوں سورتیں پڑھنا ہر چیز سے کافی ہو جاتا ہے:

❶ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ...... الخ

❷ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ...... الخ

❸ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ...... الخ[1]

③ جو شخص (دن میں) سو مرتبہ ذیل کے کلمات پڑھ لے گا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور سو نیکیاں ملیں گی سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس دن شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[2]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

البتہ صبح وشام مذکورہ دعا ایک مرتبہ اور دس مرتبہ پڑھنا بھی درست ہے۔[3]

④ صبح وشام سو سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے والے سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا اور اس کے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ.[4]

''اللہ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں)۔

⑤ مندرجہ ذیل کلمات کہنا صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضٰى نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.[5]

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کے نفس کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر''۔

⑥ مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے والے کو زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں دے گا۔ (شام تین مرتبہ)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[6]

---

[1] صحیح ترمذی لالبانی و صحیح الترغیب، النوافل: (٦٤٩) وابوداؤد: (٥٠٨٢-٣/١٨٢)

[2] بخاری، الدعوات، باب فضل التهليل: (٦٤٠٣) ومسلم: (٢٦٩١)

[3] صحیح ابن ماجه للالبانی: (٢/٣٣١)

[4] صحیح مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء: (٢٦٩١)

[5] صحیح مسلم، الذكر والدعاء، باب التسبيح اوّل النهار: (٢٧٢٦)

[6] صحیح الترمذی، للالبانی الدعوات، باب في الاستعاذه: (١٨٧/٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی''۔

⑦ مندرجہ ذیل کلمات صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنے والے کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نیز اسے کوئی اچانک ناگہانی مصیبت نہیں آ سکتی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ[1]

''(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے''۔

⑧ جو آدمی صبح کے وقت کامل یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہو گا اور اسی طرح جو شام کو پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے وہ بھی جنتی ہے (صبح و شام ایک ایک مرتبہ):

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.[2]

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا''۔

⑨ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھنا:

اَصْبَحْنَا (اَمْسَیْنَا) عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ عَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ.[3]

''ہم نے صبح (شام) کی فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملت پر اور وہ مشرک نہیں تھے''۔

(نوٹ: بریکٹ والے لفظ شام کو پڑھنے ہیں)

⑩ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھنا نیز بریکٹ والے الفاظ شام کو پڑھے جائیں:

---

[1] صحیح الترمذی للالبانی: (۳/۱۳۱) صحیح ابی داؤد للالبانی الادب، باب مایقول اذا أصبح: (۵۰۸۸-۳/۹۵۸) [2] صحیح بخاری، الدعوات، باب افضل الاستغفار: (۶۳۰۶) واحمد: (۴/۱۲۲)

[3] صحیح الجامع الصغیر: (۴/۲۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا (بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا) وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ (الْمَصِيْرُ)۔[1]

''اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں میرے تمام کام درست کردے اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا''۔

⑪ صبح وشام ایک ایک مرتبہ پڑھنا:

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔[2]

''اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں میرے تمام کام درست کردے اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا''۔

۱۔ صحیح الترمذی للالبانی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذ أصبح واذا أمسی (۳۳۹۱۔۳/۱۴۲)

۲۔ صحیح الترغیب والترھیب: (۱/۲۷۳۔۶۶۱) فی النوافل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلوں اور سبزیوں سے علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلوں اور سبزیوں سے علاج

① مردوں اور عورتوں کی خاص بیماریاں اور ان کا علاج
② سر کی بیماریاں اور ان کا علاج
③ آنکھ کان اور حلق و منہ کی بیماریاں اور ان کا علاج
④ ناک اور دانت کی بیماریاں اور ان کا علاج
⑤ گردہ اور مثانہ کی بیماریاں اور ان کا علاج
⑥ جلد کی بیماریاں اور ان کا علاج
⑦ معدہ اور آنتوں کی بیماریاں اور ان کا علاج
⑧ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج
⑨ زہروں اور زہریلے جانوروں کا علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج بالغذا

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے
وہاں تک چاہیے بچنا دوا سے
جو ہو محسوس معدہ میں گرانی
تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
جو بد ہضمی میں تو چاہے افاقہ
تو دواک وقت کا کر لے تو فاقہ

زیادہ گر دماغی ہے تیرا کام
تو کھالے شہد کے ہمراہ بادام
اگر آنکھوں میں پڑ جاتے ہوں جالے
تو دھنی مرچ گھی کے ساتھ کھالے
اگر ہو درد سے دانتوں کے بیکل
تو انگل سے مسوڑھوں پر نمک مل

جو دکھتا ہو گلہ نزلہ کے مارے
تو کر نمکین پانی کے غرارے
شفا چاہے اگر کھانسی سے جلدی
تو پی لے دودھ میں تھوڑی سی ہلدی
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا
اگر ضعف جگر ہے تو کھا پپیتا

جگر میں ہو اگر گرمی دہی کھا
اگر آنتوں میں خشکی ہو تو گھی کھا
اگر خون کم بنے ' بلغم زیادہ
تو کھا گاجر ' چنے ' شلغم زیادہ
تھکن سے ہوں اگر اعضا ڈھیلے
تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
تپ دق سے اگر چاہے رہائی
بدل پانی کے گنا چوس بھائی

اگر ہو قلب میں گرمی کا احساس
مربہ آملہ کھا اور اناس

المعالج حکیم انقلاب:
دوست محمد صابر ملتانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① مردوں اور عورتوں کی خاص بیماریاں اور ان کا علاج

امراض مخصوصہ مردانہ وزنانہ کے لئے لوگ ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں اور ناڑی حکیموں اور ڈاکٹروں کے جنگل میں پھنس کر رہی سہی صحت بھی برباد کر بیٹھتے ہیں اور اپنے رازوں کو بھی افشا کر کے شرمسار ہوتے ہیں ہم میاں ایسے افراد کے لئے چند عام گھریلو سبزیوں اور پھلوں سے نسخہ جات درج کرتے ہیں امید ہے اللہ آپ کو گھر بیٹھے ہی صحت کامل عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) آم سے علاج:

سرعت انزال ⇦ حسب ضرورت کچے آم جن میں ابھی تک گٹھلی نہ پڑی ہو لے کر سائے میں خشک کر کے پیس کر بحفاظت رکھیں۔ ہر روز صبح کے وقت نہار منہ اس میں سے چودہ ماشے سفوف لے کر بقدر چینی ملا کر مریض کو کھلایا کریں اللہ کی توفیق سے چند روز میں سرعت انزال دور ہو جائے گی۔

مغلظ منی ⇦ آم کے پھول کوٹ پیس کر سفوف بنا کر اس کے ہم وزن شکر سفید ملا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کو کھلا دیا کریں یہ نسخہ بے حد مغلظ منی ثابت ہوگا۔

مضیق ⇦ برگ آم گھوٹ کر پوٹلی بنا کر صبح وشام رحم میں رکھوائیں بوڑھی عورت بھی مثل باکرہ (کنواری) کے ہوگی۔

مخرج جنین مردہ ⇦ اگر بچہ والدہ کے پیٹ کے اندر ہی مر جائے تو پوست انار (ناسپال) کی دھونی فرج میں پہنچانے سے بفضلہ تعالیٰ مردہ بچہ باہر نکل جاتا ہے۔

لٹکے ہوئے پستانوں کو سخت کرنا ⇦ پستانوں کا زیادہ لٹک جانا عورتوں کے لئے ایک بدنما عیب ہے اس کو دور کروانے کے لئے خواتین کئی حکماء واطباء سے ادویات استعمال کرتیں ہیں اور کامیاب یا ناکام ہوتیں ہیں کیونکہ ہر عورت اس عیب کو دور رکھنے کی آرزو رکھتی ہے۔ لیجئے ایک سادہ سا نسخہ حاضر خدمت۔

روغن پنج انگ انار ⇦ (۱) پوست انار یعنی ناسپال' گل انار' چھال انار' برگ انار' جڑ انار' حسب ضرورت لے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ جب کبھی روغن تیار فرمانا مقصود ہو تو ہر ایک جزو ۵ تولہ لے کر قلعی دار دیگچی میں ڈال کر دو سیر پانی کے اندر اس قدر پکائیں کہ تمام پانی جل کر محض پاؤ بھر پانی باقی رہ جائے۔ پھر دس تولہ سرسوں کا تیل ملا کر پکائیں۔ یہاں تک کہ پکاتے پکاتے تمام پانی جل کر صرف تیل ہی تیل باقی رہ جائے اسے چھان کر شیشی میں ڈال لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب استعمال ⇐ دن میں دو مرتبہ تیل کو نیم گرم کر کے چھاتیوں پر ملوایا کریں اور پھر ذرا کس کر بندھوا دیا کریں۔ چھاتیوں کا ڈھیلا پن دور ہو کر چھاتیاں اصلی حالت پر آ جائیں گی۔

(۲) پوست انار دس تولہ پانی ۵ چھٹانک میں پکائیں۔ جب تمام پانی پک کر صرف دس تولہ باقی رہ جائے تو اس کو چھان کر اس میں ۵ تولہ میٹھا تیل ملا کر پکائیں جب تمام پانی پک کر محض روغن باقی رہے تو محفوظ رکھ دیں۔ عجب دوا تیار ہے۔

ترکیب استعمال ⇐ ایسی خواتین کو چاہیے کہ روغن کو رات کے وقت پستانوں پر مالش کیا کریں اس سے بھی لٹکے ہوئے پستان درست حال میں ہو جاتے ہیں۔

(۲) انگور سے علاج:

ورم پستان ⇐ یہ عورتوں کی ایک موذی بیماری ہے یعنی پستانوں کو سوزش (ورم) پڑ جانا اور پھر پھٹ کر چھلے وغیرہ کی صورت اختیار کر کے باعث تکلیف بن جاتا ہے اس کے لئے نسخہ اکسیر یہ ہے۔

(۱) مویز منقیٰ (۲) کشمش (۳) مغز بادام ہر سہ ادویات کو برابر برابر' کر پانی میں خوب گھوٹیں اور بالکل لطیف ضماد تیار ہونے پر متورم پستان پر لیپ کریں انشاء اللہ جلد شفا نصیب ہو گی۔

بندش حیض ⇐ مغز بادام چار تولے کشمش سبز دس تولے نارجیل سات تولے چھوہارے آٹھ عدد سب کو اچھی طرح بحفاظت رکھیں اور حیض کے دنوں میں مریضہ کو کھلاتے رہیں بفضلہٖ رکاوٹ دور ہو کر حیض جاری ہو جائے گا۔

(۳) پیاز سے علاج:

نامردی ⇐ مردوں کی خاص بیماریوں میں سے ایک نامردی بھی ہے جس کا ایک اچھا تریاق پیاز ہے اس کی قدر وہی جان سکتا ہے جو خود تجربہ کرے۔

مقوی باہ طلائے پیاز ⇐ یہ طلاء عضو میں تیزی اور تندی پیدا کرنے کے لئے نہایت عجیب چیز ہے علاوہ ازیں ورم اور رسولی کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

۵ تولہ پیاز ہاتھ سے کتر کر آدھ پاؤ تیل میں ملا کر گھوٹ لیں اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔

سفوف مولد منی ⇐ کابلی چنے لے کر سات مرتبہ آب پیاز میں تر اور خشک کر کے سفوف بنائیں ہم وزن مصری شامل کر کے صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر جریان و قوت باہ ⇐ دو سیر سفید پیاز کے پانی میں جو پتھر سے کوٹ کر نکالا گیا ہو ایک سیر خالص شہد ملائیں اور قلعی دار تانبے کے برتن یا مٹی کے برتن میں ڈال کر پکائیں اور آنچ کو دھیما رکھیں جب پیاز کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی جل جائے اور صرف شہد باقی رہ جائے تو اتار کر کسی مرتبان میں محفوظ رکھیں اور صبح و شام ایک تا دو تولہ کھلائیں بفضلہٖ جریان رفع ہو جائے گی اور قوت باہ میں انتہائی اضافہ ہوگا (کم از کم چالیس دن استعمال کریں)۔

احتباس طمث ⇐ اگر حیض رک جائے تو عورتوں کو اکثر امراض لاحق ہو جایا کرتی ہیں اور جب تک باقاعدہ جاری نہ ہو جائے تب تک حمل قرار نہیں پاتا حمل قرار پانے کے لئے حیض کا خوب کھل کر آنا اشد ضروری ہے اور حیض کشائی کے لئے پیاز ایک عام مگر مفید دوا ہے۔

نسخہ ⇐ پیاز ۵ تولہ کو سیر بھر پانی میں ڈال کر پکائیں جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہ جائے تو اس میں ۳ تولہ گڑ ملا کر گرم گرم ہی پلا دیا کریں چند روز استعمال سے مدتوں کا رکا ہوا حیض جاری ہوگا۔

(۴) دھنیا سے علاج:

جریان احتلام کے لئے خوشبودار میٹھی دوا ⇐ دھنیا باریک کوٹ چھان کر برابر مصری ملا لیں بس دوا تیار ہے خوراک صرف ۶ ماشہ صبح کے وقت سرد پانی سے کھلایا کریں بس اور ہر طرح کافی ہے اس کی دو تین خوراک سے ہی جریان آنا بند ہو جاتا ہے لیکن احتیاط کے طور پر سات روز تک استعمال کرائیں گرم چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ [یہ نسخہ دہلی کے ایک خاندانی حکیم کا مجرب ہے اور یہ نسخہ اس کی پہچان ہے]

حیض کی کثرت ⇐ بعض اوقات عورتوں کو خون حیض بہت زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے اور وہ کسی طرح نہیں تھمتا مریضہ بہت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے اس لئے یہ مجرب دواء ہے۔

دھنیا ۶ ماشہ آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا پانی جل جائے تو اتار کر مصری ملا کر نیم گرم پلا دیں اس سے بفضلہٖ تین چار خوراک میں آرام ہو جائے گا۔

حاملہ عورت کی قے ⇐ ایام حمل میں عورت کو اکثر صبح کے وقت قے آیا کرتی ہے جس کی وجہ سے عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس کو دور کرنے کے لئے چاولوں کے پانی میں دھنیا بقدر ۶ ماشہ گھوٹ چھان کر اور مصری سے میٹھا کر کے پلانا چاہیے۔

اسقاط حمل ⇐ جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اگر وہ ابتدا سے لے کر انتہا تک صبح کے وقت دھنیے کے اکیس دانے اور شام کے وقت زیرہ سیاہ کی دو چٹکیاں ٹھنڈے پانی سے نگل لیا کریں تو ان شاء اللہ اسقاط نہ ہوگا اور وقت معین پر بچہ صحیح و سالم تندرست پیدا ہوگا۔

(۵) مولی سے علاج:

ضعف باہ کا نسخہ ⇐ مولی کے بیج لے کر باریک پیس لیں اور روزانہ ۶ ماشہ کی مقدار میں لے کر نیم برشت انڈے کے ساتھ کھائیں سات دن تک کھانا کافی ہو جائے گا۔

طلاء ⇐ (۱) تخم مولی کو تلوں کے تیل میں اس حد تک کھرل کر لیں کہ ایک جان ہو جائے اس کو گرم کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عضو مخصوص پر ملنا مردہ رگوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ (۲) مولی کے بیجوں کو شہد میں پیس کر لیپ کرنا بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

مولد منی۔ مغلظ منی۔ قوت باہ کے لئے ⇦ مولی کے بیج ایک چھٹانک لے کر باریک پیس لیں اور اس میں بہمنسین اور جمال گوٹہ نصف نصف چھٹانک' خولنجاں عقرقرحا اور جفت بلوط' سوا سوا تولہ' کندر جو زبوا' ثعلب' اقاقیہ خبث الحدید مدبر' تخم شبت' سعد کوفی ایک ایک تولہ اور چینی یا شہد اور مصری ڈیڑھ پاؤ ڈال کر بدستور معروف معجون بنائیں اور ۶ ماشہ تا نو ۹ ماشہ ہمراہ دودھ گائے ایک پاؤ استعمال کریں ۶ ہفتہ تک استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوگا۔

حیض کو کھولنے والی دوا ⇦ (۱) تخم مولی ۶ ماشہ گڑ پرانا ۲ تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی جل جائے تو گرم گرم پلا دیں۔ تین چار بار میں حیض کھل جائے گا۔ (۲) نمک مولی ایک ماشہ یا مولی کے بیج ۶ ماشہ گرم پانی سے پھانکنا بھی مفید ہے۔

(۶) انار سے علاج:

کثرت حیض ⇦ انار کا چھلکا' مازو سبز' کتھ سفید' پھٹکڑی بریاں ۴۔۴ ماشہ تمام اشیاء کو پانی میں شامل کر کے کونڈی ڈنڈا سے رگڑیں اور کپڑے کے ایک ٹکڑے کو رس سے تر کر کے اندام نہانی کے اندر بطور شافہ رکھنے کی ہدایت کریں اور مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں۔

انار کا چھلکا' طباشیر' سپاری ۲۔۲ ماشہ سب کو باریک پیس لیں اور شربت حب الآس ۴ تولہ میں حل کر کے آدھ پاؤ عرق بید مشک کے ساتھ پلا دیں ان شاء اللہ کثرت حیض کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

بانجھ پن ⇦ یہ نسخہ ان عورتوں کے لئے نسخہ اکسیر ہے جن کا حمل قرار نہ پاتا ہو اور بانجھ پن کی شکایت ہو۔

انار کا چھلکا جائفل ہم وزن کوٹ کر باہم ملا لیں اور بعد از فراغت حیض فرزجہ کرے اور اس کے بعد ازدواجی تعلقات کو قائم کیا جائے تو بانجھ پن دور ہو جائے گا حمل قرار پائے گا۔

سیلان رحم ⇦ انار کے پیڑ کی چھال کے جوشاندہ سے استنجاہ کرتے رہنے سے رحم سے سفید رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② سر کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) آم سے علاج:

نزلہ' زکام' ہچکی ⇦ آم کے پتوں کی چائے پینے سے نزلہ زکام کمزوری دماغ اور ہچکی دور ہو جاتی ہے یہ چائے دست پیچش سنگ رہنی کے مریضوں کو بغیر دودھ کے استعمال کرنی چاہئے۔

البتہ اگر خشک پتے جو سایہ کے نیچے خشک کئے گئے ہوں بطور چائے استعمال کریں اور حسب ضرورت دودھ اور چینی ملا کر نوش فرمائیں کھانسی' ہچکی' زکام اور ضعفِ دماغ کے لئے مفید ہے۔

گنجا پن دور کرنے کا نسخہ ⇦ آم کا پرانا اچار تلاش کریں۔ اچار جتنا پرانا ہو گا اتنا ہی اچھا ہے ورنہ کم از کم ایک برس کا تو ضرور ہو اس میں سے تیل علیحدہ کر لیں اور کسی شیشی میں ڈال رکھیں روزانہ مالش کیا کریں انشاء اللہ چند ہفتوں کے استعمال سے بال از سر نو پیدا ہو جائیں گے۔

(۲) انار سے علاج:

نزلہ' زکام ⇦ انار شریں کے پتے سایہ میں خشک کر لیں اور خوب باریک پیس کر اس میں اتنی مقدار میں شہد خالص چینی یا گڑ شامل کریں کہ گولی باندھی جاسکے گولیاں تیار کر کے حفاظت سے رکھیں اور بوقت ضرورت دن میں تین چار مرتبہ چوستے رہیں۔ نزلہ زکام کے علاوہ کھانسی کو بھی مفید ہے۔

(۳) انگور سے علاج:

درد شقیقہ ⇦ بیل انگور کی کونپلیں جلا کر اس کی خاکستر سرکہ میں ملائیں اور پیشانی پر لیپ کریں۔ ان شاء اللہ آرام ہو گا۔

(۴) پیاز سے علاج:

بیہوشی' سردرد' مرگی ⇦ (۱) پیاز کو اچھی طرح باریک کر کے یعنی کوٹ کر پاؤں کے نیچے لیپ کرنے سے بیہوشی بھی جاتی رہتی ہے اور اکثر قسم کا سر درد بھی دور ہو جاتا ہے۔ (۲) پیاز کوٹ کر پانی نکالیں اور اس پانی کے چند قطرے بار بار ناک کے نتھنوں پر لگاتے رہیں بے ہوش مریض کو آرام آ جائے گا اسی عمل سے مرگی کا دورہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

بال جھڑ کا علاج ⇦ اگر کسی شخص کے سر داڑھی یا جسم کے کسی اور حصے کے بال جھڑنا شروع ہو جائیں تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

پیاز کو خوب باریک پیس کر شہد میں شامل کریں اور جس مقام پر بال اگانے مقصود ہوں اسے کپڑے کی رگڑ سے سرخ کر کے اس پر لیپ کر دیں۔ چند مرتبہ کے لیپ سے بال نئے سرے سے پیدا ہونا شروع ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔

(۵) تربوز سے علاج:

سردرد [بوجه گرمی] ⇐ سر درد کی کئی اقسام ہیں البتہ جو سر درد گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے لئے تربوز اکسیر ہے۔

سر سام [دماغ کو ورم کی وجه سے غشی آنا] ⇐ تربوز کا پانی نچوڑ لیں اور اس میں اتنی مصری شامل کریں کہ مٹھاس ہو جائے۔ مریض کو ایک پاؤ کی مقدار میں پلائیں چند بار کے استعمال سے انشاء اللہ سرسام دور ہو جائے گا البتہ تربوز مالیخولیا والے کے لئے بھی مفید ہے۔

(۶) دھنیا سے علاج:

نیند نه آنا ⇐ سبز دھنیا کوٹ کر پانی نکال لیں۔ جس قدر پانی ہو اس کے برابر مصری یا دیسی کھانڈ ملا کر آگ پر رکھ کر شربت تیار کریں اور روزانہ پانی ڈال کر پلاتے رہیں اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد نیند آنے لگتی ہے۔

چکر آنا ⇐ اکثر گرمی اور دماغ کی کمزوری کی وجہ سے انسان کو چلتے چلتے یا دیر تک بیٹھے رہنے سے کھڑے ہونے سے سر گھوم کر چکر آ جاتا ہے اس چکر کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

اگر ہرا و سبز دھنیا میسر آ سکتا ہے تو اس کا پانی نکال کر روزانہ بقدر ۳ ماشہ پانی اور مصری ملاکر پلایا کریں انشاء اللہ پانچ چھ روز میں آرام ہو گا ورنہ دھنیا خشک بقدر ۶ ماشہ ٹھنڈائی کی طرح گھوٹ چھان کر مصری ملا کر پلایا کریں۔

(۷) سیب سے علاج:

سر درد ⇐ ایک سیب لے کر اسے چاقو سے چھیل لیں اور قاشیں کر کے نمک چھڑکنے کے بعد نہار منہ نوش فرمائیں تین چار روز کے استعمال سے انشاء اللہ کہنہ سے کہنہ سر درد دور ہو جائے گا یہ ناشتہ کا ناشتہ اور دوا کی دوا ہے۔

مقوی دماغ غذا ⇐ سیب میں چونکہ فاسفورس کا جزو موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ایک مقوی دماغ غذا ہے جو دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔

روزانہ نہار منہ ناشتہ کے طور پر تین چار سیب کھا کر بعد میں دودھ نوش فرمالیا جائے تو از حد مقوی دماغ ثابت ہو گا۔

مرگی ⇐ مرگی کے مریض کے لئے انگور بہت مفید ہے چنانچہ قدیم زمانہ میں یورپ کے حکیم لوگ مریضان صرع (مرگی والے) کو انگور استعمال کرایا کرتے تھے۔ ہم بھی یہاں ایک نسخہ آپ کی نظر کرتے ہیں۔

انگور شیریں عمدہ لے کر ان کا رس نکال لیں اور روزانہ دن میں تین مرتبہ بقدر پانچ پانچ تولہ پلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔اس کا لگا تار استعمال مرگی کے لئے بے حد مفید ہوتا ہے۔

(۸) بادام سے علاج:

اکسیر دردسر ⇐ روغن بادام دو ماشہ' زعفران ایک ماشہ ملا کر رکھیں اور دن میں تین چار مرتبہ بطور نسوار استعمال کیا کریں بفضلہ فوراً آرام نصیب ہوتا ہے۔

نزلہ' زکام' کھانسی ⇐ بادام شیریں سات ماشہ' زعفران سات ماشہ للھید سات ماشہ رب السوس سات ماشہ کوزہ مصری سات ماشہ دارچینی سات ماشہ' شنگرف ساڑھے پانچ ماشہ ہر دوا کو الگ الگ کوٹ کر ملائیں اور سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال ⇐ ایک عدد حب بادام زعفرانی (یعنی گولیاں اوپر والی) بوقت صبح اور ایک عدد بوقت شام ہمراہ پانی نیز یہ دواء نہار منہ استعمال نہ کریں۔کھانسی' نزلہ زکام کا مجربہ نسخہ ہے۔

حب نزلہ [پرانے نزلہ کے لئے] ⇐ مغز بادام شیریں ۲۵ عدد سم الفار ایک ماشہ خوب اچھی طرح کھرل کر کے رتی رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک گولی بوقت صبح کا ناشتہ کے آدھ گھنٹہ بعد ہمراہ دودھ یا چائے اکیس روز تک استعمال کریں۔

③ آنکھ' کان اور حلق ومنہ کی بیماریاں اوران کا علاج

(۱) تربوز سے علاج:

کھانسی ⇐ کھانسی ہلکی ہو یا تیز سب کے لئے یہ نسخہ اکسیر ہے تربوز کا پانی دس تولہ سونٹھ ساڑھے تین ماشہ شہد ایک تولہ سونٹھ کو باریک پیس کر شامل کرلیں ذرا نیم گرم کر کے استعمال کرائیں بفضلہ کھانسی جڑ سے اکھڑ جائے گی۔

سانس کی تنگی ⇐ بعض اوقات جب مریض کمزور ہو تو خشکی کی وجہ سے مریض کو سانس تنگی سے آنے لگتا ہے اس مرض کے لئے تربوز کھلانا آب حیات کا حکم رکھتا ہے۔

ہونٹوں کا پھٹ جانا ⇐ عموماً خشک سرد ہوا چلنے کی وجہ سے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور تکلیف شدید ہوتی ہے اس کے لئے آسان علاج تربوز کے بیجوں کے مغز حسب ضرورت لے کر ان کو پانی میں خوب اچھی طرح گھوٹ کر ہونٹوں پر رات کے وقت لیپ کر کے سو جائیں اور صبح گرم پانی سے دھولیں بفضلہ دن رات میں آرام ہو جائے گا۔

(۲) پیاز سے علاج:

آشوب چشم ⇐ پیاز کا پانی اور شہد ہم وزن ملا کر شیشی میں محفوظ کرلیں اور رات سوتے وقت ایک یا دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلائی اللہ کا نام لے کر آنکھوں میں ڈالیں بفضلہٖ آرام ہوگا۔

آنکھوں کی گرمی ⇐ پیاز کے پانی میں مصری شامل کر کے آنکھوں میں ڈالیں آنکھوں کی گرمی سے فائدہ ہوگا۔

اندھراتا ⇐ پیاز کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے اندھراتا دور ہو جاتا ہے۔

موتیا ⇐ موتیا کے لئے پیاز اکسیر ہے موتیا کی ابتدا میں آب پیاز کے قطرات سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۳) انار سے علاج:

آنکھوں میں دھند جالا اور خارش ⇐ ترش انار کے دانوں کا پانی نکال کر بدستور سابق تانبہ کے برتن میں ڈال کر انگاروں پر رکھ کر پکائیں جب گاڑھا ہو جائے تو بدستور استعمال کریں خارش کے علاوہ دھند اور جالا کے لئے مفید ہے۔

کان کا ورم ⇐ کان کے ورم کے لئے شیریں انار مع چھلکا کوٹ لیں اور شہد آمیز کر کے آگ پر پکائیں جب انار نرم ہو جائے تو اتار لیں اور کان پر باندھ لیں ورم تھوڑی دیر میں دور ہو جائے گا۔

ناک کی پھنسیاں ⇐ ناک میں اگر پھنسیاں نکل آئیں تو بہت زیادہ تنگ کرتی ہیں اس کے علاوہ بھی آسان ترکیب (یعنی انار کا پانی بطور نسوار لیا جائے) یہ ہے کہ شریں انار کا پانی ناک میں ڈالیں چند بار ایسا کرنے سے پھنسیوں (نکسیر) کو آرام ہو جائے گا۔

منہ کے چھالے ⇐ اگر منہ میں چھالے پیدا ہو جائیں تو انار ترش کے رس سے کلیاں کریں چند بار کے استعمال سے انشاء اللہ مکمل فائدہ ہو جائے گا یہ عمل دو تین دن وقفوں وقفوں کے بعد کافی رہے گا۔

دانتوں کا ھلنا ⇐ انار کے پھولوں کو خشک کر کے سفوف بنائیں اور بطور منجن استعمال کریں تو ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۴) لیموں سے علاج:

کان بھنا ⇐ اگر کان بہتا ہو تو آب لیموں میں سجی کھار حل کر کے کان میں ڈالیں کان بہنا بند ہو جائے گا۔

منہ کے چھالے ⇐ تازہ لیموں کا رس دو تولہ' گرم پانی دس تولہ ملا کر اس سے مریض کو غرارے کرائیں اس طرح چند بار عمل کرنے سے بفضلہٖ آبلوں کو آرام ہو جائے گا۔

(۵) مولی سے علاج:

آنکھیں دکھنا ⇐ دکھتی آنکھوں کے لئے مجرب نسخہ۔ خالص شہد ایک تولہ میں مولی کا نمک ۳ ماشہ ملا کر عمدہ کھرل وغیرہ میں پیس اور اچھی طرح حل ہو جانے پر شیشی میں حفاظت سے رکھیں۔ اور رات کو ایک سلائی ڈالا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان میں سے پیپ آنا ⇐ یہ ایک موذی اور دیر سے ہٹنے والا مرض ہے لوگ اس کی وجہ سے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں لیکن آرام نہیں ہوتا ہم ذیل کا نسخہ مجرب پیش کرتے ہیں۔

نمک مولی ۳ ماشہ کو ایک تولہ شہد خالص میں ملا کر حل کر کے شیشی میں سنبھال رکھیں اور روزانہ روئی کی بتی تر کر کے دن میں دو یا تین مرتبہ تبدیل کرتے رہا کریں بفضلہ آٹھ دس دن میں شرطیہ آرام ہوگا۔

کان میں کیڑے پڑ جانا ⇐ مولی کو (یا مولی کے بیج کو) کوٹ کر ململ کے کپڑے میں سے نچوڑ کر پانی نکالیں اور اس کو نیم گرم کر کے کان میں ڈال لیں اللہ کے فضل سے دو تین دن میں کیڑے مر کر باہر نکل جائیں گے۔

(۶) پھٹکڑی سے علاج:

شب کوری یا رتوندھا ⇐ پھٹکڑی بریاں نوشادر ہموزن باریک پیس کر شیشی میں ڈالیں اور سوتے وقت آنکھوں میں دو دو سلائی ڈالا کریں از حد مفید ہے ایک حصہ' شہد ایک حصہ اور بھیم سینی کافور چوتھا حصہ ملا لیں اور رات سوتے وقت دو سلائی ڈالا کریں اس سے موتیا اتر نا رک جاتا ہے بلکہ اترا ہوا موتیا بھی صاف ہو جاتا ہے بارہا بار کا مجربہ نسخہ ہے اگر اصلی بھیم سینی کافور نہ ملے تو صرف شہد اور پیاز کو کام میں لائیں۔

نکسیر ⇐ پیاز کا پانی بطور نسوار سونگھنے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

خناق ⇐ پیاز کو اچھی طرح گھوٹ کر گلے پر لیپ کریں خناق کے لئے مفید ہے۔

گلے کی سوزش ⇐ پیاز پیس کر دہی اور شکر میں ملا کر کھانے سے گلے کی سوزش کو فائدہ پہنچتا ہے۔

کان کا درد ⇐ سفید پیاز کوٹ کر کپڑے میں سے نچوڑ کر پانی نکال لیں اور اس کو ذرا سا نیم گرم کر کے چند قطرے کان میں ڈالیں بفضلہ درد فوراً بند ہو جائے گا' مجرب ہے اگر اس کے ہمراہ سرکہ اور عرق گلاب شامل کر کے استعمال کریں تو زیادہ مفید ہے۔

(۷) بادام سے علاج:

آنکھوں سے پانی بہنا ⇐ آنکھوں کا پانی بہنا دماغی کمزوری کے باعث ہوتا ہے اس لئے روزانہ بوقت صبح اکیس عدد بادام کی گریاں ویسے ہی چبا لیا کریں۔ تھوڑے روز کے استعمال سے پانی آنا بالکل بند ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جمائی لیتے وقت بھی نہیں آتا۔

کان کا درد ⇐ اگر کان میں درد ہو مگر زخم نہ ہو تو روغن بادام کو نیم گرم کر کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

بہرا پن ⇐ روغن بادام نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں نیز روغن بادام' روغن بنفشہ اور روغن کدو کو ملا کر سر پر مالش کریں بفضلہ جلد بہرا پن دور ہو جائے گا اکثر یہ کسی بیماری یا ضعف دماغ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ ناک اور دانت کی بیماریاں اوران کا علاج

(۱) کدو سے علاج:

نکسیر ⇦ کدو کے پانی سے کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اور کدو کے پانی کی نسوار دیں بفضلہٖ نکسیر فوراً بند ہو جائے گی۔

ناک کی پھنسیاں ⇦ مغز تخم کدو کو سرکہ میں پیس کر ضماد کرنے سے ناک کا ورم جلدی تحلیل ہو جاتا ہے اور اس کی جلن بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔

درد دانت ⇦ کدو کا گودا پانچ تولے لہسن ایک تولہ دونوں کو جوکوب کر کے ایک سیر پانی ڈال کر خوب پکائیں جب آدھا پانی جل جائے تو نیم گرم پانی سے کلیاں کریں بفضلہٖ درد فوراً بند ہو جائے گا۔ بڑا ہی آسان اور مجرب نسخہ ہے۔

(۲) بادام سے علاج:

دانتوں کا درد اور دانتوں کا ھلنا ⇦ اگر دانت ہلتے رہتے ہوں اوران میں درد رہتا ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے بادام کا چھلکا ایک عجیب وغریب چیز ہے نسخہ یہ ہے چھلکا بادام جلا ہوا (کوئلہ) ایک تولہ پھٹکڑی بریاں ایک تولہ باریک پیس کر رکھیں اور بوقت ضرورت دانتوں پر ملیں بفضلہٖ شفا ہو گی۔

(۳) ہلدی سے علاج:

داڑھ درد ⇦ ہلدی کو آگ میں لعل بھلا کر باریک پیس لیں اوراس کو منجن کے طور پر دکھتی ہوئی داڑھ یا دانتوں پر مالش کریں بفضلہٖ درد دور ہو جائے گا۔

(۴) پھٹکڑی سے علاج:

ناک سے بدبو کا آنا ⇦ اگر ناک سے بدبو آتی ہو تو پھٹکڑی ڈیڑھ رتی کو نصف چھٹانک پانی میں حل کر کے رکھیں اور اس محلول کو بذریعہ پچکاری یا ویسے ہی ناک میں ڈالا کریں از حد فائدہ ہو گا۔

دانتوں کا ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹنا ⇦ پھٹکڑی کو باریک پیس کر شہد میں ملا لیں اور دانتوں پر ملیں بفضلہٖ فائدہ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ گردہ اور مثانہ کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) انگور سے علاج:

درد گردہ ⇐ برگ انگور دو تولہ کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور اس میں نمک پتھر ایک ماشہ ملا کر پلائیں اس سے بفضلہٖ درد گردہ سے تڑپتا ہوا مریض چین حاصل کرے گا۔

گردے میں پتھری کا پیدا ہونا ⇐ انگور کی لکڑی کی راکھ ۶ ماشے پھنکا کر اوپر سے گوکھرو سات ماشہ کو پانی میں گھوٹ کر پلائیں اس سے چند روز میں ان شاء اللہ تعالیٰ پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جائے گی۔

پیشاب کا قطرے قطرے کر کے آنا ⇐ مویز منقیٰ تین عدد بیج نکال کر ایک ایک مرچ سیاہ کا دانہ داخل کریں اور رات کو کھلائیں ان شاء اللہ چند روز کی مداومت سے فائدہ ہوگا۔

(۲) بادام سے علاج:

پیشاب کا جل کر آنا ⇐ مغز بادام مقشر ۷ عدد الائچی خورد ۷ عدد بیج نکال کر آدھ سیر پانی میں خوب گھوٹ چھان کر مصری ملا کر دن میں تین مرتبہ پلایا کریں پیشاب کی جلن اور نئے سوزاک کو بفضلہ تعالیٰ بہت جلد رفع دفع کر دیتا ہے۔

(۳) گاجر سے علاج:

پتھری توڑ دوا ⇐ (۱) گاجر کا پانی پاؤ نکال کر اس میں تین ماشہ قلمی شورہ ملا کر پلایا کریں اگر پتھری معمولی ہوئی تو بفضلہٖ چند یوم میں شرطیہ ٹوٹ کر نکل جائے گی۔ (۲) تخم گاجر ۴ تولہ تخم مولی ۴ تولہ ایک مولی کو کھوکھلی کر کے اس میں دونوں تخم بند کر کے اس کا منہ بند کریں اور بھوبھل میں پکائیں یہاں تک کہ بیجوں میں مولی کا پانی جذب ہو جائے پھر نکال کر سایہ میں خشک کر لیں خوراک ۵ تولہ گاجر کے پانی سے دیا کریں اس سے بفضلہ تعالیٰ چند روز میں پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے۔

تکلیف سے پیشاب آنا ⇐ اگر پیشاب تھوڑا تھوڑا اور تکلیف سے آئے اور جل کر آئے تو روزانہ دس تولہ گاجر کا پانی پینے سے بفضلہ ہفتہ عشرہ میں صحت ہو جاتی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی مدر بول چیز ہے۔

(۴) مولی سے علاج:

درد گردہ ⇐ مولی کے تازہ پانی دس تولہ میں مصری عمدہ ملا کر صبح کے وقت پلایا کریں اس سے بفضلہٖ درد گردہ کی تکلیف جاتی رہتی ہے بلکہ الگ گردہ و پتھری کو بھی مفید ہے۔

پیشاب کا بند ہونا ⇐ مولی کے بیج ۶ ماشہ کو آدھ سیر پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بفضلہٖ بند پیشاب یا چنک سے آنے والے پیشاب کو آرام ہو جائے گا۔ نیز اگر سردی کے ایام ہوں تو اس کو ذرا نیم گرم کر لینا چاہئے۔

(۵) دھنیا سے علاج:

نیند میں پیشاب نکل جانا ⇦ گرمیوں کے دنوں میں کشنیز گھوٹ کر استعمال کرنے سے احتلام جریان اور مثانہ کی کمزوری کو بہت فائدہ ہوتا ہے نیز رات کو بستر میں پیشاب نکلنے کے لئے بھی مفید ہے۔

بواسیر کا خون بند کرنا ⇦ بواسیر کا خون اگر سیاہ رنگ کا ہو تو بند نہیں کرنا چاہیے البتہ اگر سرخ رنگ کا ہو تو بند کرنا چاہیے کیونکہ اس سے مریض دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ دھنیا ۶ ماشہ آدھا پاؤ پانی میں گھوٹ چھان کر مصری ۳ تولہ بکری کا دودھ پاؤ بھر بار بار لوٹا کر نیچے اوپر کر کے پلائیں اس سے بفضلہٖ بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

⑥ جلد کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) مولی سے علاج:

خشک خارش ⇦ (۱) مولی کا نمک ۶ ماشہ ۱۰ تولہ کڑوے تیل میں ملا کر مالش کرائیں اور ۲ گھنٹہ بعد گرم پانی سے نہانے کی ہدایت کریں اس سے بفضلہٖ خارش خشک بالکل دور ہو جائے گی۔

(۲) مولی کا پانی نکال کر اس کے بدن پر مالش کریں اور ہوا سے محفوظ جگہ پر بیٹھ جائیں جب بدن خشک ہو جائے تو خارش کو افاقہ محسوس ہوگا۔

کیل مہاسے ⇦ جلد اور خوبصورتی کی دشمن امراض میں سے ایک کیل مہاسے ہے۔

اگر مولی کے بیج اور صندل سفید ہم وزن لے کر کوٹیں اور بھیڑ کے دودھ میں کھرل کر کے مہاسوں پر لیپ کریں تو چند دن میں مہاسے اور کیل دور ہو جائیں گے۔

(۲) لہسن سے علاج:

پھوڑے ⇦ جب تک پھوڑے میں پیپ نہ پڑی ہو اس پر لہسن کو سرکہ میں پیس کر لیپ کرنا چاہیے اس سے بفضلہٖ فوراً ورم بلا پیپ پڑنے کے بیٹھ جاتا ہے یعنی خون بکھر کر جلد برابر ہو جاتی ہے لہٰذا بہت جلد اس کا استعمال کرانا چاہیے اگر پھوڑے پک جائیں تو صرف آب لہسن کا لیپ کریں۔

چنبل ⇦ لہسن کو خوب باریک پیس کر اس میں شہد خالص ملا کر اوپر لیپ کر دیا کریں چند بار لیپ کرنے سے بفضلہٖ داد چنبل بالکل دور ہو جائے گا نیز بلا شہد ملائے لہسن کا لیپ کرنا بھی مفید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) سنگترہ سے علاج:

پھنسیاں ⇦ خون کی خرابی اور ہاضمہ کی کمزوری سے کیل چھائیاں اور پھنسیاں وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں ان سے نجات پانے کے لئے سنگترہ کا چھلکا پانی میں پیس کر لگانا اکثر ممد و معاون ثابت ہوتا ہے آب باراں یا آب چشمہ کام میں لایا جائے تو اور بھی بہتر ثابت ہوتا ہے۔

(۴) انار سے علاج:

جسم پر زخم ⇦ اگر جسم کے کسی حصہ پر چاقو چھری' بلیڈ وغیرہ کا زخم آ جائے یا پھوڑے کا زخم باقی ہو تو اس کے اندمال کے لئے انار ایک بہترین تریاق ہے مفید نسخہ جات یہ ہے۔

① انار مع چھلکا پیس لیں اور اس میں شہد شامل کر کے زخم پر باندھیں بفضلہ چند روز کے استعمال سے زخم بھر جائے گا۔

② اگر زخم بہت زیادہ خراب ہو چکا ہو اور جلد گل چکی ہو تو اس جگہ پرانا' ترش کا پانی لگائیں اور انار بطور غذا کھائیں صرف چند دن کے استعمال سے زخم مندمل ہو جائے گا۔

③ انار کے پھول خشک شدہ لے کر ان کا سفوف بنائیں اور زخم پر چھڑکیں۔ یہ بھی زخموں کے اندمال کے لئے اکسیری حیثیت رکھتا ہے۔

چندرا ⇦ (یہ ہمیشہ انگلیوں کے پوروں پر نکلتا ہے) انار کے دانوں کو شہد میں خوب باریک پیس کر چندرا پر لیپ کریں اگر ابھی پیپ نہ پڑی ہو گی تو انشاء اللہ ضرور بالضرور آرام ہو گا نیز انار کے پتے پانی میں پیس کر باندھنے بھی مفید ہیں۔

ورم ⇦ اگر چوٹ لگنے سے ورم آ جائے تو اس کو دور کرنے کے لئے انار کے پھول بہت کار آمد ہیں۔ پھولوں کو خشک کر کے پیس لیں اور ورم پر لگائیں چند بار کے استعمال سے ورم تحلیل ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ معدہ اور آنتوں کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) آم سے علاج:

ضعف هضم ⇦ ہاضمہ کی کمزوری کے لئے آم کا رس ۵ تولہ سونٹھ ۶ ماشہ پیس کر ملائیں اور صبح کے وقت پلائیں۔

قے بند کرنا ⇦ برگ آم، پودینہ کے پتے ہموزن لے کر جوشاندہ تیار کریں اور قدرے شہد ملا کر مریض کو پلائیں بفضلہ قے فوراً بند ہو جائے گی۔

بچوں کے قے بند کرنا ⇦ آم کی گٹھلی کی مینگ بقدر ایک رتی بیل گری کے ساتھ دیں۔ قے فی الفور بند ہو جائیں گی۔

پرانے دست ⇦ حسب ضرورت آم کے سوکھے ہوئے پھولوں کا جوشاندہ ہر روز صبح کے وقت نہار منہ پلانے سے پرانے دست رک جاتے ہیں۔

آنتوں کا ڈھیلا پن ⇦ مریض کو روزانہ صبح کے وقت نہار منہ آم کی سنکی ہوئی گٹھلی کی مینگ کھلایا کریں ہفتہ عشرہ کے استعمال سے آنتوں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔

هیضه اور طاعون ⇦ ہر دو امراض کے دنوں میں آم کا اچار حفظ ماتقدم کے لئے استعمال کرنا ان سے محفوظ اور امن میں رکھتا ہے اور ان عوارض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ اٹھ جاتا ہے۔

آنتوں کے کیڑے ⇦ آم کی گٹھلی کا مینگ ڈیڑھ ماشہ لے کر پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ آنتوں کے کیڑے اور خونی بواسیر دور ہو جائے گا آم کی کچی گٹھلی کڑوی ہوتی ہے مگر اس کے کھانے سے آنتوں کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔

(۲) انار سے علاج:

درد معده ⇦ مندرجہ ذیل نسخہ معدہ قبض اور ریاح کو مفید ہے۔

انار دانہ، سنا مکی ہر ایک ایک تولہ، سونف، سونٹھ، پوست ہلیلہ زرد نمک سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ، لے کر تمام ادویہ کو کوٹ کر سفوف بنالیں اور ۹ ماشہ ہمراہ پانی کھلائیں۔

پیٹ درد ⇦ انار کے دانوں پر نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر نوش جان کریں صرف اس کے استعمال سے اکثر قسم کا پیٹ درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔

بھوک کی کمی ⇦ اگر بھوک کی کمی ہو یا بالکل نہ لگتی ہو تو بدستور سابق انار کے دانوں پر نمک و سیاہ مرچ چھڑک کر صبح کے وقت بطور دوا استعمال کیا کریں اس طریقہ سے بھوک خوب لگے گی۔

قے ختم کرنا ⇦ انار کے پھول اور انگور کے پتے پیس کر معدہ پر لیپ کرنے سے قے بند ہو جاتی ہے نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قے اور متلی کے لئے انار دانہ یا املی کو منہ میں رکھنا بھی از حد مفید ہے۔

(۳) مولی سے علاج:

پیٹ درد، ہاضم اعلیٰ، اپھارہ ⇐ مولی کا نمک ایک ماشہ گرم پانی سے کھلانے سے بفضلہٖ اپھارہ کو آرام ہو جاتا ہے نیز اس سے پیٹ درد کو آرام ہو جاتا ہے نیز انسان جتنی بھی سخت چیزیں کھالے مثلاً کچا گوشت وغیرہ بھی جو معدہ ہضم کرنے سے انکار کرتا ہے اور اگر ساتھ مولی یا مولی کے پتے استعمال کر لئے جائیں تو فوراً ہضم ہو جاتا ہے اس لئے یہ اعلیٰ ہاضم ہے۔

ہچکی ⇐ مولی کو پانی میں جوش دے کر تھوڑا تھوڑا پلائیں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

⑧ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج

(۱) بادام سے علاج:

دل کی اکثر بیماریوں کا علاج شربت بادام ⇐ مغز بادام ۱۰ تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ برادہ صندل سفید ڈیڑھ تولہ تمام ادویہ کو ایک سیر عرق گلاب میں گھوٹ کر کپڑے سے چھان لیں اور ڈیڑھ سیر مصری میں قوام کریں اور سرد ہو جانے پر شیشیوں میں بند کر لیں اور ۵ تولہ شربت حسب ضرورت پانی میں ملا کر دن میں دو مرتبہ دیا کریں۔ ان شاء اللہ ہاتھ اور پاؤں کی جلن، معدہ کی سوزش، پیاس ضعف دماغ، کھانسی خشک، دل کی کمزوری اور اختلاج قلب کو بے حد مفید ہے۔

(۲) انار سے علاج:

خفقان [دل دھڑکنا] ⇐ یہ ایسا مرض ہے جو خود بھی امیرانہ ہے اور اس کا علاج بھی ایسے ہی انتہائی مہنگا ہوتا ہے لوگ جب اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں تو لاکھوں روپے لٹا کر بھی کامل شفا نہیں حاصل کر پاتے ذیل میں ایک نسخہ پیش نظر ہے۔

انار ترش یا شیریں کا رب جوس یا شربت جو بھی میسر آئے دن میں ۳ بار کم از کم استعمال کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز میں تمام تکالیف دور ہو جائیں گی اور قلب کو تقویت حاصل ہوگی۔

ضعف قلب [مقوی قلب و مولد منی] ⇐ انار کا پانی ایک سیر لے کر کسی برتن میں ڈالیں اور رکھ دیں کچھ دیر بعد تلچھٹ نیچے بیٹھ جائے گی اس کو نتھار لیں اور اس میں چینی ایک پاؤ اور سونٹھ کا سفوف ۸ ماشہ ڈال دیں اور بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں اور وقتاً فوقتاً ہلاتے رہیں ایک ہفتہ بعد اسے استعمال میں لائیں۔ اور خوراک ۳ تولہ سے آدھ پاؤ تک استعمال میں لائیں ان شاء اللہ مقوی قلب ہوگا اور ضعف باہ بھی دور ہوگا اور یہ مولد منی بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ زہروں اور زہریلے جانوروں کا علاج

(۱) آم سے علاج:

زہروں کو دور کرنے والا ھاتھ ⇦ آم کا وہ بھورا جو موسم خزاں کے بعد درخت پر آتا ہے جس کو آپ پہلے ہی روز دیکھیں اس کو توڑ کر دونوں ہاتھوں سے مل ڈالیں اور اس کے بعد تین چار گھنٹے تک پانی سے ہاتھ نہ دھوئیں کراماتی ہاتھ (زہروں کو دور کرنے والا ہاتھ) تیار ہو گیا جس کسی کو بھڑ' بچھو' سانپ' شہد کی مکھی وغیرہ زہریلی چیزیں کاٹیں ڈنگ مارنے کی جگہ کو ہاتھ سے مل دیں سوج اور درد غائب ہو جائے گی۔

اس کی تاثیر ایک سال تک رہے گی اگلے سال پھر اسی طرح کریں اس سے ایک سال تک سانپ کا خطرہ دور ہو جاتا ہے۔

سانپ کے زھر کا دور کرنا ⇦ آم کی گٹھلیاں دو عدد' مرچ سیاہ تین دانہ' دونوں کو پانی میں رگڑ کر پلائیں۔ اگر سانپ نے کاٹا ہو گا تو سردی محسوس ہو گی اور زہر رفع ہو جائے گا۔

بچھو کاٹے کا علاج ⇦ آم کی گٹھلی کو پانی میں رگڑ کر نیم گرم لیپ کریں زہر دور ہو جائے گا۔

بھڑ کے کاٹے کا آسان علاج ⇦ اچور' بجی' انگور' انگور کی لکڑی کی راکھ' ہڑتال سرخ' نوشادر لے کر سرکہ میں ضماد تیار کریں مقام ماؤف پر پے در پے لیپ کر دیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ چند گھنٹوں میں آرام ہو جائے گا مجرب اور آزمودہ ہے۔

(۲) لہسن سے علاج:

زھر سانپ کو دور کرنا ⇦ لہسن تقریباً ایک تولہ کو گائے کے ایک پاؤ دودھ میں کھرل کر کے مریض کو پلائیں بسا اوقات اس سے زہر دور ہو جاتا ہے۔

مریض کو زہر کی وجہ سے مرچوں کی تیزی بالکل محسوس نہ ہو گی۔ اور اگر سانپ ڈسا بے ہوش ہو چکا ہے تو پسی ہوئی سرخ مرچ زبان پر ڈالنے سے ہوش آ جاتا ہے۔

بچھو کاٹے کا علاج ⇦ مرچ سرخ کو خوب باریک پیس کر اس میں شہد ملا کر کاٹی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیں انشاء اللہ زہر دور ہو جائے گا۔

زھریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج ⇦ اگر کسی شخص کو سانپ یا بچھو یا کوئی زہریلا جانور کاٹ جائے تو حسب ضرورت سیاہ مرچ پیس کر پانی میں جوش دیں اور مریض کو پلائیں اور قے کرائیں۔ چند بار استعمال کرائیں حتیٰ کہ زہر دور ہو جائے گا۔

باؤلے کتے کے کاٹے کا علاج ⇦ (۱) سیاہ مرچ ۵ عدد ستیاناسی کے بیج ۶ ماشہ پیس لیں اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو تین دن تک وقفے وقفے سے کھلائیں جسے باولے کتے نے کاٹ کھایا ہو انشاء اللہ فائدہ ہوگا مگر یہ احتیاط کریں کہ ایک سال تک مریض کو ککڑی اور تیل سے پرہیز کرائیں ورنہ مرض دوبارہ لوٹ آنے کا خطرہ ہوگا۔

(۲) سرسوں یا تلوں کے تیل میں سرخ مرچ ملا کر لگائیں تین چار روز یہی عمل کریں ان شاء اللہ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔

(۳) مولی سے علاج:

زہریلے جانوروں کو بھگانا ⇦ اگر مولی کے پتوں کی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ بچھو وغیرہ گھر سے نکل جاتے ہیں۔

افیون کے زہر کو دور کرنا ⇦ اگر افیون کی مقدار زیادہ کھائی گئی ہو تو نمک مولی ایک تولہ گرم پانی میں گھول کر پلائیں اسی طرح بھنگ دھتورہ وغیرہ کے زہر بذریعہ قے خارج کیے جا سکتے ہیں۔ مگر اس بات کو پھر یاد رکھیں اگر اس علاج کے بعد بھی علامات زہر باقی ہوں تو کوئی اور نسخہ دے دینا چاہیے۔

سانپ اور بچھو کے زہر کو دور کرنا ⇦ (۱) لہسن کا رس ۳ تولہ شہد خالص ۳ تولہ ملا کر چاٹنے سے سانپ اور بچھو ہر دو کا زہر بفضلہٖ دور ہو جاتا ہے بہت متوثر ہے۔

(۲) نمک اور لہسن ہر دو ملا کر پیس لیں اور کاٹی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیں بفضلہٖ فوراً زہر دور ہو کر مریض کو آرام ہو جائے گا۔

باؤلے کتے کا کاٹنا ⇦ باؤلے کتے کے زہر کا مہلک اثر کس کو معلوم نہیں یہ ایک ظالم مرض ہے۔ جو سالوں سال رہتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے اس کا آسان تریاق۔

لہسن سرکہ میں پیس کر کاٹی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیا جائے تو اس کے زہر کا اثر تمام بدن میں نہیں پھیلنے پاتا بلکہ وہیں کا وہیں دب جاتا ہے۔ اور وہ بھی لہسن کی تیزی سے پانی بن کر نکل جاتا ہے۔

جوئیں کیسے دور کریں ⇦ لہسن کا رس پانی میں ملا کر سر دھونے سے جوئیں مر جاتی ہیں کیوں کہ اس کی بو ہر قسم کے کیڑوں کی قاتل ہے۔

(۴) مرچ سے علاج:

سانپ کی زہر اتارنے کا حیرت انگیز سرمہ ⇦ یہ نسخہ بڑی مشکل سے حاصل ہوا ہے اور بارہا آزمودہ ہے مرچ سرخ اس حد تک کھرل کریں کہ سرمہ کی طرح باریک پس جائیں بوقت ضرورت ایک ایک سلائی اللہ کا نام لے کر آنکھوں میں ڈلوائیں انشاء اللہ زہر کا اثر دور ہوگا اور لطف یہ ہے کہ ایسے آدمی کو اس کی تیزی محسوس نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہفتم

1. خوبصورتی کے ٹوٹکے
2. باورچی خانے کے ٹوٹکے
3. عام گھریلو ٹوٹکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) خوب صورتی کے ٹوٹکے

جلد کی تازگی کے لئے:

جلد کی صفائی کے لئے دیسی آزمودہ نسخے استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے تازہ متوازن غذا کھانے' صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھنے۔ سیر کرنے سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔ ابٹن کا استعمال ہر طرح کی جلد کو فائدہ دیتا ہے۔ بازار سے چنبیلی کی کھلی خرید لیں۔

چنبیلی کی کھلی ⇦ اکپ

بیسن چنے کا ⇦ اکپ

ہلدی پسی ہوئی ⇦ ۲ بڑے چمچے

دار چینی پسی ہوئی ⇦ اچھوٹا چمچہ ⇦ [ان چاروں چیزوں کو ملالیں]

جب استعمال کرنا ہو تو شیشے کی چھوٹی پلیٹ میں ایک بڑا چمچہ بھر کر ابٹن ڈالیں۔ اس میں چار قطرے لیموں کا عرق ملا کر تھوڑا سا پانی ملا کر منہ اور ہاتھوں پر ملیں پھر تازہ پانی سے منہ دھولیں۔

چہرے کا میل صاف کرنے کے لئے:

جو کا آٹا بھی چہرے کا میل کچیل صاف کرتا ہے۔ تھوڑے سے آٹے میں زیتون کا تیل چند قطرے ڈالیں۔ آدھا چمچہ شہد ملائیں۔ چھوٹا آدھا چمچہ شہد ملا کر تھوڑا سا پانی ڈالیں اور پھر اس آمیزے کو چہرے پر خوب ملیں۔ پانی سے منہ دھولیں۔ جو کا آٹا بازار سے بھی مل جاتا ہے اور آپ گرائنڈر میں ثابت جو پیس بھی سکتی ہیں۔ اس آمیزے میں آپ لیموں کے عرق کے چند قطرے بھی ملا سکتی ہیں۔ اس سے بھی میل صاف ہو جائے گا۔ دیہات میں خواتین سرسوں کی کھلی تازے دودھ میں بھگو کر چہرے پر ملیں اور تازے پانی سے منہ دھولیں۔ سرسوں کی کھلی ملنے سے قدرتی چمک چہرے پر آتی ہے مگر جلد میں یہ کھلی ملنے سے مرچیں سی لگتی ہیں۔

سیپیوں کا سفوف:

بازار سے سیپیاں خرید لیں۔ تیز گرم پانی میں ڈال کر برش سے صاف کریں پھر تھوڑا سا نمک ڈال کر پانچ منٹ تیز آگ پر ابال لیں۔ کسی چھلنی میں اب سیپیاں ڈال دیں۔ پانی خشک کر کے ان کو تیز آگ پر جلائیں۔ انگیٹھی میں کوئلے جلا کر سیپیاں رکھ دیں تو اچھا ہے ورنہ سوئی گیس کے چولے پر انہیں سرخ ہونے دیں۔ سرخ ہونے پر کسی برتن میں پانی بھر کر اس میں ڈال دیں۔ سیپیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اب ان کو ہاون دستہ میں کوٹ کر گرائنڈر میں پیس لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چائے کا ایک چمچہ سفوف تھوڑے سے دودھ میں گھول کر چہرے پر لگائیں صبح تازے پانی سے منہ دھولیں۔ چہرے کی تازگی اور نکھار کے لئے بہت اچھا ثابت ہوگا۔

چھائیوں کے لئے:

پسی ہوئی سیپ	⇦	ا چھوٹا چمچہ
لیموں کا رس	⇦	۱/۴ چھوٹا چمچہ
گلاب کا عرق	⇦	ا چھوٹا چمچہ
ہلدی	⇦	۱/۴ چھوٹا چمچہ ⇦ [پلیٹ میں سب کو ملالیں]

اس آمیزے کو چہرے پر رات کو لگائیں تو بہت بہتر ہے ورنہ دن میں دوبار لگا کر دس منٹ بعد منہ دھولیں۔ چہرے کے داغ دھبے دور ہو جائیں گے اور رنگت صاف ہو جائے گی۔

داغوں کے لئے:

آپ صرف پسی ہوئی سیپ دودھ میں گھول کر رات کو لگائیں صبح اٹھ کر تازے پانی سے منہ دھولیں۔ داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

انگور' ٹماٹر کا رس:

ٹماٹر کا رس چہرے کو دلکشی بخشتا ہے۔ سرخ سخت پکے ہوئے ٹماٹر کے دو ٹکڑے کر لیں۔ چہرے پر خوب ملیں۔

پندرہ منٹ رس لگا رہنے دیں پھر منہ دھولیں۔ انگور کا رس نکال کر چہرے پر لگائیں۔ دس منٹ بعد منہ دھولیں۔

لیموں کا رس:

لیموں چہرے کے لئے مفید ہے۔ اس سے رنگ نکھرتا ہے۔ صدیوں پہلے سے خواتین لیموں کا رس استعمال کرتی آئی ہیں۔ لیموں کے موسم میں اس کا رس نکال کر بوتل بھر لیں۔ تھوڑا سا بادام کا تیل اوپر ڈال دیں اور کارک لگا دیں۔ رس خراب نہیں ہوگا' چاہے جب استعمال کریں۔ جب رس نکالیں تو بادام کا تیل علیحدہ کر لیں اور پھر بوتل بند کرتے وقت تیل ڈال دیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے چھوٹی بوتل میں روزمرہ استعمال کے لئے لیموں کا رس علیحدہ رکھیں ابٹن میں یا کسی ماسک میں ملائیں تو بادام کا تیل بھی شامل ہونے دیں۔ بادام بھی چہرے کے لئے مفید ہیں۔ لیموں کے چھلکے دھوپ میں سکھا کر پیس لیں۔ یہ بھی ابٹن میں ملالیں۔ پندرہ منٹ میں منہ دھولیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کا رنگ صاف ہو:

لیموں کا رس ایک چھوٹا چائے کا چمچہ تھوڑے سے دودھ میں ملائیں دودھ پھٹ جائے گا۔ اب اسے ہاتھوں اور منہ پر خوب ملیں۔ پندرہ منٹ بعد منہ دھولیں۔ روزانہ ایک بار یہ عمل کرنے سے چہرے کا رنگ صاف ہوتا جائے گا۔

کھیرے کا رس:

کھیرے کا رس جلد کے لئے بہت مفید ہے۔ ۱/۲ کپ کھیرے کا رس نکال لیں۔ کھیرے کو کدوکش کر کے کپڑے میں ڈال کر نچوڑ لیں۔ اب اس میں ۱/۴ چائے کا چھوٹا چمچہ دار چینی کا سفوف ملائیں اور روئی کے ساتھ چہرے پر اچھی طرح لگائیں۔ ۲۰ منٹ بعد منہ دھولیں۔ باقی رس احتیاط سے رکھ لیں وہ پھر کام آئے گا۔ کسی شیشی میں محفوظ کر لیں۔

مولی کے بیج:

مولی کے بیج بازار سے خرید لیں اور سفید صندل کی لکڑی کسی پنساری سے خریدیں۔ دونوں چیزیں ۱/۲ چھٹانک ہوں۔ یعنی بیج بھی اور لکڑی بھی' علیحدہ علیحدہ آدھ چھٹانک خریدیں۔ ان کو باریک پیس لیں۔ دودھ میں ایک چائے کا چمچہ سفوف ملا کر رات کو چہرے پر ملیں۔ کیل مہاسے دور ہو جائیں گے۔

سیاہ دھبوں کے لئے:

مولی کے بیج پیس کر رکھ لیں۔ تھوڑے سے دہی میں ملا کر چہرے پر خوب ملیں۔ چند روز ایسا کرنے سے دھبے دور ہو جائیں گے۔

چہرے کی خارش کے لئے:

مولی کا رس نکال کر چہرے پر ملیں۔ رس خشک ہونے پر منہ دھولیں۔ مولی کا رس ابٹن میں ملا کر بھی منہ دھو سکتی ہیں۔ جو کے آٹے میں مولی کا رس ملا کر چہرے پر ملیں۔ اس سے بھی فائدہ ہوگا۔

بھورے تلوں کے لئے:

چہرہ پر بھورے تل ہو جائیں تو ایک چھوٹی نرم سفید مولی لیں۔ اسے دھو کر کدوکش میں کش لیں۔ ایک چاولوں والا بڑا چمچہ' مولی کا رس' ایک چائے کا چمچہ لیموں کا رس اور ایک چائے کا چمچہ دہی' تینوں کو شیشے کی پلیٹ میں خوب ملا لیں۔ دس منٹ رکھا رہنے دیں۔ چہرے پر آمیزہ ملیں۔ گھڑی دیکھ کر صرف پندرہ منٹ لگا رہنے دیں۔ پھر کسی اچھے صابن سے منہ دھولیں۔ ہفتہ میں صرف ایک بار یہ عمل کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ سے جلنے' تیزاب سے جھلنے والے داغ کے لئے:

آگ سے جلنے کے بعد داغ پڑ جاتا ہے۔اس کے لئے ایک دیسی نسخہ ہے۔ایک پاؤ سرسوں کا تیل لیں اور آدھ پاؤ گڑ لے کر ذرا کوٹ لیں۔تیل میں گڑ ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔گڑ جل کر سیاہ کوئلہ بن جائے تو اتار لیں۔گڑ نکال کر پھینک دیں۔تیل کسی بوتل میں محفوظ کر لیں۔رات کو سوتے وقت تیل داغ پر لگائیں صبح دھولیں۔ایک ماہ کے استعمال کے بعد داغ کم ہوں گے۔

پھول کتھا پنساریوں کے ہاں مل جاتا ہے۔اس سے داغ مٹ جاتے ہیں۔خصوصاً بچوں کے لئے یہ نسخہ اچھا ہے۔

چہرے کے داغ دھبے:

① دیسی سنگترے کے چھلکے اتار کر سکھالیں۔ان کو باریک پیس کر ابٹن کی طرح استعمال کریں۔داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

② لیموں کے چھلکے پیس کر دودھ میں ملا کر رات کو لگایا کریں۔

③ بالائی لیموں کا رس چند قطرے ڈال کر ملیں۔

کہنی کے سیاہ دھبے دور کرنے کے لئے:

لیموں کاٹ کر رس نکال لیں۔چھلکوں میں آدھا چائے کا چمچہ دودھ ڈالیں اور کہنی پر خوب رگڑیں۔چند دفعہ کے استعمال سے کہنیاں صاف ہو جائیں گی۔

ہونٹوں کی سیاہی کے لئے:

① بالائی میں لیموں کا رس تھوڑا سا ملا کر رات کو سوتے وقت لگائیں۔

② دودھ میں تھوڑی سی زعفران پیس کر روز لگائیں۔

③ گریپ فروٹ کے رس میں چٹکی بھر دار چینی ملا کر لگائیں۔

④ چقندر کا ٹکڑا کاٹ کر دن میں دوبار ہونٹوں پر رگڑیں۔

⑤ اپنی غذا میں لیموں کا رس' تازے پھل' سلاد شامل کریں۔

⑥ بادام کا تیل لے کر اس میں چند قطرے لیموں کا رس ملا کر لگائیں۔

⑦ ٹماٹر اور کھیرے کا قتلہ ہونٹوں پر ملیں۔

⑧ سیب کے بیج پیس کر ہونٹوں پر رات کو لگائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونٹ نرم رکھنے کے لئے:

رات کو ناف میں بادام یا زیتون کا تیل لگائیں۔

دیسی موم میں لیموں کا رس ملا کر ہونٹ پر ملیں۔

پٹرولیم جیلی لگائیں۔

روغن بادام اور شہد ملا کر روز لگائیں۔

دودھ کی بالائی میں لیموں کا رس چند قطرے ملا کر ملیں۔

شہد، زیتون کا تیل ملا کر رات کو لگائیں۔

اپنی غذا میں گریپ فروٹ، سنگترہ، مالٹا شامل کریں اور گلاب کے عرق میں گلیسرین ملا کر رکھ لیں۔ وہ دن میں روز لگائیں۔

میک اپ صاف کرنے کے لئے:

چھ گیندے کے تازے پھول لیں۔ ان کی پتیاں ہاتھ سے علیحدہ کریں۔ دو گلاس پانی سٹین لیس سٹیل کے برتن میں ڈالیں۔ گیندے کی پتیاں ڈال کر ڈھکن ڈھانپ دیں اور ابلنے رکھ دیں۔ ۵ منٹ ابلتا رہے پھر اتار کر رکھ دیں۔ ڈھکن نہ اتاریں۔ ٹھنڈا ہونے پر چھلنی میں چھان کر شیشے کی بوتل میں پانی رکھ لیں۔ رات کو آپ اس پانی میں روئی بھگو کر منہ صاف کریں۔ بہتر تو یہ ہوگا منہ دھو کر صاف کر کے یہ پانی چہرے پر لگائیں اور سو جائیں جلد صاف رہے گی۔ میک اپ کے برے اثرات جلد پر نہیں ہوں گے۔

سانولے پن کا علاج:

چنے کی دال تھوڑے سے دودھ میں بھگو دیں۔ ثابت ہلدی کی چھوٹی سی گانٹھ بھی ڈال دیں۔ صبح اسے خوب پیس لیں۔ تھوڑا سا لیموں کا رس ملائیں اور اس مرکب کو جسم اور چہرے پر خوب ملیں۔ اس کے بعد کسی اچھے صابن سے نہا لیں۔ ہلدی سے رنگ نکھرتا ہے۔ اور ہلدی چنے کی دال کا ابٹن صدیوں سے خواتین استعمال کر رہی ہیں۔ آپ بیسن بھی چنے کی بجائے استعمال کر سکتی ہیں۔ بشرطیکہ چنے کی دال پیس کر خود بیسن بنایا گیا ہو۔

سرسوں کی کھل میں آپ سنگترے اور لیموں کے چھلکے ملا کر ابٹن بنا سکتی ہیں۔ ایک کپ کھل میں ۱/۲ سنگترے، لیموں کے چھلکے پسے ہوئے۔ ۷۰ گرام بادام پسے ہوئے۔ ہلدی دو بڑے چاول والے چمچے ملا کر رکھ لیں۔ پانی میں ملا کر چہرے پر ملیں۔

چہرے پر بلیچنگ کے لئے:

بلیچنگ کے لئے بازار میں کئی کریمیں ملتی ہیں۔ عام طور پر اولیویا کریم متوسط طبقہ استعمال کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(JOLEN) کریم مہنگی ہے۔ مگر یہ جسم کے رووں کے لئے اچھی ہے۔ ان کو بڑھنے نہیں دیتی۔ آپ گھر میں فارمولا بنانا چاہیں تو بازار سے یہ چیزیں خرید لیں۔

لیکوڈ ایمونیا۔ بی پی ⇐ ۱۱ اونس

ہائیڈروجن پروکسائیڈ ⇐ (۲۰ والیوم) ۴ اونس

بلیچنگ پاؤڈر ⇐ ایک اونس

ہاتھوں اور چہرے کی پھٹی جلد ٹھیک کرنے کے لئے:

سردی کے موسم میں اور خشک گرم موسم میں کچھ خواتین حساس جلد کی مالک ہونے کی وجہ سے شکایت کرتی ہیں کہ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی جلد پھٹ رہی ہے۔ اس کے لئے آپ ایک گلاس گلاب کے عرق میں دو بڑے چمچے گلیسرین اور ایک بڑے لیموں کا رس نچوڑ دیں اور اس محلول کو شیشی میں بھر لیں۔ رات کو سوتے وقت مل لیں جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

پھٹے ہوئے پاؤں کے لئے:

دو شلجم لیں۔ چھلکوں سمیت ٹکڑے کر لیں۔ کسی بڑی دیگچی میں پانی بھر کر شلجم ڈال کر پانی ابالیں۔ شلجم جلدی گل جائیں گے۔ وہ پانی کسی تسلے میں ڈال کر ۱/۲ چھوٹا چمچہ نمک ملائیں اور اتنا ہی سرسوں کا تیل۔ پانی میں ڈال کر بیٹھ جائیں جب پانی ٹھنڈا ہو جائے تو پاؤں صاف کر کے پٹرولیم جیلی لگائیں۔ تین چار دن میں پاؤں ٹھیک ہو جائیں گے۔

پاؤں کی بدنمائی دور کرنے کے لئے:

چھوٹے ٹب میں گرم پانی اور تھوڑا سا نمک ملائیں۔ بیس منٹ تک پاؤں ڈال کر روز بیٹھ جائیں۔ جھانویں سے پاؤں دھو کر کوئی بھی کریم لگائیں۔ اگر پاؤں میں چیرے ہیں تو آپ موم اور تیل گرم کر کے لگائیں۔ موزے پہن لیں اور اگلے دن پھر پانی میں پاؤں رکھیں۔ پاؤں ٹھیک ہو جائیں گے۔ کچھ خواتین جو کا موٹا آٹا اور موٹا نمک ایک کپڑے کی تھیلی میں بھر کر اس سے پاؤں صاف کرتی ہیں۔ پاؤں گیلے کر کے ملیں اور پھر گرم پانی میں خوب ملیں۔

ناخن ٹوٹنے کے لئے:

وٹامن سی کی ایک گولی ضرور کھائیں۔ ایک لیموں کا رس پانی میں ملا کر روز پیا کریں۔ چار لیموں لے کر ان کا رس نکالیں۔ اس میں تھوڑی سی پسی ہوئی پھٹکری ملائیں اور شیشی میں رکھ لیں۔ ۲۰ منٹ کے لئے یہ محلول روئی سے ناخن پر لگا کر خشک ہونے دیں اور پھر ہاتھ دھو لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہسن کا پانی:

لگانے سے بھی ناخن مضبوط ہو جاتے ہیں۔لہسن کا پانی نکال کر رات کو سوتے وقت ناخن پر لگا لیا کریں۔ایک ہفتہ یہ عمل کریں آپ کے ناخن ٹوٹیں گے نہیں۔اگر آپ کی جلد حساس ہے تو اس میں تھوڑا سا کسٹرائیل ملا لیں۔اس سے خارش نہیں ہوگی۔

ہلکے گرم زیتون کے تیل میں ناخن ڈبونے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔تھوڑے تیل میں موم ملا کر گرم کریں اور ناخن پر لگائیں۔

دانت سفید اور چمکدار کرنے کے لئے:

دانت سفید نہ ہوں تو چہرہ برا لگتا ہے۔دوسرے یہ کہ دانتوں کی گندگی ہمارے خوراک کے ساتھ معدے میں جا کر خرابی پیدا کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے دانتوں کی صفائی کرنے کے لئے مسواک پر بہت زور دیا ہے۔دانت صاف ہوں گے تو صحت بھی اچھی ہوگی۔پہلے زمانے میں اتنے ٹوتھ پیسٹ نہیں ملتے تھے جتنے آج کے دور میں دستیاب ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ بے شمار دانتوں کی تکالیف بھی بچوں اور بڑوں میں شدت کے ساتھ نظر آ رہی ہیں۔

لیموں کے چھلکے سکھا کر پیس لیں۔ان میں نمک ملا کر رکھ لیں۔دانت اس سفوف سے صاف کر لیں۔سارا میل کچیل دور ہو جائے گا۔آپ برش کرتی ہیں تو لیموں کا رس ایک شیشی میں رکھ لیں۔برش کے ساتھ دانتوں پر ملیں۔دانت سفید اور چمک دار رہیں گے۔مسوڑھے بھی صحیح رہیں گے۔

دانتوں کی بے حسی کے لئے:

کوئی ترش چیز کھالیں تو دانتوں میں عجیب سا احساس ہوتا ہے کسی ذائقہ کا پتہ نہیں چلتا۔اس کے لئے لیموں کے بیج بہت فائدہ مند ہیں۔تھوڑے سے بیج لے کر چبا لیں۔یہ تکلیف دور ہو جائے گی۔

تل اور چینی ملا کر کھائیں۔ایک بڑا چمچہ تل اور تھوڑی سی چینی ملا کر چبانے سے ترشی دور ہو جاتی ہے۔روئی گرم گرم لے کر دانتوں سے چبانے سے بے حسی دور ہوتی ہے۔

دانت کی پیلاہٹ کے لئے:

ایک چائے کا چمچہ کھانے والا میٹھا سوڈا۔ایک چمچہ پسا ہوا نمک اور پسا ہوا سہاگہ لے کر شیشی میں رکھ لیں۔روز اس سے دانت صاف کریں۔صرف نمک اگر تیل سرسوں میں ملا کر دانت پر ملا جائے تو بھی پیلاہٹ دور ہو جاتی ہے۔

دانت کے کیڑے کے لئے:

کریازوٹ آئل کسی کیمسٹ سے خرید لیں۔روئی کی پھریری پر تیل لگا کر کھوکھلے دانت پر لگائیں درد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور ہو جائے گا۔

عام طور پر گھر میں لونگ موجود ہوتے ہیں لونگ ثابت چبائیں پانی نکل کر دانت کے درد کو آرام آئے گا۔ یا لونگ کا تیل خرید کر رکھیں' اس میں روئی بھگو کر دانت پر لگائیں۔

منہ سے بو آنے کے لئے:

آدھا کپ گلاب کا عرق لیں۔ اس میں آدھا لیموں نچوڑیں اور یہ کپ اب پانی سے بھر لیں۔ اس کے غرارے کر کے رات کو سو جائیں۔ اس طرح روزانہ کریں۔ منہ کی بدبو دور ہو جائے گی۔ تازے گلاب کی پتیاں دانتوں پر ملتے رہنے سے بھی بو دور ہو جاتی ہے۔

دانتوں سے خون بند کرنا:

پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے پانچ دانے لے کر ایک گلاس پانی میں ڈالیں۔ پانی سرخ ہو جائے گا۔ اس سے روز غرارے کریں۔ پوٹاشیم کو پنکی بھی کہتے ہیں۔ کنویں میں ڈالنے کی لال دوا بھی کہا جاتا ہے۔ تھوڑی سی پھٹکڑی لے کر اسے توے پر رکھ کر کھیل کر لیں۔ جب وہ پھول جائے تو پھٹکڑی پیس لیں۔ تھوڑا سا نمک' تھوڑی سی کالی مرچ پیس کر ملائیں۔ دانتوں پر ملیں۔ دس پندرہ منٹ ٹھہر کر کلی کریں۔ خون بند ہو جائے گا۔ اگر اسی منجن میں تھوڑے سے بادام کے چھلکے جلا کر اس کا کوئلہ بھی ملا لیں تو دانتوں پر ملنے سے دانت ٹھیک رہیں گے۔ خون آنا بند ہو گا اور دانت چمکنے لگیں گے۔ اس کے ساتھ غذا میں آپ سنگترے کا جوس ضرور شامل کریں۔ وٹامن سی کھائیں۔

پلکیں لمبی گھنی کرنے کے لئے:

کسٹر آئیل رات کو سوتے وقت روئی کے ساتھ لگائیں۔ شہد اور کسٹر آئیل ملا کر دن میں لگائیں۔ کسٹر آئیل کا کاجل بنا کر استعمال کریں۔ اس سے پلکیں گھنی ہوں گی۔ ہفتہ میں ایک بار خالص شہد تھوڑے سے عرق گلاب میں ملا کر ضرور پلکوں پر لگائیں۔

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کے لئے:

دیسی طریقہ یہ ہے کہ چنبیلی کا تیل ایک بڑا چمچہ لیں۔ اس میں آدھے لیموں کا رس نچوڑ لیں۔ رات کو سوتے وقت سیاہ حلقوں پر باقاعدگی سے ملیں۔ آلو بھی ان سیاہ حلقوں کے لئے مفید ہے۔ آلو چھلکے سمیت دھو کر اس کے قتلے کاٹ لیں اور آنکھوں پر دس منٹ کے لئے رکھ کر لیٹ جائیں۔ اس سے سیاہی دور ہو جائے گی۔ آلو کدوکش کر کے باریک ململ کے کپڑے میں گدی سی بنا کر بھی رکھ سکتی ہیں۔ کھیرے کے قتلے بھی سیاہی دور کرتے ہیں۔ پندرہ منٹ کے لئے آنکھوں پر رکھیں۔ ٹماٹر کے قتلے کاٹ کر آنکھوں پر اور سیاہ حلقوں پر دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منٹ کے لئے رکھیں۔ چائے کا پانی ٹھنڈا کر کے روئی بھگو کر حلقوں اور آنکھوں پر رکھیں۔ سیپیاں جلا کر لیموں کا رس اور دودھ ملا کر حلقوں پر مساج کریں۔ ایک گھنٹہ بعد صابن سے منہ دھولیں۔

بھنویں خوب صورت رکھنے کے لئے:

رات کو سوتے وقت تھوڑا سا زیتون کا تیل ہلکا سا گرم کر کے بھنوؤں پر لگائیں۔ اس سے یہ سیاہ گھنی رہیں گی۔ زیتون کا تیل نہ ہو تو سرسوں کا تیل انگلی سے لگائیں۔ بھنویں بالکل خراب ہونے لگیں' ان کے بال اڑ جائیں۔ بدرنگ ہوں تو کیسٹر آئل ہلکا گرم کر کے باقاعدگی سے لگائیں۔ بال کا رنگ بھی سیاہ ہوگا اور اڑی ہوئی بھنویں دوبارہ گھنی ہوں گی۔

بال:

آج کے دور میں اچھے گھنے خوب صورت بال خوب صورتی کی نشانی سمجھے جاتے ہیں۔ بال چھدرے ہوں تو ساری خوب صورتی متاثر ہوتی ہے۔ بنگال کی عورتیں بالوں کے حسن کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے ہاں مچھلی غذا میں شامل ہے جس سے ان کے بال بڑھتے ہیں ناریل کا پانی پیتی ہیں۔ ناریل کھاتی ہیں اور اس کا پھوک سر میں ملتی ہیں۔ یہی وجہ ہے ان کے بال لمبے سیاہ ہوتے ہیں۔ ناریل کا تیل بالوں کے لئے بہترین ہے۔ اس سے خشکی بھی نہیں ہوتی بلکہ سر کی جلد کو غذا ملتی ہے۔

بال خوب صورت ملائم رکھنے کے لئے:

کھل سے سر دھوئیں سرسوں کی کھل کوٹ کر رکھ لیں۔ نہانے سے پہلے اسے گرم پانی میں بھگو دیں اور پھر سر میں مل کر پانی سے دھولیں۔ بال ملائم ہو جائیں گے۔ آنولے۔ ہرڑ' بہیڑہ ہم وزن لے کر کوٹ کر سفوف بنائیں۔ بڑے دو چمچے سفوف کے ایک گلاس گرم پانی میں بھگو دیں۔ اس سے سر دھوئیں۔ بال خوب صورت رہیں گے۔ آنولے۔ سیکا کائی اور ریٹھے بھی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ جن کے بال زیادہ گھنے ہوں وہ یہ سفوف استعمال کریں۔ لیموں کا رس تیل میں ملا کر جڑوں میں مالش کریں۔ کلونجی پیس کر اس کے ساتھ سر دھوئیں۔

بیری کے پتے پیس کر مہندی کی طرح سر میں لگا کر دس منٹ بعد سر دھوئیں۔ بال ملائم ہوں گے۔

انڈا پھینٹ کر اس میں چھوٹا چمچہ تیل ملائیں۔ سر میں خوب ملیں۔ دس منٹ بعد سر دھولیں۔ ہفتہ میں ایک بار یہ عمل کریں۔ دہی میں تھوڑی سی چینی ملا کر ایک چھوٹا چمچہ سرسوں کا تیل ملائیں۔ اس کی خوب مالش کریں۔ آدھ گھنٹہ بعد سر دھولیں۔

بالوں کے لئے بہترین کنڈیشنر:

تھوڑی سی مہندی لیں۔ اس میں تیل ایک بڑا چمچہ ملائیں اور دودھ میں مہندی گھولیں۔ جب اچھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح گھول لیں تو چائے کا چمچہ کافی ملائیں اور سر میں لگالیں۔ دو گھنٹے بعد سر دھولیں۔ بالوں میں چمک آئے گی۔ کچھ خواتین اسے چھان لیتی ہیں۔ مہندی چھاننے کے بعد بھی لگا سکتی ہیں۔ لیکن مہندی اصل حالت میں لگانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

بالوں کی خشکی کے لئے:

چنبیلی کے تیل میں ایک لیموں کا رس نچوڑ کر سر میں خوب مالش کریں۔ آدھ گھنٹہ بعد سر دھولیں خشکی ختم ہو جائے گی۔ لیموں کے رس میں چینی ملا کر اور تیل میں ڈال کر سر پر خوب ملیں۔ ایک گھنٹہ بعد سر دھولیں۔

سر کے گنج کے لئے:

لیموں کے رس میں پسے ہوئے آملہ ملا کر سر پر مالش کریں۔ پھر سر دھولیں۔ ایک ثابت لیموں کو سرسوں کے تھوڑے سے تیل میں جلالیں اور تیل چھان کر سر پر مالش کریں۔

لیموں کے بیج پیس کر روزانہ سر پر لیپ کریں۔ جہاں گنج ہو پھر آملہ کے پانی سے سر دھولیں۔

خالص کسٹرائیل رات کو ملیں۔ زیتون کا تیل بھی بال اگاتا ہے۔ اپنی غذا میں ایک مولی روز شامل کرلیں۔ مولی کا پانی نکال کر گنج پر ملیں۔ اس سے بال آجاتے ہیں۔

برگد کے لمبے ریشے جو درخت پر لٹکتے رہتے ہیں۔ ان کو درخت سے توڑ کر خشک کر کے سفوف بنائیں پھر ناریل کے تیل میں ڈال کر رکھ لیں۔ پندرہ دن بعد یہ تیل لگانا شروع کریں۔ بال گرنے بند ہو جائیں گے۔

بالوں کی حفاظت کے لئے گھریلو ٹوٹکے:

ہر نئے چاند ہر صبح سویرے اٹھ کر اپنے بالوں کا جائزہ لیں اور ان کی پھٹی ہوئی نوکیں تراش دیں۔ ہر مہینے ایسا کرنے سے بال لمبے ہوں گے۔ ہفتہ میں ایک بار تیل کی مالش سر پر کریں۔ رات بھر تیل لگا رہنے دیں۔ صبح سر دھولیں۔ تیل کی مالش سے بال بڑھتے ہیں۔ زیتون کا تیل۔ ناریل کا تیل۔ سرسوں کا تیل بالوں کے لئے مفید ہیں آپ کو جو تیل میسر آئے وہ بالوں پر ضرور لگائیں۔ گنج اور بال چر کے لئے کسٹرائیل رات کو ملا کریں تاکہ گنج دور ہو جائے۔

آملہ	⇦ ا کپ	⇦ پیس لیں
سیکا کائی	⇦ ۱/۲ کپ	⇦ پیس لیں
میتھی کے بیج	⇦ ۱/۲ کپ	⇦ پیس لیں
لیموں کے چھلکے سوکھے ہوئے	⇦ ۴ عدد	⇦ پیس لیں

تیز گرم پانی میں آدھ گھنٹہ یہ سفوف دو بڑے چمچے بھگو دیں اور پھر سر پر لگا کر خوب ملیں۔ ۵ منٹ بعد سر دھولیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بال لمبے ہوں گے۔ بال گرنے بند ہوں گے اور گھنے بال ہو جائیں گے۔

مہندی بالوں کی حفاظت کے لئے:

ا کپ مہندی لیں۔ اسے پانی میں گھول لیں۔ آدھے لیموں کا رس ملائیں۔ ۴ لونگ پیس کر شامل کریں۔ ایک انڈے کی زردی ملا دیں۔ دارچینی کا چھوٹا سا ٹکڑا پیس کر آخر میں ملائیں اور مہندی کو دو گھنٹہ کے لئے ڈھانک کر رکھ دیں۔

سر میں اچھی طرح لگائیں۔ دو تین گھنٹہ بعد تازے پانی سے سر دھولیں۔ بعد میں شیمپو کر لیں۔ ایک شیمپو ہو تو بہتر ہے۔ مہینہ میں ایک بار یہ عمل کریں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

باورچی خانے کے ٹوٹکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) باورچی خانے کے ٹوٹکے

باورچی خانہ ایسی جگہ ہے جہاں ایک خاتون اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اس مہنگائی کے عالم میں جب بھی کوئی چیز خراب ہو جائے تو وہ اسے صحیح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ باورچی خانہ کی صفائی بھی از حد ضروری ہے۔ پہلے برتنوں کی صفائی راکھ سے کی جاتی تھی۔ اب برتنوں کی صفائی کے لئے کئی قسم کے ''وم'' اور لوشن دستیاب ہیں۔ اکثر گھروں میں ''وم'' مہنگائی کی وجہ سے خریدا نہیں جاتا ہے۔

''وم'' بنانے کا نیا طریقہ:

چپس پاؤڈر ⇦	۲ کلو
پسا ہوا نمک ⇦	۲/۱ کلو
کپڑے دھونے والا سوڈا ⇦	۲۰۰ گرام
کھلا سرف ⇦	۲۰۰ گرام

ایک برتن میں یہ ساری چیزیں ملا لیں۔ وم تیار ہے۔ بازار کی نسبت بے انتہا سستا ہے۔ آپ اس سے برتن دھو سکتی ہیں۔ واش بیسن سنک صاف کر سکتی ہیں۔

تانبے کے برتن صاف کرنے کے لئے:

تھوڑا سا وم لیں۔ اسے سرکہ کی مدد سے لئی کی طرح بنا لیں۔ خوب رگڑیں۔ چند منٹ کے لئے رکھ دیں۔ پھر پانی سے دھو کر صابن اور ریت کی مدد سے صاف کریں۔ تانبے کے برتن چمکنے لگیں گے۔

المونیم کے برتن صاف کرنے کے لئے:

سوکھے ہوئے لیموں کے چھلکے گرائنڈر میں پیس لیں۔ پہلے وم سے دھوئیں پھر یہ چھلکے پسے ہوئے المونیم کے برتن پر رگڑیں۔ برتن صاف ہو جائیں گے۔ ریت اور وم کے آمیزے سے بھی برتن چمکتے ہیں۔

مٹی کی دیگچی زیادہ دیر استعمال کرنے کے لئے:

• مٹی کی نئی دیگچی میں نمک، تیل سرسوں لگا کر ۲۴ گھنٹے رکھیں پھر استعمال کریں۔ اس میں پانی بھر کر دو دن رکھیں اور پھر اس میں چھوٹے یا بڑے پائے پکائیں۔ پائے کی چکناہٹ سے دیگچی مضبوط ہو گی اور ٹوٹے گی نہیں۔

سیاہ المونیم کی دیگچی کے لئے:

صابن تھوڑا سا کاٹ کر پانی میں ملائیں۔ لیموں کے چھلکے ڈال کر دیگچی میں چند منٹ پکائیں۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریت اور وم سے صاف کر لیں' اندر کی سیاہی دور ہو جائے گی۔ المونیم کا برتن مضبوط ہو اور کثرت استعمال سے سیاہ ہو جائے تو اسے سوئی گیس کے چولہے پر رکھ دیں۔ آگ سے جل جل کر وہ سفید ہو جائے گا۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے وم سے مانجھ لیں۔ گرم برتن پر پانی پڑ کر سوراخ ہو جاتے ہیں۔

اوون کے برتن پر سے داغ اتارنے کے لئے:

دو بڑے چمچے بورک کے وم میں ملا لیں اور پانی میں گھول کر کپڑے سے برتن پر لگا دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد کپڑے پر وم لگا کر اچھی طرح دھو لیں' داغ اتر جائیں گے۔ نمک اور سرکہ لگانے سے بھی داغ کم ہو جاتے ہیں۔

پلاسٹک کے برتن صاف کرنے کے لئے:

پانی گرم کریں۔ اس میں تھوڑا سا نمک اور کپڑے دھونے والا سوڈا ڈال دیں۔ برتن پانی میں بھگو کر صاف کر لیں۔ نائلون کے برش پر وم لگا کر رگڑیں۔ بعد میں صابن لگا کر دھوئیں۔ برتن' ٹوکریاں صاف ہوں گی۔ بعد میں کپڑے سے خوب پونچھ کر رکھیں۔

پیالیوں کے داغ دور کرنے کے لئے:

نمک اور سوڈا ملا کر کپڑے سے پیالیوں پر لگا دیں۔ ذرا سا پانی ملائیں۔ تاکہ پیالیوں پر اچھی طرح لگ سکے۔ نائلون کے برش پر وم لگا کر خوب رگڑیں۔ داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

گھی کا ٹین صاف کرنے کے لئے:

ٹین میں پانی تھوڑا سا گرم کریں۔ برش اور صابن کی مدد سے دھوئیں۔ پھر کپڑے دھونے والا سوڈا دو بڑے چمچے ٹین میں ڈالیں۔ تھوڑا سا پانی ڈال کر گرم کریں۔ برش کی مدد سے صاف کریں۔ پانی سے دھو کر اخبار کے کاغذ سے اچھی طرح صاف کریں۔

جرمن سلور کے برتن کیسے صاف کریں:

جرمن سلور کے برتن چھیں پاؤڈر سے رگڑ لیں۔ چاک کے ٹکڑے پیس کر اس میں ہم وزن نمک ملا کر رکھیں۔ گیلے کپڑے کی گدی سے سفوف لگا کر خوب چمکائیں اور پھر دھو لیں۔

سٹین لیس سٹیل کے برتن صاف کرنے کے لئے:

وم میں لیموں کے پسے ہوئے چھلکے ملائیں۔ پہلے لوہے کی جالی سے صابن لگا کر برتن صاف کریں۔ پھر وم سے خوب رگڑیں۔ اگر دھبے بہت زیادہ گہرے ہیں تو ایک چمچہ ایمونیا لے کر ایک چمچہ پانی ملائیں اور کپڑے سے برتن پر لگا دیں۔ پانچ منٹ بعد صاف کریں۔ وم سے خوب دھو کر برتن کپڑے سے صاف کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوہے کے برتن یا مشین کو زنگ سے بچانے کے لئے:

قیمہ والی مشین پہلے لوہے کی آتی تھی۔ اس پر بہت جلدی زنگ لگ جاتا تھا۔ کڑاہی، مشین وغیرہ کو زنگ سے بچانے کے لئے اچھی طرح دھو کر اس پر سرسوں کا تیل مل دیں۔ زنگ نہیں لگے گا۔ جب استعمال کریں تو پہلے دھولیں۔

تام چینی کے برتن خراب نہ ہوں:

تام چینی کی پلیٹ اور دوسرے برتن کبھی سوڈے سے نہ دھوئیں۔ ان کے لئے جو وم گھر میں بنائیں اس میں سوڈا نہ شامل کریں۔ صابن سے دھوئیں۔ اس سے برتن ٹھیک رہتے ہیں۔

ٹین کے داغ دور کرنے کے لئے:

تھوڑے سے سرف میں آپ پسا ہوا نمک ملائیں اور ٹین پر خوب رگڑیں ٹین کے داغ ختم ہو جائیں گے۔ آپ ٹین کے ٹکڑے، ڈبے ایسے صاف کریں۔ کیک، پیسٹری، بسکٹ بنانے کے سانچے ٹین کے بنے ہوتے ہیں۔ پانی سے دھو کر فوراً خشک کرنے چاہئیں۔ ورنہ زنگ لگ جاتا ہے۔ پانی سے دھو کر ہلکا سا کھانے والا تیل مل دیں۔ پھر زنگ نہیں لگے گا۔ اگر ان کو تھوڑا سا تیل لگا کر ذرا سی دیر کے لئے اوون یا چولہے پر رکھ دیں تو جلدی زنگ نہیں لگتا۔ آپ تیل نہیں لگاتیں تو سانچے صاف کر کے ان کو کپڑے سے اچھی طرح صاف کر کے رکھیں۔

ہاتھی دانت کے چھری کانٹے کیسے صاف ہوں:

ہاتھی دانت کے دستے، چھری، کانٹے کثرت استعمال سے پیلے ہو جاتے ہیں۔ لیموں اور نمک سے یہ دستے صاف ہو جاتے ہیں۔ پانی کی وجہ سے ہاتھی دانت پیلا ہوتا ہے۔ اس کی احتیاط کریں۔ چھری کانٹے دھو کر کپڑے سے صاف کر کے رکھ دیں۔ ہاتھی دانت کے کھلونے صاف کرنے کے لئے آپ نائلون کے برش پر صابن لگا کر انہیں دھولیں۔ تھوڑا سا سرف گرم پانی میں ڈالیں۔ جھاگ بنائیں اور کھلونے اس میں ڈال دیں۔ تھوڑی دیر بعد نکالیں۔ اگر دھبے ہوں تو لیموں اور نمک سے صاف کریں۔ ورنہ دھوپ سے سکھا کر احتیاط سے سجادیں۔

لوہے کے چاقو چھری صاف کرنے کے لئے:

چھری کی سل یا ٹکڑے پر رگڑیں۔ ریتی سے صاف کرلیں۔ اگر استعمال نہیں کرنا ہے تو ذرا سا تیل لگا کر رکھ دیں۔ لوہے کی چھریاں کاغذ میں لپیٹ کر خشک جگہ رکھی جائیں تو صاف رہتی ہیں۔ گیلی چھری پر جلدی زنگ لگ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت اور اس کی اقسام:

ہمیں چاہیے غذا میں اعتدال سے کام لیں۔ گوشت زیادہ کھانے کا رجحان عوام میں بڑھتا جا رہا ہے۔ زیادہ گوشت کھانے سے طبیعت زود رنج اور غصہ والی ہو جاتی ہے۔ خود غرضی اور نفسانیت بڑھتی ہے۔ قابل حکیموں کا کہنا ہے ایک بالغ مرد یا عورت کے لئے آدھ پاؤ گوشت کافی غذا ہے۔ اس سے زیادہ کھانے سے بیماریاں ہوتی ہیں۔ اونٹ کا گوشت نمکین اور سخت ہوتا ہے۔ دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

بٹیر کا گوشت لاغر اور کمزور لوگوں کے لئے مفید ہے معدہ کو قوت دیتا ہے بکری کا گوشت زود ہضم ہے۔ چھوٹی بکری کا گوشت مریضوں کے لئے بہتر ہے۔ بھینس کا گوشت گرم خشک ہوتا ہے۔ دیر سے ہضم ہوتا ہے بھینس کے بچے (کٹے) کا گوشت بہتر ہے۔

بھیڑ کا گوشت چکنا ہوتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ گاڑھا خون پیدا کرتا ہے۔ تیتر کا گوشت معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ دماغ کے لئے بہتر ہے۔ جلدی ہضم ہوتا ہے۔ چڑیا کا گوشت بھی بدن کو موٹا کرتا ہے۔ بلغمی اور عصبی امراض میں مفید ہے۔ خرگوش کا گوشت خون کو گاڑھا کرتا ہے۔ کالی کھانسی، فالج، لقوہ میں اچھا ہے۔ دنبہ کا گوشت ذرا دیر سے ہضم ہوتا ہے مگر جسم کو قوت دیتا ہے۔

گائے کا گوشت دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ مسوڑھوں پر ورم پیدا کرتا ہے۔

زیادہ کھانے سے خراب خون بنتا ہے اور امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے دودھ میں شفا ہے۔

کبوتر کا گوشت گرم ہے۔ فالج لقوہ میں استعمال کرتے ہیں۔

مرغی کا گوشت خون پیدا کرتا ہے۔ چوزے کا گوشت معدہ کی سوزش میں مفید ہے، مرغی کا شوربہ زیادہ مفید ہے۔

ہرن کا گوشت کھانے سے خشکی ہوتی ہے۔ سرد بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے کباب لذیذ ہوتے ہیں۔

گوشت پکانے کے لئے:

ہمیشہ تازہ گوشت لیں اور صاف کر کے دھو کر پیکٹ بنا کر فریج میں رکھیں گوشت فریج میں سے نکال کر دو گھنٹہ پہلے باہر رکھیں۔ تاکہ اس کی بوٹیاں علیحدہ ہو جائیں۔ پھر اسے پکائیں ورنہ گوشت سخت ہو جائے گا۔

لپندے بنانے کا بہترین طریقہ:

یہ ہے ایک بڑا گوشت کا ٹکڑا آپ فریج میں برف والے خانے میں ایک آدھ گھنٹہ کے لئے رکھ دیں۔ پھر باہر نکال کر تیز چھری سے اپنی مرضی کے مطابق ٹکڑے کاٹ لیں۔

چائنیز ڈش بنانی ہو تو مرغی کے ٹکڑے بھی فریج میں تھوڑی دیر رکھ دیں۔ پھر نکال کر چھوٹے چھوٹے چوکور ٹکڑے کاٹ لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت گلانے کے لئے:

① خربوزے کے چھلکے سکھا کر پیس کر محفوظ رکھیں۔ دو تین چٹکی سفوف گوشت میں ڈالنے سے جلدی گل جاتا ہے۔

② پان میں کھانے والا چونا ڈھکن پر لگا کر اوپر وزن رکھیں۔

③ کچا پپیتہ چھلکے سمیت سکھالیں۔ اس کا سفوف ڈالیں۔

④ پکانے سے پہلے اگر تھوڑی سی کچری پیس کر گوشت پر لگا دیں۔ اور ایک دو گھنٹہ بعد پکائیں تو گوشت جلدی گل جائے گا۔ علاوہ ازیں چاپنوں پر لگانے سے خستہ پن آ جاتا ہے۔

⑤ چھالیہ کے موٹے دو چار ٹکڑے کاٹ کر سالن میں ڈال دیں۔

⑥ گوشت ہلکی آنچ پر گلائیں۔ اس کا مزہ کچھ اور ہی ہوگا۔ جلدی گل جائے گا۔

⑦ فرج میں سے گوشت کا پیکٹ نکال کر کسی پیالے میں رکھ دیں۔ اب اس گوشت کو دھونے کی ضرورت نہیں۔ دھونے سے غذائیت بھی ضائع ہوگی اور گوشت بھی نہیں گلے گا۔

گوشت خراب ہونے سے کیسے بچائیں:

گوشت میں نمک ڈال کر آدھ پیالی پانی ڈال کر جوش دے لیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد پھر ایک بار گرم کر لیں۔ اس طرح تین چار دن بقرعید کے موقعہ پر گوشت بغیر فریج کے رہ سکتا ہے۔

گوشت کے ٹکڑے کر کے نمک سرکہ لگائیں۔ چھری یا کانٹے سے گہرا کٹ لگائیں۔ پھر ہلکا سا تیل لگا کر رکھیں۔ اس سے گوشت پر جو پیڑی سی جم جاتی ہے وہ نہیں جمتی۔

پہاڑی علاقے میں گوشت کے پارچے پہاڑیوں پر سکھا کر محفوظ کرتے ہیں۔ ان پر نمک ضرور لگاتے ہیں۔ سوکھا ہوا یہ گوشت لذیذ ہوتا ہے۔

گوشت روسٹ کرتے ہوئے:

اس بات کا دھیان رکھیں ہمیشہ گوشت کو دھو کر صاف کر کے اسے سرکہ اور نمک لگا کر رکھیں۔ اس سے گوشت خستہ اور نمکین ہوگا۔ شیشے کے پیالے میں سرکہ نمک تھوڑی سی پسی ہوئی کالی مرچ ڈال کر گوشت رکھیں پیالہ اوپر سے ڈھانک کر فریج میں رکھیں۔ یہ گوشت جب بھی تلیں گی مزیدار ہوگا۔ کم از کم چوبیس گھنٹہ رکھیں۔

مرغی:

مرغی ہمیشہ چھوٹی عمر کی لیں۔ وہ بہت جلدی گل جاتی ہے۔ بڑی عمر کی مرغی کا گوشت سخت ہوتا ہے۔ ذائقہ نہیں ہوتا۔ بڑی مرغیوں کے ٹکڑے اگر سفید سرکہ اجینو موتو اور نمک کے ساتھ بھگو کر رکھے جائیں تو فرائی کرتے کرتے گل جاتے ہیں۔ ویسے بھی مرغی کو مسالہ لگا کر رکھیں اور آدھ گھنٹہ بعد تلیں بہت لذیذ بنے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مچھلی کی بو دور کرنے کے لئے:

① مچھلی کو بغیر دھوئے نمک لگا کر دو گھنٹہ کے لئے رکھ دیں۔ پھر آٹے سے دھو کر مسالہ لگائیں۔ اس طرح بو ختم ہو جاتی ہے۔

② بیسن اور نمک ہاتھ سے ملائیں اور مچھلی کے ٹکڑوں پر خوب ملیں۔ پانی سے اچھی طرح دھولیں۔ مچھلی کی بو ختم ہو جائے گی۔

③ آٹے اور نمک سے مچھلی دھو کر لہسن پسا ہوا لگا کر رکھ دیں۔

④ مچھلی پر نمک اور سرکہ لگا دیں۔ دس منٹ بعد بیسن سے دھوئیں۔

⑤ مچھلی دھو کر چھاچھ میں ڈال دیں اور پھر نکال کر کسی بھاری پتھر یا سل کے نیچے دبا دیں۔ مچھلی کی بو ختم ہو جائے گی۔

⑥ مچھلی تلتے وقت گھی میں تھوڑی سے اجوائن ڈال دیں۔ اجوائن کی خوشبو مچھلی کی بو ختم کر دے گی۔ ویسے بھی اجوائن سے تلی ہوئی مچھلی کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے چٹکی بھر اجوائن مچھلی کے مسالہ میں شامل کریں۔

مچھلی خریدتے وقت یہ دھیان رکھیں:

مچھلی پر انگلی سے دباؤ دے کر اندازہ کریں تازہ مچھلی ہے یا باسی تازہ مچھلی کا گوشت سخت ہوتا ہے باسی کا نرم۔ اور اس کے گلپھڑے سرخ ہونے چاہئیں۔ بعض مچھیرے خون لگا دیتے ہیں تاکہ پہچان نہ سکے۔ مچھلی کا گوشت نرم نہیں ہونا چاہئے۔ باسی مچھلی خراب ہوتی ہے اور اس کی بو بھی ناقابل برداشت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبزیاں

کریلے کی کڑواہٹ دور کرنے کے لئے:

مٹھی بھر نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ خوب مل مل کر دھوئیں اور تیز گرم گھی میں تل لیں۔ اب انہیں گوشت یا قیمہ' ٹماٹر' پیاز میں ڈال کر پکائیں۔

کچا آم لے کر کاٹ لیں۔ تھوڑے سے پانی میں ابالیں جب جوش آ جائے کریلے کاٹ کر ڈال دیں۔ چار پانچ جوش دے کر اتار لیں کریلے کی کڑواہٹ دور ہوگی۔

املی کے پانی میں بھی کریلے ابال سکتی ہیں۔ بعد میں کریلے اچھی طرح نچوڑ کر گھی میں فرائی کر لیں۔

سبزیاں پکاتے وقت دھیان رکھیں:

پالک' ساگ' میتھی کے پتے کاٹ کر پلاسٹک کی چھلنی میں کھلے پانی سے دھوئیں اور ہاتھ سے اٹھا اٹھا کر دوسرے برتن میں رکھیں۔ اس طرح ساری مٹی اور کرکراہٹ نکل جاتی ہے۔ بالکل تھوڑا سا پانی ڈال کر سبزی پکائیں۔ آنچ ہلکی ہو اس طرح بھرپور غذائیت ملے گی۔

بینگن کے قتلے کاٹ کر پانی میں ڈالیں۔ اس طرح وہ کالے نہیں ہوں گے۔

اگر آپ بیسن میں پکوڑے بنانا چاہتی ہوں تو تلتے وقت بینگن کے ٹکڑے نمک کے پانی سے نکالیں اور بیسن لگا کر تل لیں۔ ورنہ بیسن میں سیاہی مائل پانی چھوٹ جائے گا۔

مٹر کے دانے چھیل کر پلاسٹک کے لفافے میں برف کے خانہ میں محفوظ کر دیں جب پکانے ہوں تو ان میں سے تھوڑے سے نکال لیں۔

کچے ٹماٹر سستے مل جاتے ہیں ان کو جلد پکانا ہو:

تو اخبار کے کاغذ میں لپیٹ کر رکھیں۔ دو چار دن میں سرخ ہو جائیں گے۔ ٹماٹر کو تھوڑے سے پانی میں ابال کر ان کا چھلکا آسانی سے اتار لیں۔

سبزی تازہ رکھنے کے لئے:

آلو' پیاز وغیرہ تو کئی دن تک اصل حالت میں رہتے ہیں۔ باقی سبزیوں کو احتیاط سے علیحدہ علیحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈی خشک جگہ رکھیں۔ جب دیکھیں خشک ہو رہی ہیں تو پانی کا چھینٹا دیں۔ پتے والی سبزیوں کو دن میں ایک بار ضرور الٹ پلٹ کریں۔ ورنہ جلدی گل سڑ جائیں گی۔ سبزی پر پانی میں بھیگا ہوا کپڑا نچوڑ کر بھی ڈال سکتی ہیں۔ اگر سبزی زیادہ ہے تو آپ اسے سکھا کر رکھ سکتی ہیں۔

ٹماٹر تھوڑے سے پانی میں نمک کے ساتھ ابال کر مشین میں پیس لیں۔ بوتل میں بھر کر اوپر کھانے والا تیل ڈال دیں۔ یہ ٹماٹر بہت دیر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ نمکین پانی میں بھیگے ٹماٹر بھی دیر تک رہ جاتے ہیں۔ ٹماٹر کے سروں پر پگھلا ہوا موم لگانے سے بھی ٹماٹر خراب نہیں ہوتے۔ برف خانہ میں ٹماٹر محفوظ کر لیں تو سالن بھونتے وقت دو تین ٹماٹر ڈال سکتی ہیں۔ یہ ٹماٹر سلاد کے کام نہیں آسکتے۔

ادرک محفوظ رکھنے کے لئے:

ادرک کو کسی چھوٹے سے گملے میں ریت بھر کر اس میں دبا دیں۔ تھوڑا سا پانی کا چھینٹا دیتی رہیں۔ ادرک خراب نہیں ہوگا۔ ادرک کو آپ زمین کھود کر بھی دبا سکتی ہیں۔ اس طرح وہ اگ جائے گا اور آپ کو جب بھی ضرورت ہوگی آپ تھوڑی بہت زمین کھود کر نکال سکتی ہیں۔

گوبھی' گاجر' چقندر' شملہ مرچ:

آپ سبزیاں کاٹ کر ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ پلاسٹک کے لفافے میں علیحدہ رکھ کر فرج کے برف خانہ میں محفوظ کر لیں۔ یہ سبزیاں آپ سوپ' چاول' شوربے' قیمہ میں ڈال سکتی ہیں۔ چکن چائنیز سوپ میں کام آسکتی ہیں۔ ان کے رنگ اور ذائقہ میں بالکل فرق نہیں پڑتا ہے۔ بالکل تازہ لگتی ہیں۔

سبزیاں سکھانے کے لئے:

پہلے زمانے میں بڑی بوڑھیاں گاجر اور شلجم' کریلے سکھا کر رکھتی تھیں۔ گاجر کاٹتے وقت وہ گاجر کی پینیدی گہری کاٹ کر پھینک دیتیں۔ آج کی تازہ تحقیق بھی یہی ہے۔ گاجر کی پینیدی کاٹنے سے گاجر جلدی خشک ہو جاتی ہے۔ سبزیاں عام طور پر دھوپ میں سکھا کر خشک کی جاتی ہیں۔ مٹر کے دانے بھی خشک کر کے ڈبوں میں بھرے جاتے ہیں۔ پرانے طریقے برس ہا برس سے کام آ رہے ہیں۔ آج کل سبزیوں کو کاٹ کر پوٹلی بنا کر ابلتے پانی میں سبزی کی مناسبت سے رکھا جاتا ہے۔ پھر سکھا کر محفوظ کرتے ہیں۔

سوکھی سبزی تازہ کرنے کے لئے:

پکانے سے پہلے ان کو نیم گرم پانی میں بھگو دیں پھول کر تازہ ہو جائیں گی سوکھی میتھی کو آپ ویسے ہی ہانڈی میں ڈال سکتی ہیں۔ بھگونے کی ضرورت نہیں ہے۔ گاجر' شلجم' کریلے' وغیرہ بھگو دیں۔ سوکھا ہوا ساگ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی سی دیر بھگوئیں اور پھر پکنے کے لئے رکھیں۔

پودینہ سکھانے کے لئے:

پودینہ صاف کرلیں۔ دھوکر اسے اخبار پر پھیلا دیں۔ ڈنڈیوں کے ساتھ ہی رہنے دیں۔ دو تین دن کے بعد ہاتھ سے ملیں۔ ڈنڈیاں علیحدہ ہو جائیں گی پودینہ علیحدہ۔ اب اسے شیشے کے مرتبان میں رکھ لیں۔ دہی کے رائتہ میں سبزیوں میں آپ اسے استعمال کرسکتی ہیں۔

لیموں:

آپ برف خانہ میں بھی محفوظ کرسکتی ہیں۔ لیموں کا رس نکال کر کسی بوتل میں ڈالیں۔ اوپر تھوڑا سا کھانے والا تیل ڈالیں۔ اب یہ رس محفوظ ہے۔

جب چاہیں اسے استعمال کریں۔

کابلی چنے گلانے کے لئے:

① تھوڑا سا نمک ڈال کر رات کو چنے بھگو دیں۔ صبح پکائیں جلدی گلیں گے۔

② میٹھا سوڈا ڈال کر پانی میں بھگو دیں۔ صبح پانی پھینک کر دوسرے پانی میں پکائیں۔

③ چنے گلاتے وقت نمک اور میٹھے سوڈے کی دو تین چٹکیاں ڈال دیں۔ اسی طرح کالے چنے بھگوئے جاتے ہیں اور سوکھے ہوئے مٹر بھی ایک رات ورنہ دیر میں گلیں گے۔ لوبیے سفید کے دانے دو گھنٹہ پہلے نیم گرم پانی میں بھگو دیں۔ پھر قیمہ میں شامل کریں۔

ثابت مسور جلدی گلانے کے لئے:

ثابت کالے مسور صاف کرلیں۔ پھر ان کو کسی صاف جگہ زمین پر ڈال کر کسی پتھر کے بٹے سے ہلکا رگڑیں۔ تھوڑی سی سرخ دال بھی نکل آئے گی۔ یہ احتیاط رکھیں زیادہ چھلکے نہ اتریں۔ اب دال اٹھا کر پھٹک لیں اور دھوکر پکانے سے پہلے ۱۵ منٹ پانی میں بھیگی رہنے دیں۔ پھر چولے پر ہلکی آنچ میں پکائیں۔ مٹی کی ہانڈی میں دال چنے اچھے پکتے ہیں۔

ابلے آلو کے چھلکے جلدی اتارنے کے لئے:

گرم گرم آلو کے چھلکے جلدی اتر جاتے ہیں۔ ٹھنڈے آلو کے چھلکے اتارنے میں مشکل ہوتی ہے اور ٹھنڈے آلو پیسنے سے لیس بھی پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے آلو کے کباب، کٹلس بنانے ہیں تو انہیں گرم گرم پیس لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلو کو گھلنے سے بچانے کے لئے:

آلو بعض دفعہ بالکل گھل جاتے ہیں۔ آلو کے ٹکڑے کاٹ کر نمک لگا کر دس منٹ کے لئے رکھ دیں۔ پھر ان کو دھو کر ہانڈی میں ڈالیں۔ آلو کے قتلے نہیں گھلیں گے۔

اچار خراب ہونے سے بچانے کے لئے:

① اچار کے مرتبان کو خشک جگہ ڈھانک کر رکھیں۔

② گیلے ہاتھ سے اچار نہ نکالیں۔

③ بالکل صاف چمچہ مرتبان میں ڈالیں۔

④ آٹے یا اناج کا کوئی ذرہ مرتبان میں نہ پڑنے دیں۔

⑤ تیل ہمیشہ دو انچ اچار سے اوپر رہے۔ اچار میں پھپھوندی نہیں لگے گی۔

⑥ ہر ماہ دھوپ میں ایک دو دن مرتبان رکھیں اور چمچے سے اچار کو ہلا دیں۔

⑦ لیموں کے عرق یا سرکہ میں پڑا اچار خراب نہیں ہوتا ہے۔

⑧ اچار زیادہ ہے تو تھوڑا سا پوٹاشیم میٹا بائی سلفیٹ ملا دیں۔

سیب تازہ رکھنے کے لئے:

کسی صندوق یا الماری میں بھوسا بچھا کر سیب اس طرح رکھیں کہ وہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ سیب خراب نہیں ہوں گے۔

پھلوں کو تازہ رکھنے کے لئے:

لیموں کا عرق اگر پھلوں پر چھڑک دیا جائے تو وہ خراب نہیں ہوتے ہیں۔ شہد میں اگر پھل رکھے جائیں تو تازہ رہتے ہیں۔

کیلوں کا گچھا لٹکا دیا جائے تو کافی دن تک کیلے محفوظ رہتے ہیں۔ پپیتے کو خشک کاغذ میں رکھیں۔ جلدی خراب نہیں ہوگا۔ تربوز کو ٹھنڈا اور محفوظ رکھنے کے لئے ٹھنڈی زمین پر رکھیں۔

گاؤں کے لوگ تربوز کو کپڑے کے تھیلے میں ڈال کر کنویں میں رسی کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں۔ تربوز میٹھا اور ٹھنڈا تازہ رہتا ہے۔ خراب نہیں ہوتا ہے۔

پھلوں کے چھلکے سکھایئے:

خربوزے کے چھلکے پھینکنے نہیں ہیں۔ تیز دھوپ میں سکھا کر گرائنڈر میں پیس کر رکھ لیں۔ اس کا تھوڑا سا سفوف گوشت اور دال کے گلانے میں کام آتا ہے لیموں کے چھلکے بھی بہت فائدہ مند ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے آپ برتن دھو کر چمکا سکتی ہیں۔ منجن میں ملا سکتی ہیں۔ سر دھو سکتی ہیں۔ لیموں کے چھلکے سکھا کر رکھیے۔

پپیتے چھوٹے کچھ مل جائیں تو ان کو کاٹ کر سکھا لیں۔ سیخ کبابوں میں چانپوں میں تھوڑا سا سفوف ملانے سے قیمہ گوشت جلدی گل جائے گا اور اس میں ذائقہ بھی آئے گا۔

لہسن کے چھلکے اتارنے کے لئے:

لہسن کو پانی میں بھگو دیں۔ رات کو بھگوئیں۔ صبح لوہے کی چھلنی میں ڈال کر ہاتھ سے ملیں۔ چھلکے جلدی اتر جائیں گے۔

پیاز کی تیزی سے بچنے کے لئے:

افریقہ میں عورتیں یہ ٹوٹکا کرتی ہیں۔ پیاز کا موٹا سا چھلکا سر پر رکھ لیتی ہیں اس سے آنسو نہیں بہتے ہیں۔

پیاز چھیل کر تازے پانی میں ڈالتی جائیں۔ پھر اسے پانی ہی میں کاٹ لیں۔ پیاز کی تیزی ختم ہو جائے گی۔

پیاز بہت سارے کاٹنے ہیں تو پانی کے تسلے میں برف ڈال دیں اور اس میں چھلی پیاز ڈال کر ٹھنڈا ہونے دیں۔ ٹھنڈا پیاز کاٹنے سے آنسو نہیں بہیں گے۔

گھی صاف کرنے کے لئے:

گھی کے ڈبہ میں بعض دفعہ ناگوار سی بو ہوتی ہے۔ اس کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے پانچ کلو گھی میں ایک پاؤ دہی ڈال کر جلا لیں۔ جب دہی جل جائے تو گھی کپڑے سے چھان کر بھر لیں۔ گھی میں اصلی گھی جیسی خوشبو ہوگی۔ سالن کا ذائقہ بھی بہتر ہوگا کچھ خواتین تو یہ ٹوٹکہ آزما کر کہتی ہیں ہم اصلی گھی میں ہی سالن پکاتے ہیں۔

استعمال شدہ گھی یا تیل صاف کرنے کے لئے:

استعمال شدہ گھی علیحدہ پیالے میں رکھیں۔ اوپر سے نتھار لیں۔ تیل ہو تو وہ بھی اوپر اوپر سے نکالیں۔ گھر میں کوئی پرانی چھلنی ہو تو اس میں چھان لیں۔ گھی کا پیالہ فریج میں رکھ کر اوپر کی جمی ہوئی تہہ علیحدہ نکالیں۔ دیگ کے سالن کا گھی بھی آپ محفوظ کر سکتی ہیں۔ جما ہوا گھی کسی ڈبے میں رکھ لیں۔ تھوڑا تھوڑا سا استعمال کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں تلنے کے لئے:

گھی یا تیل خوب گرم کرلیں۔ پھر آنچ ہلکی کر کے جو چیز تلنی ہے وہ تلیں بیسن ہاتھ سے خوب پھینٹ لیں۔ تھوڑا سا بیسن ہاتھ سے پانی میں ڈالیں۔ بیسن کی بوند پانی پر تیرنے لگے تو سمجھیں اب تیار ہے۔ ہاتھ سے پھینٹ کر بیسن زیادہ اچھی طرح تلا جاتا ہے۔ اس میں گھی زیادہ نہیں لگتا۔ اور نہ ہی میٹھا سوڈا یا بیکنگ پاؤڈر ڈالنا پڑتا ہے۔

کباب یا مچھلی تلتے وقت چٹکی بھر نمک فرائی پان میں ڈال دیں۔ اس طرح چیزیں نیچے نہیں لگیں گی۔ کباب پلٹنے کے لئے کھڑا چمچہ استعمال کریں۔ کباب میں انڈا ملانے سے۔ اوپر ڈبل روٹی کا چورا لگانے سے کباب اچھے تلے جاتے ہیں۔ خصوصاً آلو کے کباب پر بیسن یا ڈبل روٹی کا چورا لگانے سے شکل اور ذائقہ بہتر رہتا ہے۔

چاول پکانے کے لئے:

① پرانا چاول کم از کم پندرہ منٹ پہلے بھگوئیں تاکہ چاول صحیح پک سکیں۔

② چاول ناپ کر پکائیں۔ ایک کپ چاول میں دو کپ پانی کا اندازہ رکھیں۔

③ زردہ پکانا ہو تو گرم گرم چاولوں کا پانی گراتے ہی فوراً ٹھنڈا پانی ڈالیں اس طرح چاول جڑتے نہیں۔

④ چاول پکاتے وقت ایک چمچہ سرکہ ڈال دیں تو چاولوں کا رنگ ٹھیک رہتا ہے۔

⑤ مسالے والے چاول پکاتے وقت پیاز نہ ہو تو آپ تھوڑی سی چینی گھی میں خوب لال سرخ کر کے پانی ڈالیں اور پھر مسالے ڈال کر چاول پکائیں۔ چاولوں کا رنگ براؤن ہوگا اور مٹھاس بھی رہے گی۔

⑥ باسی چاول تازہ کرنے ہوں تو پانی کا چھینٹا دے کہ ہلکی آنچ پر رکھیں۔ ابلے ہوئے چاول ہوں تو پانی ابال کر اس میں دو منٹ کے لئے باسی چاول ڈال کر پانی پھینک دیں چاول ہلکی آنچ پر رکھیں۔

چاول کو کیڑوں سے بچانے کے لئے:

چاول میں پسا ہوا موٹا نمک اور ہلدی ملا کر رکھیں۔ چاول جلدی خراب نہیں ہوں گے اور کیڑا بھی نہیں پڑے گا۔ نمک موٹا ہو تاکہ چھن جائے۔ دیہات میں منوں کے حساب سے چاول اسی طرح رکھتے ہیں۔

چاول کی بڑیاں بنانے کے لئے:

چاول بچ جائیں تو ان میں تھوڑا سا پانی' سفید زیرہ' نمک مرچ ڈال کر پکائیں گھوٹ کر لئی کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں۔ کسی بڑے میں ذرا سی گھی لگا کر بڑیاں توڑ لیں۔ تیز دھوپ میں تین چار دن سکھائیں۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائیں تو ڈبہ میں بھر لیں۔ ان کو آپ تیز گرم گھی میں ہلکی آنچ پر تل لیں۔ چائے کے ساتھ مزہ دیں گی آپ انہیں مہمانوں کے سامنے بھی رکھ سکتی ہیں۔

پیاز کی بدبو منہ سے دور کرنا:

پیاز کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کی بو منہ سے آتی رہتی ہے۔ پیاز کی بو دور کرنے کے لئے تھوڑا سا دھنیا چبالیں۔ اس سے منہ کی بو دور ہو جاتی ہے بلکہ خوشبوی آنے لگتی ہے۔

شکر تھوڑی سی کھانے سے بھی پیاز کی بو منہ سے چلی جاتی ہے۔

مولی کی بدمزہ ڈکار نہ آنے کے لئے:

مولی بہت فائدہ مند ہے۔ کچی کھائیں یا پکا کر کھائیں۔ ہر طرح صحت کے لئے اچھی ہے۔ مولی کھانے کے بعد بدمزہ ڈکاریں آتی ہیں۔ صاف پتہ چل جاتا ہے مولی کھائی ہیں ان ڈکاروں سے بچنے کے لئے نو دس دانے مٹر کے کھالیں' اور جب بھی مولی کھائیں اس کے فوراً بعد مٹر کے تازے دانے چبالیں۔ مولی کی بو بھی نہیں آئے گی۔

منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے:

بعض لوگوں کے منہ سے نہایت بری بو آتی ہے۔ انہیں چاہیے چٹ پٹی مسالہ دار چیز کھانا چھوڑ دیں۔ قبض نہ ہونے دیں اور دن میں دو تین دفعہ سبز سونف کھایا کریں۔ سونف کھانے سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

پیروں کی بدبو دور کرنے کے لئے:

کچھ لوگوں کے پاؤں میں سخت بدبو ہوتی ہے۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں' وہ پانچوں وقت وضو کرتے ہیں۔ وضو کرنے سے میل دور ہوتا ہے۔ سب سے بہترین علاج تو یہ ہے پانچوں وقت وضو کیا جائے اور صبح کی نماز کے بعد دس منٹ گھاس پر ننگے پاؤں چلیں۔ مٹی کا لیپ پاؤں پر کریں۔ اس سے بھی بو دور ہو جاتی ہے۔ نمک سرکہ کے پانی میں پاؤں بھگوئیں۔ پندرہ منٹ بعد نکال لیں۔ جرابیں روز دھو کر پہنیں۔ ایک دن سے زیادہ نہ استعمال کریں۔ جوتی کو دھوپ میں تھوڑی دیر رکھیں تا کہ اس کی بدبو دور ہو جائے۔ پھر ٹیلکم پاؤڈر چھڑک کر پہنیں۔

شیشے کی بوتلیں صاف کرنے کے لئے:

شیشے کی بوتلیں بہت گندی ہو جائیں تو اس میں مٹھی بھر موٹی بجری (جو فرش بناتے ہوئے کام آتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے)اور تھوڑا سا نمک لے کر بوتل میں ڈال دیں۔ پانی آدھی بوتل بھر کر دھوپ میں رکھیں۔ شام کو ہلا کر بوتل صاف کریں۔ وم اور پانی سے دھوئیں۔ بوتلیں صاف ہو جائیں گی۔

چائے کے پانی میں وم ملا کر بوتلیں دھوئیں۔

نمک اور کپڑے دھونے کا سوڈا ملا کر پانی کے ساتھ بوتل میں ڈالیں۔ دو گھنٹہ بعد بوتل دھولیں۔

سرکہ اور نمک بوتل میں ڈال دیں۔ دو گھنٹہ بعد دھوئیں۔

بوتل دھونے کے لئے برش استعمال کریں۔

مسالے کے مرتبان دھونے کے لئے:

عام طور پر جیم اور جیلی خالی شیشیوں اور جار میں مسالے رکھے جاتے ہیں۔ گرم پانی کسی ٹب میں ڈال کر اس میں سرف اور نمک ڈال دیں۔ پانی ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو برش سے دھولیں۔ دھوپ میں رکھ کر سکھائیں۔ اخبار کے کاغذ سے صاف کر کے دوبارہ مسالے بھریں۔ بالکل نئی چمکتی شیشیاں نظر آئیں گی۔

شیشے کے برتن چمکانے کے لئے:

وم سے برتن دھوئیں اور دو چمچہ سرکہ لے کر اسے ایک جگہ پانی میں ملا کر رکھ لیں۔ اس پانی سے برتن کھنگال کر رکھتی جائیں۔ شیشے میں چمک آ جائے گی۔

پلاسٹک کے برتن دھونے کے لئے:

وم میں نمک ملائیں اور گرم پانی کی مدد سے خوب دھوئیں۔ پلاسٹک کے برتن پہلے صابن سے صاف کریں۔ پھر وم اور نمک سے صاف کر کے دھولیں۔

چھری سے ہاتھ کٹ جائے:

چھری سے ہاتھ کٹ جائے اور کوئی بھی چیز نہ ملے تو آپ شہد کو ململ کے کپڑے پر لگا کر انگلی پر لپیٹ دیں۔ زخم جلدی بھر جائے گا۔

انگلی چوٹ سے نیلی ہو جائے:

بعض دفعہ چوٹ سے خون جم جاتا ہے۔ سیاہی مائل نیلا دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ شہد میں تھوڑا سا نمک ملا کر دھبہ پر لیپ کریں۔ دو تین بار لگانے سے جلد کی سیاہی دور ہو جائے گی۔ اسی طرح جل جانے پر خالص شہد کا لیپ ٹھنڈک دیتا ہے۔ شہد نہ ہو تو خالص پیاز کا رس لگائیں۔ نیل پانی میں گھول کر لیپ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبزی کاٹنے سے ہاتھ پر داغ پڑ جائیں:

آپ تھوڑا سا نمک اور سرسوں کا تیل لگائیں۔ صابن سے مل کر دھولیں۔ نمک اور سرکہ ملا کر دھونے سے بھی داغ دور ہو جاتے ہیں۔

تھوڑا سا نمک' آٹا' تیل ملا کر خوب رگڑیں۔

لیموں کا چھلکا رگڑیں اور پھر صابن سے ہاتھ دھولیں۔ جو کے آٹے میں نمک ملا کر رگڑیں۔ پھر صابن سے ہاتھ دھولیں۔

ہلدی کے داغ دور کرنے کے لئے:

ہلدی کے داغ ہاتھ پر بہت برے لگتے ہیں۔ کچھ خواتین مسالہ میں ثابت ہلدی ڈال کر پیستی ہیں۔ اس کے داغ دور کرنے کے لئے لیموں کا رس ملیں اور صابن سے ہاتھ دھولیں۔ لیموں نہ ہو تو تھوڑی سی ٹاٹری پانی میں گھول کر داغ پر ملیں۔ بعد میں کولڈ کریم لگالیں۔ یہ ساری ترکیبیں ان خواتین کے لئے ہیں جو دستانے پہن کر کام نہیں کرتیں۔

فریج:

گھر کی عام ضرورت میں فریج شامل ہے۔ پرانے فریج میں برف بہت جمتی ہے۔ آپ مہینہ میں دو بار برف کے خانہ کو صاف کریں۔ کبھی چھری یا سلائی کی مدد سے برف نہ نکالیں۔ اس طرح فریج کی گیس خارج ہو کر وہ خراب ہو جائے گا فریج کا پلگ نکال دیں اور برف پگھلنے دیں۔

لائٹ چلی جائے:

بعض دفعہ گھنٹوں کے لئے لائٹ چلی جاتی ہے۔ اس صورت میں آپ برف والے خانہ کا جائزہ لیں۔ برف کے ٹکڑے ٹرے میں آدھے پگھل جائیں تو آپ فریج میں رکھی ہوئی کھانے کی چیزوں کا جائزہ لیں۔ چیزیں باہر نکال لیں۔ سالن وغیرہ گرم کرلیں۔ ورنہ یہ چیزیں خراب ہو جائیں گی۔

فریج میں گرم چیزیں نہ رکھیں:

کھانا ٹھنڈا ہو جائے پھر ڈونگے میں نکال کر فریج میں رکھیں۔ دودھ بھی ٹھنڈا ہونے پر رکھیئے۔ گرم چیزیں رکھنے سے خراب ہو جائیں گی۔ سالن وغیرہ ڈھانک کر رکھیں۔ ورنہ ان میں دوسری چیزوں کی خوشبو آئے گی۔

فریج کی ناگوار بو دور کرنے کے لئے:

میٹھا سوڈا لے کر ایک خشک چھوٹی کٹوری میں ڈالیں اور فریج کے ایک کونے میں رکھ دیں۔ یہ سوڈا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری بو جذب کر لے گا۔ سوڈا نہ ہو تو آپ بیکنگ پاؤڈر رکھ دیں۔ دس پندرہ دن بعد تازہ بدل دیں۔ اس طرح فریج میں کوئی بو نہیں ہوگی۔

امرود وغیرہ آپ فریج کے نیچے کے خانے میں لفافے میں رکھیں۔ امرودوں کی بو بہت جلد ہر چیز میں سرایت کر جاتی ہے۔

ٹماٹر محفوظ کرنے کے لئے:

ٹماٹر کپڑے سے صاف کر کے آپ برف خانہ میں محفوظ کر سکتی ہیں۔ اس طرح سالن بناتے وقت جب بھی چاہیں دو تین ٹماٹر نکال کر سالن میں ڈال دیا کریں۔ یہ ٹماٹر صرف سالن کے کام آ سکتے ہیں۔ سلاد کے نہیں کیونکہ یہ سخت نہیں رہیں گے۔

لیموں کا رس محفوظ کرنے کے لئے:

آپ برف کے خانے میں ٹرے میں لیموں کا رس جما لیں اور اس کے ٹکڑے نکال کر محفوظ کر لیں۔ جب ضرورت پڑے آپ ایک ٹکڑا نکال کر استعمال کر سکتی ہیں۔

روغنی نان اور روٹی محفوظ کرنے کے لئے:

گھر میں کوئی دعوت ہو تو روغنی نان بچ جاتے ہیں۔ آپ ان کو فریج میں محفوظ کر سکتی ہیں۔ پلاسٹک کے لفافے میں پیک کر کے برف خانہ میں رکھ دیں۔ جب ضرورت ہو تو دو چار نان نکالیں۔ توا رکھیں اور آگ پر گرم کر کے روٹی سینک لیں روٹی اور نان تازہ ہوں گے۔ خوشبو بھی رہے گی۔ آپ روٹیاں بھی اس طرح محفوظ کر سکتی ہیں۔ مہمان آ جائیں تو گرم کر کے پیش کر دیں۔ بالکل تازہ لگیں گی۔

ڈبل روٹی بچ جائے تو وہ بھی آپ برف خانہ میں رکھ دیں۔ جب ضرورت ہو تو نکال کر سینک لیں۔

تنور کی روٹی بھی آپ اسی طرح محفوظ کریں روٹی کو چھری سے کاٹ کر پیک کر سکتی ہیں۔ اس طرح سے جگہ بھی کم گھیرے گی اور روٹیاں زیادہ رکھی جائیں گی۔

کیلے فریج میں رکھنے کے لئے:

موٹا خاکی لفافہ لیں۔ اسے خوب جھاڑ لیں۔ کیلوں کو دیکھیں۔ اگر کوئی کیلا چھلا ہوا ہے یا خراب ہے تو اسے نکال دیں۔ باقی کیلوں کو کپڑے سے اچھی طرح صاف کر کے خاکی لفافہ میں رکھیں۔ فریج کے نچلے خانے میں لفافہ اچھی طرح بند کر کے رکھ دیں۔ اس طرح کیلے دیر تک صحیح رہیں گے۔ اوپر سے ان کا رنگ تو سیاہ ہو جائے گا مگر ذائقہ ٹھیک رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگور' جاپانی پھل' امرود رکھنے کے لئے:

انگور وغیرہ کبھی دھو کر نہ رکھیئے۔ جاپانی پھل بہت جلدی خراب ہوتے ہیں امرود بھی کبھی دھو کر نہ رکھیں۔ دھونے سے پھل خراب ہوتے ہیں۔ آپ پھلوں کی چاٹ فریج میں رکھیں تو لیموں کا عرق چھڑک دیں۔ پھلوں کا رنگ بھی نہیں بدلے گا اور چاٹ بھی ذائقہ دار رہے گی۔

آلو کے چپس خستہ رہنے کے لئے:

آلو کے چپس زیادہ بنالیں تو رکھنے سے خراب ہو جاتے ہیں۔ آپ آلو کے چپس کسی پلاسٹک کے لفافے میں پیک کرلیں۔ چھری گرم کر کے لفافے کے سرے بند کریں۔ برف کے خانہ میں یہ پیکٹ رکھ دیں۔ چپس خستہ رہیں گے۔ لفافہ بند ہونا چاہئے۔ ورنہ آپ کی محنت اکارت جائے گی۔

گوبھی' شملہ کی مرچ۔ مٹر محفوظ کرنے کے لئے:

آپ گوبھی کا پھول کاٹ لیں۔ پھولوں کے ٹکڑے پلاسٹک کے لفافے میں رکھیں۔ شملہ کی مرچ کاٹ کر علیحدہ رکھ لیں۔ مٹر کے دانے نکال لیں۔ علیحدہ علیحدہ سب چیزیں پلاسٹک کے لفافے میں پیک کر کے برف خانہ میں رکھ دیں۔ جب ضرورت ہو تھوڑی تھوڑی چیزیں سوپ وغیرہ کے لئے نکال لیں۔

سینڈوچ تازہ رکھنے کے لئے:

گھر میں کوئی پارٹی ہو تو خواتین گھر میں سینڈوچ خود بناتی ہیں۔ سینڈوچ قیمہ' مکھن' سبزی' انڈے سے بنائے جاتے ہیں۔ سینڈوچ بنا کر آپ کسی موٹے کپڑے کو پانی میں گیلا کر کے خوب نچوڑ لیں اور اس میں سینڈوچ کی ڈش لپیٹ کر رکھ دیں۔ کئی گھنٹے سینڈوچ تازہ رہیں گے۔ فریج میں رکھیں۔ تو جب بھی سینڈوچ گیلے کپڑے سے ڈھانک کر رکھیں۔ نرم اور تازہ رہیں گے۔

کچی مچھلی فریج میں بو نہ دے:

پلاسٹک کے ڈبے میں مچھلی لہسن اور نمک لگا کر رکھ دیں' ڈبے کا ڈھکن اچھی طرح بند کریں۔ بہتر تو یہ ہے مچھلی دھو کر سارے مسالے لگا کر فریج میں رکھیں اس طرح مچھلی خستہ تلی جائے گی۔ سارے مسالے مچھلی میں رچ جائیں گے۔ پلاسٹک کا ڈبہ یا شیشے کی ڈش مضبوطی سے بند رکھیں۔ فریج میں بو نہیں ہوگی۔ مچھلی کو نمک لگا کر موٹے پلاسٹک کے برتن میں ڈھانک کر رکھ دیں۔ تلتے وقت دھوئیں اس پر تھوڑی سی کافی چھڑک دیں۔ فریج میں بو نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرمی کے موسم میں شربت جلدی بنانے کے لئے:

تین پاؤ چینی لے کر شربت کی خالی بوتل میں ڈال لیں۔ تھوڑا سا پانی ڈالیں۔ چینی گھل کر شیرہ بن جائے گا۔ یہ بوتل احتیاط سے ڈھکن لگا کر رکھیں۔ جب مہمان آئیں تو آپ شربت یا سکویش فوراً بنا سکتی ہیں۔ لیموں کے رس کے ٹکڑے جمے ہوئے فریزر سے نکال کر لیموں کا شربت تیار ہو سکتا ہے۔ اگر یہ شیرہ زیادہ دیر رکھنا چاہیں تو تھوڑا سا لیموں کا ست یا ٹاٹری ملا دیں۔ چٹکی بھر ایک بوتل میں کافی ہے۔

غذا کے بارے میں ٹوٹکے:

غذا کے بارے میں بھی کئی ٹوٹکے ایسے ہیں جن پر عمل کیا جائے تو صحت برقرار رہتی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے جب بھوک لگے اس وقت کھانا کھائیں اور جب تھوڑی بھوک باقی رہے تو کھانا چھوڑ کر اٹھ جائیں۔ اس طرح معدہ پر بوجھ نہیں بنتا۔ صحت ٹھیک رہتی ہے۔ کھانا تازہ اور سادہ ہونا چاہئے۔ اس کے بیچ میں زیادہ پانی نہ پئیں۔ چبا چبا کر کھائیں۔

تیز گرم کھانا کھانے سے:

گرم گرم روٹیاں اچھی لگتی ہیں۔ مگر ہر چیز میں اعتدال ضروری ہے۔ آپ بہت گرم کھانا کھائیں گے۔ پیاس زیادہ ہوگی۔ اور یہ مشاہدہ میں آیا ہے جو لوگ ہمیشہ گرم کھانا کھاتے ہیں ان کے معدہ میں سوزش اور زخم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گرم کھانے سے احتراز کرنا چاہئے۔ کھانا تازہ گرم ہو مگر اتنا نہیں کہ منہ جل جائے۔ چھوٹی سی بات پر عمل کر کے بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

گرمی میں کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام ضروری ہے:

گرمی میں موسم کی حدت جسم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سردی کے موسم میں جو بھی کھائیں ہضم ہو جاتا ہے۔ جسم کی حرارت عزیزی سردی میں بڑھ جاتی ہے جو لوگ کھانے پینے کے شوقین ہیں وہ سردی میں حلوے مغزیات' انڈے وغیرہ کھا کر صحت بہتر بناتے ہیں۔ مگر گرمی میں ایسی چیزیں نہیں کھانی چاہئیں ٹھنڈی سبز ترکاریاں' دودھ' دہی' تازہ پھل استعمال کریں' اور کھانا کھاتے ہی کام نہ کریں۔ اس سے دماغ پر بوجھ پڑتا ہے۔ دس پندرہ منٹ کے لئے لیٹ جائیں یا تھوڑی سی دیر سو جائیں تو صحت کے لئے بہت اچھا ہے۔ جو لوگ دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ بھی دس منٹ کے لئے کرسی پر آرام کر سکتے ہیں۔

کھانا جلدی ہضم کرنے کے لئے:

زیادہ پانی نہ پئیں۔ کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھانے سے ہاضمہ بہتر رہتا ہے۔ قبض نہیں رہتی۔ گڑ ایسی چیز ہے جو شہر' دیہات' قصبہ میں عام دستیاب ہے' قبض سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بے چھنے آٹے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روٹی۔ سبزی، پھل غذا میں شامل کریں۔ رات کا کھانا سونے سے دو گھنٹہ پہلے کھائیں۔ اگر آپ دودھ کے شوقین ہیں تو کھانا کم کھائیں اور سونے سے پہلے دودھ پی لیں۔ دودھ پینے کے بعد چاٹ، ترش چیز یا پان نہ کھائیں۔

برسات کے موسم میں:

برسات میں غذا کھانے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ سرکہ، سرکہ کی چٹنیاں، سرکہ میں پودینہ پیاز ڈال کر ضرور کھائیں۔ لیموں کی چٹنی، اچار، املی کی چٹنی، تازہ پودینہ پیاز کا استعمال ضروری ہے۔ برسات کے موسم میں لسی دہی، چھاچھ پینے میں احتیاط کریں۔ اس سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ گوشت میں سبزی ضرور ڈالیں اور لیموں کا استعمال زیادہ کریں۔

سبزیوں کو اچھی طرح پانی سے دھوئیں اور باریک کاٹ کر پانی کا چھینٹا دے کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ گرمی اور برسات میں زیادہ گڑ نہ کھائیں۔

امرود میں لیموں، نمک، مرچ لگا کر کھائیں، پھل کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے گلے میں خراش ہوتی ہے، نزلہ زکام، کھانسی ہوتی ہے۔ گنا چوس کر پانی نہیں پینا چاہیے، نزلہ کھانسی ہوگی۔

گرمی کے موسم میں چھاچھ ضرور پئیں:

صحت کے لئے دودھ، دہی، چھاچھ ضروری ہے، چھاچھ بدن کو غذائیت دیتی ہے اور گرمی کے مضر اثرات سے بچاتی ہے، چھاچھ کا استعمال درازی عمر کا باعث ہے۔ جو لوگ تازہ چھاچھ پیتے ہیں وہ گرمی میں زیادہ کام کرتے ہیں۔ دیہاتوں میں تازہ چھاچھ کی بدولت کھیتی باڑی ہوتی ہے۔

جو غذا ایک دوسرے کے بعد نہیں کھانی چاہیے:

1. چاول کھانے کے بعد تربوز کبھی نہ کھائیں۔ بیمار ہو جائیں گے۔
2. مچھلی کھا کر دودھ نہ پئیں۔ جسم پر دھبے پڑ جائیں گے۔
3. دودھ چاول کھانے کے بعد ستو نہ پئیں۔
4. مچھلی کے ساتھ چینی، گڑ، شہد نہیں کھانا چاہئے۔
5. کیلے کھانے کے بعد لسی نہیں پینی چاہیے۔ معدے میں درد ہو جائے گا۔
6. لہسن کے ساتھ خربوزہ کھانے سے تکلیف ہو جاتی ہے۔
7. مولی دہی اور پنیر ایک ساتھ کھانے سے، مونگ کی کھچڑی کے ساتھ کھیرا کھانے سے قولنج کا درد ہوتا ہے۔
8. لہسن اور مولی کھا کر دودھ نہیں پینا چاہئے۔ سرکہ اور دودھ اکھٹے نہیں پینا چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ کبوتر کا گوشت تیل میں بھون کر نہ کھائیں۔گھی میں پکائیں۔

⑩ چاولی کھانے کے بعد سرکہ نہ استعمال کریں۔معدہ کا درد ہو جائے گا۔

⑪ لہسن پیاز کھانے کے بعد بادام نہ کھائیں۔

⑫ شہد کھا کر گھی نہ کھائیں' نقصان ہوگا۔

اوندھے منہ لیٹ کر کھانا نہیں چاہیے:

ہمارے ہاں اب یہ رواج ہوتا جارہا ہے بچے لیٹ کر اوندھے منہ ہی کھاتے رہتے ہیں۔حدیث میں ہے اوندھے منہ لیٹ کر نہ کھاؤ۔اس طرح کھانے سے ہاضمہ صحیح نہیں رہتا' بچوں کو اس طرح کھانے سے منع کریں۔نقصان ہوتا ہے۔

کھانے میں پھونک نہیں ماریں:

حدیث میں ہے گرم کھانے میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔طبی تحقیق بھی یہی کہتی ہے۔گرم کھانے میں پھونکنے سے جراثیم سرایت کر جاتے ہیں۔کھانے کے ڈونگے میں کبھی پھونک نہ ماریں۔نقصان ہوگا۔ کھانے کے فوائد ختم ہو جائیں گے۔

پانی پینے کا صحیح طریقہ:

بچے سکول سے آتے ہیں تو فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور غٹ غٹ کر کے پانی پینا شروع کر دیا۔ اس سے تکلیف ہو جاتی ہے۔بعض دفعہ پانی معدے میں جاتے ہی درد شروع ہو جاتا ہے۔ماؤں کو چاہئے بچوں کو اس طرح پانی نہ پینے دیں۔پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھیں۔گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پئیں۔آخر میں الحمد للہ کہیں اس طرح کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔پانی یک بارگی پینے سے دل کی حرکت پر فوری اثر ہوتا ہے۔ پیاس بھڑکتی ہے گلے میں پھندہ لگ جاتا ہے۔

پانی کے گلاس میں پھونک بھی نہیں مارنی چاہئے۔کچھ بچے شربت یا دودھ کی بوتل پیتے وقت منہ سے گڑگڑاتے ہیں وہ طریقہ بھی ٹھیک نہیں۔بچوں کو منع کریں۔

چٹخے ہوئے گلاس یا پیالے میں پانی نہ پئیں:

گھر میں گلاس چیخ جائے یا کانچ کے پیالے مگ کے کنارے ٹوٹ جائیں تو ان کو بالکل استعمال نہ کریں۔مٹی اور دیسی چینی کے برتن بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔جدید تحقیق بھی یہی ہے۔ان کناروں پر میل جم کر جراثیم جگہ بنا لیتے ہیں۔بیماری کا موجب بنتے ہیں۔ایک تو ٹوٹی جگہ سے ہونٹ زخمی ہو سکتے ہیں۔دوسرے جراثیم پیٹ میں جاتے ہیں۔یہی حکم حدیث میں ہے۔کہ ٹوٹی جگہ منہ لگا کر پانی نہ پئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کا برتن کھلا نہ رکھیں:

پانی کے برتن کو ڈھانک کر رکھیں۔ کچھ لوگ کچے برتنوں میں پانی رکھتے ہیں مگر اس کے اوپر والے ڈھکنے کی احتیاط نہیں کرتے۔ پانی برتن میں ہو یا گھڑے میں اس کو ڈھانک کر رکھیں۔ تاکہ مٹی، گرد، کیڑے اندر نہ گھس سکیں۔ پانی نکالنے والا برتن بھی صاف جگہ رکھنا چاہیے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے صحت ٹھیک رہتی ہے نقصان بھی نہیں ہوتا۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ہمیشہ ڈھانکیں۔ مکھی بیٹھ نہ سکے۔ مکھی کے پروں میں جراثیم ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ چھپکلی زہریلی ہوتی ہے۔ وہ کھانے پر سے گزر جائے تو کھانا زہریلا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

عام گھریلو ٹوٹکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام گھریلو ٹوٹکے

بلب پر سے بھنگے دور کرنے کے لیے:

گرمی میں اکثر رات کو بلب کے چاروں طرف پردار کیڑے اور بھنگے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کمرے میں بیٹھنا محال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ ایک پیاز کاٹ لیں۔ پیاز کے ٹکڑے کسی دھاگے کی مدد سے بلب کے پاس لٹکا دیں۔ سارے کیڑے بھاگ جائیں گے۔

تھوڑی دیر کے لئے کمرہ میں اندھیرا کر لیں۔ اندھیرے سے کیڑے غائب ہو جائیں گے۔

چوہے بھگانے کے لئے:

بازار میں کئی دوائیاں دستیاب ہیں۔ ان کو احتیاط سے استعمال کریں اور چھوٹے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔ چوہے کے بل میں شیشہ کے ٹکڑے موٹے موٹے ڈال دیئے جائیں تو چوہے بھاگ جاتے ہیں۔

چوہے کو رنگ کر چھوڑ دیا جائے تو دوسرے چوہے بھی کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ چوہے مار گولیاں ڈالیں تو سارے گھر میں احتیاط رکھیں کوئی چوہا مرا ہوا کسی کونے میں نہ رہ جائے۔ پیپر منٹ کا سفوف چھڑکنے سے چوہے نہیں رہتے۔

چھپکلی بھگانے کے لئے:

انڈے استعمال کرنے کے بعد ان کے خول احتیاط سے رکھیں۔ الماری میں اور جس جگہ چھپکلیوں کا شبہ ہو وہاں رکھ دیں۔ چھپکلی بھاگ جائے گی۔

چھپکلی پکڑنی ہو تو چنبیلی یا موتیے کا پھول کسی بڑے تنکے یا شاخ پر لگا کر چھپکلی کے سامنے کریں۔ چھپکلی پھول کی خوشبو سے نیچے آئے گی۔ شاخ آہستہ آہستہ نیچے کر لیں۔ اور چھپکلی کو پکڑ کر باہر پھینک دیں۔ چھپکلی میں زہر ہوتا ہے۔ اس کا دھیان رکھیں۔

بچھو کے لئے:

مولی کا عرق نکال کر محفوظ کر لیں۔ بچھو کاٹ لے تو یہ عرق روئی سے دو تین بار لگائیں۔ ٹھنڈک پڑ جائے گی۔ مولی کے پتے خشک کر لیں۔ جہاں سانپ بچھو کا شبہ ہو وہاں اس کی دھونی دے دیں۔ مولی کے بیج تین ماشہ کے قریب کھانے سے سانپ، بچھو، بھڑ، شہد کی مکھی، زہریلے کیڑوں کا اثر دور ہوتا ہے۔ مولی کا رس لگائیں اور بیج کھلا دیں۔ بچھو پر مولی کا پانی ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولی کا عرق بوتل میں خراب نہیں ہوتا۔ گھر میں نکال کر یہ عرق ضرور رکھیں۔

جوئیں مارنا:

بعض دفعہ اتنی جوئیں پڑتی ہیں کہ چارپائی اور بستر میں بھی ڈیرہ جما لیتی ہیں مولی کے نرم نرم پتے توڑ کر اس میں پارہ ہم وزن ملا کر کونوں میں رکھ دیں۔ جوئیں اور کھٹمل مر جائیں گے۔

ہاضمہ کی خرابی سے قے آنے کے لئے:

ایک تولہ سوڈا لیں۔ چھوٹی سبز الائچی کے دانے نکالیں۔ چھ ماشہ دانے نکال کر باریک پیس لیں اور ملا لیں۔ ایک ماشہ خوراک ہے۔ یہ آپ دو دو گھنٹہ بعد پانی کے ساتھ دیں۔ ہاضمہ ٹھیک ہوگا۔ قے بند ہو جائے گی۔ یہ خوراک بڑے آدمی کے لئے ہے۔ بچوں کو ۲/۱ ماشہ خوراک دیں۔ ننھے بچوں کے لئے سوڈا اچھی دوا ہے۔ ایک چٹکی سوڈا کارب میں، ایک چٹکی پسی ہوئی ریوند چینی اور ذرا سی چینی ملا کر کھلائیں۔ بچوں کو آدھی رتی سے ایک رتی تک سوڈا دیں زیادہ نہیں۔

چھوٹے بچے دودھ ڈالیں یا کھٹی بو آئے:

سہاگہ بہت اچھی چیز ہے۔ خصوصاً چھوٹے بچوں کے لئے تو بے ضرر دوا ہے۔ تھوڑا سا سہاگہ لے کر توے پر کھیل کر لیں۔ باریک پیس کر رکھ لیں۔ بچے دودھ ڈالیں۔ پیٹ میں درد ہو۔ پیٹ پھول جائے تو چٹکی بھر سہاگہ دودھ میں گھول دیں۔ یا ویسے ہی چٹا دیں۔ سہاگہ بلغم کو نکالتا ہے اور بچوں کے پیٹ میں جو گیس بنتی ہے اس کو دور کرتا ہے۔

دانت آسانی سے نکالنے کے لئے:

سہاگہ بھون کر شہد میں ملا کر رکھیں۔ یہ شہد صبح شام مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ بچوں کو تکلیف نہیں ہوتی۔ بچوں کو قبض نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں کسٹر ائیل دیتے رہیں تاکہ بچے صحت مند رہیں۔ ملٹھی باریک پیس لیں۔ اس میں تھوڑا سا نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔

بچوں کے منہ میں چھالوں کے لئے:

سہاگہ بھون لیں اور گلیسرین میں ملا کر روئی کے ساتھ چھالوں پر لگائیں۔ دن میں تین دفعہ ضرور لگائیں۔ گلیسرین نہ ہو تو سہاگہ شہد میں ملا لیں۔

بچوں کی بدہضمی:

تھوڑی سی سبز سونف اور تھوڑا سا پودینہ لے کر ایک گلاس پانی میں جوش دے کر رکھ لیں۔ بچوں کو تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ اس سے بدہضمی دور ہوگی دودھ ہضم ہوگا اور بچے صحت مند رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورے بچے پیدا کرنے کے لئے:

ہر عورت کی خواہش ہے اس کے ہاں خوب صورت گورے چٹے بچے پیدا ہوں۔ ماں باپ اگر سانولے یا کالے رنگ کے ہوں تو بچے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ گورے بچوں کی خواہش مند ماؤں کو چاہئے وہ سفید ناریل روز نہار منہ مصری ملا کر کھائیں۔ ناریل نہ ملے تو سفید کھوپرا منگا کر رکھ لیں۔ اس کے کھانے سے ماں کی عام جسمانی کمزوری بھی دور ہوگی اور بچہ بھی گورا صحت مند پیدا ہوگا۔ ابلے سفید چالوں میں دودھ ڈال کر زیادہ کھائیں اور صبح کھوپرا اور مصری ضرور کھائیں۔ یہ ٹوٹکہ آزمودہ ہے۔

سانولے بچوں کا ابٹن:

پسی ہلدی ایک حصہ آٹا یا میدہ ایک حصہ گھی ایک حصہ ملا کر ذرا سا پانی ڈالیں۔ اور بچے کے جسم پر یہ گندھا ہوا سخت آٹا ملیں۔ ایک گھنٹہ بعد بچے کو نہلا دیں۔ بچوں کا رنگ گورا ہو جائے گا۔ ہر روز تازہ آٹا لے کر ہلدی گھی ملا کر استعمال کریں۔

رنگ نکھارنے کے لئے:

پودینہ کا پانی بہترین ہے۔ تھوڑا سا خشک یا سبز پودینہ لے کر اسے ایک گلاس پانی میں ابال لیں اور وہ باقاعدگی سے پئیں۔

دھوپ میں رنگ کالا ہو جاتا ہے:

تو آپ پریشان نہ ہوں۔ کھیرے کا رس تھوڑے سے دودھ میں ملا کر روئی سے ہاتھوں اور چہرے پر لگائیں۔ پندرہ منٹ بعد صابن سے منہ ہاتھ دھولیں۔ چند دنوں میں رنگ ٹھیک ہو جائے گا۔ کھیرے کے قتلے کاٹ کر چہرے پر ملنے سے رنگ صاف ہوتا ہے۔ لیموں کا رس گلاب کے عرق میں ملا کر لگائیں۔ سیاہی دور ہوگی۔

کان کے درد کے لئے:

سرسوں کا تیل لیں۔ اس میں لہسن کی پوتھیاں چھیل کر سیاہ کر لیں۔ تیل ٹھنڈا کریں اور چھان کر شیشی میں رکھ لیں۔ کان میں درد ہو تو چمچہ میں تھوڑا سا تیل ہلکا گرم کر لیں۔ دو تین قطرے ڈالیں۔ آرام آ جائے گا۔

سردی سے آواز بیٹھ جائے:

ادرک کا درمیانہ ٹکڑا لیں۔ نوک دار چھری سے سوراخ کریں اور ادرک میں نمک بھر دیں۔ ادرک کے چورے سے سوراخ بند کر لیں۔ تھوڑا سا گندھا ہوا آٹا ادرک کے چاروں طرف لگائیں۔ چولہے میں دبا دیں۔ آٹا پک جائے تو نکال کر آٹا پھینک دیں۔ ادرک تھوڑی سی لے کر کھائیں۔ آواز ٹھیک ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردی سے ہاتھ کی انگلیاں سوج جائیں:

آپ آٹا چھانیے تھوڑی سی بھوسی لے کر اس میں نمک ملائیں اور پانی میں جوش دے کر اس پانی میں ہاتھ بھگوئیے پانی نیم گرم ہو ہاتھ دھو کر کریم لگائیں شلجم کے ابالے ہوئے پانی سے بھی ہاتھ ٹھیک ہوتے ہیں۔

گنج کے لئے:

سر میں بعض دفعہ پھنسیاں نکل آتی ہیں اور ان سے پانی بہتا رہتا ہے۔ان سے سر میں خارش ہوتی ہے۔آم کے اچار کا دو سال پرانا تیل لیں اور روز لگائیں۔اس سے گنج دور ہو جاتا ہے۔کنیر کے پودے باغوں میں ہوتے ہیں۔یہ کافی بڑے ہوتے ہیں۔مالی سے پوچھ کر کنیر کے پتے توڑ لیں۔پاؤ بھر سرسوں کے تیل میں ڈیڑھ چھٹانک پتے جلالیں۔تیل چھان کر رکھیں۔اس سے سر کے زخم ٹھیک ہوں گے۔گنج دور ہوگا۔

گرمی کے دانوں کے لئے:

گرمی میں باریک باریک دانے پت کے نکل آتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے۔

مہندی کے سبز تازہ پتے پیس کر ملیں۔

سفید صندل گھسا کر گرمی کے دانوں پر لگائیں۔

نیم کی کونپلیں سات کالی مرچوں کے ساتھ رگڑ کر نہار منہ پئیں اور نیم کی کونپلیں پیس کر لیپ کریں۔

دانے ٹھیک ہو جائیں گے۔

چوٹ لگ جائے:

چوٹ لگ جائے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔خصوصاً اندرونی چوٹ کا درد نا قابل برداشت ہوتا ہے۔ہلدی کی گانٹھ لے کر پیس لیں۔تین ماشہ کے قریب دودھ میں ملا کر پئیں۔دودھ گرم ہو۔چوٹ کو آرام آجائے گا۔پرانا کھوپرا لے کر کوٹ لیں۔

اس میں برابر کی ہلدی ملائیں اور کپڑے میں پوٹلی بنالیں۔یہ پوٹلی توے پر رکھ کر گرم کریں اور سینک کریں۔بعد میں گرم گرم پوٹلی چوٹ پر باندھ دیں۔

آنکھ پر چوٹ لگے:

آنکھ پر چوٹ لگنے سے درد ہو تو ہلدی اور پھٹکڑی دو دو ماشہ کی مقدار میں لیں اور دو تولے آٹے کے حلوے میں ملا کر اس سے سکائی کریں۔ہلکا گرم چوٹ پر باندھ دیں۔اس سے آنکھ کی چوٹ ٹھیک ہو جاتی ہے۔

بھڑ، شہد کی مکھی کاٹ جائے:

جہاں پر بھڑ کاٹے فوراً اس جگہ کو دبائیں۔پانی سا نکلے گا اور ڈنگ نظر آئے گا۔وہ ڈنگ نکال دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونا مل جائے (پان میں لگانے والا) تو لیپ کر دیں۔ دیا سلائی کا مسالہ اتار کر پانی میں مل کر لیپ کریں۔

اتفاقی حادثات:

بچے کھیلتے میں کوئی چیز کان میں پھنسا لیتے ہیں۔ ہار کے دانے' اناج' چنے کان میں چلے جائیں تو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ گھر میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا جو بچے کو طبی امداد کے لئے لے جائے۔ ایسی صورت میں آپ موچنے سے نکالنے کی کوشش کریں۔ نہ نکلے تو تھوڑا سا تیل کان میں ڈال کر سلائی کی مدد سے آہستہ آہستہ باہر لائیں۔ اسی طرح کان میں کیڑا گھس جائے تو تیل ڈالیں۔ گھر میں ہائیڈروجن پر آکسائیڈ ہو تو دو قطرے ڈال دیں۔ کیڑا مر جائے گا۔ پھر پچکاری میں پانی بھر کر کان میں ڈالیں۔ کان نیچے کی طرف جھکا دیں۔ پانی کے ساتھ کیڑا باہر آ جائے گا۔ آپ کے قریب کوئی ڈاکٹر ہو تو پچکاری اس سے کرائیں۔

ناک میں کسی چیز کا پھنس جانا:

بچے املی کے بیج چنے' چاک اکثر ناک میں پھنسا لیتے ہیں۔ چھینک سے بھی چیز باہر آ جاتی ہے۔ بوتل پینے والا اسٹرا (نلکی) ناک میں ڈال کر پھونک ماریں۔ بچے کو لٹا دیں اور اس کا منہ بند رکھیں۔ جس نتھنے میں چیز پھنسی ہو پہلے ادھر پھونک ماریں۔ پھر دوسرے نتھنے میں نلکی ڈال کر زور سے پھونکیں چیز نکل آئے گی۔ قریب ہو تو موچنے سے نکالیں۔ پھونک مارنے کے بعد بچے کو سانس منہ سے لینے دیں پھر دوبارہ پھونکیں۔

آنکھ میں کچھ پڑ جائے:

کوئی بھنگا یا ریت مٹی کا ذرہ آنکھ میں پڑ جائے تو آنکھ کا پپوٹا الٹ کر صاف رومال سے نکال دیں۔ نظر نہ آئے تو صاف برتن میں پانی بھر کر اس میں چہرہ ڈبو کر بار بار آنکھ کھولیں' بند کریں' چیز نکل جائے گی۔ کھٹک دور کرنے کے لئے اصلی گھی لگائیں۔ بعض دفعہ ذرہ رہ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں رات کو اصلی گھی آنکھ میں لگا کر روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ صبح کو نکل آئے گا۔ آنکھ میں بعض دفعہ پکاتے وقت گھی یا تیل کی چھینٹ چلی جاتی ہے۔ اس سے آنکھ میں بے حد جلن ہوتی ہے۔ تھوڑا سا چونے کا پانی اور ناریل کا تیل برابر وزن کا ملا کر روئی سے آنکھ میں بار بار ٹکورسی کریں۔ جلن ختم ہو جائے گی۔

مچھلی کا کانٹا گلے میں اٹک جائے:

بچوں یا بڑوں کے مچھلی کھاتے وقت اکثر کانٹا گلے میں چبھ جاتا ہے تو خواتین کا یہ ٹوٹکہ کام دیتا ہے۔ روٹی کے دو تین نوالے اسے نگلنے کو کہیں۔ روٹی کے ساتھ کانٹا اندر چلا جاتا ہے۔ گھی کی روٹی ہو تو بہت اچھا ہے۔ ورنہ سادہ روٹی کے نوالے کھلائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیشہ چبھ جائے:

شیشہ چبھ جائے تو اسے سوئی کی مدد سے نکالیں۔ شیشے کا ٹکڑا باریک ہو تو آپ آتشی شیشہ کی مدد سے دیکھیں نظر آ جائے گا۔ پھر بھی شبہ ہو اور شیشہ نہ نکلے تو پان میں کھانے والا چونا لگائیں۔ شیشہ اوپر آ جائے گا یا آپ کو دکھائی دے گا۔ موچنے سے نکال لیں۔

چاقو چھری کا زخم ہو:

اور پاس کوئی بھی دوا نہ ہو تو آپ پہلے خون بند کرنے کے لئے پانی سے دھوئیں۔ پھر مکڑی کا سفید جالا جو کپڑے کی طرح دیوار پر لگا ہوتا ہے اسے اتار لیں اور کسی صاف کپڑے سے اسے پونچھ لیں۔ زخم کے کٹے ہوئے کنارے پر چٹکی سے ملیں اور آہستہ سے جالا چپکا دیں۔ جالا چپکا کر تھوڑی دیر ہاتھ سے دباؤ ڈالے رہیں پھر چھوڑ دیں۔ اس جالے سے خون بھی بند ہو جائے گا اور زخم کے کنارے آپس میں مل کر مندمل ہو جائیں گے۔

اس بات کی احتیاط ہونی چاہئے کہ زخم پر مٹی نہ لگے۔ ہاتھ صاف ستھرے ہوں تا کہ کسی قسم کا انفیکشن نہ ہو سکے۔ گھر میں اسپرٹ' آیوڈین' ہلدی وغیرہ رکھنی چاہیے۔ تا کہ کسی حادثہ کی صورت میں فوری طور پر کام آ سکے۔ زخم کو نیم کے پانی سے دھونا بھی مفید ہے۔

گیس سے دم گھٹتا ہو:

سردی کے موسم میں کوئلے جلا کر کمرے میں رکھتے ہیں تا کہ گرمی پیدا ہو مگر بعض دفعہ اس کی گیس سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ سوئی گیس کے ہیٹر کمرے میں جلائے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنا سر بھاری بھاری لگے۔ سانس رک کر آئے تو سمجھ لیں گیس خارج ہو رہی ہے۔ ہیٹر بند کر دیں۔ تازی ہوا میں آ کر گہرے گہرے سانس لیں۔ سٹور یا تہہ خانے میں روشندان نہ ہو تو آپ اندر جانے سے پہلے دروازہ کھول دیں۔ پھر موم بتی جلا کر دیکھیں۔ اندر جاتے ہی موم بتی بجھ جائے تو سمجھ لیں گیس موجود ہے۔ ابھی اندر نہیں جا سکتے۔ گیس ختم ہونے پر اندر جائیں ورنہ نقصان ہوگا۔

نظر تیز کرنے کے لئے:

سبز سونف چھ ماشہ' بادام کی گریاں سات عدد' مصری یا چینی ایک چمچہ لے کر رکھ لیں۔ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مگر اس ٹوٹکہ میں یہ شرط ہے یہ کھا کر پانی بالکل نہیں پینا ہے اور نہ کوئی کام کرنا ہے۔ جب سونے لگیں اس وقت کھائیں۔ یہ معمولی سا ٹوٹکہ نظر آتا ہے۔ مگر دماغ اور نظر کے لئے صدیوں سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ چالیس دن میں نظر تیز ہو جاتی ہے اور دماغی قوت بڑھ جاتی ہے۔ خواتین تو یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتی ہیں تین ماہ میں عینک اتر جاتی ہے۔ اگر باقاعدگی سے استعمال کریں۔

جو بچے دیر سے بولیں:

ان کو بادام کھلائیں۔ بچے بولنے لگیں گے۔ ہری مرچ کھانے سے زبان تیز ہوتی ہے۔

فرنیچر کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے:

آپ زیتون کا تیل کپڑے پر لگا کر ملیں۔

ناریل کا تیل لگا دیں۔ اس سے لکڑی چٹخے گی نہیں اور چمک برقرار رہے گی۔

السی کا تیل لگا کر رگڑنے سے چمک آتی ہے۔

تارپین کا تیل تل کا تیل' اسپرٹ ہم وزن ملا کر فرنیچر پر پالش کریں۔ اس سے موسم کی حدت اثر انداز نہیں ہوگی۔

بھینس اور بکری کا دودھ:

بھینس کا دودھ گاڑھا اور ثقیل ہے۔ چکنائی اور پنیر کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں تجربہ کار حکیم کہتے ہیں بھینس کا دودھ زیادہ پینے سے انسانی فہم' عقل و دانش متاثر ہوتی ہے۔ بکری کا دودھ خون کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہے۔ خارش جیسے مرض دور ہو جاتے ہیں۔ بکری کا کچا دودھ پینے سے جسم میں سے بکری جیسی بو آنے لگتی ہے۔ اسے چار پانچ جوش دے کر پئیں۔ بھیڑ کا دودھ چکنائی والا ہوتا ہے اس کے زیادہ پینے سے خارش ہو جاتی ہے۔

کچے دودھ کو رکھنے کے لئے:

دودھ ابال کر رکھیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ کچا دودھ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو شیشے کی بوتل میں ڈال کر برف کے چورے میں دبا دیں۔ برف نہ ہو تو سوتی کپڑا پانی میں گیلا کر کے دودھ کی بوتل پر لپیٹ دیں۔ آٹھ گھنٹہ تک دودھ ٹھیک رہے گا۔ ویسے تازہ دودھ استعمال کرنا چاہیے۔

دیہات کی عورتیں مٹی کی ہانڈی کو دھو کر دھوپ میں خوب گرم کر لیتی ہیں۔ پھر اس ہانڈی میں دودھ رکھتی ہیں۔ جلدی خراب نہیں ہوتا۔

دودھ پھٹنے سے بچانے کے لئے:

ایک پاؤ دودھ میں ایک چٹکی میٹھا سوڈا ڈال کر دودھ کو ابال دیں اور پھر زمین پر ٹھنڈی جگہ رکھ دیں۔ دودھ نہیں پھٹے گا۔ کچھ خواتین چونے کا پانی بنا کر وہ ملاتی ہیں۔ چونے کی چھالیہ برابر ڈلی ایک پیالی پانی میں بھگو دیں۔ اگلے دن پانی نتار کر رکھ لیں۔ ایک پاؤ دودھ میں ایک چائے کا چمچہ چونے کا پانی ملا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ ابال کر ٹھنڈا کر کے پانی کے برتن میں رکھیں۔

اسہال اور پیچش کے لئے ٹوٹکہ:

گائے کا آدھ سیر دودھ لیں۔لوہے کا باٹ یا صاف ٹکڑا لے کر خوب دھولیں اور آگ پر گرم کریں۔ دودھ کو ابال دے کر ٹھنڈا کر لیں۔ لوہے کا ٹکڑا جب لال سرخ ہو جائے تو دودھ میں ڈال دیں۔اس طرح سات مرتبہ کریں۔یعنی لوہے کا ٹکڑا تپا کر دودھ میں بجھاؤ دیں۔پھر اس دودھ میں چینی ملا کر پلائیں' دست رک جائیں گے۔

دودھ' دہی اور پنیر کو تازہ رکھنا:

دودھ گرم کرتے وقت دیگچی میں تھوڑا سا مکھن لگا لیا جائے تو دودھ نہیں ابلے گا۔

دودھ سے تیار کی گئی چیزیں مثلاً مکھن' پنیر' دہی اور کریم اگر فریزر میں رکھ دیں تو انہیں زیادہ دنوں تک استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

دہی جلد جمانے کے لئے دودھ میں تھوڑی سی ٹاٹری یا ٹارٹرک ایسڈ ملا دیں تو وہ جلد جم جائے گا۔

پنیر کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنے کے لئے اسے سرکہ میں بھیگے کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں تو پنیر کی تازگی دیر تک قائم رہے گی۔

گرمیوں کے موسم میں دودھ کو دن میں دو تین مرتبہ ابال کر اور ٹھنڈا کر کے کسی کھلے منہ والے برتن میں پانی ڈال کر دودھ کا برتن اس پانی میں رکھ دیں تو دودھ خراب نہیں ہو گا۔

دہی' مولی اور پنیر ملا کر کھانے سے درد قولنج ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

مچھلی کے ساتھ دودھ' گنے کے رس یا شہد کھانے سے پھلبہری کی شکایت ہو جاتی ہے۔

دہی اور انڈا ایک ساتھ کھانا مضر صحت ہے۔

سیاہی کے دھبے دور کرنا:

سرخ روشنائی کے داغوں کو بوریکس کے محلول یا اسپرٹ اور سرکے کے محلول سے صاف کریں۔

سیاہی اور کاجل کے داغ دھبوں پر نمک لگا دینے سے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

لیموں پر نمک لگا کر داغوں والی جگہ پر رگڑنے سے داغ صاف ہو جاتے ہیں' بعد میں پانی سے دھو کر دھوپ میں ڈال دیں۔

سیاہی کے دھبے دور کرنے کے لئے کچا آلو چھیل کر داغوں والی جگہ پر رگڑیں تو دھبے صاف ہو جاتے ہیں۔

روشنائی والی جگہ پر پان میں استعمال ہونے والا چونا رگڑنے سے بھی داغ دور ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیلی سیاہی کے داغ کو پندرہ منٹ تک دودھ میں بھگو کر رکھ دیں پھر کپڑے کو پانی سے دھولیں، داغ دور ہو جائے گا۔

اگر کپڑوں پر سرخ سیاہی کے داغ لگ جائیں تو ان کو دور کرنے کے لئے داغوں پر سرسوں کی لئی لگائیں تو داغ صاف ہو جائیں گے۔

سیاہی کے داغ والی جگہ کو چند گھنٹے ٹماٹر کے رس میں بھگو دیں اور پھر دھولیں، داغ صاف ہو جائے گا۔

کپڑوں پر سیاہی یا بال پوائنٹ کی لکیریں لگ جائیں تو انہیں سپرٹ سے بھی صاف کیا جا سکتا ہے۔

کپڑوں سے سرخ روشنائی کے دھبے دور کرنے کے لئے ان پر دہی ڈال کر رگڑیں اور پھر صابن سے اچھی طرح دھولیں۔

سیاہی کے داغوں پر ابلے ہوئے چاول رگڑیں، دو تین بار ایسا کرنے سے داغ دور ہو جائیں گے۔

پسی ہوئی رائی کو گاڑھا گھول کر سیاہی کے داغوں پر لگائیں اور رات بھر پڑا رہنے دیں، صبح کو دھولیں تو داغ دور ہو جائیں گے۔

سیاہی کے پکے داغوں کو دور کرنے کے لئے تارپین اور ایمونیا ہم وزن لے کر اس میں داغوں والا حصہ دو تین گھنٹے تک بھگو دیں پھر نیم گرم پانی سے اچھی طرح دھولیں۔

خون کے دھبے دور کرنا:

کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جائیں تو انہیں ٹھنڈے پانی سے دھولیں، داغ دور ہو جائیں گے۔

خون کے پرانے دھبے دور کرنے کے لئے ان پر ایمونیا لگائیں اور کچھ دیر پڑا رہنے دیں پھر صابن سے دھولیں۔

خون کے دھبے پر نشاستے کی لئی پکا کر لگائیں، لئی سوکھ جائے تو اسے برش سے صاف کر دیں، دھبہ دور ہو جائے گا۔

خون کے پرانے داغ پر نمک لگا کر کچھ دیر پڑا رہنے دیں، پھر صابن سے دھو ڈالیں۔ دھبے والے حصے کو کئی گھنٹے تک دودھ میں بھگو دیں پھر اسے گرم دودھ سے رگڑ کر دھولیں، داغ صاف ہو جائے گا۔

گرمی سے سر درد ہو:

مہندی کے پھول سرکہ میں پیس کر پیشانی اور تالو پر لیپ کریں۔ سادے پانی میں مہندی کے پھول پیس کر بھی لگا سکتے ہیں۔ جو لوگ آگ کی بھٹیوں کے سامنے کام کرتے ہیں یا تیز دھوپ میں پھرتے ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کی جلن کے لئے:

کچھ لوگوں کے سر میں بہت جلن رہتی ہے۔ وہ سر میں ٹوپی تک نہیں رکھ سکتے۔ جلن کی وجہ سے بال بھی اڑے لگتے ہیں۔ ان کو چاہئے تھوڑے سے مہندی کے پھول اور دو چٹکی کتیرا گوندرات کو مٹی کے کورے برتن میں بھگو دیں۔ پانی زیادہ ہی رکھیں۔ صبح چھان کر چینی ملا کر پی لیں۔ گیارہ دن ایسا کریں۔ سر کی جلن دور ہو گی سر پر بھی مہندی لگائیں۔ سر میں درد رہتا ہو تو مہندی کے پھول بھگو کر اسی پانی میں پیس لیں۔ چھلنی میں چھان کر شہد ایک بڑا چمچہ ملائیں اور پی لیں۔ گیارہ دن کریں۔

ناخن ٹیڑھے ہونے اور ٹوٹنے کے لئے:

مہندی کے پتے لے کر پیس لیں۔ ذرا سے مکھن میں ملا کر رات کو ناخن پر لگائیں۔ اس کے لگانے سے ناخن صحیح ہو جاتے ہیں۔ ان کی قدرتی چمک دمک نظر آتی ہے۔ ٹوٹ کر نہیں گرتے' بھربھراپن دور ہو جاتا ہے۔

مہندی کا تیل گرتے بالوں کو روکتا ہے:

مہندی کے پھول جمع کر کے ایک بوتل تلوں کے تیل میں تین چھٹانک ڈال دیں۔ ایک بوتل میں تقریباً تین پاؤ تیل آئے گا اور اسے اکیس دن دھوپ میں رکھیں پھر پتے نکال کر دوسرے تازے پتے ڈال دیں۔ تین چار دفعہ یہ عمل کریں۔ ایک بار محنت کر کے یہ تیل بنا کر رکھ لیں گے تو بہت کام آئے گا۔ اس تیل کی مالش سے گرتے بال رک جاتے ہیں۔ بالوں کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ پٹھوں میں تکلیف ہو تو اس تیل کی مالش کریں۔ کھچاوٹ دور ہو گی۔

نمکین چائے کا نزلہ کے لئے ٹوٹکہ:

دو بڑے چمچے گیہوں کی بھوسی یا گیہوں کا دلیہ لے کر تین گلاس پانی میں خوب پکائیں۔ جب ایک گلاس پانی رہ جائے تو اس میں ذرا سی چائے کی پتی ڈال لیں۔ اتار لیں' چھان کر نمک ملائیں' رات کو سوتے وقت گرم گرم پی جائیں اس سے نزلہ ٹھیک ہو گا۔ کھانسی دور ہو گی۔

نمک زہر کو دور کرتا ہے:

بچھو کے زہر کے لئے نمک بہترین دوا ہے۔ ہمارے رسول پاک ﷺ نے بھی بچھو کے زہر کے لئے نمک پانی میں ملا کر انگلی پر ملا تھا۔ بھڑ یا شہد کی مکھی کاٹ جائے نمک سرکہ میں ملا کر لیپ کر دیں۔ بچھو کا زہر لہسن اور نمک سے دور ہوتا ہے۔ ایک تولہ نمک میں پانچ تولہ پانی ملائیں۔ جس کو بچھو نے کاٹا ہو اس کی آنکھ میں سلائی سے نمک والا پانی لگائیں۔ زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔ پیٹ میں سخت درد ہو کوئی چیز میسر نہ ہو تو نمک کی چٹکی گرم پانی سے پھانک لیں۔ درد ٹھیک ہو جائے گا۔ گلے کے غدود بڑھتے ہوں تو نمکین پانی کے غرارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے گلا ٹھیک ہو جاتا ہے بلغمی کھانسی میں نمک کی ڈلی چوسنے سے بلغم خارج ہو جاتا ہے۔

بلغمی تکلیف کے لئے ٹوٹکہ:

مزاج بلغمی ہے یا بلغم کی وجہ سے تکلیف رہتی ہو تو روزانہ گیارہ دانہ منقہ کے لیں۔ منقہ کے دانے نکال دیں۔ منقہ میں سے ایک دانہ نکلے تو ایک کالی مرچ دو دانہ نکلیں تو دو کالی مرچ منقہ میں رکھ دیں۔ اور کھالیں۔ چند دن میں بلغم دور ہو جائے گا اور پھر بنے گا بھی نہیں۔ یہ ٹوٹکہ آزمودہ ہے۔

ننھے بچوں کو موٹا کرنے کا ٹوٹکہ:

آدھا بادام' آدھا عناب' آدھا منقہ لے کر پتھر پر رگڑ لیں۔ سردی ہو تو عناب نہ ڈالیں' چمچے میں یہ گاڑھا آمیزہ ہلکا گرم کر کے دن میں کسی وقت بچے کو چٹا دیں۔ پندرہ دن بعد ایک بادام ایک منقہ پیس کر دیں۔ گرمی کے موسم میں عناب ڈالیں۔ منقہ کے بیج نکال دیں۔ بچہ موٹا ہو جائے گا۔

بچوں کے خسرہ نکلنے پر:

منقہ ازحد مفید ہے۔ جب بھی شبہ ہو خسرہ کے دانے نکلنے والے ہیں سات دانہ منقہ' تھوڑی سی خاکسیر اور پانچ دانہ عناب کے پانی میں ڈال کر پکائیں۔ چھان کر رکھ لیں۔ یہی پانی بچے کو دیں۔ منقہ بیج نکال کر کھلائیں۔ منقہ کھلانے سے قبض نہیں ہوگا۔ دانے نکل آئیں گے۔ بچہ جلدی ٹھیک ہوگا۔

سالن کے داغ:

سالن کے داغ فوراً اف ہو سکتے ہیں۔ گرم پانی سے دھو کر اس پر سرف ڈال دیں۔ جھاگ بنا کر رگڑیں۔ دھو دیں۔ داغ باقی رہ جائے تو صابن کی ٹکیہ لے کر داغ پر رگڑ دیں اور کپڑے کو دھوپ میں رکھ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد برش مل کر دھو ڈالیں داغ ختم ہو جائے گا۔

گھی اور چکنائی کے داغ:

① گھر میں ٹالکم پاؤڈر ہوتا ہے۔ دھبہ پڑے تو وہ چھڑک دیں۔ دس منٹ بعد برش سے پاؤڈر صاف کرلیں۔ داغ اتر جائے گا۔

② پاؤڈر نہ ہو تو پسا ہوا چاک دھبے پر ڈال دیں۔ دس منٹ بعد جھاڑ لیں۔

③ پٹرول روئی پر لگا کر دھبہ صاف کریں۔ پھر کپڑے کو جھاڑ کر دھوپ میں پھیلا دیں۔ تا کہ پٹرول کی بو چلی جائے۔

④ اگر کپڑا نفیس ریشمی ہے تو ایک چمچہ ایمونیا پانی میں حل کر کے دھبہ کو صاف کریں۔

⑤ اسپرٹ لگا کر کپڑے کے دھبے دور کرلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ بلائنگ پیپر چکنائی کے داغ پر رکھ کر گرم استری پھیریں چکنائی کاغذ پر آ جائے گی۔

ہلدی کے داغ:

ہلدی پیسنے سے ہاتھ پر داغ پڑ جائے تو لیموں کاٹ کر ملیں۔ فوراً صاف ہو جائے گا۔ اگر کپڑے پر داغ پڑ گئے ہیں تو ٹاٹری چھڑک کر صابن سے دھولیں۔ ٹاٹری نہ ہو تو لیموں کا رس مل کر چند منٹ بعد سرف سے دھوئیں۔ داغ دور ہو جائے گا۔

زنگ کے داغ:

زنگ کے داغ بہت برے لگتے ہیں۔ اس پر آپ لیموں کا رس اور نمک ملیں۔ خشک ہونے پر سرف اور گرم پانی سے دھولیں۔ ہلکا داغ اتر جائے گا۔ داغ پرانا ہے تو چاول ابال کر کھولتی ہوئی پیچ میں داغ والا حصہ ڈال دیں اور دو گھنٹہ بھیگنے دیں۔ پھر صابن سے دھولیں۔

سیاہی کے داغ:

① کاربن ٹیٹر کلورائیڈ لگائیں۔ بعد میں صابن سے خوب دھوئیں۔

② صابن پانی کے محلول میں آدھا چھوٹا چائے والا چمچہ ایمونیا ڈال کر داغ والی جگہ بھگوئیں اور دھولیں۔

③ پرانے چٹکلے یہ ہیں۔ گرم دودھ میں داغ والا حصہ بھگو دیں۔

④ ابلے ہوئے چاول داغ پر گرم گرم رگڑ لیں۔ تین چار دفعہ لگائیں۔

⑤ ریشمی کپڑا ہو تو رائی پیس کر گاڑھا محلول پانی کی مدد سے لگائیں۔ ۱۲ گھنٹہ بعد صابن سے دھولیں۔

⑥ نمک لگا کر خوب رگڑیں۔ خشک ہونے پر دھوئیں۔

⑦ لیموں کا ٹکڑا کاٹ کر دھبہ پر ملیں۔ کئی دفعہ یہ عمل کریں۔

⑧ ٹماٹر کا ٹکڑا کاٹ کر کئی دفعہ ملیں۔ ٹماٹر کے رس میں بھگوئیں۔

⑨ تارپین کے تیل اور ایمونیا دونوں ناپ کر برابر برابر ملیں اور داغ کو اس محلول میں چار پانچ گھنٹہ بھگو کر نیم گرم پانی سے دھوئیں۔

⑩ نمک کے پانی میں بھگو کر ایمونیا اور پانی کا محلول لگائیں۔ پھر صابن سے اچھی طرح دھولیں۔

نیل پالش کا دھبہ:

نیل پالش کا دھبہ اسپرٹ' ایسی ٹون سے اتاریں۔ اسپرٹ گھر میں موجود ہوتی ہے۔ آپ روئی سے دھبہ پر لگائیں۔ اور صاف کریں۔ نیل پالش اتارنے کا لوشن عام مل جاتا ہے۔ آپ اس لوشن سے بھی دھبے صاف کر سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چائے کے داغ:

آج کل گھروں میں قالین بچھے ہوتے ہیں۔ چائے دانی الٹ جائے تو مشکل ہوتی ہے۔ چائے پر فوراً پسا ہوا نمک لا کر چھڑک دیں۔ خشک ہونے پر برش سے صاف کر لیں۔ چائے کا دھبہ غائب ہو جائے گا۔ اسی طرح بستر پر ریشمی چادر پر چائے گر جائے تو نمک چھڑک دیں۔ دودھ والی چائے ہو تب بھی پہلے نمک ڈال دیں۔ پھر تیز گرم پانی میں سرف ڈال کر کپڑے دھولیں۔ اسپرٹ سے بھی دھبے صاف ہو جاتے ہیں۔ پانی میں سہاگہ ملا کر بھی دھو سکتی ہیں۔ کافی کے داغ گہرے ہوں تو پٹرول سے صاف کر لیں۔ ہائیڈروجن پروکسائیڈ سے بھی چائے اور کافی کے دھبے مٹ جاتے ہیں۔ مگر کپڑے کا رنگ مدہم پڑ جاتا ہے۔

کمبل دھونے کا سادہ طریقہ:

واشنگ مشین میں چھوٹے کمبل آسانی سے دھل جاتے ہیں۔ سرف کے جھاگ میں دھولیں۔ پھر سادے پانی میں نکال لیں۔ مشین نہیں ہے تو بڑے ٹب میں کمبل ڈال کر سرف کے جھاگ میں آہستہ آہستہ ملیں۔ پھر صاف پانی میں دھو کر تار پر پھیلا دیں۔ اسے نچوڑیں نہیں۔ پانی خود ہی نچڑ جائے گا۔

چھوٹا قالین دھونے کے لئے:

مشین کا پرنٹڈ قالین ہے تو آسانی سے دھل جاتا ہے۔ اسے کسی صاف جگہ پر بچھائیں۔ پانی کا پائپ لگا کر قالین گیلا کریں اور سرف چھڑک دیں۔ کپڑے دھونے والا برش لے کر رگڑیں اور پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔ دیوار پر ڈال کر سکھائیں۔ فرش پر بچھا کر تھوڑا سا پٹرول جھاڑن پر لگا کر ہلکا سا ہاتھ پھیر دیں۔ تاکہ چمک آجائے۔

قالین پر دودھ گر جائے:

بچے اپنے فیڈر قالین پر پھینک دیتے ہیں۔ دودھ قالین پر گرتا ہے تو دھبے پڑ جاتے ہیں۔ ایک سادہ اسفنج رکھیں۔ جیسے ہی کوئی چیز قالین پر گرے۔ اسفنج ہلکا سا گیلا کر کے صاف کریں۔ دودھ زیادہ ہے تو اسفنج کو نچوڑ کر دو تین دفعہ قالین صاف کریں۔ اس طرح آپ کا قالین خراب نہیں ہوگا۔

قالین پر سے شیشے کے ٹکڑے اٹھانا:

بچے گلاس فیڈر توڑ دیں تو قالین پر سے شیشہ اٹھانا مشکل ہوتا ہے۔ آپ کوئی موٹا اونی کپڑا لیں۔ اسے ذرا سا گیلا کر لیں اور پھر اس سے کانچ کے ریزے سمیٹ لیں۔ آسانی سے کانچ سمیٹا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالین پر بچے پیشاب کر دیں:

قالین پر پیشاب کا دھبہ بہت برا لگتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بو بھی آتی ہے۔ بچے پیشاب کریں تو آپ فوراً گیلا اسفنج یا کپڑا لے کر دو تین دفعہ صاف کر لیں۔ اس طرح قالین پر دھبہ نہیں پڑے گا۔ بعد میں کمرے میں تھوڑا سا پرفیوم چھڑک دیں۔

آنکھ پر نیل پڑ جائے:

بچے کھیلتے ہیں تو بعض دفعہ آنکھ میں نیل پڑ جاتا ہے۔ گیند کی چوٹ بری ہوتی ہے۔ اگر کبھی ایسا نیل پڑ جائے تو دو ماشہ پھٹکڑی لے کر دیسی انڈے کی سفیدی میں خوب رگڑیں۔ رگڑنے سے گاڑھی لیپ بن جائے گی۔ اب ململ کے ٹکڑے دو لیں اور ان کے درمیان یہ لیپ رکھ کر آنکھ پر باندھ دیں۔ چند گھنٹوں بعد اتار دیں۔ ورم اور نیل دور ہو جائے گا۔

ناک سے بو آئے:

پھٹکڑی دو چٹکی لیں۔ اور آدھ چھٹانک پانی میں حل کر لیں۔ ہاتھ میں پانی لے کر ناک میں ڈالا کریں۔ دن میں دو دفعہ ایسے کریں۔ بدبو دور ہو گی۔

نکسیر پھوٹ جائے:

بعض بچوں کی نکسیر بہت پھوٹتی ہے۔ ناک کی رگیں جب خون سے بھر جاتی ہیں تو ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔ پھٹکڑی خون بند کرتی ہے۔ تھوڑی سی پھٹکڑی توے پر بھون لیں اور سادہ کاغذ جلا لیں۔ دونوں چیزیں ہم وزن ملا لیں اور پیس کر رکھ لیں۔ بچوں کو نسوار دینے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ خالی پھٹکڑی بھی خون بند کر دیتی ہے۔ بچوں کو تیل، گڑ، چاکلیٹ، شکر، گوشت، لہسن پیاز کچھ دن نہ دیں۔ اور دھوپ میں نکلنے نہ دیں۔ ٹھنڈی چیزیں کھلائیں۔

زخم کے لئے:

کہیں زخم ہو تو آپ ایک چھوٹا چائے کا چمچہ پھٹکڑی بھنی ہوئی لیں اور اسے ایک کلو پانی میں ملا دیں۔ پانی گرم ہونا چاہئے۔ اس پانی سے دن میں دو بار آپ زخم دھویا کریں۔ بہت جلد ٹھیک ہوں گے۔ پھٹکڑی گندے زخموں کو جلد بھرتی ہے۔ بچوں والے گھر میں پھٹکڑی ضرور رکھنی چاہئے۔ بعض دفعہ یہ چھوٹے چھوٹے ٹوٹکے کام آ جاتے ہیں۔

اندرونی چوٹ کے لئے:

چوٹ بظاہر دکھائی نہ دے مگر تکلیف دے تو اس میں چٹکلہ کام دیتا ہے۔ دو تین چٹکی پھٹکڑی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں۔ باریک پیس لیں۔ گھی میں ڈالیں اور گرم کریں۔ دو چاول والے چمچے گھی کے کافی ہیں۔ پھٹکڑی نیچے جم سی جائے گی۔ اب آپ اوپر اوپر سے گھی اتار لیں اور اس گھی میں تھوڑا سا حلوہ بنائیں۔ پھٹکڑی کو نکال کر ایک چھوٹے چمچہ حلوہ کے بیچ میں رکھ کر نگل جائیں۔ اوپر سے حلوہ کھالیں۔ چار پانچ دن میں آرام آ جائے گا۔

شہد کی مکھی، بھڑ کاٹ لے:

پھٹکڑی پانی میں گھول کر فوراً لیپ کر دیں یا پھٹکڑی کی ڈلی پگھلا کر گرم گرم ڈنک کے اوپر چپکا دیں۔ زہر دور ہو جائے گا۔

آنکھ میں سفیدی چونے کی پڑ جائے:

گھر میں سفیدی ہو رہی ہو اور کوئی چھینٹ آنکھ میں چونے کی پڑ جائے تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بے حد جلن اور کھٹک آنکھ میں رہتی ہے۔ تھوڑی سی پھٹکڑی پانی میں گھول کر آنکھ میں پانی ڈالیں۔ اس سے یہ کھٹک دور ہو جائے گی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت نامہ

تصنیف جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ومغفورؒ

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے — باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر — ہووے گا اک دن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے

اجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا — زمیں کے فرش پر سونا جو اینٹوں کا سرہانا ہے

نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی — کیا پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل — کریں دعویٰ کہ یہ دنیا میرا دائم ٹھکانا ہے

غلط فہمی ہے تیری نہیں آرام اس پُل پر — مسافر بے وطن ہے توں کہاں تیرا ٹھکانا ہے

کہاں وہ ماہِ کنعانی کہاں تخت سلیمانی — گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا — نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلے تو نے جانا ہے

نظر کر دیکھ خویشوں میں جو ساتھی کون ہے تیرا — انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے

فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر — محلاں اُچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانا ہے

نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے — سبھی کوڑا پیارا ہے دغا بازی کا بہانا ہے

غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ — خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیشن ہو تو ایسا

- قد بغیر ہیل کے بھی لمبا نظر آ سکتا ہے

اگر شخصیت میں بلندی ہو۔

- چہرے کا رنگ بغیر میک اپ کے بھی صاف دکھائی دے سکتا ہے

اگر دل کا رنگ صاف ہو۔

- ہونٹ بغیر لپ سٹک کے بھی خوبصورت نظر آ سکتے ہیں

اگر وقت پر کھولے جائیں۔

- آنکھوں میں چمک بغیر کاجل کے بھی آ سکتی ہے

اگر ان میں حیاء ہو۔

- پلکیں بغیر مسکارے کے بھی دل کو بھا سکتیں ہیں

اگر شرم سے جھکی ہوں۔

- شخصیت باوجود سادہ لباس بھی خوبصورت نظر آ سکتی ہے

اگر انداز گفتگو میں شگفتگی ہو۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحفۃ النساء خواتین
کا انسائیکلوپیڈیا

دین اسلام بنی نوع انسان کے لیے رحمت ورافت ہے۔ معاشرے کے ہر طبقہ کیلئے اس میں مکمل راہنمائی موجود ہے۔ شریعت اسلامی کا ایک اہم موضوع خواتین اور معاشرے میں ان کا کردار ہے۔ قرآن کریم ے سیدہ مریم صدیقہ' فرعون کی بیوی سیدہ آسیہ' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن اور کئی مومن خواتین کی مثال وکردار کو خواتین کے لیے بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ آج مغرب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ کوششیں کر رہا ہے مسلم خاتون کو احساس کمتری میں مبتلا کر کے اسلام سے برانگیختہ کرے اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک روشن خیال دین ہے جس نے عورت کو عزت وعظمت کی معراج تک پہنچایا اور زندگی کے ہر پہلو میں اسے مکمل اور جامع راہنمائی مہیا کی ہے۔

یہ کتاب عورت کی ہر حیثیت یعنی ماں' بہن' بیوی اور بیٹی میں اس کی تربیت اور راہنمائی کرے گی۔

خصوصاً ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے اور ایک مضبوط' صالح' باکردار' طاقتور وتوانا اور روشن خیال اور اسلام کی محافظ وعلمبردار نسل کی تربیت کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں مسلمان عورت کی زیب وزینت کی قرآن وحدیث' طب وحکمت اور جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔

روزانہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات مختلف قسم کی احتیاطی تدابیر' بیماریوں کا علاج' گھریلو چٹکلے اور سلیقہ مندی کے طریقے اس کتاب کا حصہ ہیں۔ یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔

دارالقدس
DAR-UL-QUDAS
ڈسٹری بیوٹرز اینڈ پبلیشرز
اُردو بازار لاہور
042-7221565
0321-7475072

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

مکتبہ نعمانیہ
اُردو بازار گوجرانوالہ 055-4235072